مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح

مع الإكمال في أسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ



ترجمہ
ابو انس محمد سرور گوہر

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق و تخریج
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... مشکوٰۃ المصابیح

تالیف .... امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

جلد .... دوم

ناشر .... محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

سرورق خطاطی .... حافظ انجم محمود

اشاعت .... اگست 2013ء

قیمت ....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37244973-042 فیکس: 37232369-042

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد-پاکستان فون: 2631204, 2034256-041

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

کتاب الدعوات 11

اللہ عز وجل کے ذکر اور اس کے تقرب کا بیان 20
اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان 30
تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان 34
استغفار و توبہ کا بیان 44
رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان 58
صبح و شام اور سوتے وقت کے اذکار کا بیان 64
مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان 77
پناہ مانگنے کا بیان 90
جامع دعاؤں کا بیان 97

کتاب المناسك 105

احرام وتلبیہ کا بیان 114
قصہ حجۃ الوداع 118
مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے آداب کا بیان 126
وقوف عرفات کا بیان 134
عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان 138
کنکریاں مارنے کا بیان 142
قربانی کا بیان 145
سر منڈانے کا بیان 150
گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان 153
قربانی کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور وداع کا بیان 155

احرام والا کن چیزوں سے اجتناب کرے 161

مُحرِم شکار کرنے سے اجتناب کرے 166

حج سے منع کیے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان 170

حرمت مکہ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے 173

حرمتِ مدینہ کا بیان، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے 177

کتاب البیوع

186

کسب اور طلب حلال کا بیان 186

معاملہ کرنے میں نرمی کرنے کا بیان 195

اختیار کا بیان 198

سود کا بیان 200

ممنوعہ بیوع (تجارت) کا بیان 207

مشروط تجارت کا بیان 217

بیع سلم اور رہن کا بیان 221

ذخیرہ اندوزی کا بیان 223

افلاس اور مہلت دینے کا بیان 225

شراکت اور وکالت کا بیان 234

غصب کرنے اور مستعار لینے کا بیان 237

شفعہ کا بیان 244

مساقات اور مزارعت کا بیان 247

اجارہ کا بیان 250

بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان 253

عطیات کا بیان 258

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان 260

لُقطہ کا بیان 265

کتاب الفرائض 268

- وصیتوں کا بیان 276

کتاب النکاح 280

- جس کو پیغامِ نکاح دیا جائے اسے دیکھنے اور پردہ کی چیزوں کا بیان 285
- نکاح میں ''ولی'' ہونے اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان : 292
- اعلان نکاح، خطبہ/منگنی اور شرط کا بیان 296
- محرمات کا بیان 303
- مباشرت کا بیان 310
- گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان 314
- مہر کا بیان 316
- ولیمہ کا بیان 319
- باری کی تقسیم کا بیان 324
- بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان 327
- خلع اور طلاق کا بیان 338
- جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کا بیان 344
- گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان 347
- لعان کا بیان 348
- عدت کا بیان 356
- استبراء کا بیان 361
- نان نفقہ اور حق مملوک کا بیان 363
- چھوٹے لڑکے کی عمر بلوغت اور کم سنی میں اس کی تربیت کا بیان 371

کتاب العتق 374

- مشترک غلام کو آزاد کرنے، قریبی شخص کو خریدنے اور مرض میں آزاد کرنے کا بیان 377
- قسموں اور نذروں کا بیان 382
- نذروں کا بیان 387

کتاب القصاص 393

- دیتوں کا بیان 404
- ایسے قصور اور خطائیں جن پر دیت نہیں 412
- قسم کا بیان 418
- مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے کا بیان 420

کتاب الحدود 427

- چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان 440
- حدود کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان 445
- شراب نوشی پر حد قائم کرنے کا بیان 447
- جس شخص پر حد قائم کی جائے اس پر بددعا کرنے کی ممانعت کا بیان 451
- تعزیر کا بیان 454
- شراب اور شراب نوش کی وعید کا بیان 456

کتاب الامارۃ والقضاء 462

- اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے 478
- حکمرانی کرنے اور اس سے ڈرنے کا بیان 481
- حکمرانوں کے وظائف اور ان کے تحائف کا بیان 486
- فیصلوں اور گواہیوں کا بیان 490

کتاب الجهاد 498

- آلاتِ جہاد تیار کرنے کا بیان 520
- آدابِ سفر کا بیان 528
- کفار کے نام خط لکھنے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا بیان 536
- جہاد میں قتال (کے اجر وثواب) کا بیان 541
- قیدیوں کے حکم کا بیان 547
- امان دینے کا بیان 555
- مالِ غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان 558
- جزیہ کا بیان 575
- صلح کا بیان 577
- یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان 583
- مالِ فے کا بیان 586

كتاب الصيد والذبائح 590

- کتے کا بیان 599
- ان چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے 601
- عقیقہ کا بیان 612

كتاب الاطعمة 615

- ضیافت کا بیان 634
- اضطراری حالت میں کھانے کا بیان 641
- مشروبات کا بیان 642
- نقیع اور نبیذ کا بیان 648
- برتنوں اور دیگر چیزوں کو ڈھانپنے وغیرہ کا بیان 651

کتاب اللباس

654

- انگوٹھی کا بیان 671
- جوتوں کا بیان 677
- کنگھی کرنے کا بیان 680
- تصاویر کا بیان 695

کتاب الطب و الرقیٰ

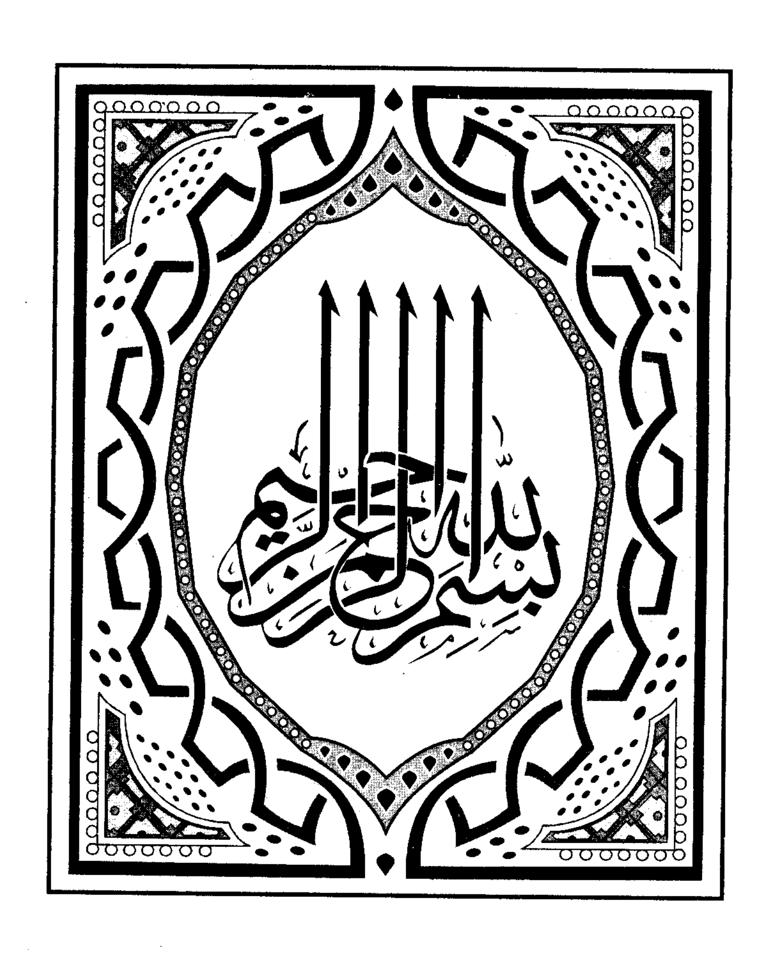
702

- بدشگونی اور فال کا بیان 716
- کہانت کا بیان 720

کتاب الرؤیا

725

- خواب کا بیان 725


بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٢٢٢٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّى اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِىْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِىْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِىَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِىْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِىِّ اَقْصَرُ مِنْهُ [1]

۲۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کی (اپنی امت کے بارے میں) ایک دعا قبول ہوتی ہے، پس ہر نبی نے دعا کرنے میں جلدی کی، جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے روز قیامت تک کے لیے چھپا رکھا ہے، اور وہ (شفاعت) ان شاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اس حال میں فوت ہوا ہو گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو گا۔'' مسلم۔ اور بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

٢٢٢٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُّهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے بے شک جس کا تُو خلاف نہیں کرے گا، میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے جس کسی مومن کو کوئی اذیت پہنچائی ہو، میں نے اسے برا بھلا کہا ہو، لعن طعن کی ہو، اسے مارا ہو تو اس (اذیت) کو اس کے لیے باعثِ رحمت و طہارت اور باعث قربت بنا دے اور روز قیامت اس قربت کی وجہ سے تو اسے اپنا مقرب بنا لے۔''

٢٢٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِىْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِىْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَّسْئَلَتَهُ اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [3]

۲۲۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تُو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تُو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ

[1] رواه مسلم (٣٣٨/ ١٩٩) و البخاري (٦٣٠٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٦١) و مسلم (٩٠ / ٢٦٠١)۔

[3] رواه البخاري (٧٤٧٧)۔

دعا کرے، کیونکہ وہ جیسے چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔''

۲۲۲۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ اسے پختہ عزم کے ساتھ اور بڑی رغبت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیونکہ کسی بھی چیز کا عطا کرنا اللہ کے لیے کوئی گراں نہیں۔''

۲۲۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَّالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيُسْتَجَابُ لِیْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کہتا ہے: میں تو بہت دعائیں کر چکا لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی، اس صورت حال میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔''

۲۲۲۸: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۲۲۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہ دعا قبول ہوتی ہے جو اس کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے، اور (دعا کرنے والے) کے پاس ایک فرشتہ مامور ہوتا ہے، جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مامور فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: اسی مثل تمہارے لیے بھی ہو۔''

۲۲۲۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4] وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ)) فِیْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لیے بددعا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی ایسی گھڑی میں اللہ سے دعا کر بیٹھو جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٨/ ٢٦٧٩)۔

[2] رواه مسلم (٩٢/ ٢٧٣٥) [وانظر صحيح البخاري (٦٣٤٠)]۔

[3] رواه مسلم (٨٨/ ٢٧٣٣)۔

[4] رواه مسلم (٧٤/ ٣٠٠٩) O حديث ابن عباس تقدم (١٧٧٢)۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''مظلوم کی بددعا سے بچو'' کتاب الزکوۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٢٢٣٠: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۲۳۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعائیں کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔''

٢٢٣١: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

٢٢٣٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۲۲۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں دعا سے بہتر کوئی چیز نہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٢٣٣: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔ اور صرف نیکی واطاعت ہی عمر دراز کر سکتی ہے۔''

٢٢٣٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا ان مصائب کے لیے نفع مند ہے جو نازل ہو چکے اور ان

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٦٧ ح ١٨٥٤٢، ٤/ ٢٧٦ ح ١٨٦٢٣) و أبو داود (١٤٧٩) والترمذي (٢٩٦٩ وقال: حسن صحيح) و النسائي (في الكبرى: ١١٤٦٤) و ابن ماجه (٣٨٢٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٣٩٦) والحاكم (١/ ٤٩٠-٤٩١) ووافقه الذهبي]۔ ❷ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٣٣٧١ وقال: غريب) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٧٠) وابن ماجه (٣٨٢٩) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٣٩ وقال: هذا حديث حسن غريب) ☆ سليمان التيمي عنعن وفي السند علة أخرى وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٩٠، ٤٠٢٢)۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٥، ٣٥٤٨ وقال: هذا حديث غريب) ☆ عبدالرحمٰن بن أبي بكر المليكي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٣٥٥١) وغيره۔

کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، اللہ کے بندو! دعائیں کیا کرو۔''

۲۲۳۵: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۲۲۳۵: اور امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۳۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ، أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص دعا کرتا ہے۔ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی مطلوبہ چیز ہی عطا فرما دیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور کر دیتا ہے۔''

۲۲۳۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور کشائش و خوشحالی کا انتظار افضل عبادت ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۳۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۲۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا تو وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

۲۲۳۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا۔ يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ۔ مِنْ أَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۲۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے، اور اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔''

۲۲۴۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [6]

۲۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ مشکلات و مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں کرے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۴۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٤ ح ٢٢٣٩٤) ☆ رواه إسماعيل بن عياش عن غير الشاميين و شهر بن حوشب لم يدرك معاذًا رضي الله عنه فالسند منقطع۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨١، ٣٥٧٣ وقال: حسن غريب صحيح) وللحديث شواهد۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٧١) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف رمي بالتشيع ورجل: مجهول۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٧٣) [وابن ماجه: ٣٨٢٧] ☆ أبو صالح الخوزي لين الحديث۔ [5] **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٤٨) [وتقدم: ٢٢٣٤]۔ [6] **حسن**، رواه الترمذي (٣٣٨٢)

دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❶

۲۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا کی قبولیت کے یقین کے ساتھ اللہ سے دعا کرو، اور جان لو اللہ قلب غافل سے کی گئی دعا قبول نہیں فرماتا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۴۲: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا)). ❷

۲۲۴۲: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اللہ سے دعا کرو تو اس سے سیدھے ہاتھوں سے دعا کرو اور اس سے الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کرو۔''

۲۲۴۳: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۲۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ''اللہ سے سیدھے ہاتھوں دعا کیا کرو، الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کیا کرو، اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ان (ہاتھوں) کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔''

۲۲۴۴: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❹

۲۲۴۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا رب بڑا حیادار، سخی داتا ہے، جب بندہ اس کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔''

۲۲۴۵: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۴۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چہرے پر پھیر کر نیچے گرایا کرتے تھے۔

۲۲۴۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٧٩) ☆ صالح المري: ضعيف، وله شاهد ضعيف عند أحمد (٢/ ١٧٧)۔
❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤٨٦)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٨٥) ☆ فيه مجهول وعلة أخرى و للحديث شواهد ضعيفة انظر الحديث الآتي (٢٢٤٥)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٥٦ وقال: حسن غريب) و أبو داود (١٤٨٨) والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٧ ح ١٨٠۔١٨١) [وابن ماجه: ٣٨٦٥] ☆جعفر بن ميمون ضعفه الجمهور و تابعه سليمان التيمي وهو مدلس (وزعم الحافظ ابن حجر خلافه و قوله مرجوح) والتيمي عنعن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٨٥ وقال: غريب) ☆ فيه حماد بن عيسى: ضعيف (وانظر حديث: ٢٢٤٣) و ثبت مسح الوجه فى الدعاء بالراحتين عن ابن عمر و ابن الزبير رضي الله عنهما، رواه البخاري فى الأدب المفرد (٦٠٩) و سنده حسن لذاته و أخطأ من ضعفه۔ ❻ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٨٢) [و صححه ابن حبان (المواد: ٢٤١٢) والحاكم (١/ ٥٣٩) ووافقه الذهبي]۔

۲۲۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعائیں کرنا پسند کرتے تھے اور ان کے علاوہ باقی دعائیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔

۲۲٤٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۲۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی گئی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔''

۲۲٤٨: وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ، وَقَالَ: ((اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ! فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا)) فَقَالَ كَلِمَةً مَّا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ ((وَلَا تَنْسَنَا)).

۲۲۴۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا کی اور فرمایا: ''پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں یاد رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات فرمائی جس کے بدلے میں پوری دنیا کا حصول میرے لیے باعثِ مسرت نہیں۔ ابوداؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی کی روایت ((ولا تنسنا)) کے الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔

۲۲٤٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۲۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، روزہ دار جب وہ افطار کے وقت دعا کرتا ہے، عادل بادشاہ اور دعاے مظلوم، اللہ اس (دعا) کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر سے ہو۔''

۲۲٥٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۲۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٠ و قال: غريب و الإفريقي يضعف في الحديث) و أبو داود (١٥٣٥) ☆الإفريقي ضعيف۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٩٨) والترمذي (٣٥٦٢ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه عاصم بن عبيدالله: ضعيف، ضعفه جمهور المحدثين و تحقيقهم هو الراجح۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٩٨ و قال: هذا حديث حسن) [وابن ماجه (١٧٥٢) و صححه ابن خزيمة (١٩٠١) و ابن حبان (الموارد: ٢٤٠٧ـ٢٤٠٨)]۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٠٥) و أبو داود (١٥٣٦) و ابن ماجه (٣٨٦٢) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٤٠٦)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٢٥١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَاانْقَطَعَ)). ❶

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتی کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی اسی سے سوال کرنا چاہیے۔''

٢٢٥٢: وَزَادَ فِى رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلاً: ((حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ اِذَاانْقَطَعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۵۲: اور ثابت بُنانی سے مروی مرسل روایت میں اتنا اضافہ ہے: ''حتی کہ وہ نمک بھی اس سے مانگے اور حتی کہ جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے۔''

٢٢٥٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. ❸

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ دعا اپنے ہاتھ اس قدر بلند فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

٢٢٥٤: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ. ❹

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھوں کی انگلیاں کندھوں کے برابر کیا کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے۔

٢٢٥٥: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِى الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❺

۲۲۵۵: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے تو آپ ہاتھ اٹھاتے اور پھر اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث ''الدعوات الکبیر'' میں روایت کی ہیں۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨/ ٦٠٤ وقال: غريب)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٩/ ٣٦٠٤) وانظر الحديث السابق (٢٢٥١)۔ ❸ **صحيح**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٨ ح ١٨٢) [و مسلم (٨٩٥) وأحمد (٣/ ٢٥٩)]۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٤٠ ح ١٨٥) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٥۔٥٣٦ ح ١٩٦٤) ووافقه الذهبي وأصله عند أبي داود (١١٠٥) بلفظ آخر وسنده حسن]۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٩۔ ١٤٠ ح ١٨١) [من حديث أبي داود وهذا في سننه (١٤٩٢)] ☆ فيه حفص بن هاشم: مجهول۔

٢٢٥٦: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَالِابْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۲۵۶: عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، دعا (کا ادب) یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کندھوں یا تقریباً کندھوں کے برابر اٹھاؤ، طلبِ مغفرت (کا ادب) یہ ہے کہ تم ایک انگلی (انگشت شہادت) کے ساتھ اشارہ کرو اور تضرع و عاجزی یہ ہے تم اپنے دونوں ہاتھ دراز کر دو۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: تضرع و عاجزی اس طرح ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے اور ہاتھوں کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف کیا۔

٢٢٥٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَازَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا۔ يَعْنِي إِلَى الصُّدُوْرِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۲۲۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تمہارا (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ اس (یعنی) سینے سے اوپر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

٢٢٥٨: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَالَهُ بَدَأَبِنَفْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۲۵۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کسی کو یاد فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے اور پہلے اپنے لیے کرتے۔ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

٢٢٥٩: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْبِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُّعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا)) قَالُوْا: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ [4]

۲۲۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس وجہ سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک اسے عطا فرما دیتا ہے: یا تو اس کی دعا کو فوراً قبول فرما لیتا ہے، یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور فرما دیتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا، تب تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ (دعائیں قبول کرنے میں) بہت زیادہ ہے۔“

٢٢٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٤٨٩ـ١٤٩٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٦١ ح ٥٢٦٤) ☆ فيه بشر بن حرب الندبي: ضعيف ضعفه الجمهور۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨٥) [و أبو داود (٣٩٨٤) و أصله عند مسلم في صحيحه (٢٣٨٠) مطولاً]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٨ ح ١١١٥٠) [و عبد بن حميد (٩٣٧) و البخاري فى الأدب المفرد (٧١٠) و صححه الحاكم (١/ ٤٦٣) ووافقه الذهبي]۔

يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتی کہ وہ انتقام لے لے، حاجی کی دعا حتی کہ وہ واپس آ جائے، مجاہد کی دعا حتی کہ وہ (جہاد سے) فارغ ہو جائے۔ مریض کی دعا حتی کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بھائی کی دعا جو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ان دعاؤں میں بھائی کی غائبانہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده و رواه في شعب الإيمان: ١١٢٥، نسخة محققة: ١٠٨٧) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زيد (كذا) و لعله عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب، رواه عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به و فيه يونس بن أفلح لم أجد من وثقه و زيد العمي ضعيف مشهور۔

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

اللہ عزوجل کے ذکراوراس کے تقرب کابیان

الفصل الأول

فصل اول

۲۲۶۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۶۱: ابوہریرہ اورابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب کچھ لوگ بیٹھ کراللہ کاذکرکرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اوراللہ اپنے ہاں فرشتوں کے پاس اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔''

۲۲۶۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُّقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ))فَقَالَ:((سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ))قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی شاہ راہ پر محوسفر تھے، آپ جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے تو فرمایا:''چلتے جاؤ یہ جمدان ہے۔'' پھر فرمایا:''مفردون سبقت لے گئے۔''صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ کا کثرت سے ذکرکرنے والے مرداورعورتیں۔''

۲۲۶۳: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:((مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۲۶۳: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''وہ شخص جواپنے رب کاذکرکرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے اوروہ شخص جوذکرنہیں کرتا مردہ کی طرح ہے۔''

۲۲۶۴: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (۳۹/ ۲۷۰۰)۔

[2] رواه مسلم (٤/ ١٦٧٦)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٤٠٧) و مسلم (٢١١/ ٧٧٩)۔

[4] متفق عليه ، رواه البخاري (٧٤٠٥) و مسلم (٢/ ٢٦٧٥)۔

۲۲۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں یاد کرتا ہوں۔''

۲۲٦٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ وَاَزِيْدُ، ﴿وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا﴾ اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَّا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَّقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲٦۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اسے بڑھا دوں گا، اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو برائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہو گا یا پھر میں بخش دوں گا، جو شخص بالشت برابر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اسی قدر مغفرت لے کر اس سے ملاقات کروں گا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔''

۲۲٦٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى: قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۲٦٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے کسی پسندیدہ شخص سے دشمنی رکھے تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا ہوں، میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کرنے میں مجھے کبھی اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار

---

[1] رواه مسلم (۲۲/ ۲٦٨٧)۔

[2] رواه البخاري (٦٥٠٢)۔

جانتا ہے اور میں اس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں، حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آنی ہے۔''

۲۲۶۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ)) قَالَ: ((فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا)) قَالَ: ((فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَّا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَمَا يَسْئَلُوْنَ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً)). قَالَ: ((فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَأُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ، وَهُوَ اَعْلَمُ [بِحَالِهِمْ] مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِّيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ. قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا، اَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِّيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ، وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)).

۲۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں، جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں، اپنے مقصد (اہل ذکر) کی طرف آؤ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ انہیں بہتر جانتا ہے، میرے بندے کیا کہتے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔'' فرمایا: ''وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

[1] رواه البخاري (٦٤٠٨) و مسلم (٢٥/ ٢٦٨٩)۔

وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیسی ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں، خوب شان وعظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح بیان کریں۔'' فرمایا، وہ پوچھتا ہے: ''وہ (مجھ سے) کیا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ خواہش، چاہت اور رغبت رکھیں۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔''
آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو کہ ان (یعنی اہل ذکر) میں سے نہیں، وہ تو کسی ضرورت کے تحت آیا تھا، فرمایا: وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ اِن کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ کے کچھ فاضل فرشتے ہیں جو چکر لگاتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس پا لیتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اور اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان (ذاکرین) کے اور آسمان دنیا کے مابین خلا کو بھر دیتے ہیں، جب وہ (ذاکرین) مجلس سے اٹھ جاتے ہیں، تو وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، فرمایا: تو اللہ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ (ان کے احوال کو) جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح وتکبیر اور تہلیل وتحمید بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں، فرمایا: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، اے رب! نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، تیری جہنم سے، فرمایا: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا، انہوں نے جو مانگا میں نے دے دیا اور انہوں نے جس چیز سے پناہ طلب کی، میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی۔'' فرمایا: ''وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: رب جی! ان میں ایک ایسا گناہ گار شخص ہے کہ بس وہ گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔'' فرمایا: ''اللہ رب العزت کہتے ہیں: میں نے اسے بھی بخش دیا، وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔''

۲۲۶۸: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرُّبَيِّعِ الْأُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِي أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ

عَيْنٍ ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا . قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً**)) ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اُسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے پوچھا: حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے عرض کیا: حنظلہ منافق ہوگیا، انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، وہ جہنم اور جنت (کی ترہیب و ترغیب) کے ذریعے ہمیں نصیحت کرتے رہتے ہیں، گویا ہم خود دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آ جاتے ہیں اور ازواج و اولاد اور ذرائع معاش میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہماری بھی یہی صورت حال ہے۔ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلتے گئے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ جنت و دوزخ کے ذریعے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں گویا ہم اسے خود آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم آپ کے پاس سے آ جاتے ہیں، اور اپنے مال بچوں اور ذرائع معاش میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہاری جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے اور تم ذکر کی جس صورت میں ہوتے ہو، اگر تمہاری وہ کیفیت ہمیشہ رہے تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''لیکن حنظلہ! کسی وقت ایسے اور کسی وقت ایسے (ہوتا ہے)۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۲۶۹: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ**)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((**ذِكْرُ اللّٰهِ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ .

۲۲۶۹: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں

---

[1] رواه مسلم (٢٧٥٠)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ٢١١ ح ٤٩٣ موقوف) و أحمد (٦/ ٤٤٧ ح ٢٨٠٧٥، ٥/ ١٩٥) والترمذي (٣٣٧٧) وابن ماجه (٣٧٩٠)۔

جو کہ تمہارے مالک کے ہاں اجر کے لحاظ سے زیادہ بڑھنے والا، تمہارے بلندیٔ درجات کا باعث بننے والا، تمہارے لئے سونے، اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور تمہارے لئے دشمن سے ایسا جہاد کرنے سے بہتر جس میں تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر۔'' مالک، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابودرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ! فَقَالَ: ((طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ)) قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [1]

۲۲۷۰: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرتے وقت تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔''

۲۲۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا)) قَالُوْا: وَمَارِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((حِلَقُ الذِّکْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم باغاتِ جنت کے پاس سے گزرو تو وہاں سے کھا لیا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، باغات جنت کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر کے حلقے۔''

۲۲۷۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا، اور جو شخص کسی جگہ لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا۔''

۲۲۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَّکَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جہاں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے اٹھیں گے جیسے کسی گدھے کی بدبودار لاش سے اٹھے ہوں۔ اور یہ (مجلس روز قیامت) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔''

۲۲۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٨٨ ح ١٧٨٣٢) و الترمذي (٢٣٢٩، ٣٣٧٥ وقال: حسن).

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه محمد بن ثابت: ضعيف و للحديث شواهد كلها ضعيفة.

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٥٦).

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥١٥ ح ١٠٦٩١ مختصرًا) و أبو داود (٤٨٥٥).

اِلَّا كَانَ عَلَيْهِم تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۲۲۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجیں تو یہ (مجلس) ان کے لئے باعث حسرت و نقصان ہوگی، اگر وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔''

۲۲۷۵: وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْذِكْرُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❷

۲۲۷۵: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امر بالمعروف یا نہی عن المنکر یا اللہ کے ذکر کے سوا، ابن آدم کا تمام کلام اس پر بوجھ ہے، وہ اس کے لئے نفع مند نہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ اِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۲۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں کرنا دل کی قساوت (سختی) کا باعث ہیں۔ اور سخت دل شخص اللہ سے کوسوں دور ہے۔''

۲۲۷۷: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ: نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ؟ فَقَالَ: ((اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے، تو آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی، کاش! ہم جان لیں کہ کون سا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے حاصل کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، قلب شاکر اور مومنہ شریک حیات جو اس کے ایمان کے بارے میں اس کی معاونت کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۷۸: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٨٠ وقال: حسن) ☆ سفيان الثوري عنعن و حديث أحمد (٢/ ٤٦٣ ح ٩٩٦٥ وسنده صحيح) يغني عنه۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٢) و ابن ماجه (٣٩٧٤) ☆ أم صالح بنت صالح: لا يعرف حالها۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤١١ وقال: غريب)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٨ ح ٢٢٧٥١) والترمذي (٣٠٩٤ وقال: حسن) و ابن ماجه (١٨٥٦) ☆سالم بن أبي الجعد لم يسمع من ثوبان رضي الله عنه۔

نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ؟)) قَالُوْا: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهُ. قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّيْ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: ((مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا)) قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟)) قَالُوْا: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ. قَالَ: ((اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے تو فرمایا: تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، اور آپ میں سے کوئی ایسا نہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ جیسی قربت ہو اس کے باوجود میں نے کم حدیثیں بیان کی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے تو ان سے فرمایا: ''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، بلکہ جرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔''

۲۲۷۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۲۷۹: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! شرائع اسلام (فرض، نفلی عبادات) مجھ پر غالب آ گئے، آپ کسی ایک چیز کے متعلق مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ تمسک (لگاؤ) اختیار کر لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہنا چاہیے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۲۸۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا روز قیامت کون لوگ اللہ کے ہاں فضیلت و رفعت

---

[1] رواه مسلم (٤٠ / ٢٧٠١)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٧٥) وابن ماجه (٣٧٩٣)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٧٥ ح ١١٧٤٣) والترمذي (٣٣٧٦ وقال: غريب)۔

کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ کفار و مشرکین سے اس قدر تلوار کے ساتھ لڑائی کرے کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں افضل ہے۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٨١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. [1]

۲۲۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان ابن آدم کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسے ڈالتا ہے۔'' امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

٢٢٨٢: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ)). [2]

۲۲۸۲: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''غفلت کے شکار لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کے بعد قتال کرنے والے کی طرح ہے، اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز شاخ کی طرح ہے۔''

٢٢٨٣: وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَأَعْجَمَ)) وَالْفَصِيْحُ: بَنُوْ اٰدَمَ، وَالْأَعْجَمُ: الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۲۲۸۳: اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''(اس کی مثال ایسے ہے) جیسے خشک درختوں میں ایک سرسبز درخت ہو۔ اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریک کمرے میں چراغ کی طرح ہے۔ غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ اس کی زندگی میں اس کا جنت میں مقام دکھا دیتا ہے، اور اللہ، غافلین میں اس کا ذکر کرنے والے کے فصیح و اعجم کی تعداد کے برابر گناہ بخش دیتا ہے۔'' فصیح

---

[1] لم أجده، رواه البخاري (لم يروه بهذا اللفظ، إنما ذكر قول ابن عباس قبل ح ٤٩٧٧ (تفسير سورة الناس) بلفظ آخر و أسنده الضياء المقدسي فى المختارة (١٠/ ٣٦٧ ح ٣٩٣) عن ابن عباس موقوفًا بلفظ: "يولد الإنسان والشيطان جاثم على قلبه فإذا عقل و ذكر الله خنس وإذا غفل وسوس" وسنده صحيح و رواه ابن جرير الطبري في تفسيره (٣٠/ ٢٢٨) والحاكم (٢/ ٥٤١ ح ٣٩٩١) و صححه ووافقه الذهبي فالموقوف صحيح وللمرفوع شاهد ضعيف في حلية الأولياء (٦/ ٢٦٨) وغيره، فيه عدي بن أبي عمارة و زياد النميري و هما ضعيفان]۔

[2] لم أجده، رواه مالك فى الموطأ (لم أجده و قال المنذري فى الترغيب والترهيب [٢/ ٥٣٢ ح ٢٥٢٦]: و لم أره في شيء من نسخ الموطأ) ☆ و لبعض الحديث شواهد ضعيفة جدًا، (١) رواه الطبراني و أبو نعيم في حلية الأولياء (٤/ ٢٦٨ فيه الواقدي كذاب و محصن بن علي مجهول) (٢) الحسن بن عرفة في جزءه (٤٥) و فيه عمران بن مسلم وعباد بن كثير: ضعيفان جدًا۔ [3] **ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الحسن بن عرفة بسند ضعيف جدًا، انظر الحديث السابق: ٢٢٨٢]۔

سے انسان اور انجم سے حیوان مراد ہیں۔

٢٢٨٤: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلاً اَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن آدم کے تمام اعمال میں سے، عذاب الٰہی سے اسے سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل، اللہ کا ذکر ہے۔''

٢٢٨٥: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِىْ اِذَا ذَكَرَنِىْ وَتَحَرَّكَتْ بِىْ شَفَتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [2]

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے (ذکر کے) ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔''

٢٢٨٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجىٰ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [3]

۲۲۸۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''ہر چیز کے لئے ایک صفائی کرنے والی چیز ہوتی ہے، جبکہ دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کے ذکر سے بڑھ کر، اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اگرچہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢١١ ح ٤٩٣ موقوف و سنده ضعيف لانقطاعه) و الترمذي (٣٣٧٧ سنده ضعيف) وابن ماجه (٣٧٩٠ وسنده ضعيف) ☆ زياد بن أبي زياد: ميسرة المخزومي مولى ابن عياش لم يدرك سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع ـ [2] **صحيح**، رواه البخاري (التوحيد باب ٤٣ قبل ح ٧٥٢٤ معلقًا) [وأحمد (٢/ ٥٤٠) و ابن ماجه (٣٧٩٢) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٣١٦) والحاكم (١/ ٤٩٦) ووافقه الذهبي]ـ

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٥ ح ١٩) [و شعب الإيمان: ٥٢٢، نسخة محققة: ٥١٩] ☆ فيه سعيد بن سنان أبو مهدي الحنفي: متروك ـ

بَابُ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۲۸۷: **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا، مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((وَهُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** [1]

۲۲۸۷: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سونام ہیں، جو انہیں یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۲۲۸۸: **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَیْمِنُ، الْعَزِیْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِیْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِیْعُ، الْبَصِیْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِیْفُ، الْخَبِیْرُ، الْحَلِیْمُ، الْعَظِیْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِیُّ، الْكَبِیْرُ، الْحَفِیْظُ، الْمُقِیْتُ، الْحَسِیْبُ، الْجَلِیْلُ، الْكَرِیْمُ، الرَّقِیْبُ، الْمُجِیْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِیْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِیْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِیْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِیْلُ، الْقَوِیُّ، الْمَتِیْنُ، الْوَلِیُّ، الْحَمِیْدُ، الْمُحْصِیْ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِیْدُ، الْمُحْیِیْ، الْمُمِیْتُ، الْحَیُّ، الْقَیُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِیْ، الْمُتَعَالِیْ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِیُّ، الْمُغْنِیْ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِیْ، الْبَدِیْعُ، الْبَاقِیْ، الْوَارِثُ، الرَّشِیْدُ، الصَّبُوْرُ)).** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [2]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٤١٠، ٧٣٩٢) و مسلم (٦/ ٢٦٧٧)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٠٧) و البيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٣٠۔٣١ ح ٢٦٢) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية و لم يصرح بالسماع المسلسل۔

۲۲۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ بادشاہ ہے، وہ پاک ومنزّہ، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، جبار ومتکبر، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، تصویر کشی کرنے والا، بخشنے والا، تمام مخلوق پر غالب، عطا کرنے والا، رزق دینے والا، فیصلہ کرنے والا، جاننے والا، تنگی دور کرنے والا، فراخی کرنے والا، نیچے کرنے والا، اوپر کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکم دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، خبر رکھنے والا، حلم والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند، بڑا، حفاظت کرنے والا، نگرانی کرنے والا، کفایت کرنے والا، شان و بزرگی والا، سخی داتا، حفاظت کرنے والا، دعائیں قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت کرنے والا، شان و شوکت والا، مردوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنے والا، حاضر، ثابت، کارساز، قوی، طاقت والا، مددگار، قابل ستائش، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، مارنے والا، زندگی بخشنے والا، قائم رہنے اور قائم رکھنے والا، پالنے والا، بزرگی والا، یکتا، تنہا، بے نیاز، قادر ومقتدر، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، اول، آخر، ظاہر، باطن، تمام اشیاء کا مالک، بلندتر، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، درگزر کرنے والا، شفقت کرنے والا، شہنشاہ، عظمت واکرام والا، انصاف کرنے والا، روز قیامت جمع کرنے والا، غنی بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، مجسّم نور، راہ دکھانے والا، بے مثال، پیدا کرنے والا، باقی رکھنے والا، وارث، رہنمائی کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا ہے۔'' ترمذی، بیہقی فی الدعوات الکبیر، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ، الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: ((**دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۲۲۸۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا، بے نیاز ہے، جس کی اولاد ہے نہ والدین، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے توسل سے دُعا کی ہے، جب اس سے اس (یعنی اسم اعظم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔''

۲۲۹۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّیْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى**)). [2]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٤٧٥) و أبو داود (١٤٩٣)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٤٤ وقال: غريب) و أبو داود (١٤٩٥) والنسائي (٣/ ٥٢ ح ١٣٠١) وابن ماجه (٣٨٥٨)۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (بندوں پر) رحم کرنے والا نعمتیں عطا کرنے والا، زمین و آسمان کو عدم سے وجود بخشنے والا، اے عزت و اکرام والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (بندے) نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

٢٢٩١: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ وَفَاتِحَةِ (اٰلِ عِمْرَانَ) ﴿الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے، ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ اور سورۂ آل عمران کے آغاز کی آیت ﴿الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔''

٢٢٩٢: وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ: ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۲۲۹۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی تھی: ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔'' کوئی مسلمان شخص کسی معاملے میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٢٩٣: عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَسْجِدَ عِشَاءً، وَاِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَقُوْلُ: هٰذَا مُرَاءٍ؟ قَالَ: ((بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ)) قَالَ: وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهٖ، ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخْبِرُهٗ بِمَا

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٤٩٦) و ابن ماجه (٣٨٥٥) والدارمي (٢/ ٤٥٠ ح ٢٣٩٢)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (١/ ١٧٠ ح ١٤٦٢) و الترمذي (٣٥٠٥)۔

سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لِيْ أَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ أَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❶

۲۲۹۳: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عشا کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو ایک آدمی بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (آدمی) ریا کار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ وہ تو (غفلت سے ذکر کی طرف) رجوع کرنے والا مومن شخص ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ غور سے ان کی قراءت سننے لگے۔ پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ کر دعا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے جنم دیا گیا، اور نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کے اس اسم کے ساتھ اللہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس (اسم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آپ سے جو سنا ہے اس کے متعلق اسے بتادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اسے بتادی تو انہوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے مجھے فرمایا: آج سے تم میرے بھائی اور دوست ہو، تم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی۔

❶ **صحيح**، رواه رزين (لم أجده) [وأحمد (٥/ ٣٤٩ ح ٢٣٣٤٠، ٥/ ٣٥٩ ح ٢٣٤٢١) و أبو داود (١٤٩٣، ١٤٩٤) و ابن ماجه (٣٨٥٧) و الترمذي (٣٤٧٥ وسنده صحيح)].

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٢٩٤: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۹۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چار کلمے، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، بہترین کلام ہیں۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ کو چار کلمے انتہائی پسند ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، ان میں سے جسے بھی پہلے پڑھو وہ تمہارے لئے مضر نہیں۔“

٢٢٩٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، پڑھ لینا مجھے پوری کائنات (کے مل جانے) سے زیادہ پسند ہے۔“

٢٢٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۲۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) پڑھتا ہے تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

٢٢٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (١٢/ ٢١٣٧)۔

[2] رواه مسلم (٣٢/ ٢٦٩٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٠٥) و مسلم (٢٨/ ٢٦٩١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٩/ ٢٦٩٢)۔

۲۲۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح و شام سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اس سے کوئی شخص بہتر نہیں ہوگا بجز اس کے جس نے اس جتنا یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔''

٢٢٩٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو کلمے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں۔''

٢٢٩٩: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَفِيْ كِتَابِهِ فِيْ جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ ((أَوْ يُحَطُّ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسَى، فَقَالُوْا: ((وَيُحَطُّ)) بِغَيْرِ أَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟'' تو آپ کی مجلس میں شریک کسی نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہنے سے اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔'' مسلم۔ اور انہی کی کتاب میں موسیٰ الجہنی کی تمام روایات میں ((أَوْ يُحَطُّ)) 'یا مٹا دیے جاتے ہیں' کے الفاظ ہیں' ابوبکر برقانی نے فرمایا: اور اس حدیث کو شعبہ، ابوعوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ سے روایت کیا تو انہوں نے ((وَيُحَطُّ)) کے الفاظ روایت کیے ہیں یعنی الف کے بغیر ''اور مٹا دیے جاتے ہیں۔'' کتاب الحمیدی میں بھی اسی طرح ہے۔

٢٣٠٠: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۳۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب کیا ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))۔''

٢٣٠١: وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: ((مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٨٢) و مسلم (٣١/ ٢٦٩٤)۔

[2] رواه مسلم (٣٧/ ٢٦٩٨)۔

[3] رواه مسلم (٨٤/ ٢٧٣١)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۰۱: جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر پڑھنے کے لئے صبح کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے جبکہ وہ اپنی جائے نماز پر تھیں، پھر آپ چاشت کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ اسی حالت میں رہیں جس پر میں نے آپ کو چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آپ کے (پاس سے جانے کے) بعد تین کلمے چار مرتبہ پڑھے ہیں، اگر ان کا، آپ کے دن بھر کے کہے ہوئے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) ''پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا، اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

۲۳۰۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، وہ پورا دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔''

۲۳۰۳: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اِرْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، وَّهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ)) قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: وَأَنَا خَلْفَهٗ أَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۰۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر پڑھنے

---

[1] رواه مسلم (٧٩/ ٢٧٢٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٠٣) و مسلم (٢٨/ ٢٦٩١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٨٤) و مسلم (٤٤/ ٢٧٠٤)۔

لگے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے آپ پر آسانی کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سننے دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے، اور جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔'' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پیچھے اپنے دل میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کے متعلق بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٣٠٤: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ)) پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

٢٣٠٥: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر صبح ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: منزہ و مقدس بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔''

٢٣٠٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل ذکر ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اور افضل دعا ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ہے۔''

٢٣٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦٤ و قال: حسن صحيح غريب) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٦٩ وقال: غريب) ☆ فيه موسى بن عبيدة و محمد بن ثابت: ضعيفان۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٨٣ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٣٨٠٠) [و صححه ابن حبان (٢٣٢٦، الإحسان: ٨٤٣) و الحاكم (١/ ٤٩٨) ووافقه الذهبي]۔

يَحْمَدُهُ)). [1]

۲۳۰۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الحمد (اللہ کی تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے، جو بندہ اللہ کی حمد بیان نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔''

۲۳۰۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۲۳۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا جو خوشحالی اور تنگ حالی میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔'' امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

۲۳۰۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ مُوْسٰى علیہ السلام يَا رَبِّ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ، اَوْ اَدْعُوْكَ بِهٖ. فَقَالَ: يَا مُوْسٰى! قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ، قَالَ: يَا مُوْسٰى! لَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۲۳۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار! مجھے کوئی چیز سکھا دے جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کیا کروں یا میں اس کے ساتھ تجھ سے دعا کیا کروں۔ فرمایا: موسیٰ! ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) پڑھا کرو، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے سارے بندے اسے پڑھتے ہیں، میں تو ایسی چیز چاہتا ہوں جو میرے ساتھ خاص ہو۔ فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا جہان میں بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ان پر بھاری ہوگا۔''

۲۳۱۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ. قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ، لَا شَرِيْكَ لِيْ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٩٥ من طريق عبد الرزاق و هذا في مصنفه [١٩٥٧٤]) ☆فيه قتادة أن عبدالله بن عمرو قال إلخ وهذا منقطع۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٧٣، ٤٤٨٣۔ ٤٤٨٤) و البغوي في شرح السنة (٥/ ٥٠ ح ١٢٧٠، واللفظ له) ☆ فيه نصر بن حماد ضعيف جدًا وللحديث طرق عند الحاكم (١/ ٥٠٢ح ١٨٥١) وغيره وكلها ضعيفة۔ [3] حسن، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٥٤۔٥٥ ح ١٢٧٣) [وابن حبان (٢٣٢٤) والحاكم (١/ ٥٢٨، ١٣٦٢)] ☆ ابن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث عند ابن حبان والحاكم وسندهما حسن لذاته فالحديث حسن۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٣٠) وابن ماجه (٢٧٩٤) ☆ أبو إسحاق عنعن و رواه النسائي فى الكبرى (٩٨٦) من حديث شعبة عن أبي إسحاق به مختصرًا موقوفًا وسنده حسن وله حكم الرفع۔

۲۳۱۰: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہتا ہے تو اس کا رب اس کی تصدیق فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب (بندہ) کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ تو اللہ فرماتا ہے: میرے اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا کوئی شریک نہیں، اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی حمد و تعریف ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور حمد میرے ہی لئے ہے اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض میری ہی توفیق سے ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”جو شخص اپنی بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر وہ فوت ہو جائے تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔“

۲۳۱۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: ((اَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْاَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے۔ اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا افضل ہے؟ ((وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ...... وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ)) ”اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے آسمان میں تخلیق فرمائیں، اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائیں، اس کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو ان کے درمیان ہیں، اور اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو وہ پیدا کرنے والا ہے، اور اللہ کے لئے بڑائی ہے اسی مثل، اللہ کے لئے حمد ہے اسی مثل، ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اسی مثل اور ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) اسی مثل۔“ ترمذی، ابوداود۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۲: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ؛ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ؛ لَمْ يَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، اَوْزَادَ عَلٰی مَاقَالَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٨) و أبو داود (١٥٠٠) وأخطأ من ضعفه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٧١) ☆ ضحاك بن حمزة: ضعيف، وله متن آخر عند النسائي في عمل اليوم و الليلة (٨٢١) وسنده حسن و ليس فيه: "مائة حجة"

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کیا ہو، جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام الحمد اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے فراہم کیے ہوں، جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ((لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ)) پڑھتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَـــرُ)) کہتا ہے تو روز قیامت اس سے بڑھ کر کوئی افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہو گا مگر وہ شخص جس نے اس کے مثل یا اس سے زیادہ (یہ وظیفہ) کیا ہو گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٣١٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ [1]

۲۳۱۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے جبکہ الحمد للہ کہنا اس کو بھر دیتا ہے، اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کسی حجاب یا رکاوٹ کے بغیر اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

٢٣١٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ)) کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢٣١٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِقْرَاْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [3]

۲۳۱۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شب معراج ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے لیکن وہ ایک صاف میدان ہے، اور ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہنا اس میں درخت لگانا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

٢٣١٦: وَعَنْ يُسَيْرَةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٨) ☆ عبدالرحمٰن الإفريقي ضعيف وحديث الترمذي (٣٥١٩) يغني عنه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٩٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦٢) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف: ضعفه الجمهور وحديث أحمد (٥/ ٤١٨ ح ٢٣٩٤٨) يغني عنه و سنده حسن۔

وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۳۱۶: یُسیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''((سُبْحَانَ اللّٰهِ))((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) اور ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) پڑھنے کا التزام (اہتمام) کرو اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو کیونکہ (روز قیامت) ان سے پوچھا جائے گا اور وہ کلام کریں گے، غافل نہ ہونا ورنہ تمہیں رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔'' ترمذی، ابوداود۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۳۱۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا أَقُوْلُهُ قَالَ: ((قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ)) فَقَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ)) شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ ((عَافِنِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے کوئی کلام سکھائیں جسے میں پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو ((لا اله الا الله...... العزيز الحكيم)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے لئے بہت زیادہ حمد ہے، پاک ہے اللہ جہانوں کا پروردگار، گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ غالب حکمت والے کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔'' اس اعرابی نے عرض کیا، یہ کلمات تو میرے رب کے لئے ہوئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت میں رکھ۔'' راوی کو ((عافنی)) کے الفاظ میں شک ہے۔

۲۳۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو پتے گر پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) بندے کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٨٣) و أبو داود (١٥٠١)۔ [2] رواه مسلم (٣٣/ ٢٦٩٦)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٣٣) ☆ الأعمش مدلس و عنعن فالسند ضعيف و له شاهد حسن عند أحمد (٣/ ١٥٢) و البخاري في الأدب المفرد (٦٣٤)۔

۲۳۱۹: وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاً مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۲۳۱۹: مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ وہ جنت کا خزانہ ہے۔'' مکحول نے فرمایا: جو شخص ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاً مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ)) پڑھتا ہے تو اللہ اس سے ستر قسم کی تکلیفیں دور فرما دیتا ہے اور ان میں سے سب سے کم فقر ہے۔ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۲۳۲۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ)). ❷

۲۳۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے اور ان میں سے سب سے ہلکی بیماری غم ہے۔''

۲۳۲۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❸

۲۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو کہ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے، اور وہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔'' امام بیہقی نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں روایت کی ہیں۔

۲۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّهٗ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٠١) ☆ السند منقطع و للمرفوع شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٣٣٨) وغيره وهو بها صحيح، و قول مكحول لم يثبت عنه، فى السند إليه أبو خالد الأحمر مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٢٨ ح ١٧١) [و صححه الحاكم (١/ ٥٤٢) فتعقبه الذهبي، قال: "بشر واه" يعني ابن رافع الحارثي ضعيف جدًا، و محمد بن عجلان مدلس و عنعن]۔

❸ **صحيح**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٠١ ح ١٣٥) [و أحمد (٢/ ٢٩٨، ٣٦٣) والنسائي فى عمل اليوم والليلة (١٣ والكبرى: ٩٨٤١) و صححه الحاكم (١/ ٢١) ووافقه الذهبي وسنده حسن، عمرو بن ميمون صرح بالسماع عند أحمد (٢/ ٢٩٨) و للحديث طريق آخر عند أحمد (٢/ ٥٢٠) والنسائي فى عمل اليوم والليلة (٣٥٨) والحاكم (١/ ٥١٧) و الحديث قواه الحافظ في فتح الباري (١١/ ٥٠١)]

❹ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و رواه الحاكم (١/ ٢١) و أحمد (٢/ ٢٩٨، ٣٦٣، ٣٣٥، ٣٥٥، ٤٠٣) والنسائي في عمل اليوم (١٣) بمتن آخر وسنده حسن و صححه الحاكم ووافقه الذهبي وهو يغني عن هذا الحديث۔

۲۳۲۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) کہنا مخلوق کی عبادت ہے، ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)) کلمہ شکر ہے، ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) کلمہ اخلاص ہے، ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) زمین وآسمان کے خلا کو بھر دیتا ہے، اور جب بندہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار وتوبہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٣٢٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

٢٣٢٤: وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۲۴: اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

٢٣٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۳۲۵: اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

٢٣٢٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ: ((يَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِیْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ يَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ

[1] رواه البخاري (٦٣٠٧)۔

[2] رواه مسلم (٤١ / ٢٧٠٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٢ / ٢٧٠٢)۔

وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ!لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ شَیْئًا یَّا عِبَادِیْ!لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ!اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا عَلَیْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں، جو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے، اور اسے تمہارے مابین بھی حرام کیا ہے، تم باہم ظلم نہ کرو، میرے بندو! تم سب گمراہ تھے بجز اس کے جسے میں ہدایت عطا کروں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا، میرے بندو! تم سب بھوکے تھے بجز اس کے جسے میں کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب لباس کے بغیر تھے بجز اس کے جسے میں لباس عطا کروں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا کروں گا، میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، اور سارے گناہ میں معاف کرتا ہوں، تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو تم مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر تم مجھے فائدہ پہنچانا چاہو تو تم مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و گناہ گار ہے تو اس سے میری بادشاہت میں ذرا کمی نہیں ہوگی، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو اور میں ہر انسان کی مراد پوری کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جیسے سمندر میں سوئی ڈال کر نکال لینے سے سمندر میں کمی آتی ہے، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں نے محفوظ و شمار کر رکھا ہے، پھر میں (روز قیامت) انہی کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا، جو شخص خیر و بھلائی پائے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے تو پھر وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

۲۳۲۷: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ:اَلَهٗ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهٗ، وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِئْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۳۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے انسان قتل کر چکا

[1] رواه مسلم (٥٥ / ٢٥٧٧)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٣٤٧٠) و مسلم (٤٧ / ٢٧٦٦)۔

تھا، پھر وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا تو وہ کسی راہب کے پاس آیا اور اس سے مسئلہ دریافت کیا تو اسے کہا: کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا، اور پھر مسئلہ پوچھنے لگا تو کسی آدمی نے اسے بتایا کہ فلاں فلاں بستی چلے جاؤ، (وہ اس طرف چل دیا) لیکن اسے راستے ہی میں موت آ گئی تو اس نے اس وقت اپنا سینہ آگے (بستی) کی طرف بڑھایا، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے متعلق جھگڑنے لگے تو اللہ نے اس (بستی) کو حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا، اور اس (بستی کو جدھر سے آ رہا تھا) کو حکم دیا کہ دور ہو جا، پھر فرمایا: ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو، پس (پیمائش کرنے پر) وہ ایک بالشت برابر اس (بستی) کے قریب پایا گیا (جہاں جا رہا تھا) تو اسے بخش دیا گیا۔''

٢٣٢٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (اس دنیا سے) لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے جو گناہ کریں، پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں معاف کر دے۔''

٢٣٢٩: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّيْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۲۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے، اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت تک)۔''

٢٣٣٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی (رحمت کے ساتھ) اس پر رجوع فرماتا ہے۔''

٢٣٣١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورج کے مغرب کی طرف طلوع ہونے (یعنی

---

[1] رواه مسلم (١١/ ٢٧٤٩)۔

[2] رواه مسلم (٣١/ ٢٧٥٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٤١) و مسلم (٥٦/ ٢٧٧٠)۔

[4] رواه مسلم (٤٣/ ٢٧٠٣)۔

قیامت قائم ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔''

٢٣٣٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اس کے حضور توبہ کرتا ہے، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کی سواری کسی جنگل بیاباں میں اس سے دور بھاگ گئی ہو، جب کہ اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر تھا، اور وہ سواری سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا کیونکہ وہ اپنی سواری سے تو مایوس ہو چکا تھا، وہ اسی کرب میں تھا کہ اچانک دیکھتا ہے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی مہار تھامی، پھر شدت فرحت سے کہا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، اور شدت فرحت کی وجہ سے وہ غلط کہہ بیٹھا۔''

٢٣٣٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ! اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے، تو اس کا رب فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اسکی وجہ سے مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے، رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے، رب جی! میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، وہ جو چاہے سو کرے۔''

٢٣٣٤: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

---

[1] رواه مسلم (٧/ ٢٧٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٠٧) و مسلم (٢٩/ ٢٧٥٨)۔

قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۳۴: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ کسی آدمی نے کہا: ''اللہ کی قسم! اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اعمال ضائع کر دیے۔'' یا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۲۳۳۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۳۳۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سید الاستغفار یوں ہے کہ تم کہو: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو انعامات مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، کیونکہ صرف تو ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت انہیں پڑھے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت انہیں پڑھے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۳۳۶: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے (بخشش کی) امید رکھے گا تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تمہارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں اس کی مجھے

---

[1] رواه مسلم (۱۳۷/ ۲۶۲۱)۔

[2] رواه البخاري (۶۳۰۶)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۵۴۰)۔

کوئی پروانہیں، ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے ابر (کناروں) تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تمہیں معاف کردوں گا اور مجھے اس کی کوئی پروانہیں، ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ کر کے میرے پاس آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں اتنی ہی مقدار میں مغفرت لے کر تمہارے پاس آؤں گا۔''

۲۳۳۷: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❶

۲۳۳۷: امام احمد اور امام دارمی نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، اور مجھے اس کی کوئی پروانہیں، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔''

۲۳۳۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص استغفار پر دوام اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اس کی ہر تنگی دور فرما دیتا ہے، ہر غم سے خلاصی دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

۲۳۴۰: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے وہ مصر (گناہ پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے) نہیں خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ وہی گناہ دہرائے۔''

۲۳۴۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٦٧ ح ٢١٨٠٤ ، ٥/ ١٧٢ ح ٢١٥٠٥ ، وسنده حسن) والدارمي (٢/ ٣٢٢ ح ٢٧٩١)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٨٨ ح ٤١٩١) * فيه إبراهيم بن الحكم بن أبان: ضعيف، وله طريق آخر عند الحاكم (٤/ ٢٦٢) فيه حفص بن عمر العدني واهٍ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٤٨ ح ٢٢٤٣) و أبو داود (١٥١٨) و ابن ماجه (٣٨١٩) ☆ فيه الحكم بن مصعب: مجهول۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٩ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي) و أبو داود (١٥١٤) ☆ مولى لأبي بكر: مجهول ولا قرائن على توثيقه و لحديثه شاهد غريب حسن عند الطبراني في الدعاء (١٧٩٧) فيه أبو شيبة سعيد بن عبد الرحمٰن الأسدي: حسن الحديث و الحديث به حسن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٩٩ وقال: غريب) وابن ماجه (٤٢٥١) والدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٣٠) [وصححه الحاكم (٤/ ٢٤٤) فتعقبه الذهبي قال: "علي (بن مسعدة) لين"] وقتادة مدلس وعنعن۔

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے، اور بہتر خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

۲۳۴۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذَالِكُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۲۳۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور مغفرت طلب کر لے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو وہ نکتے بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے دل پر غالب آ جاتے ہیں، یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے: ''ہرگز نہیں، بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچے، اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔''

۲۳۴۴: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۳۴۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان نے کہا: رب! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے جسم میں ہیں میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا، تو رب عزوجل نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنی بلند مکانی کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔''

۲۳۴۵: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٩٧ ح ٧٩٣٩) و الترمذي (٣٣٣٤) و ابن ماجه (٤٢٤٤) [وصححه ابن حبان (١٧٧١، ٢٤٤٨) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٥١٧) ووافقه الذهبي] ☆ محمد بن عجلان عنعن.

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٣٧ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٢٥٣) [و صححه ابن حبان (٢٤٤٩) والحاكم (٤/ ٢٥٧) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٢٩ ح ١١٢٥٧، ٤١ ح ١١٣٨٧) [والبغوي في شرح السنة ٥/ ٧٦-٧٧ ح ١٢٩٣) واللفظ له] ☆ ابن لهيعة مدلس و لم يصرح بالسماع فيما حدث قبل اختلاطه فالسند ضعيف و للحديث شاهد حسن عند الحاكم (٤/ ٢٦١ ح ٧٦٧٢) دون قوله: "وارتفاع مقامي" وسنده حسن. و أخرج أحمد (٣/ ١٩، ٤١) من حديث عمرو بن أبي عمرو عن أبي سعيد به وهو منقطع فيما أرى۔

مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَالَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۳۴۵: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا جس کا عرض ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، اور جب تک سورج اس کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا وہ (باب التوبہ) کھلا ہوا ہے، اور یہی وہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی نفس کا اس وقت ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔''

۲۳۴٦: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۳۴٦: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔''

۲۳۴۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ: خَلِّنِيْ وَ رَبِّيْ. حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ: لَا يَارَبِّ! قَالَ: اِذْهَبُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے دو آدمی ایک دوسرے کے دوست تھے، ان میں سے ایک انتہائی عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا کہتا تھا: میں گناہ گار ہوں، یہ اسے کہتا: اپنی روش سے باز آ جاؤ، تو وہ کہتا: میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو، حتیٰ کہ اس نے ایک روز اسے گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے اسے بہت بڑا سمجھتے ہوئے کہا: باز آ جاؤ، اس نے کہا: مجھے میرے رب پر چھوڑ دو، کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تمہیں کبھی معاف کرے گا نہ کبھی تمہیں جنت میں داخل کرے گا، پس اللہ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا تو اس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں، اور وہ دونوں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار شخص سے فرمایا: میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے فرمایا: کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ تم میری رحمت کو میرے بندے سے روک دو؟ وہ عرض کرتا ہے، نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٣٦ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٤٠٧٠)۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٩٩ ح ١٧٠٣٠) وأبو داود (٣٤٧٩) والدارمي (٢/ ٢٤٠ ح ٢٥١٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٢٣ ح ٨٢٧٥، ٢/ ٣٦٢ ح ٨٧٣٤) [وأبو داود (٤٩٠١)] ☆ انظر نيل المقصود (مخطوط ٣/ ١٠٣٣) و تفسير ابن كثير (٢/ ٦٥)

۲۳۴۸: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ ((وَلَا يُبَالِيْ)). ❶ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ((يَقُوْلُ)) بَدَلَ: ((يَقْرَأُ)).

۲۳۴۸: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ''میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔'' ''اور وہ پروا نہیں کرتا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور شرح السنہ میں یقرأ کے بدلے یقول کے الفاظ ہیں۔

۲۳۴۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا))

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❷

۲۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اگر تو معاف کر دے تو سبھی گناہ معاف کر دے، اور تیرا کون سا بندہ ہے جو صغیرہ گناہ نہیں کرتا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۵۰: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَاعِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْاَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَآءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَاسْاَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَالَوْ اِنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ: كُنْ، فَيَكُوْنُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۳۵۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت عطا فرما دوں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، تم سب فقرا ہو مگر جسے میں غنی کر دوں، تم مجھ سے اپنا رزق طلب کرو، اور تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں بچا لوں، تم میں سے جسے علم ہو کہ میں مغفرت کرنے پر قادر ہوں اور وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٩ ح ٢٨١٤٨) والترمذي (٣٢٣٧) و البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٨٤ ح ٤١٨٦)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٢٨٤) [وصححه الحاكم (٢/ ٤٦٩۔ ٤٧٠) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي]۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٤ ح ٢١٦٩٥) والترمذي (٢٤٩٥ وقال: حسن) وابن ماجه (٤٢٥٧)۔

دیتا ہوں اور میں پروا نہیں کرتا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ اور مردہ، تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے، سارے میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہو گا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب، میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو کہ سب سے زیادہ بدنصیب و گمراہ ہے تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں، پھر تم میں سے ہر انسان جی بھر کر مانگ لے اور میں تم میں سے ہر سائل کو دے دوں تو اس سے میری بادشاہت میں اتنا ہی فرق آئے گا جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور وہ اس میں ایک سوئی ڈبو کر باہر نکال لے، اس لئے کہ میں سخی داتا ہوں، جو چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں، میرا عطا کرنا کلام ہے اور میرا عذاب کرنا بھی کلام ہے، کسی چیز کے بارے میں میرا امر تو بس اتنا ہی ہے کہ جب میں ارادہ کرتا ہوں تو میں اس کے بارے میں یہی کہتا ہوں کہ 'ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔''

۲۳۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ: اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلُ اَنْ اَغْفِرَلَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیت پڑھی: ''وہ (اللہ تعالیٰ) اہل تقوی اور اہل مغفرت ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرتا ہے تو پھر میں اس کا اہل ہوں کہ میں اسے بخش دوں۔''

۲۳۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ فرماتے ہوئے: ''میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔'' شمار کیا کرتے تھے۔

۲۳۵۳: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3] لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۵۳: نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ کے پوتے بلال بن یسار بیان کرتے ہیں، میرے والد (یسار رضی اللہ عنہ) نے میرے دادا (زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا! ''جو شخص یہ دعا پڑھے: ((استغفر الله......

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٢٨ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٢٩٩) والدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٧)
☆ سهيل بن عبد الله القطيعي: ضعيف۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢١ ح ٤٧٢٦) والترمذي (٣٤٣٤ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (١٥١٦) و ابن ماجه (٣٨١٤)۔
[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٧٧) و أبو داود (١٥١٧)۔

واتوب الیہ)) ''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں'' تو اسے بخش دیا جاتا ہے خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ لیکن ابوداؤد کی روایت میں ہلال بن یسار ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٣٥٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَنّٰى لِىْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل صالح بندے کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: رب جی! یہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو وہ فرماتا ہے: تیرے بچے (بیٹا، بیٹی) کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔''

٢٣٥٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاالْمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْاَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۲۳۵۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میت قبر میں، ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہے، وہ باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچنے والی دعا کی منتظر رہتی ہے، جب وہ اسے پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ (دنیا) والوں کی دعاؤں سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور زندوں کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے۔''

٢٣٥٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِىُّ فِىْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. [3]

۲۳۵۶: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠٩ ح ١٠٦١٨) [وابن ماجه: ٣٦٦٠]۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٠٥، نسخة محققة: ٧٥٢٦) ☆ فيه محمد بن جابر بن أبي عياش المصيصي، قال الذهبي: "لا أعرفه و خبره منكر جدًا" (ميزان الاعتدال ٣/ ٣٩٦) والفضل بن محمد بن عبد الله بن الحارث بن سليمان الانطاكي مجروح متهم۔

[3] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٨١٨) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٤٥٥ و الكبرى: ١٠٢٨٩)۔

بہت زیادہ استغفار پائے۔''

٢٣٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما کہ جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی غلطی کر بیٹھے ہیں تو مغفرت طلب کرتے ہیں۔''

٢٣٥٨: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا۔ اَيْ بِيَدِهِ۔ فَذَبَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْمَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ)) رَوٰى مُسْلِمٌ [2] الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَيْضًا.

۲۳۵۸: حارث بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مرفوع) اور دوسری اپنی طرف سے (موقوف)، فرمایا: ''مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے گا، جبکہ فاجر شخص اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہو، پھر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے آپ سے مکھی اڑا کر دکھائی، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو کسی مہلک بیاباں میں پڑاؤ ڈالے، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا ہو، اس نے اپنا سر رکھا اور سو گیا، جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب گرمی، پیاس یا جو اللہ نے چاہا اس پر شدید ہو گئی تو اس نے کہا: میں اپنی اسی پہلی جگہ پر واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں حتیٰ کہ میں فوت ہو جاؤں، اس نے اپنے بازو پر اپنا سر رکھا تاکہ وہ فوت ہو جائے، وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر موجود تھا، اللہ مومن بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی سواری اور اپنا زادِ راہ ملنے پر خوشی ہوتی ہے۔'' امام مسلم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط مرفوع روایت کیا ہے،

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٨٠٢) وسنده ضعيف فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف) والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده و شعب الإيمان: ٦٩٩٢) ☆ و له طريق آخر عند البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٩٦) وسنده حسن، فيه الحسن بن المثنى، قال الذهبي: "من نبلاء الثقات" (سير أعلام النبلاء ١٣/ ٥٢٦)۔

[2] رواه مسلم (٣/ ٢٧٤٤) والبخاري (٦٣٠٨)۔

جبکہ امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے موقوف بھی روایت کیا ہے۔

۲۳۵۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ)). [1]

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ گناہ میں مبتلا بہت زیادہ توبہ کرنے والے مومن بندے کو پسند کرتا ہے۔''

۲۳۶۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا﴾ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ اَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [2]

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس آیت ''میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا'' کے بدلے پوری دنیا کا مل جانا بھی مجھے پسند نہیں۔'' کسی آدمی نے عرض کیا، تو جس نے شرک کیا ہو؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''سن لو! جس نے شرک کیا ہو۔''

۲۳۶۱: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَاالْحِجَابُ؟ قَالَ: ((اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ [3]

۲۳۶۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حجاب واقع ہونے سے پہلے تک اپنے بندے کو بخشتا رہتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! حجاب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی جان حالت شرک میں فوت ہو۔'' تینوں احادیث امام احمد نے روایت کیں اور امام بیہقی نے آخری حدیث ''کتاب البعث والنشور'' میں روایت کی ہے۔

۲۳۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [4]

۲۳۶۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ کے برابر قرار نہ دیتا ہو، پھر اس پر پہاڑوں جتنے بھی گناہ ہوں تو اللہ اس کو معاف فرما دے گا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه [عبد الله بن] أحمد (١/ ٨٠ ح ٦٠٥) [و عنه أبو نعيم في حلية الأولياء (٣/ ١٧٨-١٧٩)] ☆ فيه عبد الملك بن سفيان الثقفي : مجهول (تعجيل المنفعة ص ٢٦٥) و أبو عمرو البجلي : لا يحل الإحتجاج به [أيضًا ص٥٠٨] يروي الموضوعات عن الثقات ، قاله ابن حبان و فيه علل أخرى منها أبو عبد الله مسلمة الرازي : لم أجد له ترجمة ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢٠) ☆ فيه أبو عبد الرحمٰن الجبلاني (صحح) : لم أجد من وثقه ، ترجمته في تعجيل المنفعة (ص ٤٩٩) وغيره و ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه وفى السند ألوان أخرى ۔ [3] **إسناده حسن** ، رواه أحمد (٥/ ١٧٤ ح ٢١٨٥٥ ، ٢١٨٥٦) [و صححه ابن حبان (٢٤٥٠) والحاكم (٤/ ٢٥٧) ووافقه الذهبي] ☆ فيه عمر بن نعيم و أسامة بن سلمان : و حديثهما لا ينزل عن درجة الحسن، و ثقهما ابن حبان والحاكم وغيرهما ۔ [4] **إسناده صحيح** ، رواه البيهقي فى البعث و النشور (ص ٤٣ ح ٣٣) ☆ رجاله ثقات والسند متصل وهو غريب: لم أجده إلا فى البعث والنشور و لأصل الحديث شواهد۔

٢٣٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ)). [1] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ . وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰى عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

۲۳۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔'' ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور فرمایا: اس میں نہرانی کا تفرد ہے، اور وہ مجہول ہے۔ جبکہ شرح السنہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے، فرمایا: ندامت سے توبہ مراد ہے، اور توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

[1] **سنده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٤٢٥٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٠٤٠) و البغوي في شرح السنة (٥/ ٩١-٩٢ بعد ح ١٣٠٧) [و ابن ماجه (٤٢٥٢) و صححه الحاكم (٤/ ٢٤٣) و وافقه الذهبي بلفظ "الندم توبة" وهو حديث حسن -] ☆ السند منقطع ، أبو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من أبيه و رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٩١ ح ١٣٠٧) مرفوعًا: "الندم توبة" وهو حديث حسن -

بَابٌ [سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ]

رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٣٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((غَلَبَتْ غَضَبِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٢٣٦٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر ہے، کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میرے غضب پر غالب آ گئی۔''

٢٣٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَآمِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٢٣٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں، انسانوں، حیوانوں اور زہریلے جانوروں میں اتاری جس کے ذریعے وہ باہم شفقت اور رحم کرتے ہیں، اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے، جبکہ اللہ نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھی ہیں جن کے ذریعے وہ روز قیامت اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

٢٣٦٦: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ: ((فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)). [3]

٢٣٦٦: صحیح مسلم میں سلمان سے مروی روایت اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے، فرمایا: ''پس جب روز قیامت ہو گا تو وہ اس رحمت سے ان (ننانوے رحمتوں) کو مکمل (سو) فرمائے گا۔''

٢٣٦٧: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٩٤) و مسلم (١٦/ ٢٧٥١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٠٠) و مسلم (١٩/ ٢٧٥٢)۔

[3] رواه مسلم (٢١/ ٢٧٥٣)۔

بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ رکھے، اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔''

٢٣٦٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۳۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح۔''

٢٣٦٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ. وَفِىْ رِوَايَةٍ. اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِى الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِى الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ! وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی نے، جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے اہل خانہ سے کہا، جبکہ دوسری روایت میں ہے: کسی آدمی نے بہت گناہ کیے تھے، پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس (راکھ) کے نصف حصے کو خشکی میں اور اس کے نصف کو سمندر میں بہا دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس (مجھ) پر تنگی کی تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا کہ اس نے تمام جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہوگا، پس جب وہ فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، پس اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس حصے کو جو کہ اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، اور خشکی (زمین) کو حکم دیا تو اس نے بھی اس حصے کو جو اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آدمی) سے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: رب جی! تیرے ڈر کی وجہ سے، جبکہ تو جانتا ہے، پس اس نے اسے معاف کر دیا۔''

٢٣٧٠: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِى السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِى النَّارِ؟)) فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٩) و مسلم (٢٣/ ٢٧٥٥)۔

[2] رواه البخاري (٦٤٨٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨١) و مسلم (٢٤/ ٢٧٥٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٩) و مسلم (٢٢/ ٢٧٥٤)۔

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا، وہ دوڑتی پھرتی تھی، جب وہ قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلاتی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟'' ہم نے عرض کیا نہیں، اگر وہ اسے نہ پھینکنے پر قادر ہو، (تو وہ نہیں پھینکے گی)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔''

۲۳۷۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۲۳۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے اعمال اسے نجات نہیں دلائیں گے،'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، دُرستی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرو، اعتدال کا خیال رکھو، اعتدال کا خیال رکھو، اس طرح تم منزل پا لو گے۔''

۲۳۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل کر سکتا ہے نہ اسے جہنم سے بچا سکتا ہے اور میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ (جنت میں جاؤں گا)۔''

۲۳۷۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ یُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَیِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ كَثِیْرَةٍ وَالسَّیِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۲۳۷۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اپنے اسلام کو بہتر بناتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اس (اسلام قبول کرنے) کے بعد پھر بدلہ شروع ہو جاتا ہے، نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ برائی کا بدلہ اس کے مثل ہوتا ہے الا یہ کہ اللہ اس سے درگزر فرمائے۔''

۲۳۷۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٣) و مسلم (٥١/ ٢٨١٦)۔

[2] رواه مسلم (٧٧/ ٢٨١٧)۔

[3] رواه البخاري (٤١)۔

سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں، جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے کیا نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور اسے کر بھی لے تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں دس گنا سے سات سو گنا اور اس سے بھی بڑھا کر لکھ لیتا ہے، اور جو شخص برائی کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے کرے نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے، لیکن اگر وہ اس (برائی) کا ارادہ کرے اور اسے کر گزرے تو اللہ اسے اس کے حق میں ایک ہی برائی لکھتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۳۷۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ يَعْمَلُ السَّيِّاٰتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ)) [2] رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر نیک عمل کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس پر تنگ زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو ایک کڑی کھل گئی، پھر اس نے دوسری نیکی کی تو دوسری کڑی کھل گئی حتیٰ کہ وہ کھل کر زمین پر آ رہی۔''

۲۳۷۶: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّانِيَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّالِثَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۳۷۶: ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے دوسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: جو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩١) و مسلم (٢٠٧/ ١٣١)۔

[2] **إسناده حسن،** رواه البغوي في شرح السنة (١/ ٣٣٩ ح ٤١٤٩) [و أحمد (٤/ ١٤٥)]۔

[3] **إسناده صحيح،** رواه أحمد (٢/ ٣٥٧) [و النسائي فی الكبرى (١١٥٦٠، ١١٥٦١، التفسير)]۔

شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' تو میں نے بھی تیسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔''

٢٣٧٧: وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ- يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ- إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي. قَالَ: ((ضَعْهُنَّ)) فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((أَتَعْجَبُوْنَ لِرَحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ! لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ))** وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

٢٣٧٧: عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا، اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے اس نے لپیٹ رکھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا، اور انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا، پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر چکر لگانے لگی، میں نے ان (بچوں) سے پردہ ہٹایا تو وہ بھی ان پر آ گری، میں نے انہیں اپنی چادر میں لپیٹ لیا، اور وہ یہ میرے پاس ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں رکھو'' اس نے انہیں رکھا تو ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہی رہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے! اللہ اپنے بندوں کے ساتھ، بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، انہیں وہیں جا کر رکھ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا۔'' اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی، وہ (آدمی) انہیں واپس لے گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٣٧٨: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ: **((مَنِ الْقَوْمُ))** قَالُوْا: نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: **((نَعَمْ))** قَالَتْ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ؟ قَالَ **((بَلٰى))** قَالَتْ: أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: **((بَلٰى))** قَالَتْ: إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: **((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ وَالْمُتَمَرِّدَ وَالَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))**. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٨٩) ☆ فيه أبو منظور: مجهول، وعمه: لم أعرفه، والسند مظلم۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (٤٢٩٧) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى الشيباني: كذاب، وإبراهيم بن أعين: ضعيف۔

۲۳۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''کون لوگ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم مسلمان ہیں، وہاں ایک عورت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہی تھی، اور اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا تھا، جب آگ کی تپش تیز ہوتی تو وہ اس بچے کو دور کر لیتی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' پھر اس نے عرض کیا، کیا اللہ اپنے بندوں پر، ماں کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے عرض کیا: پھر ماں تو یقیناً اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا کر رونے لگے، پھر آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں میں سے صرف سرکش لوگوں کو عذاب دے گا اور وہ سرکش بھی ایسے جو اللہ کے خلاف سرکشی کرتے ہیں اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہنے سے انکار کر دیتے ہیں۔''

۲۳۷۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذَالِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلُهَا اَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ اِلَى الْاَرْضِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اللہ کی رضامندی تلاش کرتا ہے، وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ عزوجل جبرائیل سے فرماتا ہے: میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے، سن لو میری رحمت اس پر ہے، تو جبرائیل فرماتے ہیں: اللہ کی رحمت فلاں شخص پر ہے، پھر حاملین عرش یہی کہتے ہیں اور پھر ان کے آس پاس والے یہی کہتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمان والے یہی اعلان کرتے ہیں، پھر اس کی وجہ سے وہ (رحمت) زمین پر اترتی ہے۔''

۲۳۸۰: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ قَالَ: ((كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ [2]

۲۳۸۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور کوئی میانہ رو ہے اور کوئی نیکیوں میں بڑھنے والا ہے۔'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سب جنتی ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٩ ح ٢٢٧٦٤) [والطبراني فى الأوسط (٢/ ١٣٩ ح ١٢٦٢) و عنده ميمون (بن عجلان الثقفي) أبو محمد المزني التميمي: لا يعرف، كما فى الميزان و اللسان (٦/ ١٦٥) و مع ذلك و ثقه الهيثمي، و ميمون بن عجلان لعله عطاء بن عجلان: أحد المتروكين، وهو تدليس عجيب.] ☆ و فى المسند ميمون غير منسوب و لعله ميمون بن موسى المري و صرح بالسماع عند أحمد فالسند حسن. والله أعلم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى البعث والنشور (ص ٥٩ ح ٦٣) [والخطيب في تاريخه (١٢/ ٢٧١) والطبراني فى الكبير (٤١٠)] ☆ فيه محمد بن أبي ليلى: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سوتے وقت کے اذکار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٣٨١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۸۱: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو فرماتے: ”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، بڑھاپے کی خرابی، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب آپ صبح کرتے تو بھی یہی کہتے: ”ہم نے اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”رب جی! میں تجھ سے آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٣٨٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى)) وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔“ اور جب آپ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

---

[1] رواه مسلم (٧٥-٧٦/ ٢٧٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٦٣١٤)۔

۲۳۸۳: وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ [1]

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا آوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا)). [2]

۲۳۸٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو وہ (پہلے) اپنے ازار کے کنارے سے اپنے بستر کو جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کون سی چیز آئی، پھر وہ یہ دعا پڑھے: میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان قبض کر لے تو پھر اس پر رحم فرمانا، اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''پھر وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر دعا پڑھے: باسمك۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑے اور کہے اگر تو میری جان قبض کر لے تو اسے بخش دینا۔''

۲۳۸۵: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَاً مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرَجُلٍ: ((يَا فُلَانُ! اِذَا اَوَيْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ: ((فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو آپ دائیں کروٹ لیٹتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی۔ اور یہ سب کچھ تیرا شوق رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ مقام نجات، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا، اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص

[1] رواه مسلم (٥٩/ ٢٧١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٩٣) و مسلم (٦٤/ ٢٧١٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٨٨) و مسلم (٥٨/ ٢٧١٠)۔

یہ کلمات پڑھے اور پھر اسی رات فوت ہو جائے تو وہ فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہوگا۔‘‘

اور ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ’’اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹنا چاہو تو نماز کا سا وضو کرو۔ پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو، پھر یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی...... یعنی مکمل دعا پڑھی۔‘‘ فرمایا: اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تم فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہو گے اور اگر صبح کی تو تم خیر و بھلائی پاؤ گے۔‘‘

۲۳۸٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ**)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۸٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ’’ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پلایا، وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ عطا فرمایا، کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانہ دینے والا ہے۔‘‘

۲۳۸۷: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَیْهِ مَا تَلْقٰى فِیْ یَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ رَقِیْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَآئِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَآئِشَةُ رضی اللہ عنہا قَالَ: فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ: ((**عَلٰى مَكَانِكُمَا**)) فَجَآءَ فَقَعَدَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِیْ فَقَالَ: ((**اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاحْمِدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ؛ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ**)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۳۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس تکلیف کی شکایت لے کر گئیں جو انہیں چکی پیسنے سے ہوئی تھی، اور انہیں پتہ چلا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، لیکن ان کی آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا، جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا، علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ایسے وقت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔‘‘ پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں اس چیز سے، جس کا تم نے سوال کیا ہے، بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لئے، خادم کے مل جانے سے بہتر ہے۔‘‘

۲۳۸۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ: ((**اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ، وَتُكَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ**

---

[1] رواه مسلم (٦٤/ ٢٧١٥)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٣٦١) و مسلم (٨٠/ ٢٧٢٧)۔

كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم کا مطالبہ کرنے آپ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو کہ خادم سے بہتر ہے، کہ تم ہر نماز اور سوتے وقت تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' تینتیس مرتبہ ''الحمدللہ'' اور چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کریں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۳۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيٰى، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ**)) وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ**))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے شام کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں، تیری ہی توفیق سے مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' اور جب آپ شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے شام کی اور تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

۲۳۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ: ((**قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ. قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! غیب وحاضر کو جاننے والے! زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو یہ کلمات کہا کرو۔''

۲۳۹۱: وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي**

---

[1] رواه مسلم (۸۱/ ۲۷۲۸)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۱ وقال: حسن) و أبو داود (۵۰٦۸) و ابن ماجه (۳۸٦۸)۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۲ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۵۰٦۷) والدارمي (۲/ ۲۹۲ ح ۲٦۹۲) [وصححه ابن حبان (۲۳۳۹) والحاكم (۱/ ۵۱۳) ووافقه الذهبي]۔

صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ)) فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ: مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ؟ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ)). [1]

۲۳۹۱: ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (عثمان رضی اللہ عنہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی: ''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' ابان کو فالج ہو گیا تو وہ آدمی (جس کو انہوں نے حدیث سنائی تھی تعجب کے ساتھ) ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اسے کہا: تم میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ رہی حدیث تو وہ ویسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہے، لیکن میں نے آج اسے پڑھا نہیں تا کہ اللہ اپنی تقدیر مجھ پر نافذ کر سکے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اسے صبح ہونے تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔''

۲۳۹۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2] وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يُذْكَرْ. ((مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ)).

۲۳۹۲: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''ہم نے اور اللہ کے ملک نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، میرے رب! میں اس رات کی بہتری اور اس کے بعد آنے والی راتوں کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی راتوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرے رب! میں کاہلی، بڑھاپے کی خرابی یا کفر کی خرابی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' ایک اور دوسری روایت میں ہے: ''میں بڑھاپے اور تکبر کی خرابی سے، میرے رب! میں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آپ صبح کرتے تو بھی ایسے ہی دعا کرتے تھے: ''ہم نے

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨٨ وقال: حسن غريب صحيح) و ابن ماجه (٣٨٦٩) و أبو داود (٥٠٨٨)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧١) و الترمذي (٣٣٩٠ وقال: حسن صحيح) [ومسلم ٧٤/ ٢٧٢٣]۔

اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔“ ابوداود، ترمذی۔ اور ان کی روایت میں: ”کفر کی خرابی سے۔“ کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۳۹۳: وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ: ((قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۳۹۳: نبی ﷺ کی کسی لخت جگر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں دعا سکھایا کرتے تھے، آپ فرماتے: ”جب تم صبح کرو تو یہ دعا پڑھو: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، سارے کام اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، اور جو وہ نہ چاہے، نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ نے علم کے ذریعے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔“ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ صبح ہونے تک محفوظ رہتا ہے۔“

۲۳۹۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۳۹۴: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ آیات پڑھے: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ...... وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ [۳۰/ الروم: ۱۷۔۱۹] ”پس تم اللہ کی تسبیح بیان کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو، اور آسمانوں اور زمین میں اس کی حمد ہے، اور اسکی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو، وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے، اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی اسی کی طرف نکالے جاؤ گے۔“ تو اس روز جو اس سے نیک عمل چھوٹ گیا ہو گا وہ ان کلمات کے کہنے سے پالے گا، اور جو شخص یہ کلمات شام کے وقت کہے گا تو اس سے جو عمل اس رات میں رہ جائے گا تو وہ ان کلمات کے ذریعے ان کا تدارک کر لے گا۔“

۲۳۹۵: وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ)) فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٥) ☆ سالم الفراء و عبد الحميد مولى بني هاشم: مستوران لم يوثقهما غير ابن حبان۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٦) ☆ سعيد بن بشير النجاري: مجهول، و محمد بن عبدالرحمن بن البيلماني: ضعيف۔

يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۳۹۵: ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور پورا دن شام ہونے تک اس کے لئے شیطان سے بچاؤ اور تحفظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ انہیں شام کے وقت پڑھے تو بھی اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔'' کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوعیاش آپ سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعیاش نے سچ کہا۔''

۲۳۹۶: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ: ((اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ: كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِّنْهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۳۹۶: حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستگی سے ان سے فرمایا: ''جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! مجھے آگ سے بچا لے۔'' اگر تم نے یہ دعا پڑھ لی اور اسی رات فوت ہو جاؤ تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔ اور جب تم نماز صبح پڑھو تو اسی طرح کہو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔''

۲۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) [قَالَ وَكِيْعٌ:] يَعْنِيْ: الْخَسْفَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و عیال اور مال میں معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی باتوں پر پردہ ڈال اور میرے خوف و ہراس کو امن میں بدل دے،

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧٧) و ابن ماجه (٣٨٦٧)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٧٩ـ٥٠٨٠)
☆الحارث بن مسلم: حسن الحديث على الراجح و ما قيل في جهالته فليس بجيد۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧٤) [وابن ماجه (٣٨٧١) والنسائي (٨/ ٢٨٢ ح ٥٥٣١، ٥٥٣٢ مختصرًا) وصححه ابن حبان (٢٣٥٦) والحاكم (١/ ٥١٧ـ٥١٨) ووافقه الذهبي]۔

اے اللہ! تو میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں اس بات سے کہ میں ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں، تری پناہ چاہتا ہوں۔'' (وکیع نے کہا) یعنی زمین میں دھنسایا جاؤں۔

۲۳۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتِكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم تجھے، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں، تیرے باقی فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔'' تو اس روز اس سے جو گناہ سرزد ہوگا تو اللہ اسے معاف فرما دے گا، اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھے گا تو اس رات اس سے جو گناہ سرزد ہوگا، اللہ اسے معاف فرما دے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان آدمی صبح و شام تین مرتبہ کہتا ہے: ''میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔'' تو پھر اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس (شخص) کو راضی کرے۔''

۲٤۰۰: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ۔)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۴۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے یا تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''

۲٤۰۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ . [4]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۰۱) وأبو داود (۵۰۷۸)۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (۳۳۸۹ وقال: حسن غريب) و له شاهد عند أبي داود (۵۰۷۲) و ابن ماجه (۳۸۷۰) وغيرهما۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۸ وقال: حسن صحيح)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ۲۸۱ ح ۱۸٦٦٤ مختصرًا) والحديث السابق (۲٤۰۰) شاهد له۔

۲۴۰۱: اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے براء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۲۴۰۲: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین بار یہ دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو جس روز اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''

۲۴۰۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لیٹتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے اور تیرے کامل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی تو نے تھام رکھی ہے، پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا، کسی تونگر شخص کی تونگری تیرے ہاں کام نہیں آ سکتی، تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔''

۲۴۰۴: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْعَدَدَ رَمْلِ عَالِجَ اَوْعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْعَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۴۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا وادی عالج کی ریت کے ذرات کی تعداد یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے ایام کے برابر ہوں۔'' ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۰۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۲۴۰۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان لیٹتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ مامور فرما دیتا ہے تو پھر اس کے بیدار ہونے تک کوئی موذی چیز اس کے قریب نہیں جاتی۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٤٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٥٢) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٩٧) ☆ عطية العوفي: ضعيف مدلس۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٠٧ ب) ☆ فيه رجل من بني حنظلة: لم أعرفه۔

٢٤٠٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا)) قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: ((فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَّا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ أَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ)). وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ)) قَالَ: ((وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ)) وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. [1]

٢٤٠٦: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، سن لو! وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن انہیں بجالانے والے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، دس مرتبہ الحمد للہ کہنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے ان کی گرہ لگا رہے تھے، فرمایا: ”یہ (پانچوں نمازوں میں) زبان پر ایک سو پچاس ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ اور جب وہ لیٹتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کی سو مرتبہ گنتی کرے تو یہ زبان پر سو ہے جبکہ ترازو میں ہزار، تم میں سے روزانہ اڑھائی ہزار گناہ کون کرتا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، ہم ان (دو خصلتوں) کی کیسے حفاظت نہیں کریں گے؟ فرمایا: ”تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے۔ شیطان اس کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو حتیٰ کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو جاتا ہے، شاید کہ وہ ایسے نہ کر سکے اور وہ اس کے لیٹنے کے وقت بھی اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی مسلمان بندہ حفاظت نہیں کرتا۔“ اور اسی طرح اس کی روایت میں ہے: ”میزان میں پندرہ سو ہے۔“ کہنے کے بعد فرمایا: جب وہ اپنے بستر پر آئے تو وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے۔“ اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

٢٤٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤١٠ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٠٦٥) والنسائي (٣/ ٧٤ ح١٣٤٩) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٢/ ١٩٢ ح ١٧٢٨)۔

مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۰۷: عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرتا ہے: ''اے اللہ! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو ملی ہے وہ صرف تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ملی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔'' وہ شخص اس روز کا شکر ادا کر دیتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت یہی دعا کرتا ہے تو وہ اس شام کا شکر ادا کر دیتا ہے۔''

٢٤٠٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْآنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ. [2]

۲۴۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! زمین و آسمان کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے جس کی تو پیشانی پکڑے ہوئے ہے پناہ چاہتا ہوں، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی غالب ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے اور تجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، مجھ سے قرض دور کر دے، اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔'' ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام مسلم نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٤٠٩: وَعَنْ اَبِيْ اَزْهَرَ الْاَنْمَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۴۰۹: ابوازہر انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اپنا پہلو اللہ کے لئے (بستر پر) لگایا، اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، مجھے تمام حقوق سے آزاد کر دے اور مجھے مجلس اعلیٰ میں شامل فرما۔''

٢٤١٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٣) ☆ عبد الله بن عنبسة: لم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٥١) و الترمذي (٣٤٠٠ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٨٧٣) و مسلم (٦١/ ٢٧١٣)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٥٤) [و صححه الحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے کفایت کیا، مجھے مسکن عطا کیا، مجھے کھلایا پلایا، جس نے مجھ پر ان گنت انعام واحسان کیا، جس نے مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک و بادشاہ اور ہر چیز کے معبود میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۲۴۱۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْاَنْ يَّبْغِيَ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)). [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۲۴۱۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے پوری رات نہیں سوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہے ان کے رب! زمینوں اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب! شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے رب! اپنی ساری مخلوق کے شر سے، یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے، مجھے پناہ دینے والا ہو جا، تجھ سے پناہ لینے والا غالب آتا ہے، تیری ثنا و تعریف بہت زیادہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا اس روایت کی اسناد قوی نہیں۔ حکم بن ظہیر راوی کی احادیث کو بعض محدثین نے ترک کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۱۲: عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ. ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۴۱۲: ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعا کرے: ''ہم نے اور

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٥٨)۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٣٥٢٣) ☆ الحكم بن ظهير: رمي بالرفض و اتهمه ابن معين۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٨٤) ☆ شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري: مرسل، قاله أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ٩٠)۔

تمام جہانوں کے پروردگار کے ملک نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اِس دن کی فتح ونصرت، اس کی روشنی و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر جب شام کرے تو بھی اسی طرح دعا پڑھے۔''

۲٤۱۳: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: یَاَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاةٍ: ((اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِی بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِی سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِی بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) تُکَرِّرُھَا ثَلَاثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَ ثَلَاثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ: یَا بُنَیَّ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْبِھِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۴۱۳: عبدالرحمن بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں آپ کو ہر روز یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:'' اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' آپ صبح وشام تین تین مرتبہ انہیں پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کلمات کے ذریعے دعا کرتے ہوئے سنا ہے لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی اقتدا کرنا چاہتا ہوں۔

۲٤۱٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ)). ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِی کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیْ. ❷

۲۴۱۴: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ صبح کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:'' ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، کبریائی وعظمت اللہ کے لئے ہے، خلق وامر، لیل ونہار اور جو چیزیں ان میں ہیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ! اس دن کے اول حصے کو صلاح بنا دے، اس کے اوسط کو نجاح اور آخر کو فلاح بنا دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔'' امام نووی نے ابن السنی کی روایت سے اسے کتاب الاذکار میں روایت کیا ہے۔

۲٤۱۵: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: ((اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۲۴۱۵: عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:'' ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یک سو تھے، مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی۔''

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٠) ☆ جعفر بن ميمون : ضعيف، ضعفه الجمهور۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، ذكره النووي في الأذكار (ص ٧٧ و بتحقيق الشيخ سليم الهلالي حفظه الله ١/ ٢١١۔ ٢١٢ ح ٢٢١) و رواه ابن السني في عمل اليوم و الليلة (٣٨) ☆ فيه فايد أبو الورقاء وهو متروك متهم۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٠٦ ح ١٥٤٣٤ وسنده حسن) والدارمي (٢/ ٢٩٢ ح ٢٦٩١ في سنده تدليس)۔

بَابُ الدَّعْوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٤١٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے زن وشو قائم کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا۔'' تو اگر اس وقت ان کے لئے بچہ مقدر کر دیا گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

٢٤١٧: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کرب وتکلیف کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آسمانوں کے، زمین کے اور عرش کریم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

٢٤١٨: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۴۱۸: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی ﷺ کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے جبکہ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک سخت غصے کی حالت میں دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٧١، ٣٢٨٣) و مسلم (١١٦/ ١٤٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٤٥) و مسلم (٨٣/ ٢٧٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٥) و مسلم (١٠٩/ ٢٦١٠)۔

اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں سن رہے؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں!

٢٤١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔''

٢٤٢٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا جبکہ ہم اس پر طاقت وقدرت نہیں رکھتے تھے۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی وتقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! یہ سفر ہم پر آسان کر دے اور اس کی دوری (لمبی مسافت کو ہمارے لئے) لپیٹ (کر قریب) دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں نائب ہے، اے اللہ! میں سفر کی شدت ومشقت، تکلیف دہ منظر اور اہل ومال میں بری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور اس کے ساتھ یہ اضافہ فرماتے: ''واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

٢٤٢١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۲۱: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت ومشقت، بری واپسی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا اور اہل ومال میں برے منظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

٢٤٢٢: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: اَعُوْذُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٠٣) و مسلم (٨٢/ ٢٧٢٩)۔

[2] رواه مسلم (٤٢٥ / ١٣٤٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٢٦/ ١٣٤٣)۔

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهِ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۴۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا پڑھے: ''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی پناہ چاہتا ہوں۔'' تو جب تک وہ اس جگہ قیام پذیر رہتا ہے کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔''

۲۴۲۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: ((اَمَّا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم نے شام کے وقت یوں کہا ہوتا: ''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس چیز کے شر سے، جو اس نے پیدا فرمائی، پناہ چاہتا ہوں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔''

۲۴۲۴: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ: ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۴۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''سننے والے نے سن لیا کہ ہم نے اللہ کی حمد بیان کی، اس کی نعمتیں ہم پر اچھی ہیں، ہمارے رب! ہماری اعانت فرما، اور ہم پر مزید احسانات فرما، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

۲۴۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۴۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو

---

❶ رواه مسلم (٥٤/ ٢٧٠٨)۔

❷ رواه مسلم (٥٥/ ٢٧٠٩)۔

❸ رواه مسلم (٦٨/ ٢٧١٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٩٧) و مسلم (٤٢٨/ ١٣٤٤)۔

شکست دی۔“

٢٤٢٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی ﷺ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۲۶: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے خلاف دعا کی تو عرض کیا: ”اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ! لشکروں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں خوب شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔“

٢٤٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِی النَّوٰی بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی. وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ يُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا! فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۲۷: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے کھانا اور کھجور، گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں کھاتے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پھینکتے جاتے، آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اکٹھی کرتے تھے، اور ایک دوسری روایت میں ہے، آپ گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر پھینک رہے تھے، پھر پانی پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا: ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! تو نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٤٢٨: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۴۲۸: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! تو اسے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٣٣) و مسلم (٢١/ ١٧٤٢)۔

[2] رواه مسلم (١٤٦/ ٢٠٤٢)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٥١) ☆ سليمان بن سفيان المديني ضعيف، وبلال بن يحيى بن طلحة: لين و للحديث شواهد ضعيفة۔

حسن غریب ہے۔

۲۴۲۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۴۲۹: عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر بہت زیادہ فضیلت دی۔'' تو اسے وہ مصیبت و بیماری نہیں پہنچے گی خواہ وہ کوئی بھی ہو۔''

۲۴۳۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. [2]

۲۴۳۰: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں۔

۲۴۳۱: وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ، وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ: ((مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ)) بَدَلَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ)).

۲۴۳۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ لیتا ہے، اس کی دس لاکھ خطائیں معاف کر دیتا ہے، اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنہ میں ''جو شخص بازار میں جائے'' کے الفاظ کے

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٣١ وقال: غريب) وسنده ضعيف، فيه عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير ضعيف وروى البزار (البحر الزخار ١٢/ ١٨٥ ح ٥٨٣٨) بسند حسن و الطبراني (الأوسط: ٥٣٢٠) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: "من رأى مصابًا فقال: الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به و فضلني على كثير ممن خلق تفضيلا، لم يصبه ذلك البلاء أبدًا." و حسنه ابن القطان الفاسي في أحكام النظر (ص ٤٢١)۔

[2] **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٨٩٢)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٢٨) و ابن ماجه (٢٢٣٥) والبغوي في شرح السنة (٥/ ١٣٢ ح ١٣٣٨) ☆ فيه عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة و أخطأ من صححه بتلك الشواهد الضعيفة۔

بجائے ''جس نے کسی بڑے تجارتی مرکز میں یہ دعا پڑھی۔'' کے الفاظ ہیں۔

۲٤۳۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ: ((**اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟**)) قَالَ: دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ: ((**اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ**)). وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! فَقَالَ: ((**قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ**)) وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ: ((**سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۴۳۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے اتمامِ نعمت کا سوال کرتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی چیز اتمامِ نعمت ہے؟'' اس نے کہا: دعا جس کے ذریعے میں خیر (مال کثیر) کی امید کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتمامِ نعمت تو جنت میں داخلہ اور جہنم سے خلاصی ہے۔'' اور آپ نے کسی دوسرے آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے جلال و اکرام والے!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دعا قبول ہو گئی، اب سوال کرو۔'' اسی طرح نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے، اس سے عافیت کا سوال کرو۔''

۲٤۳۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [2]

۲۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اسکی بے مقصد اور بے ہودہ باتیں زیادہ ہو جائیں اور پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا: ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' پڑھتا ہے تو اس کی اس مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔''

۲٤۳٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: اَنَّهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿**سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ**﴾. ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيْلَ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ: يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ**)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٢٧)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٤٣٣ وقال: حسن صحيح) والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده ورواه في شعب الإيمان :٦٢٨)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٩٧ ح ٧٥٣) و الترمذي (٣٤٤٦ وقال: غريب) و أبو داود (٢٦٠٢)۔

۲۴۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا: ''بسم اللہ۔'' جب اس کی پشت پر براجمان ہو گئے تو کہا: ''الحمد للہ۔'' پھر فرمایا: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا جبکہ ہم تو اس کی قدرت نہیں رکھتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔'' پھر انہوں نے تین مرتبہ ''الحمد اللہ'' تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا، پھر کہا: ''پاک ہے تو، میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔'' پھر وہ مسکرائے، ان سے پوچھا گیا، امیر المومنین! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا، پھر آپ مسکرائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا رب اپنے اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: ''میرے رب! میرے گناہ معاف کر دے۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرتا۔''

٢٤٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1] وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْ: ((وَآخِرَ عَمَلِكَ)).

۲۴۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو الوداع کرتے تو آپ اس کا ہاتھ تھامے رکھتے حتیٰ کہ وہ آدمی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: ''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''تیرے عملوں کے خاتمے کو۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، اور ان دونوں (ابوداؤد، ابن ماجہ) کی روایت میں ((وَآخِرَ عَمَلِكَ)) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

٢٤٣٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْخَطْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ)). [2]

۲۴۳۶: عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرماتے: ''میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

٢٤٣٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ: ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى)). قَالَ زِدْنِيْ. قَالَ: ((وَغَفَرَ ذَنْبَكَ)). قَالَ: زِدْنِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَالَ: ((وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [3]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٤٤٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٦٠٠) و ابن ماجه (٢٨٦٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٠١)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤٤)۔

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے زادراہ عطا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تمہیں تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے۔'' اس نے عرض کیا: کچھ زیادہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تمہارے گناہ بخش دے۔'' اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، زیادہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے لئے خیر و بھلائی آسان فرما دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٣٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ: عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۲۴۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر پڑھنے کا التزام کرنا۔'' جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی دوری و مسافت کو لپیٹ (کرسمیٹ) دے اور سفر کو اس کے لئے آسان کر دے۔''

٢٤٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَفَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ: ((**یَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَا فِیْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْكِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَ اَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۴۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو چیز تیری سطح پر چل رہی ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں شیر، کالے ناگ، سانپ و بچھو کے شر سے اور بستی کے باسیوں اور والد (شیطان) اور ذریت (اولاد شیطان) کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٤٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا غَزَا قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، میں تیری ہی توفیق سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق و نصرت سے قتال کرتا ہوں۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤٥ وقال: حسن)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٠٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٣٢) ☆ قتادة مدلس و لم أجد تصريح سماعه۔

۲۴۴۱: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۴۴۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تو آپ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

۲۴۴۲: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْیُجْهَلَ عَلَیْنَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوُدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْیُجْهَلَ عَلَیَّ)). ❷

۲۴۴۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ اپنے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دعا فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم (صراط مستقیم سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم کسی سے جہالت سے پیش آئیں یا ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔'' احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے جہالت سے پیش آیا جائے۔''

۲۴۴۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِهٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ یُقَالُ لَهٗ حِیْنَئِذٍ هُدِیْتَ وَ كُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَهُ الشَّیْطَانُ وَ یَقُوْلُ شَیْطَانٌ آخَرُ كَیْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَكُفِیَ وَوُقِیَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ ❸ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((لَهُ الشَّیْطَانُ)).

۲۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔'' تو تب اسے کہا جاتا ہے: تیری راہنمائی کر دی گئی، تجھے کفایت کر دی گئی اور تو بچا لیا گیا۔ شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے، اور دوسرا شیطان کہتا ہے: تمہارا ایسے آدمی پر کیسے زور

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤١٤ ح ١٩٩٥٨) و أبو داود (١٥٣٧) ☆ قتادة مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٠٦ ح ٢٧١٥١) والترمذي (٣٤٢٧) والنسائي (في عمل اليوم والليلة :٨٩ والسنن الكبرى :٩٩١٧) و أبو داود (٥٠٩٤) و ابن ماجه (٢٨٨٤) ☆ عامر الشعبي لم يسمع من أم سلمة عند ابن المديني و قوله هو الراجح۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٥) والترمذي (٣٤٢٦ وقال : حسن صحيح غريب) ☆ ابن جريج : لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث و رواه عبد المجيد بن عبد العزيز عنه قال: "حدثت عن إسحاق" [وفى الموارد (٢٣٧٥) وهم ، انظر الإحسان (٨١٩)]۔

چل سکتا ہے جس کی راہنمائی کردی گئی، اسے کفایت کردی گئی اور اسے بچالیا گیا۔'' ابوداود۔ اور امام ترمذی نے ((لـه الشيطـان)) تک روایت کیا ہے۔

٢٤٤٤: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا. ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۴۴: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں داخل ہونے کی جگہ اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے توکل کیا، پھر وہ اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔''

٢٤٤٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب شادی کے موقع پر کسی شخص کو دعا دیتے تو آپ ﷺ فرماتے: ''اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔''

٢٤٤٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ: ((ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۴۴۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی غلام خریدے تو وہ یوں دعا کرے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی اور اس چیز کی خیر و بھلائی کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا، سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا کرے۔'' اور ایک دوسری روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے: ''پھر اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔''

٢٤٤٧: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۴۴۷: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مغموم شخص کی دعا ہے: ''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٦) ☆ شريح بن عبيد عن أبي مالك: مرسل كما تقدم (٢٤١٢)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٨١ ح ٨٩٤٤) و الترمذي (١٠٩١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٣٠) وابن ماجه (١٩٠٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٦٠) و ابن ماجه (١٩١٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٠) ☆ جعفر بن ميمون ضعيف: ضعفه الجمهور۔

ہوں، مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، میرے تمام حالات درست کردے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔‘‘

۲۴۴۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَیْنَكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: ((قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)). قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَالِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰى عَنِّیْ دَیْنِیْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کلام پڑھو تو اللہ تمہارے غم دور کردے اور تیری طرف سے تیرا قرض ادا کردے؟‘‘ اس نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو: ’’اے اللہ! میں فکر وغم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں عجز اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘ وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ وظیفہ کیا تو اللہ نے میرا غم دور کردیا اور میرا قرض ادا کردیا۔

۲۴۴۹: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ: اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْ: ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)). [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ .وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) فِیْ بَابِ تَغْطِیَةِ الْأَوَانِیْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: میں اپنی آزادی کے لئے طے شدہ رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ میری مدد فرمائیں، انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے، اگر تجھ پر کسی بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ اسے تجھ سے ادا کردے گا، کہو: ’’اے اللہ! تو اپنی حلال کردہ چیز کے ذریعے اپنی حرام کردہ چیز سے مجھے کافی ہو جا اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ مجھے سب سے بے نیاز کردے۔‘‘ ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) باب تَغْطِیَةِ الْأَوَانِیْ میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ ، فَسَأَلَتْهُ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٥٥) ☆ الجريري اختلط وغسان بن عوف: لين الحديث۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٣ وقال: حسن غريب) والبيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٣٤ ح ١٧٧) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٨) ووافقه الذهبي] ٥ حديث: إذا سمعتم نباح الكلاب، يأتي (٤٣٠٢)۔

عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: ((إِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۲۴۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو آپ چند کلمات پڑھتے، میں نے ان کلمات کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اچھی باتیں کی گئیں تو یہ کلمات روز قیامت تک ان پر بطور مہر ہوں گے، اور اگر کوئی بُری باتیں کی گئیں تو یہ کلمات ان کے لئے کفارہ ہوں گے: ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

۲۴۵۱: وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: ((هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۴۵۱: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے: ''خیر و بھلائی کے چاند! میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا فرمایا۔'' پھر فرماتے: ''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔''

۲۴۵۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَجَلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي. مَاقَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللهُ غَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَحًا)) رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۲۴۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بہت زیادہ غم کا شکار ہو تو وہ یہ دعا کرے: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قبضہ وقدرت کے تحت ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہونے والا ہے، تیرا میرے متعلق فیصلہ عدل پر مبنی ہے، میں تیرے ہر اس نام سے، جو تو نے اپنے لئے رکھا، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تو نے اپنے بندوں کو الہام کیا، یا تو نے اپنے پاس غیب کے خزانے میں اسے مخصوص کر لیا، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے فکر و غم کا علاج

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٧١، ٧٢ ح ١٣٤٥)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٢ و فى المراسيل: ٥٢٧) من حديث قتادة رحمه الله۔ ☆ السند مرسل وقال أبو داود: "و روى متصلاً ولا يصح۔"

[3] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) [و أحمد (١/ ٣٩١، ٤٥٢) دون قوله "وفي قبضتك" و "أو ألهمت عبادك" و "في مكنون الغيب" و عنده "في علم الغيب" وهو الصواب، و سنده ضعيف و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٣٧٢) ورواه الحاكم (١/ ٥٠٩۔٥١٠) وذكر كلامًا وتعقبه الذهبي، قلت: في سماع عبد الرحمٰن بن مسعود من أبيه نظر وذكره الحافظ ابن حجر فى المرتبة الثالثة من المدلسين ولم يصرح بالسماع]۔

بنا دے۔'' جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ اس کے غم دور کر دیتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۲۴۵۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ إِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. [1] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۴۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

۲۴۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ يَقُوْلُ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ [2]

۲۴۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے زندہ و قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے مدد طلب کرتا ہوں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور محفوظ نہیں۔

۲۴۵۵: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ وَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا)) قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ. [3] رَوَاهُ اَحْمَدُ

۲۴۵۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق کے موقع پر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کوئی کلمہ ہے جو ہم پڑھیں اب تو کلیجے منہ کو آ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں: اے اللہ! ہماری پردے کی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور ہمارے خوف کو امن عطا فرما۔'' اللہ نے آندھی کے ذریعے آپ کے دشمن کا رخ بدل دیا، اللہ نے آندھی کے ذریعے شکست دی۔''

۲۴۵۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [4]

۲۴۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں، اس بازار اور جو اس میں ہے اس کی خیر و بھلائی کا، تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے اور اس میں موجود شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس میں کوئی گھاٹے کا سودا کروں۔''

---

[1] رواه البخاري (٢٩٩٣)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٢٤ وقال: هذا حديث غريب) ☆ سنده ضعيف وله شاهد حسن عند النسائي في عمل اليوم و الليلة (٥٧٠) والكبرى (١٠٤٠٥) و صححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٥٤٥) ووافقه الذهبي۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣ ح ١١٠٠٩) ☆ ربيح بن عبد الرحمٰن بن أبي سعيد عن أبي سعيد منقطع فيما أرى و باقي السند حسن و رواه البزار (كشف الأستار: ٣١١٩) عن ربيح عن أبيه عن جده فالسند حسن، انظر المسند الجامع (٤٦١٨) بتحقيقي۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٢ ح ١٧٥۔١٧٦ و سقط من المطبوع بعض السند) ☆ و رواه ابن السني (١٨١) و الطبراني فى الكبير (٢/ ٢١ ح ١١٥٧) وفيه محمد بن أبان بن صالح الجعفي: ضعيف كما في مجمع الزوائد (١٠/ ١٢٩) و كتب الرجال، وفى السند الآخر عند البيهقي فى الدعوات (١٧٦) أبو عمر: مجهول، و هو فى المستدرك (١/ ٥٣٩) "أبو عمرو" والله أعلم بحاله، و لعله هو محمد بن أبان المذكور۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٢٤٥٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 1

۲۴۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آزمائش کی شدت، بدبختی کی آمد، تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی خوشی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

٢٤٥٨: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّیْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 2

۲۴۵۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں فکروغم، عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٤٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 3

۲۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، تاوان اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آگ کے عذاب، آگ کے فتنہ، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، تونگری کے فتنہ کے شر سے، فقر کے فتنہ کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے، میرے دل کو ایسے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسے دوری پیدا فرما دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی۔“

---

1 متفق عليه، رواه البخاري (٦٦١٦) و مسلم (٥٣/ ٢٧٠٧)۔

2 متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٦٩) و مسلم (٥٠/ ٢٧٠٦)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٧٥) و مسلم (٤٩/ ٢٧٠٥)۔

٢٤٦٠: وَعَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا، وَزَكِّهَا، اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۴۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما اور تو بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو اس کا کارساز و مددگار ہے، اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٦١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے بدل جانے، تیرے عذاب کے ناگہاں آ جانے سے اور تیری تمام ناراضیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں نے جو عمل کیا اس کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٦٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۴۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں نے تیری اطاعت اختیار کی، میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری توفیق سے (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑا کیا، اے اللہ! میں تیری عزت و غلبہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جبکہ جن اور انسان فوت ہو جائیں گے۔''

---

[1] رواه مسلم (٧٣/ ٢٧٢٢)۔
[2] رواه مسلم (٩٦/ ٢٧٣٩)۔
[3] رواه مسلم (٦٥/ ٢٧١٦)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١٧) و مسلم (٦٧/ ٢٧١٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٢٤٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۴۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

٢٤٦٥: وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْهُمَا. [2]

۲۴۶۵: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں (عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے۔

٢٤٦٦: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے: بزدلی اور بخل سے، عمر کی خرابی سے، سینہ کے فتنے (یعنی وسوسے) سے اور عذاب قبر سے۔

٢٤٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۲۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں فقر و قلت اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

٢٤٦٨: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [5]

۲۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تنازع و اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٦٥ ح ٧٨٦٥) و أبو داود (١٥٤٨) و ابن ماجه (٢٥٠) والنسائي (٨/ ٢٦٣ ح٥٤٦٩)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٨٢ وقال: حسن صحيح غريب) و النسائي (٨/ ٢٥٥ ح ٥٤٤٤) [من طريقين]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٣٩) والنسائي (٨/ ٢٥٥ ح ٥٤٤٥) [و ابن ماجه (٣٨٤٤) وابن حبان (٢٤٤٥)] ☆ أبو إسحاق عنعن۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٥٤٤) والنسائي (٨/ ٢٦١ ح ٥٤٦٤)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٤٦) والنسائي (٨/ ٢٦٤ ح ٥٤٧٣) ☆ فيه ضبارة: مجهول۔

٢٤٦٩: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ وہ برا ساتھی ہے، اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بُری خصلت ہے۔''

٢٤٧٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُوْنِ، وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [2]

۲۴۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں برص و جذام (پھلبہری اور کوڑھ کی بیماری)، جنون اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧١: وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [3]

۲۴۷۱: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں برے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧٢: وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِىَّ اللّٰهِ! عَلِّمْنِى تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِى، وَشَرِّ بَصَرِىْ وَشَرِّ لِسَانِىْ، وَشَرِّ قَلْبِىْ، وَشَرِّ مَنِيِّىْ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ [4]

۲۴۷۲: شُتیر بن شکل بن حُمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا دم سکھائیں کہ میں اس کے ذریعے پناہ حاصل کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ''اے اللہ! میں اپنے کان، اپنی آنکھ، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧٣: وَعَنْ اَبِى الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّىْ، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَتَخَبَّطَنِىَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِىُّ [5] وَزَادَ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى: ((وَالْغَمِّ)).

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٤٧) و النسائي (٨/ ٢٦٣ ح ٥٤٧٠) و ابن ماجه (٣٣٥٤) [وصححه ابن حبان: ٢٤٤٤] ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٥٤) و النسائي (٨/ ٢٧٠ ح ٥٤٩٥) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٩١ وقال: حسن غريب) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٥٣٢) ووافقه الذهبي]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٥١) والترمذي (٣٤٩٢ وقال: حسن غريب) والنسائي (٨/ ٢٦٧ ح ٥٤٨٦) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٣) ووافقه الذهبي]۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٥٢) والنسائي (٨/ ٢٨٢ ح ٥٥٣٣) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣١) ووافقه الذهبي]۔

۲۴۷۳: ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی عمارت مجھ پر گر پڑے، میں کسی اونچی جگہ سے گرنے، ڈوب جانے، جل جانے اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس بنا دے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے فوت ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی چیز کے ڈسنے سے میری موت واقع ہو۔'' ابوداؤد، نسائی، اور انہوں نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اور غم سے۔''

٢٤٧٤: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلَى طَبَعٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ایسی طمع سے پناہ طلب کرو جو گناہ کی طرف لے جائے۔''

٢٤٧٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''عائشہ! اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ یہی وہ غاسق ہے جب بے نور ہو جائے۔''

٢٤٧٦: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِيْ: ((يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا؟)) قَالَ اَبِيْ: سَبْعَةً: سِتًّا فِي الْاَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟)) قَالَ: الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ. قَالَ: ((يَا حُصَيْنُ! اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)). قَالَ: فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۴۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ''حصین! آج تم کتنے معبودوں کی پوجا کرتے ہو؟'' میرے والد نے کہا: سات کی، چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے نفع و نقصان کے لیے کسے خاص کرتے ہو؟'' اس نے کہا: اسے جو آسمانوں میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حصین! سن لو! اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب حصین مسلمان ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہ دو کلمے سکھائیں جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو ((اے اللہ! میری

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧١ مختصرًا) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٥٣ ح ٢٨٦) [والحاكم (١/ ٥٣٣)] ☆ فيه عبد الله بن عامر الأسلمي ضعيف: ضعفه الجمهور۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٦ وقال: حسن صحيح) [وصححه الحاكم (٢/ ٥٤٠-٥٤١) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٨٣ وقال: حسن غريب) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن۔

بھلائی مجھے الہام فرمادے، اور مجھے میرے نفس کی خرابی سے بچالے۔"

٢٤٧٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِى النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ)) وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِى صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِى عُنُقِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ [1]

۲۴۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں گھبرا جائے تو وہ یوں کہے: "میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس کے غضب، اس کے عقاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس آئیں، پناہ چاہتا ہوں" وہ (وسوسے) اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے۔" عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، اور جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے تو آپ انہیں کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، ترمذی۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٢٤٧٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما، اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم عرض کرتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے بچا۔"

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٤٧٩: عَنِ الْقَعْقَاعِ، اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِىْ يَهُوْدُ حِمَارًا. فَقِيْلَ لَهٗ: مَاهُنَّ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ، وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، وَ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۲۴۷۹: قعقاع بیان کرتے ہیں، کعب احبار نے کہا: اگر میں چند کلمات نہ کہوں تو یہودی (جادو کے ذریعے) مجھے گدھا بنادیں، ان سے پوچھا گیا، وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اللہ عظیم کے چہرے کے ذریعے پناہ حاصل کرتا ہوں جس سے بڑھ کر

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٨٩٣) و الترمذي (٣٥٢٨ وقال: حسن غريب) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس ولم أجده تصريح سماعه۔ [2] صحيح، رواه الترمذي (٢٥٧٢) والنسائي (٨/ ٢٧٩ ح ٥٥٢٣)۔

[3] إسناده صحيح، رواه مالك (٢/ ٩٥١-٩٥٢ ح ١٨٣٩)۔

کوئی چیز نہیں، اور اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے (پناہ حاصل کرتا ہوں) جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ کوئی فاجر، اور اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا فرمائی اور پھیلائی اور مناسب بنائی۔

٢٤٨٠: وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ اَبِیْ يَقُوْلُ فِی دُبُرِ الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ. فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ! عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِی دُبُرِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَ التِّرْمِذِیُّ [1] اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ. وَ رَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ: فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۴۸۰: مسلم بن ابی بکرہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں کفر و فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' میں بھی انہیں پڑھا کرتا تھا، انہوں نے کہا: بیٹا تم نے انہیں کس سے سیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ سے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انہیں نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی۔ البتہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''نماز کے بعد'' کا ذکر نہیں کیا۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث کے الفاظ روایت کیے اور ان کی روایت میں ہے ''ہر نماز کے بعد۔''

٢٤٨١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ**)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) وَ فِی رِوَايَةٍ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ**)). قَالَ رَجُلٌ: وَيَعْدِلَانِ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [2]

۲۴۸۱: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے اللہ! میں کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کفر، قرض کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' اور دوسری روایت میں ہے: ''اے اللہ! میں کفر و فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: وہ دونوں برابر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٧٣-٧٤ ح ١٣٤٨) والترمذي (٣٥٠٣ وقال: غريب) و أحمد (٥/ ٤٤ ح ٢٠٧٢٠ [وهو حسن])۔

[2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ٢٦٤-٢٦٥ح ٥٤٧٥-٥٤٧٦، ٨/ ٢٦٧ ح ٥٤٨٧)۔

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٤٨٢: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۸۲: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری خطائیں، میری جہالت، اور تمام امور میں جو مجھ سے زیادتی ہوئی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، معاف فرمادے، اے اللہ! میں نے جو دانستہ کیا جو بھول چوک سے ہوا اور جو کچھ عمداً کیا یہ سب کچھ مجھ میں ہے تو اسے معاف کردے، اے اللہ! میں نے جو آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا، میں نے جو علانیہ کیا اور جو چھپ کر کیا اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف کردے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

٢٤٨٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جو کہ میرے تمام معاملات کا محافظ ہے، میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری معاش ہے، میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو ہر قسم کی خیر و بھلائی میں اضافہ کا باعث بنا اور موت کو ہر قسم کے شر سے راحت کا باعث بنا۔''

٢٤٨٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٨٩-٦٣٩٩) و مسلم (٧٠/ ٢٧١٩)۔

[2] رواه مسلم (٧١/ ٢٧٢٠)۔ [3] رواه مسلم (٧٢/ ٢٧٢١)۔

ہدایت، تقویٰ اور عفت اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔''

٢٤٨٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، وَسَدِّدْنِيْ، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ، وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! میری رہنمائی فرما، مجھے درست رکھ اور (اے علی رضی اللہ عنہ) رہنمائی سے راہ ہدایت پہ چلنے کا تصور اور درست ہونے سے تیر کا سا درست ہونا تصور میں رکھ۔

٢٤٨٦: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۴۸۶: ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ایک آدمی تھا جب اس نے اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز سکھائی، پھر اسے ان کلمات کے ذریعے دعا کرنے کا حکم فرمایا: ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔''

٢٤٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۴۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٤٨٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُوْ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۴۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے میرے رب! میری اعانت فرما اور میرے خلاف (میرے دشمنوں کی) اعانت نہ فرما، میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت نہ فرما، میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ

❶ رواه مسلم (٧٨/ ٢٧٢٥)۔ ❷ رواه مسلم (٣٥/ ٢٦٩٧)۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٨٩) و مسلم (٢٦/ ٢٦٩٠)۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٥١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٥١٠) و ابن ماجه (٣٨٣٠) [وصححه ابن حبان (٢٤٢٠) والحاكم (١/ ٥٢٠) ووافقه الذهبي]۔

فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور میرے لیے ہدایت آسان فرما دے، جو شخص مجھ پر ظلم وسرکشی کرے اس کے خلاف میری نصرت فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیرا انتہائی اطاعت گزار، تیری عاجزی اختیار کرنے والا اور تیری طرف بہت زیادہ تضرع کرنے والا، رجوع کرنے والا بنا، اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ معاف فرما، میری دعا قبول فرما، میری حجت ودلیل ثابت فرما، میری زبان کو درست فرما، میرے دل کی راہنمائی فرما، اور میرے سینے کا کینہ دور فرما۔''

٢٤٨٩: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [1]

۲۴۸۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے اور فرمایا: ''اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو دولتِ ایمان نصیب ہو جانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

٢٤٩٠: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذَالِكَ. ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ: ((فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۲۴۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عافیت ومعافات (باہم درگزر کرنا) مانگو، پھر وہ دوسرے روز حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا، پھر تیسرے روز آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے پھر ویسے ہی فرمایا، اور فرمایا: ''جب تجھے دنیا وآخرت میں عافیت ومعافات مل گئی تو تو کامیاب ہو گیا۔'' ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

٢٤٩١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۴۹۱: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے اپنی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٨) و ابن ماجه (٣٨٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٢) و ابن ماجه (٣٨٤٨) ☆ سلمة بن وردان ضعيف : ضعفه الجمهور ۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩١ وقال : حسن غريب) [وابن المبارك في الزهد (٤٣٠) و شك في رفعه فالسند معلول و يظهر من الزهد بأن الموقوف صحيح۔] ☆ سفيان بن وكيع ضعيف ۔

اوراس چیز کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھے تیرے ہاں فائدہ پہنچائے، اے اللہ تو جو میری پسندیدہ چیز مجھے عطا فرمائے تو اسے میرے لیے ایسی چیز کی تقویت کا باعث بنا جسے تو پسند کرتا ہے، اے اللہ! تو میری جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک لے تو اس کو میرے اس کام کے لیے باعث فراغت بنا جسے تو پسند کرتا ہے۔''

٢٤٩٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِهِ: ((**اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِي دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا**)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

٢٤٩٢: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات کسی مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کلمات کے ذریعے اپنے صحابہ کے لیے دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت سے ایسا حصہ عطا فرما جو ہمارے اور تیری معاصی و نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اطاعت سے ایسا حصہ عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے، اور یقین سے ایسا حصہ نصیب فرما جو دنیا کے مصائب ہم پر آسان کر دے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے بہرہ مند فرما، اور ان (مذکورہ چیزوں) کو باقی رکھنا، جو شخص ہم پر ظلم کرے اس پر ہمارا غضب نازل فرما، ہمارے دین (میں کمی) کے بارے میں ہم پر کوئی مصیبت نازل نہ فرما، دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد بنا نہ ہمارے علم کی غایت وانتہا بنا، اور ہم پر کسی ایسے کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٩٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ**)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [2]

٢٤٩٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے جو علم عطا کیا اس سے مجھے فائدہ پہنچا، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے فائدہ پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث سنداً غریب ہے۔

٢٤٩٤: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا**)) ثُمَّ قَالَ: ((اُنْزِلَ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٠٢) [وصححه الحاكم (١/ ٥٢٨) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف] ☆ عبيدالله بن زحر ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٩٩) وابن ماجه (٢٥١، ٣٨٣٣) ☆ فيه موسى بن عبيدة و محمد بن ثابت: ضعيفان۔

عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۲۴۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا، آپ سے وہ کیفیت جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں زیادہ کر، کم نہ کر، ہمیں عزت عطا کرنا، ذلیل نہ کرنا، ہمیں عطا کرنا، محروم نہ رکھنا، ہمیں ترجیح دینا اور ہمارے خلاف کسی اور کو ترجیح نہ دینا، ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان کی حفاظت وخیال کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔'' پھر آپ نے ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ سے دس آیات تلاوت فرمائی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۹۵: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيُقْضٰى لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۴۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرے اور ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے: ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی، نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، بے شک میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنے رب کی طرف توجہ کی تاکہ میری اس حاجت کے بارے میں میرے حق میں فیصلہ کیا جائے، اے اللہ! میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٤ ح ٢٢٣) والترمذي (٣١٧٣) ☆ يونس بن سليم: مجهول، و قال النسائي في الكبرى (١٤٣٩): "هذا حديث منكر ويونس بن سليم لا نعرفه" و صححه الحاكم (١/ ٥٣٥، ٤/ ٣٩٢) فتعقبه الذهبي۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٧٨) ☆ هذا الحديث يدل على التوسل بدعاء الصالحين الأحياء و لا يدل على التوسل بالأموات فافهمه فإنه مهم۔

٢٤٩٦: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۴۹۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داود علیہ السلام کی یہ دعا تھی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل وعیال، مال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔'' ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب آپ ﷺ، داود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے: ''وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٩٧: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: اَمَا عَلَيَّ ذَالِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِيْ غَيْرَ اَنَّهُ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِيْ مَاعَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَاتَنْقَطِعُ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۲۴۹۷: عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں اختصار کیا تو کچھ لوگوں نے انہیں کہا: آپ نے نماز میں تخفیف اور اختصار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑا، میں نے اس میں کچھ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں، جب وہ (جانے کے لیے) کھڑے ہوئے تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی، وہ میرے والد ہی تھے لیکن انہوں نے اپنا نام چھپائے رکھا، ان کے پیچھے پیچھے گیا اور ان سے دعا کے متعلق دریافت کیا، پھر واپس آ کر اسے لوگوں کو بتایا: ''اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میرا زندہ رہنا تیرے علم کے مطابق میرے لیے بہتر ہو۔ اور جب تو سمجھے کہ میرا فوت ہونا میرے لیے بہتر ہے تو مجھے فوت کر دینا، اے اللہ! میں غیب وحاضر میں تجھ سے کلمہ حق کا سوال کرتا ہوں، میں فقر وغنی میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٩٠)۔

[2] **حسن**، رواه النسائي (٣/ ٧٥ ح ١٣٠٧) [وصححه ابن حبان: ٥٠٩]۔

میں ختم نہ ہونے والی نعمتوں کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں منقطع نہ ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں قضا کے بعد رضا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں موت کے بعد خوشگوار زندگی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں کسی شدید تکلیف اور گمراہ کن فتنے کے بغیر تیری ملاقات کے شوق اور تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! زینت ایمان سے ہمیں مزین فرما اور ہمیں ہدایت پر ثابت رہنے والے ہادی بنا۔''

٢٤٩٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۴۹۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں۔''

٢٤٩٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا اَدَعُهُ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ، وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ، وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ، وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۴۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا یاد کی جسے میں چھوڑتا نہیں: ''اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں، تیرا بہت زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی بہت اتباع کروں اور تیرے احکام کو بہت زیادہ یاد کروں۔''

٢٥٠٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ)). [3]

۲۵۰۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

٢٥٠١: وَعَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [4]

۲۵۰۱: ام معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر دے، کیونکہ تو خیانت کرنے والی آنکھوں کو جانتا ہے اور جو کچھ سینے (دل) چھپاتے ہیں (تو اسے بھی جانتا ہے۔'' امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٤ ح ٢٧٠٥٦) وابن ماجه (٩٢٥) والبيهقي في الدعوات الكبير (١/ ٧٦ ح ٩٩)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٧٦ وقال: صحيح)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٦٩ ح ٢٢٨۔٢٢٩) ☆ فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم وشيخه عبد الرحمٰن بن رافع: ضعيفان۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات (١/ ١٦٨ ح ٢٢٧) ☆ فيه فرج بن فضالة عن عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم و هما ضعيفان۔

روایت کی ہیں۔

۲۵۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْأَلُهُ اِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ، اَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی، وہ پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) اسے فرمایا: ''کیا تم اللہ سے کوئی دعا یا کسی خاص چیز کا سوال کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، میں کہا کرتا تھا: اے اللہ! تو نے جو مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ تو مجھے دنیا میں دے لے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تم (دنیا میں) اس کی طاقت رکھتے ہو نہ تم (آخرت میں) اس کی استطاعت رکھتے ہو، تم نے ایسے کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اس شخص نے ان کلمات کے ذریعے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا کر دی۔

۲۵۰۳: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مؤمن کی شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: وہ اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے مصائب کو (دعا یا اعمال کے ذریعے) دعوت دیتا ہے۔ جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

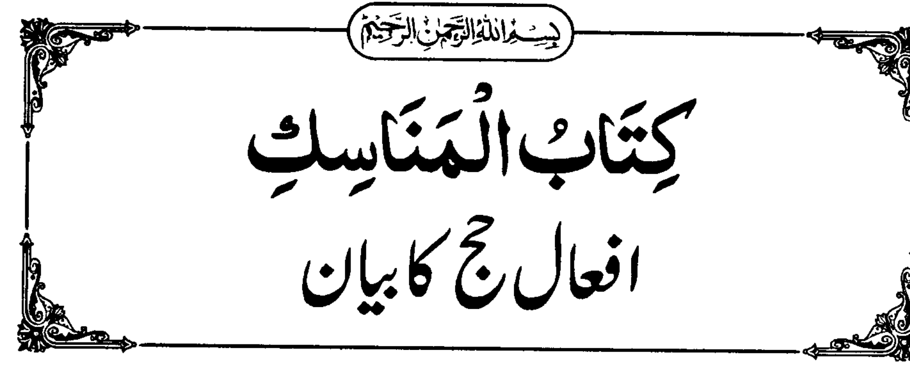
۲۵۰۴: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَاتُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۵۰۴: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعا سکھائی تو فرمایا: کہو: ''اے اللہ! میرا باطن، میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح بنا دے، اے اللہ! تو نے جو لوگوں کو اہل و مال اور اولاد دے رکھی ہے مجھے اس سے صالح عطا فرما، جو خود گمراہ ہوں نہ گمراہ کن۔''

---

[1] رواه مسلم (٢٣/ ٢٦٨٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٥٤) و ابن ماجه (٤٠١٦) رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٢٣) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و الحسن البصري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٦ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور۔



بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

افعال حج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٢٥٠٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: ”لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے تین مرتبہ کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (پھر ہر سال) واجب ہو جاتا، اور تم استطاعت نہ رکھتے۔“ پھر فرمایا: ”جب تک میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ بتاؤں تو مجھے چھوڑے رکھو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب میں کسی چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھر اس پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے تمہیں منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔“

٢٥٠٦: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے راہ میں جہاد کرنا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج مقبول۔“

٢٥٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (٤٧١ / ١٣٣٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦) و مسلم (١٣٥ / ٨٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٢١) و مسلم (٤٣٨ / ١٣٥٠)۔

۲۵۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لیے حج کرے، پھر وہ گناہ کا کام کرے نہ فحش گوئی کرے تو وہ (گناہوں سے پاک ہوکر) اس روز کی طرح لوٹتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔''

۲۵۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مقبول کی جزا جنت ہی ہے۔''

۲۵۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب کے لحاظ سے) حج کے برابر ہے۔''

۲۵۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ اَجْرٌ)). [3] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے تو آپ نے پوچھا: ''کون ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، مسلمان۔ پھر انہوں پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا رسول۔'' ایک عورت نے ایک بچہ اٹھا کر عرض کیا: کیا اس کا حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور تمہارے لیے اس کا اجر ہے۔''

۲۵۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَذَالِكَ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کا اپنے بندوں پر جو حج کا فریضہ ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو اس حال میں پایا کہ وہ سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا۔

۲۵۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۷۷۳) و مسلم (۴۳۷/ ۱۳۴۹)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (۱۷۸۲) و مسلم (۲۲۱/ ۱۲۵۶)۔
[3] رواه مسلم (۴۰۹/ ۱۳۳۶)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۱۳) و مسلم (۴۰۷/ ۱۳۳۴)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (۶۶۹۹) و مسلم (۱۵۵/ ۱۱۴۸)۔

۲۵۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو چکی ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو، وہ تو ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔''

٢٥١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ: ((اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ لیا گیا ہے جبکہ میری اہلیہ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کرو۔''

٢٥١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا جہاد حج ہے۔''

٢٥١٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے۔''

٢٥١٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. [4] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا، وہ ان کے لیے ہیں اور ان کے علاوہ ان راستوں سے آنے والوں کے لیے ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، اور جو ان مواقیت کے اندر کی جانب رہتا ہے تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا، اور اس طرح اور اس طرح حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٦) و مسلم (١٣٤١/٤٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٧٥) و مسلم (لم أجده)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٨) و مسلم (١٣٣٩/٤٢١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٢٦) و مسلم (١١٨١/١١)۔

۲۵۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور اہل مدینہ ذوالحلیفہ کے مقام پر احرام باندھیں گے، جبکہ دوسرے راستوں والے جحفہ سے، اہل عراق ذات عرق سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔''

۲۵۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ: عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں وہ سب ذوالقعدہ میں کیے، بجز اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، آپ ﷺ نے ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ اگلے سال ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا وہ بھی ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۲۵۱۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [3]

۲۵۱۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے کیے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۲۵۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ)) فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: اَفِىْ كُلِّ عَامٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَوْ قُلْتُهَا: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا، وَالْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ [4]

۲۵۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔'' تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم عمل کرتے نہ تم استطاعت رکھتے، اور حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے، اور جو شخص زیادہ مرتبہ کرے تو وہ نفلی ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (۱۸/ ۱۸۳)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٤٨) و مسلم (٢١٧/ ١٢٥٣)۔

[3] رواه البخاري (١٧٨١)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٥٥ ح ٢٣٠٤) و النسائي (٥/ ١١١ ح ٢٦٢١) والدارمي (٢/ ٢٩ ح ١٧٩٥)۔

۲۵۲۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَ هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے زادراہ اور سواری ہو وہ پھر بھی حج نہ کرے تو پھر اس پر کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر فوت ہو یا نصرانی، اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: ''اور جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد پر کلام کیا گیا ہے، جبکہ ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۵۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۲۵۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں ''صرورہ'' (گوشہ نشینی اختیار کرنا، شادی نہ کرنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا وغیرہ) نہیں ہے۔''

۲۵۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۵۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ جلدی کرے۔''

۲۵۲۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۲۵۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ پے در پے (ایک کے بعد دوسرا) کرو، کیونکہ وہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کی جزا صرف جنت ہی ہے۔''

۲۵۲۵: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). ❺

۲۵۲۵: امام احمد اور ابن ماجہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ((خبث الحدید)) تک روایت کیا ہے۔

۲۵۲۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَايُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ:

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٨١٢) ☆ الحارث الأعور ضعيف جدًا و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٤/ ٣٣٤) وغيره۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٢٩) ☆ و حقق الإمام أحمد و ابن معين وغيرهما بأن فى السند عمر بن عطاء بن وراز هو ضعيف۔ ❸ **حسن**، رواه أبو داود (١٧٣٢) والدارمي (٢/ ٢٨ ح ١٧٩١)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٨١٠ و قال: حسن صحيح غريب) و النسائي (٥/ ١١٥۔١١٦ ح ٢٦٣٢)۔

❺ **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٥ ح ١٦٧) و ابن ماجه (٢٨٨٧)۔

((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۵۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وجوبِ حج کی شرط کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زادِراہ اور سواری۔''

۲۵۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ)) فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)). فَقَامَ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ، [2] وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ.

۲۵۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: حاجی کی صفت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پراگندہ، بکھرے ہوئے بال اور میل کچیل۔'' پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلند آواز سے تکبیریں کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔'' پھر ایک اور کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، راستے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زادِراہ اور سواری۔'' شرح السنہ، اور امام ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا لیکن انہوں نے آخری بات (راستے سے کیا مراد ہے؟) ذکر نہیں کی۔

۲۵۲۸: وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: ((حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۵۲۸: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ حج و عمرے کی استطاعت رکھتے ہیں نہ سواری کر سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟)) قَالَ: اَخٌ لِّيْ. اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ. قَالَ: ((اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو شُبرمہ کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے سنا تو

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨١٣ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٨٩٦) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف وللحديث طرق ضعيفة عن أنس و عائشة وغيرهما۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤ ح ١٨٤٧) و ابن ماجه (٢٨٩٦) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف و انظر الحديث السابق (٢٥٢٦)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٩٣٠) و أبو داود (١٨١٠) والنسائي (٥/ ١١١ ح ٢٦٢٢) [وصححه ابن خزيمة (٣٠٤٠) و ابن حبان (٩٦١) و ابن الجارود (٥٠٠) والحاكم (١/ ٤٨١) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي]۔

[4] **حسن**، رواه الشافعي في الأم (٢/ ١٢٣) و أبو داود (١٨١١) و ابن ماجه (٢٩٠٣)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے کہا: میرا بھائی ہے یا میرا کوئی قریبی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے خود حج کیا ہوا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''

۲۵۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۵۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات قرار دیا۔

۲۵۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات قرار دیا۔

۲۵۳۲: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْعُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۵۳۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مسجد اقصی سے مسجد حرام کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۵۳۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**فَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى**﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۵۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل یمن حج کرتے تو وہ زادِراہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور وہ کہتے تھے ہم توکل کرنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ مکہ پہنچ جاتے تو پھر لوگوں سے سوال کرتے، تب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: ''زادِراہ لے لیا کرو، اور بہترین زادراہ تقوی ہے۔''

۲۵۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَآءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٣٢) و أبو داود (١٧٤٠) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٣٩) والنسائي (٥/ ١٢٥ ح ٢٦٥٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٤١) و ابن ماجه (٣٠٠١۔٣٠٠٢) ☆ حكيمة و ثقها ابن حبان وحده والحديث ضعفه البخاري و غيره وهو الراجح۔

[4] رواه البخاري (١٥٢٣)۔

[5] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٩٠١)۔

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں اور وہ جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

٢٥٣٥: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَابِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۲۵۳۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو کوئی ظاہری حاجت (زادِ راہ اور سواری کی عدم دستیابی) یا ظالم بادشاہ یا (سفر سے) روکنے والا مرض، حج سے نہ روکے اور وہ پھر بھی حج کیے بغیر فوت ہو جائے تو پھر اگر وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے اور اگر چاہے تو نصرانی ہو کر۔''

٢٥٣٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۲۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اس سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں بخش دے۔''

٢٥٣٧: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: اَلْغَازِیْ، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۲۵۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین قسم کے لوگ، مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔''

٢٥٣٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ، فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَّهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۵۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کرے، کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے (اور ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے)۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٢٩ ح ١٧٩٢، نسخة محققة: ١٨٢٦) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف وشريك القاضي مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٢٨٩٢) ☆ صالح بن عبد الله بن صالح منكر الحديث۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٦ ح ٣١٢٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٤١٠٣) [وصححه ابن خزيمة (٢٥١١) وابن حبان (٩٦٥) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٤٤١) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٢/ ٦٩ ح ٥٣٧١) [وابن حبان فى المجروحين (٢/ ٢٦٥)] ☆ فيه محمد بن الحارث الحارثي (ضعيف) عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني (ضعيف وقد اتهمه ابن عدي و ابن حبان) عن أبيه (ضعيف) عن ابن عمر به۔

٢٥٣٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِی طَرِیْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ)).رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۲۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کرنے کے لیے روانہ ہو، پھر وہ اس کے راستے میں (عمل کرنے سے پہلے) فوت ہو جائے تو اللہ اس کے لیے جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا اجر عطا فرماتا ہے۔‘‘

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤١٠٠ ، نسخة محققة : ٣٨٠٦) [والطبراني في الأوسط ٦/ ١٥٥ ح ٥٣١٧] ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس وعنعن وحميد: صوابه جميل (بن أبي ميمونة) و ثقه ابن حبان وحده و الحسين بن عبد الأول مجروح ، ضعفه الجمهور ـ

بَابُ الْإِحْرَامِ وَ التَّلْبِيَةِ

احرام وتلبیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٥٤٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے، خوشبو لگایا کرتی تھی، اور اسی طرح جب طواف (افاضہ) سے پہلے احرام کھول دیتے تو آپ ﷺ کو کستوری کی خوشبو لگایا کرتی تھی گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے، خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

٢٥٤١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)) لَا يَزِيْدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا، جبکہ آپ بال جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔'' آپ ﷺ ان کلمات میں کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

٢٥٤٢: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیتے اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس تلبیہ پکارتے۔

٢٥٤٣: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) روانہ ہوئے تو ہم بلند آواز سے حج کا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣٩) و مسلم (٣٣/ ١١٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥١) و مسلم (٢١/ ١١٨٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٦٥) و مسلم (٢٧/ ١١٨٧)۔

[4] رواه مسلم (٢١١/ ١٢٤٧)۔

تلبیہ پکارتے تھے۔

۲۵٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا: اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۵۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھا اور وہ (صحابہ کرام) حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

۲۵٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے عمرہ کا تلبیہ پکارا، کسی نے حج اور عمرہ کا اور کسی نے حج کا تلبیہ پکارا، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔ جس نے عمرے کا تلبیہ پکارا تھا اس نے احرام کھول دیا، اور جنہوں نے حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا تو انہوں نے دس ذوالحجہ تک احرام نہ کھولا۔

۲۵٤٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا، آپ ﷺ نے پہلے عمرے کے لیے تلبیہ کہا اور پھر حج کے لیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۵٤٧: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۵۴۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے کے لیے اپنا لباس اتارا اور غسل کیا (پھر احرام باندھا)۔

۲۵٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَاْسَهُ بِالْغِسْلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] رواه البخاري (٢٩٨٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٦٢) و مسلم (١١٨/ ١٢١١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٩١) و مسلم (١٧٤/ ١٢٢٧)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٣٠ و قال: حسن غريب) و الدارمي (٢/ ٣١ ح ١٨٠١)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٤٨) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس و عنعن۔

۲۵۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کی چیزوں (خطمی اور گوند وغیرہ) سے اپنے سر کے بالوں کو جمایا۔

۲۵۴۹: وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۵۴۹: خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دوں۔“

۲۵۵۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۵۵۰: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، تمام درخت اور مٹی کے تمام ڈھیلے تلبیہ پکارتے ہیں۔“

۲۵۵۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ [3]

۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ کے مقام پر دو رکعتیں پڑھتے، پھر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ تلبیہ پکارتے: ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تمام سعادتیں اور بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، میں حاضر ہوں، رغبت اور طلب خیر تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہیں۔“ بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

۲۵۵۲: وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [4]

۲۵۵۲: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے ذریعے جہنم سے بچاؤ کی درخواست کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٣٣٤ ح ٧٥١) و الترمذي (٨٢٩ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (١٨١٤) والنسائي (٥/ ١٦٢ ح ٢٧٥٤) و ابن ماجه (٢٩٢٢) والدارمي (٢/ ٣٤ ح ١٨١٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٢٨) و ابن ماجه (٢٩٢١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٥٣) و مسلم (٢١/ ١١٨٤)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي فى الأم (٢/ ١٥٧) [والبيهقي (٥/ ٤٦)] ☆ فيه صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٥٥٣: عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں میں اعلان کیا، وہ اکٹھے ہو گئے، جب آپ ﷺ "بَیْدَاء" کے مقام پر تشریف لائے تو احرام باندھا۔

٢٥٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكُمْ! قَدِ قَدِ)) اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مشرک کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: "تم پر افسوس ہے، بس بس اتنا ہی کہو۔" (پھر وہ مشرک کہتے) مگر تیرا وہ شریک ہے جس کا تو مالک ہے اور (اس چیز کا بھی تو مالک ہے) جس کا وہ مالک ہے۔ اور وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔

---

[1] **صحيح**، رواه البخاري (لم أجده) [والترمذي (٨١٧) و أصله في صحيح مسلم (١٢١٨)] ☆ قال الشيخ عبيدالله المباركفوري في مرعاة المفاتيح: "هذا ليس في صحيح البخاري، لا بلفظه ولا بمعناه۔"

[2] رواه مسلم (٢٢/ ١١٨٥)۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

قصہ حجۃ الوداع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٥٥٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: ((**اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِىْ**)) فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: ((**لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ**)) قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ: ﴿**وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى**﴾، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. وَفِىْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**﴾ وَ ﴿**قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ: ﴿**اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ**﴾ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ: ((**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ**)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَاصَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ: ((**لَوْ اَنِّىْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً**)). فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِى الْاُخْرٰى وَقَالَ: ((**دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ**)) وَقَدِمَ عَلِىٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهٗ: ((**مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟**)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَا

اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ: ((فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ)) قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: **((اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ـ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ ـ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟))** قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ: **((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى

الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ: ((اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نو سال قیام فرمایا اور اس دوران حج نہ کیا، پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں، بہت سے لوگ مدینہ پہنچ گئے، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غسل کر، کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ) مسجد میں نماز پڑھی پھر (اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحیدی تلبیہ پکارا: ''میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی تھی، ہمیں عمرہ کا پتہ نہیں تھا، حتی کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں پہنچے، تو آپ نے حجر اسود کو چوما، سات چکر لگائے، تین میں رمل کیا (ذرا اکڑ کر دوڑے) اور چار میں چلے، پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت پڑھی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔'' آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوم کر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ تعالی نے شروع کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھ گئے حتی کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی اور فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔'' پھر آپ نے اس کے دوران دعا فرمائی، آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی طرف گئے حتی کہ جب آپ وادی کے نشیب میں تیزی سے اترنے لگے تو آپ دوڑنے لگے حتی کہ جب آپ چڑھنے لگے تو آپ معمول کے مطابق چلتے گئے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے اور آپ نے وہاں بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتی کہ جب آپ آخری چکر میں پہنچے تو آپ مروہ پر تھے اور صحابہ آپ کے نیچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے آواز دیتے ہوئے فرمایا: ''جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لیتا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے، اور اسے عمرہ میں بدل ڈالے۔'' سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں اور دو مرتبہ فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا، اور یہ صرف ہمارے اسی سال کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی

[1] رواہ مسلم (۱۴۷/ ۱۲۱۸)۔

کے لیے اونٹ لے کر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پکارتا ہوں جس کا تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے لہذا تم احرام نہ کھولو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، قربانیوں کے جانوروں کی وہ جماعت جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور وہ جنہیں نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے (یہ سب) ایک سو تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور ان صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کتر لیے، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کا ارادہ کیا اور حج کے لیے احرام باندھا، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا، پس رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ قریش کے دستورِ جاہلیت کے مطابق مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں وقوف فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے، آپ وہاں اترے حتی کہ سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے بارے میں حکم فرمایا تو اس پر پالان رکھ دیا گیا، آپ ﷺ وادی کے نشیب (وادی عُرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک تمہارا خون، تمہارا مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے، جاہلیت کے خون (یعنی قتل) بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، اور وہ بنو سعد قبیلے میں دودھ پی رہا تھا کہ قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہے، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان وعہد کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمے کے ذریعے انہیں حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (مسکن) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو، لیکن اگر وہ ایسے کریں تو پھر تم انہیں ہلکی سی ضرب مار سکتے ہو، اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو پھر تم گمراہ نہیں ہو نگے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے حتی کہ وقوف کی جگہ پر تشریف لے گئے، آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی جانب کیا، اور حبل المشاۃ (پیدل چلنے والوں کی راہ میں واقع ریتلے تودے) کو اپنے سامنے کیا، اور قبلہ رخ مسلسل وقوف فرمایا حتی کہ سورج غروب ہونے لگا، تھوڑی سی زردی رہ گئی حتی کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی، آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اور وہاں سے چلے حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے، آپ نے وہاں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز

نہیں پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے حتی کہ فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر اس (اللہ) سے دعا کی اس کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی، آپ مسلسل کھڑے رہے حتی کہ خوب اجالا ہو گیا، آپ طلوعِ آفتاب سے پہلے وہاں سے چل دیے، آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ وادی محسر پہنچے تو سواری کو تھوڑا سا تیز کیا، پھر درمیانی راستے پر ہو لیے جو کہ جمرہ عقبی پر نکلتا تھا، حتی کہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جس کے پاس درخت تھا، آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، ان میں سے ہر کنکری ایسی تھی جسے چٹکی میں لے کر چلایا جا سکتا تھا، آپ نے یہ کنکریاں وادی کے نشیب سے ماریں، پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے، آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، پھر آپ نے یہ فریضہ علی رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا تو باقی اونٹ انہوں نے ذبح کیے، اور آپ نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر آپ نے حکم فرمایا اور ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور طواف افاضہ کیا، نماز ظہر مکہ میں پڑھی، پھر آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم پلا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبدالمطلب کی اولاد، پانی نکالو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمہارے پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔“ انہوں نے آپ کو ایک ڈول پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔

٢٥٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا))**. وَفِيْ رِوَايَةٍ: **((فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ، وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ))** قَالَتْ: فَحِضْتُ، وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٢٥٥٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں ایسے تھے جنہوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا، اور ہم میں سے بعض نے حج کے لیے احرام باندھا، جب ہم مکہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ احرام کھول دے اور جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو وہ عمرے کے ساتھ حج کے احرام کی نیت کر لیں، پھر وہ احرام نہ کھولے حتی کہ وہ ان دونوں سے فارغ ہو جائے۔“

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٥٦) و مسلم (١١٢/ ١٢١١)۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ احرام نہ کھولے حتی کہ اپنی قربانی سے فارغ ہو جائے، اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا تھا تو وہ اپنا حج مکمل کرے۔'' وہ فرماتی ہیں، مجھے حیض آ گیا لہذا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروہ کی سعی کی، اور میں عرفہ کے دن (نو ذوالحجہ) تک حالت حیض میں رہی، میں نے تو عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا لیکن نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کروں اور حج کے لیے احرام باندھوں، اور میں عمرہ ترک کر دوں۔'' میں نے ایسے ہی کیا حتی کہ میں نے اپنا حج پورا کیا، پھر آپ نے (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ تنعیم سے عمرہ کروں۔ آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جن لوگوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر انہوں نے احرام کھول دیا، پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک طواف کیا، رہے وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

٢٥٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ، وَبَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی، وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ یُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰی فَاِنَّهُ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ یَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُهْدِ، فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ)). فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَهُ بِالْبَیْتِ عِنْدَالْمَقَامِ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْیَهُ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْیَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٢٥٥٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے، آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا، پھر حج کا احرام باندھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر فائدہ حاصل کیا، کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے کر گئے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے تھے، جب نبی مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو اس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں جو اس پر حرام تھی حتی کہ وہ اپنا حج پورا کر لے، اور جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے، صفا مروہ کی سعی کرے، بال کٹوا کر احرام کھول دے، پھر (حج کے موقع پر) حج کے لیے احرام باندھے، اور قربانی کرے، تو جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے تو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے۔'' جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تو آپ نے طواف کیا اور سب سے پہلے حجر اسود کو چوما، پھر آپ نے تین

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٦٩١) و مسلم (١٧٤ / ١٢٢٧)۔

چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کی چال چل کر لگائے، جب آپ طواف مکمل کر چکے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگائے، پھر آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہوئی تھی جو آپ پر حرام تھی حتیٰ کہ آپ نے اپنا حج مکمل کیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور بیت اللہ شریف پہنچ کر طواف افاضہ کیا، پھر آپ کے لیے وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو آپ پر حرام ہوئیں تھیں، اور جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

٢٥٥٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْىُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٢٥٥٨: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا، اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو اس کے لیے تمام چیزیں حلال ہوں گی، کیونکہ عمرہ روز قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو چکا ہے۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٥٥٩: عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ؓ فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ: اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: ((**حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ**)). قَالَ عَطَآءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ. قَالَ: يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: ((**قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ، وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْىَ فَحِلُّوْا**)) فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ ؓ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ: بِمَ اَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا**)) قَالَ: وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ ؓ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ قَالَ: ((**لِاَبَدٍ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٢٥٥٩: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ ؓ کو اپنے ساتھ بہت سے لوگوں میں سنا، انہوں نے فرمایا: ہم محمد ﷺ کے صحابہ نے صرف اکیلے حج ہی کا احرام باندھا تھا، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ چار ذوالحجہ کو مکہ

---

[1] رواہ مسلم (٢٠٣ / ١٢٤١)۔

[2] رواہ مسلم (١٤١ / ١٢١٦)۔

تشریف لائے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم فرمایا: عطاء بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔'' عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس بات (عورتوں کے پاس جانے) کو ان پر واجب قرار نہیں دیا تھا، بلکہ ان (عورتوں) کو ان کے لیے مباح قرار دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا، ہمارے میدان عرفات میں جانے میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے، تو آپ نے ہمیں اپنی بیویوں کے پاس جانے (یعنی جماع کرنے) کا حکم فرمایا، اور جب ہم میدانِ عرفات پہنچیں تو (گویا کہ) ہماری شرم گاہیں منی گرا رہی ہوں۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے گویا میں ان کے ہاتھ کے اشارے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے حرکت دے رہے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ نیکو کار ہوں، اگر میرے ساتھ میری قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا، اگر وہ بات جو مجھے اب معلوم ہوئی ہے وہ پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا، تم احرام کھول دو۔'' تو ہم نے احرام کھول دیا اور ہم نے سمع واطاعت اختیار کی، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے بعد وہاں (مکہ) پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کس نیت سے احرام باندھا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''قربانی کرنا اور حالت احرام میں رہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ اپنے لیے قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اسی سال کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے ہے۔''

٢٥٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، اَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ. قَالَ: ((اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ، وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اُحِلَّ كَمَا حَلُّوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٢٥٦٠: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چار یا پانچ ذو الحجہ کو مکہ پہنچے تھے، آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے جبکہ وہ تردد کا شکار ہیں۔ جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا حتی کہ میں اسے یہاں سے خرید لیتا، پھر میں بھی احرام کھول دیتا جیسے انہوں نے احرام کھولا ہے۔''

[1] رواہ مسلم (١٣٠ / ١٢١١)۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے آداب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٥٦١: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِىْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّىَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَّاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِىْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۶۱: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے سے پہلے وادی ذی طویٰ میں رات بسر کرتے، صبح کو غسل کرتے اور نماز پڑھ کر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، اور جب آپ وہاں سے نکلتے تو بھی وادی ذی طویٰ کے پاس سے گزرتے، وہاں رات بسر کرتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٢٥٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ اس کے بالائی حصے کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیبی حصے کی طرف سے نکلے تھے۔

٢٥٦٣: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِىُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۶۳: عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حج کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ جب آپ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر اسے عمرہ (کا طواف) نہ بنایا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا، پھر انہوں نے بھی اسے عمرہ نہ بنایا، پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٧٣) و مسلم (٢٢٧/ ١٢٥٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٧٧) و مسلم (٢٢٤ / ١٢٥٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٤١) و مسلم (١٩٠ / ١٢٣٥)۔

٢٥٦٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو آپ سب سے پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار چکر چل کر لگاتے تھے، پھر آپ دو رکعتیں پڑھتے اور صفا اور مروہ کی سعی فرماتے تھے۔

٢٥٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز چل کر لگائے اور چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو آپ سیلاب کے بہاؤ والی جگہ پر تیز چلتے تھے۔

٢٥٦٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ حجر اسود کے پاس آئے تو اسے بوسہ دیا، پھر آپ اپنی دائیں جانب پر چلے تو تین چکر تیز چل کر چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے۔

٢٥٦٧: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۵۶۷: زبیر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٥٦٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۵۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو رکن یمانی (حجر اسود اور رکن یمانی) کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٥٦٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۲۵۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، آپ چھڑی کے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٦) و مسلم (٢٣١/ ١٢٦١)۔

[2] رواه مسلم (٢٣٣/ ١٢٦٢)۔

[3] رواه مسلم، (١٥٠/ ١٢١٨)۔

[4] رواه البخاري (١٦١١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٩) و مسلم (٢٤٢/ ١٢٦٧)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٧) و مسلم (٢٥٣/ ١٢٧٢)۔

ساتھ حجر اسود کو چھوتے تھے۔

۲۵۷۰: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۵۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ اپنے ہاتھ میں موجود کسی چیز کے ساتھ اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۲۵۷۱: وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۷۱: ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے اور آپ کے پاس جو چھڑی تھی اس کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا اور آپ چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

۲۵۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ، فَقَالَ ((**لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ، غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ صرف حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تمہیں حیض آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے، تم جب تک حیض سے پاک نہیں ہو جاتیں، بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر حاجیوں کی طرح امور بجا لاتی رہو۔“

۲۵۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: ((**اَلَا لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۵۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں، جس میں نبی ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے امیر حج بنا کر بھیجا تھا، مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ ”لوگوں میں اعلان کر دیا جائے کہ سن لو! اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف کرے۔“

---

[1] رواه البخاري (١٦٣٢)۔

[2] رواه مسلم (٢٥٧ / ١٢٧٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٤) و مسلم (١١٩-١٢٠ / ١٢١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩) و مسلم (٤٣٥ / ١٣٤٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۵۷۴: عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۵۷۴: مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا تو ہم اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۲۵۷۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) روانہ ہوئے، جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے اسے بوسہ دیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا پر آئے تو اس کے اُوپر چڑھ گئے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ ہاتھ اٹھا کر جس قدر چاہا، اللہ کا ذکر اور دعائیں کرتے رہے۔

۲۵۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [3]

۲۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے، البتہ تم اس میں بات وغیرہ کر لیتے ہو، جو شخص اس دوران بات کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی کی بات کرے۔'' ترمذی، نسائی، دارمی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۵۷۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

۲۵۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٥٥) و أبو داود (١٨٧٠) [والنسائي (٥/ ٢١٢ ح ٢٨٩٨) وابن خزيمة (٢٧٠٤-٢٧٠٥)] ☆ المهاجر المكي وثقه ابن حبان وابن خزيمة فهو حسن الحديث۔ فائدة: مراد رفع اليدين في هذا الحديث بعد انقضاء الصلوة و الطواف و عند الخروج من المسجد الحرام، انظر صحيح ابن خزيمة (٤/ ٢١٠ قبل ح ٢٧٠٥)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٧٢)۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٩٦٠) والنسائي (٥/ ٢٢٢ ح ٢٩٢٥) والدارمي (٢/ ٤٤ ح ١٨٥٤)۔ [4] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٠٧ ح ٢٧٩٦ مختصرًا) والترمذي (٨٧٧)۔

سفید تھا لیکن اولادِ آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔'' احمد، ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: ((وَاللّٰهِ! لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: ''اللہ روز قیامت اسے اٹھائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا، اور جس نے حق کے ساتھ اس کو بوسہ دیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دے گا۔''

٢٥٧٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حجر اسود اور مقام ابراہیم (وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم کر دیا، اور اگر وہ ان کے نور کو ختم نہ کرتا تو وہ دونوں مشرق و مغرب کے مابین کو روشن کر دیتے۔''

٢٥٨٠: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۵۸۰: عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود اور رکن یمانی پر بہت زیادہ غلبہ (رش) کرتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک صحابی کو ان پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: میں اس لیے ایسے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہر ہفتے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کی حفاظت کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا ہو۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب وہ (طواف میں) ایک قدم رکھتا ہے اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔''

٢٥٨١: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: ((﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٦١ و قال: حسن) و ابن ماجه (٢٩٤٤) والدارمي (٢/ ٤٢ ح ١٨٤٦)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٧٨ وقال: غريب) ☆ رجاء بن صبيح أبو يحيى: ضعيف، ضعفه الجمهور وللحديث شاهد ضعيف۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٩٥٩ وقال: حسن)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٨٩٢)۔

۲۵۸۱: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

۲۵۸۲: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: اَخْبَرَتْنِىْ بِنْتُ اَبِىْ تُجْرَاةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ اَبِىْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). رَوَاهُ فِى شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ. [1]

۲۵۸۲: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو تجراہ کی بیٹی (حبیبہ رضی اللہ عنہا) نے مجھے بتایا کہ میں قریش کی بعض عورتوں کے ساتھ خاندانِ ابوحسین کے گھر گئی تا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے مابین سعی کرتے ہوئے دیکھیں، میں نے آپ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا اور سعی کی شدت کی وجہ سے آپ کا ازار بکھر رہا تھا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کرنا تم پر فرض کر دیا ہے۔“ شرح السنہ، اور امام احمد نے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۵۸۳: وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ. رَوَاهُ فِى شَرْحِ السُّنَّةِ. [2]

۲۵۸۳: قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو مارتے نہ ہٹاتے اور نہ کہتے کہ ہٹ جاؤ، راستہ چھوڑ دو۔

۲۵۸۴: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۵۸۴: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کی چادر سے اضطباع (یعنی دایاں کندھا ننگا) کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔

۲۵۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤٠-١٤١ ح ١٩٢١) و أحمد (٦/ ٤٢١) ☆ سنده ضعيف عبدالله بن المؤمل ضعيف و له طريق آخر عند الدارقطني (٢/ ٢٥٥) والبيهقي (٥/ ٩٧) بلفظ: دخلنا دار ابن أبي حسين فاطلعنا من باب مقطع فرأينا رسول الله ﷺ يشتد في المسعى حتى إذا بلغ زقاق بني فلان موضعًا قد سماه من المسعي، استقبل الناس و قال: "يا أيها الناس اسعوا فإن المسعى قد كتبت عليكم" و سنده حسن-

[2] حسن يأتي: ٢٦٢٣، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤٢ ح ١٩٢٢)[والترمذي (٩٠٣ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٠٣٥) والنسائي (٥/ ٢٧٠ ح ٣٠٦٣) و صححه الحاكم (١/ ٤٦٦) ووافقه الذهبي]-

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٥٩ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (١٨٨٣) و ابن ماجه (٢٩٥٤) والدارمي (٢/ ٤٣ ح ١٨٥٠) ☆ ابن جريج و سفيان الثوري مدلسان وعنعنا۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٨٨٤)۔

۲۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو انہوں نے تین چکر تیز تیز چل کر پورے کیے اور انہوں نے اپنی (احرام کی) چادروں کو (داہنی) بغلوں کے نیچے سے نکال کر اپنے بائیں کندھوں کے اوپر ڈال رکھا تھا۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۲۵۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]

۲۵۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکنِ یمانی کا استلام (چھونا) کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے ہم نے تنگی یا آسانی کسی بھی حال میں ان کا استلام کرنا نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۷: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهٗ. [2]

۲۵۸۷: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: نافع بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے پھر ہاتھ چومتے، اور انہوں نے فرمایا: میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے میں نے اسے ترک نہیں کیا۔

۲۵۸۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ: ((طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ)) فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِ ﴿وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۸۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اپنی بیماری کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کرو۔“ میں نے طواف کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی ایک جانب (بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۲۵۸۹: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٦) ومسلم (٢٤٥/ ١٢٦٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٠) و مسلم (٢٥٨/ ١٢٧٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٩) و مسلم (٢٥٨/ ١٢٧٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٩٧) و مسلم (٢٥١/ ١٢٧٠)۔

۲۵۸۹: عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نفع ونقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۵۹۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا)) يَعْنِی الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ((فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالُوْا: آمِيْنَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس رکنِ یمانی پر ستر فرشتے مامور ہیں، جو شخص کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

۲۵۹۱: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۵۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سبحان اللہ......الا باللہ ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیک عمل کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہے۔'' کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرے اور اس دوران باتیں کرے تو وہ اس حال میں ایسے ہے کہ اس کے پاؤں تو رحمت میں ہیں (لیکن اوپر کا حصہ رحمت میں نہیں) جیسے کسی نے اپنے پاؤں پانی میں ڈبو رکھے ہوں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۹۵۷) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، حميد، قال فيه ابن عدي: أحاديثه غير محفوظة، و قال الذهبي: مجهول" قلت: حميد هو ابن أبي سوية۔

[2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۲۹۵٦)۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

وقوف عرفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٥٩٢: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَأَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَاالْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر ثقفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، جبکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات جارہے تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز کیسے (تکبیر وتہلیل) کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے کوئی تلبیہ پڑھتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی اللہ اکبر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

٢٥٩٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (منیٰ میں) اس جگہ قربانی ذبح کی ہے جبکہ منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ میدان عرفات سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔''

٢٥٩٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ باقی ایام کی نسبت عرفہ کے دن، سب سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ اور وہ قریب ہوتا ہے، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٢٥٩٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهٗ: يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٥٩) و مسلم (٢٧٤/ ١٢٨٥)۔

[2] رواه مسلم (١٤٩/ ١٢١٨)۔　[3] رواه مسلم (٤٣٦/ ١٣٤٨)۔

اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: ((قِفُوْا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلَى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۵۹۵: عمرو بن عبداللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے میدان عرفات میں ایسی جگہ وقوف کیا جو کہ بقول ان کے امام کے وقوف کی جگہ سے بہت دور تھا، ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے، وہ تمہیں فرماتے ہیں: ”تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔“

۲۵۹۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ، وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میدان عرفات پورے کا پورا وقوف کی جگہ ہے، پورا منیٰ قربان گاہ ہے، پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے، اور مکہ کے تمام راستے، راستے اور قربان گاہ ہیں۔“ (یعنی مکہ آنے والے کے لیے کسی بھی راستے سے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے)

۲۵۹۷: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۵۹۷: خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ کی دونوں رکابوں میں پاؤں رکھ کر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۵۹۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عرفہ کے دن کی دعا بہترین دعا ہے اور میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام نے جو بہترین دعا کی ہے وہ یہ ہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۲۵۹۹: وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَى قَوْلِهِ: ((لَا شَرِيْكَ لَهُ)). [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٣ وقال: حسن) و أبو داود (١٩١٩) و النسائي (٥/ ٢٥٥ ح ٣٠١٧) و ابن ماجه (٣٠١١)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٣٧) والدارمي (٢/ ٥٧ ح ١٨٨٦)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩١٧)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٥ وقال: حسن غريب) ☆ حماد بن أبي حميد ضعيف وللحديث شاهد ضعيف (انظر الحديث الآتي: ٢٥٩٩)۔ [5] **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢١٤۔٢١٥ ح ٥٠١، ١/ ٤٢٢۔٤٢٣ ح ٩٧٤) من حديث طلحة بن عبيد الله بن كريز رحمه الله فالسند مرسل۔

۲۵۹۹: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے ((لاشريك له)) تک روایت کیا ہے۔

۲۶۰۰: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا رُئِىَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرىٰ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُئِىَ يَوْمَ بَدْرٍ)) فَقِيْلَ: مَارُئِىَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: ((فَاِنَّهٗ قَدْرَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِى شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [1]

۲۶۰۰: طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان عرفہ کے دن سب سے زیادہ حقیر، سب سے زیادہ راندہ ہوا، سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غصے میں ہوتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس لیے ہوتا ہے کہ وہ نزولِ رحمت اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے، البتہ غزوہ بدر کے موقع پر بھی اسے اس کیفیت میں دیکھا گیا۔'' کہا گیا بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ اس نے جبریل علیہ السلام کو فرشتوں کی صف بندی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

۲۶۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ، أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَارَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةٌ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۲۶۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ان (عرفات میں وقوف کرنے والوں) کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو کس طرح بکھرے بالوں، غبار آلود پاؤں اور بلند آواز سے پکارتے ہوئے دور دراز سے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، رب جی! فلاں بندہ تو برے کام کیا کرتا تھا، اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کے سوا کوئی ایسا دن نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۶۰۲: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٤٢٢ ح ٩٧٣) و البغوي في شرح السنة (٧/ ١٥٨ ح ١٩٣٠) من حديث طلحة بن عبيدالله بن كريز رحمه الله فالسند مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٥٩ ح ١٩٣١) [وابن خزيمة (٢٨٤٠ وقال: أنا أبرأ من عهدة مرزوق) و ابن حبان (١٠٠٦)] ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وحديث مسلم (١٣٤٨) يغني عنه۔

فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ اَنْ يَّأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، قریش اور ان کے ہم دین لوگ مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے، اور انہیں حمس کہا جاتا تھا، جبکہ باقی سب عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ وہ عرفات آئیں اور وہاں وقوف کریں اور پھر وہاں سے واپس آئیں۔ اسی طرح اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں۔“

۲۶۰۳: وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ: ((اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الْمَظَالِمَ، فَاِنِّيْ آخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ)) قَالَ: ((اَيْ رَبِّ! اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ)) فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ. فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَاسَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ اَوْقَالَ: تَبَسَّمَ۔ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا، فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ؟ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ، قَالَ: ((اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَارَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهٗ. [2]

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وقوفِ عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی تو قبولیت کا جواب آیا کہ ”میں نے حقوق العباد کے سوا باقی سب گناہ معاف کر دیے، کیونکہ میں اس سے مظلوم کا حق لوں گا۔“ آپ ﷺ نے عرض کیا: ”رب جی! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت عطا کر دیں اور ظالم کو بخش دیں۔“ لیکن اس قیام میں آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، تو جب مزدلفہ میں صبح کی تو آپ ﷺ نے دعا دہرائی تو آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہنسے یا تبسم فرمایا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ تو ایسا وقت ہے کہ اس وقت آپ ہنسا نہیں کرتے تھے، آپ کو کس چیز نے ہنسایا، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور تباہی و ہلاکت کو پکارنے لگا، جب میں نے اس کی بے صبری دیکھی تو مجھے ہنسی آ گئی۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٢٠) و مسلم (١٥١/ ١٢١٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٠١٣) و البيهقي في البعث والنشور (لم أجده، و في شعب الإيمان: ٣٤٦)

☆عبدالله بن كنانة و أبوه مجهولان و قال البخاري في هذا الحديث: "لم يصح حديثه۔"

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٠٤: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کس طرح چلتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اوسط رفتار سے چلتے تھے اور جب کشادہ جگہ آ جاتی تو پھر تیز ہو جاتے تھے۔

٢٦٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَآءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۶۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن وہ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو بہت مارنے اور ڈانٹنے کی آوازیں سنیں تو آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”لوگو! سکینت اختیار کرو کیونکہ سواریوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں۔“

٢٦٠٦: وَعَنْهُ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے، پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا، ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جمرہ عقبی کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

٢٦٠٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٦٦) و مسلم (٢٨٣/ ١٢٨٦)۔

[2] رواه البخاري (١٦٧١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٨٦) و مسلم (٢٦٦ / ١٢٨٠۔١٢٨)۔

[4] رواه البخاري (١٦٧٣)۔

۲۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازیں مزدلفہ میں اکٹھی پڑھیں اور ہر نماز کے لیے اقامت کہی، آپ نے اِن دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی نہ ان میں سے کسی کے بعد۔

٢٦٠٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، مزدلفہ میں دو نمازوں، نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کرنے اور اسی روز نمازِ فجر کو اس کے وقت سے پہلے پڑھنے کے سوا، ہمیشہ نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

٢٦٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ساتھ پہلے (منیٰ) روانہ کر دیا تھا۔

٢٦١٠: وَعَنْهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ)) وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ)) وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۶۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے، جبکہ وہ واپس آ رہے تھے، فرمایا: ''آرام سے آؤ۔'' جبکہ آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روک رہے تھے، حتی کہ آپ وادی محسر میں داخل ہو گئے جو کہ منیٰ کے قریب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمرہ کی رمی کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

٢٦١١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَفَاضَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ: ((لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا)). لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ. [4]

۲۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینت و اطمینان تھا، اور آپ نے صحابہ کو بھی آرام سے چلنے کا حکم فرمایا، جبکہ وادی محسر میں آپ تیز چلے اور انہیں حکم فرمایا کہ انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے برابر کنکریاں مارو، اور فرمایا: ''شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھ سکوں۔'' میں نے یہ حدیث تقدیم و تاخیر کے ساتھ جامع ترمذی کے علاوہ صحیحین میں نہیں پائی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٨٣) و مسلم (٢٩٢/ ١٢٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٧٨) و مسلم (٣٠١/ ١٢٩٣)۔

[3] رواه مسلم (٢٦٨/ ١٢٨٢)۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٦ وقال: حسن صحيح) [وأبو داود (١٩٤٤) والنسائي (٥/ ٢٥٨ ح ٣٠٢٤) وانظر ابن ماجه (٣٠٢٣)] ☆ و للحديث شواهد وهو بها صحيح۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٦١٢: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ: خَطَبَنَا وَسَاقَهُ نَحْوَهُ. ❶

۲۶۱۲: محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت لوٹا کرتے تھے جب سورج غروب ہونے سے پہلے اس طرح ہو جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں، اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں۔ جبکہ ہم غروب آفتاب کے بعد عرفات سے لوٹتے ہیں اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس آتے ہیں، ہمارا طریقہ، بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے طریقے سے مختلف ہے۔'' بیہقی۔ اور فرمایا: ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اور باقی حدیث ویسے ہی بیان کی۔

٢٦١٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ: ((أُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۲۶۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنو عبدالمطلب کے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر بٹھا کر پہلے ہی روانہ کر دیا تھا، اور آپ ﷺ پیار سے ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''میرے پیارے بچو! جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے جمرہ کو کنکریاں نہ مارنا۔''

٢٦١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَ كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۶۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات ہی بھیج دیا تھا، انہوں نے فجر سے پہلے ہی جمرہ کو کنکریاں مار لی تھیں، پھر وہ (منیٰ سے) چلی گئیں اور طواف افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تھے۔

---

❶ **ضعيف**، رواه [البيهقي في السنن الكبرى ٥/ ١٢٥) والحاكم (٣/ ٥٢٣) وصححه ووافقه الذهبي] ☆ السند مرسل و رواه شعبة عن ابن جريج عن محمد بن قيس بن مخرمة عن مسور بن مخرمة به نحو المعنى وسنده ضعيف، ابن جريج مدلس وعنعن۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٩٤٠) والنسائي (٥/ ٢٧٠۔٢٧١ ح ٣٠٦٦) وابن ماجه (٣٠٢٥) ☆ الحسن العرني ثقة أرسل عن ابن عباس ولبعض الحديث شواهد، بعضها حسنة عند الطحاوي (مشكل الآثار ٩/ ١١٩ ح ٣٤٩٤) وغيره۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٤٢)۔

٢٦١٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [1]

۲۶۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مقیم (مکے کا رہنے والا) یا عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کے استلام تک تلبیہ پکارتا رہتا تھا۔ ابوداؤد۔ اور فرمایا: اور یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٦١٦: عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ: اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۶۱۶: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شرید رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آیا تو مزدلفہ پہنچنے تک آپ کے قدم مبارک زمین پر نہیں لگے۔ (یعنی آپ ﷺ سواری پر آئے)

٢٦١٧: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: اَفَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذَالِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۶۱۷: ابن شہاب بیان کرتے ہیں، سالم نے مجھے بتایا کہ جس سال حجاج بن یوسف، ابنِ زبیر کے مدمقابل آیا تو اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا، ہم عرفہ کے دن وقوف میں (نمازوں کا) کیا کریں؟ سالم نے کہا: اگر تم سنت کی اتباع کرنا چاہتے ہو تو پھر عرفہ کے دن نماز کو جلدی پڑھو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، وہ ظہر و عصر کو سنت کے مطابق ہی جمع کیا کرتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا؟ تو سالم نے کہا: وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی سنت ہی کی اتباع کرتے ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨١٧) [والترمذي (٩١٩) وصححه] ☆ فيه محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، قال البيهقي: "رفعه خطأ و كان ابن أبي ليلى هذا كثير الوهم و خاصة إذا روى عن عطأ فيخطئ كثيرًا، ضعفه أهل النقل مع كبر محله۔" [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٢٥ ب و تحفة الأشراف: ٤٨٤٢) و أحمد (٤/ ٣٨٩ ح ١٩٦٩٤)۔ [3] رواه البخاري (١٦٦٢)۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٦١٨: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُوْلُ: ((لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے قربانی کے دن نبی کو، اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے کنکریاں مارتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: ''تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔''

٢٦١٩: وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹکی میں لے کر چلائی جانے والی کنکری کے برابر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا۔

٢٦٢٠: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدَ ذَالِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں، جبکہ اس کے بعد سورج ڈھل جانے کے بعد ماریں۔

٢٦٢١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبری (بڑے شیطان) کے پاس پہنچے، بیت اللہ کو اپنی دائیں جانب اور منیٰ کو اپنی بائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، پھر انہوں نے فرمایا: جس ذاتِ اقدس

---

[1] رواه مسلم (٣١٠/ ١٢٩٧)۔

[2] رواه مسلم (٣١٣/ ١٢٩٩)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (الحج باب ١٣٤ قبل ح ١٧٤٦ تعليقًا عن جابر رضي الله عنه.) و مسلم (٣١٤/ ١٣٠٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٤٧) و مسلم (٣٠٥۔٣٠٩/ ١٢٩٦)۔

پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی، انہوں نے بھی اسی طرح کنکریاں ماری تھیں۔

٢٦٢٢: وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَّالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۲۲: جابر ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرنے کی تعداد طاق ہے، کنکریاں مارنا طاق ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی طاق ہے اور طواف طاق ہے، جب تم میں سے کوئی استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٦٢٣: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ ﷛ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلُ: اِلَيْكَ! اِلَيْكَ!. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۶۲۳: قدامہ بن عبداللہ بن عمار ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو قربانی کے دن اپنی سرخی مائل سفید اونٹنی پر بیٹھ کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا، وہاں کسی کو روکا جا رہا تھا نہ ہٹایا جا رہا تھا اور نہ ہی یہ کہا جا رہا تھا کہ ہٹ جاؤ! ہٹ جاؤ!

٢٦٢٤: وَعَنْ عَائِشَةَ ﵂ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۲۶۲۴: عائشہ ﵂ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٢٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى؟ قَالَ: ((لَا، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۶۲۵: عائشہ ﵂ بیان کرتی ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم (صحابہ کی جماعت) آپ کے سایہ کے لیے منیٰ میں کوئی کمرہ (سائبان) نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، منیٰ پہلے پہنچ جانے والے کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٣١٥/ ١٣٠٠)۔ [2] **حسن**، تقدم: ٢٥٨٣، رواه الشافعي في الأم (٢/ ٢١٣) و الترمذي (٩٠٣ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٥/ ٢٧٠ ح ٣٠٦٣) و ابن ماجه (٣٠٣٥) والدرامي (٢/ ٦٢ ح ١٩٠٧)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٠٢) والدارمي (٢/ ٥٠ ح ١٨٦٠)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٨١ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٠٠٦) [و أبو داود (٢٠١٩) والدارمي (٢/ ٧٣ ح ١٩٤٣) وصححه الحاكم (١/ ٤٦٧) على شرط مسلم ووافقه الذهبي]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٢٦٢٦: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللّٰهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. [1] رَوَاهُ مَالِكٌ

۲۶۲۶: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جمروں کے پاس بہت دیر تک ٹھہرتے، اللہ کی کبریائی بیان کرتے، اس کی تسبیح وتحمید بیان کرتے اور اللہ سے دعائیں کرتے، لیکن وہ جمرہ عقبی (بڑے شیطان) کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٠٧ ح ٩٣٩)۔

بَابُ الْهَدْيِ

قربانی کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٢٦٢٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۶۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر ذوالحلیفہ کے مقام پر ادا کی، پھر آپ نے اپنی اونٹنی منگوائی، آپ نے اس کی کوہان کے دائیں پہلو پر ہلکا سا زخم لگایا، وہاں سے خون بہنے لگا، آپ نے وہ خون صاف کر دیا اور اس کی گردن میں دو جوتے ڈال دیے، پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو گئے، جب وہ بیداء میں آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا۔

٢٦٢٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۶۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چند بکریاں بطور قربانی، بیت اللہ بھجوائیں تو آپ ﷺ نے انہیں قلادہ (ہار وغیرہ) پہنایا۔

٢٦٢٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۶۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی کے روز ایک گائے ذبح کی۔

٢٦٣٠: وَعَنْهُ قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۲۶۳۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

٢٦٣١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا، وَاَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ رواه مسلم (٢٠٥/ ١٢٤٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٠١) و مسلم (٣٦٧/ ١٣٢١)۔

❸ رواه مسلم (٣٥٦/ ١٣١٩)۔

❹ رواه مسلم (٣٥٧/ ١٣١٩)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (١٦٩٦) و مسلم (٣٦٢/ ١٣٢١)۔

۲۶۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے قلادے خود اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر آپ نے انہیں قلادے پہنائے، ان کا شعار کیا اور انہیں قربانی کے لیے بھیجا، اور جو چیز آپ کے لیے حلال کی گئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام نہیں ہوئی تھی۔

٢٦٣٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے قلادے، اون سے تیار کیے جو کہ میرے پاس موجود تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میرے والد کے ساتھ (بیت اللہ) روانہ کیا۔

٢٦٣٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَاى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)). فَقَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)) فَقَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ)) فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔“

٢٦٣٤: وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۶۳۴: ابوزبیر بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے قربانی کے اونٹ پر سواری کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تو اس پر سواری کرنے پر مجبور ہو جائے تو پھر سواری ملنے تک بھلے طریقے سے اس پر سواری کر۔“

٢٦٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: ((انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۶۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ساتھ قربانی کے سولہ اونٹ بھیجے اور اسے ان پر امیر مقرر کیا، تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی چلنے سے عاجز آ جائے تو پھر میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے نحر کر دینا اور اس (کے قلادے) کے جوتے اس کے خون میں رنگ کر اس کے پہلو پر نشان لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھی نہ کھائیں۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٠٥) و مسلم (٣٦٤/ ١٣٢١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٨٩) و مسلم (٣٧١/ ١٣٢٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٧٥/ ١٣٢٤)۔

[4] رواه مسلم (٣٧٧/ ١٣٢٥)۔

٢٦٣٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے کو سات سات آدمیوں کی طرف سے (بطور قربانی) نحر کیا۔

٢٦٣٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، تو انہوں نے اسے فرمایا: ''محمد ﷺ کی سنت کے مطابق اسے کھڑا کرو اور اس کی ٹانگ کو باندھو (پھر نحر کرو)۔

٢٦٣٨: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور ان کی لگاموں، چمڑوں اور پالانوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں، فرمایا: ''ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے''۔

٢٦٣٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا))، فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے قربانی کے اونٹوں کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھایا کرتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دی تو فرمایا: ''کھاؤ اور زادِ راہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ'' پس ہم نے کھایا اور زادِ راہ کے طور پر ساتھ بھی لائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٦٤٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [5]

۲۶۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال قربانی کے جانور بھیجے، رسول اللہ ﷺ کے قربانی

---

[1] رواه مسلم (٣٥٠/ ١٣١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٣) و مسلم (٣٥٨/ ١٣٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٧) و مسلم (٣٤٨/ ١٣١٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٩) و مسلم (٣٠/ ١٩٧٢)۔

[5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٧٤٩) [و أحمد ١/ ٢٦١]۔

کے جانوروں میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا ایک کڑا تھا، آپ ﷺ اس سے مشرکین کو غصہ دلانا چاہتے تھے۔

۲٦٤١: وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: ((اِنْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْنَهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۲٦٤١: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قربانی کے اونٹوں میں سے کوئی چلنے سے عاجز آ جائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے نحر کر دینا پھر اس (کے قلادے) کے جوتے اس کے خون میں ڈبو دینا (اور اس کے پہلو پر نشان لگا دینا) پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دینا تاکہ وہ اسے کھالیں۔''

۲٦٤٢: وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ. [2]

۲٦٤٢: ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا ہے۔

۲٦٤٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) قَالَ: ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ: وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ. [3]

۲٦٤٣: عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے، پھر (منیٰ میں) قرار پکڑنے (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔'' ثور رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے قربانی کا دوسرا دن مراد ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ پیش کیے گئے، وہ آپ ﷺ کے قریب ہونے لگے کہ آپ کس سے ابتدا فرمائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلوں کے بل گر پڑیں تو آپ نے کوئی ہلکی سی بات کی جسے میں سمجھ نہ سکا، تو میں نے (اپنے پاس والے شخص سے) کہا: آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص چاہے اس سے گوشت کاٹ کر لے جائے۔'' ابوداؤد۔ عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث باب الاضحیة میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٣٨٠ ح ٨٧٣) و الترمذي (٩١٠ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣١٠٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٦٢) و الدارمي (٢/ ٦٥ ح ١٩١٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٦٥) ٥ حديث ابن عباس تقدم (١٤٦٩) و حديث جابر تقدم (١٤٥٨)۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٦٤٤: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ضَحّٰى مِنكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ)) فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: ((كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا، وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۴۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے قربانی کی ہے۔ تیسرے دن کے بعد (یعنی چوتھے روز) اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے۔“ جب آئندہ سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جس طرح ہم نے پچھلے سال کیا تھا کیا اس سال بھی ہم ویسے ہی کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو، کیونکہ گزشتہ سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے تکلیف میں تھے، اس لیے میں نے ارادہ کیا کہ تم ان کی اعانت کرو۔“

٢٦٤٥: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَا كُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوْا، وَادَّخِرُوْا، وَائْتَجِرُوْا، اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۶۴۵: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم نے تمہیں منع کیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھانا تاکہ تمہیں کشائش اور خوشحالی مل جائے، اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوشحالی عطا کر دی ہے تو کھاؤ، ذخیرہ کرو اور (صدقہ کر کے) اجر پاؤ۔ اور سن لو! یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ہیں۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٦٩) و مسلم (٣٤/ ١٩٧٤)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٨١٣)۔

بَابُ الْحَلْقِ

سر منڈانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٤٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَهُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۶۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے بھی سر منڈایا اور ان میں سے بعض نے بال کترائے۔

٢٦٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۶۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے مروہ کے پاس تیر کے بھال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کترے۔

٢٦٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۶۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بال کترانے والوں پر بھی۔“

٢٦٤٩: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢٦) و مسلم (٣٢٢ / ١٣٠٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٣٠) و مسلم (٢٠٩ / ١٢٣٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢٧) و مسلم (٣١٧ / ١٣٠١)۔

❹ رواه مسلم (٣٢١ / ١٣٠٣)۔

۲۶۴۹: یحییٰ بن حصین رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کترانے والوں کے لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا۔

۲۶۵۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَهٗ بِمِنًی وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ: ((احْلِقْ)) فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۵۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو جمرہ پر آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی رہائش گاہ پر آئے اور قربانی کی پھر آپ نے حجام کو منگایا اور آپ نے اپنے سر کی دائیں طرف حجام کی طرف کی تو اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے' پھر آپ نے بائیں جانب اس کی طرف کی اور فرمایا: ''مونڈ دو۔'' تو اس نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال بھی ابوطلحہ کو دے دیے اور فرمایا: ''انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

۲۶۵۱: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے کستوری کی ملاوٹ والی خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۶۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى. [3] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر واپس تشریف لائے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۶۵۳: عَنْ عَلِیٍّ وَّعَآئِشَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔

۲۶۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ، اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٧١) و مسلم (٣٢٣/ ١٣٠٥)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٥٣٩) و مسلم (٤٦/ ١١٩١)۔

[3] رواه مسلم (٣٣٥/ ١٣٠٨)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٩١٥)۔

التَّقْصِيرُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۶۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں پر سر منڈانا واجب نہیں، ان پر بال کترانا واجب ہے۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اور اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

[1] حسن، رواه أبو داود (۱۹۸٤-۱۹۸٥) و الدارمي (۲/ ٦٤ ح ۱۹۱۱)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲٦۵۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ: ((**اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ**)) فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ: ((**ارْمِ وَلَا حَرَجَ**)) فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: ((**افْعَلْ وَلَا حَرَجَ**)) [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ: ((**ارْمِ وَلَا حَرَجَ**)) وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ: اَفَضْتُ اِلَی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ: ((**ارْمِ وَلَا حَرَجَ**)).

۲٦۵۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی خاطر منیٰ میں وقوف فرمایا، لوگ آپ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے، ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے لاعلمی میں قربانی کرلی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اب) کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔'' نبی ﷺ سے جس چیز کی بھی تقدیم وتاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ''اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر مونڈ لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ کرلیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔''

۲٦۵٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَيَقُوْلُ: ((**لَا حَرَجَ**)) فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ: ((**لَا حَرَجَ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲٦۵٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن منیٰ میں نبی ﷺ سے مسائل دریافت کیے گئے تو آپ ﷺ یہی فرما

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۸۳) و مسلم (۳۲۷/ ۱۳۰٦، ۳۳۳/ ۱۳۰٦)۔

[2] رواه البخاري (۱۷۲۳)۔

رہے تھے: ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو اس نے عرض کیا: میں نے غروبِ آفتاب کے بعد کنکریاں ماری ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲٦٥٧: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ: ((**اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ**)) وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. قَالَ: ((**اِرْمِ وَلَا حَرَجَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۶۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طوافِ افاضہ کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب سر منڈا لو یا بال کترا لو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مار لو، کوئی حرج نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲٦٥٨: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ، اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ: ((**لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَرِجَ وَهَلَكَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۶۵۸: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حج کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے تھے، کسی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی، یا میں نے ایک چیز کو مؤخر کر لیا یا میں نے کوئی چیز مقدم کر لی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اس شخص کے سوا جس نے کسی مسلمان کی عزت کو خراب کیا، کوئی حرج نہیں، ایسا شخص ظالم ہے اور ایسا شخص ہی حرج، گناہ اور ہلاکت کا شکار ہوا۔“

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٨٥ وقال: حسن صحيح) [و أبو داود (١٩٢٢، ١٩٣٥) و ابن ماجه (٣٠١٠)]
☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠١٥)۔

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

قربانی کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٥٩: عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: ((اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ)) وَقَالَ: ((اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: ((اَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْاَلُكُمْ، عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٢٦٥٩: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہمیں خطاب فرمایا تو فرمایا: ''زمانہ (سال) گھوم گھما کر اسی صورت پر آ گیا ہے جیسے اس دن تھا، جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان تخلیق فرمائے تھے، سال بارہ ماہ کا ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو متواتر ہیں اور رجب مضر جو کہ جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے خاموشی اختیار کر لی حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ بلدہ (یعنی مکہ) نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٤١) و مسلم (٢٩-٣١/ ١٦٧٩)۔

نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اس ماہ میں، اس شہر میں اور اس دن کی حرمت کی طرح تم پر حرام ہیں، تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، وہ تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے سوال کرے گا، سن لو! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو، سن لو! کیا میں نے تم تک (دین) پہنچا دیا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا، جو یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود تک پہنچا دیں، بسا اوقات جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔''

٢٦٦٠: وَعَنْ وَبْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۶۶۰: وبرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں کس وقت کنکریاں ماروں؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارا امام کنکریاں مارے تو تم بھی کنکریاں مارو۔ میں نے دوبارہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم انتظار کرتے رہتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔

٢٦٦١: وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۶۶۱: سالم رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمرہ دنیا (مسجد خیف کے قریب والے جمرہ کو) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آگے بڑھتے حتی کہ نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے، پھر بائیں جانب ہو کر نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعائیں کرتے رہتے، پھر درمیان والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے جب کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے تھے پھر وادی کے نشیب سے جمرہ عقبی کو سات کنکریاں مارتے، آپ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے، آپ اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس آ جاتے اور فرماتے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٦٦٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے کی وجہ سے، منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کے

---

[1] رواه البخاري (١٧٤٦)۔

[2] رواه البخاري (١٧٥١۔١٧٥٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٣٤) و مسلم (٣٤٦/ ١٣١٥)۔

لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

٢٦٦٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ! اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: ((اسْقِنِيْ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ: ((اسْقِنِيْ)) فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ: ((اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ)). وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٢٦٦٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے پانی طلب کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لے کر آؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔“ آپ نے اسی میں سے نوش فرمایا، پھر آپ زم زم پر تشریف لائے تو لوگ وہاں پانی پلا رہے تھے اور خوب محنت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کام کرتے رہو، کیونکہ تم ایک نیک کام میں مشغول ہو۔“ پھر فرمایا: ”اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں تو میں بھی اپنی سواری سے اتر آتا حتی کہ میں رسی اس پر رکھ لیتا۔“ آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

٢٦٦٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٢٦٦٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر آپ وادی محصب میں تھوڑی دیر سوئے، پھر آپ سواری پر بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف (وداع) کیا۔

٢٦٦٥: وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. قَالَ: فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاۤءُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٢٦٦٥: عبدالعزیز بن رُفیع بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، میں نے کہا: اگر آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات یاد کی ہو تو مجھے بتائیں کہ آپ نے ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: منیٰ میں، پھر پوچھا: آپ ﷺ نے منیٰ سے واپس آتے ہوئے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا: وادی ابطح میں، پھر فرمایا: جیسے تمہارے امرا کریں ویسے تم کرو۔

٢٦٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ

---

[1] رواه البخاري (١٦٣٥)۔

[2] رواه البخاري (١٧٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٥٣) و مسلم (٣٣٦/١٣٠٩)۔

أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ إِذَا خَرَجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابطح میں قیام کرنا سنت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہاں اس لیے قیام فرمایا تھا کہ وہاں سے (مدینہ کے لیے) روانہ ہونا زیادہ آسان تھا۔

۲۶۶۷: وَعَنْهَا، قَالَتْ: أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ آخِرِهٖ. [2]

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے مقام تنعیم سے عمرہ کے لیے احرام باندھا، میں (مکہ میں) داخل ہوئی اور اپنا عمرہ ادا کیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح کے مقام پر میرا انتظار فرمایا حتی کہ میں عمرہ سے فارغ ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کا حکم فرمایا۔ آپ وہاں سے نکلے اور بیت اللہ کا طواف صبح کی نماز سے پہلے کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے۔ میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت کے حوالے سے یہ حدیث نہیں پائی، بلکہ آخر پر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ ابوداؤد کی روایت میں پایا۔

۲۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ، حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ (منیٰ سے فارغ ہو کر) کسی بھی طریق سے واپس چلے جاتے تھے، (یہ صورت حال دیکھ کر) رسول اللہ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص مکہ سے نہ جائے حتی کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس ہو، (طواف وداع کرے) البتہ حیض والی عورت کو مستثنیٰ قرار دیا۔“

۲۶۶۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَقْرٰى حَلْقٰى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَانْفِرِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کوچ (کے دن) کی رات صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا، تو انہوں نے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ (طواف وداع کی وجہ سے) میں نے تمہیں روک دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(عرب کے محاورے کے مطابق) بے اولاد، سر منڈی یا حلق میں بیماری والی، (اس سے بددعا مراد نہیں، بلکہ جیسے کہا جاتا ہے: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ویسے ہی یہ الفاظ ہیں) کیا اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا؟“ آپ کو بتایا گیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر (مدینہ کی طرف) کوچ کرو۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۷٦٥) و مسلم (۳۳۹/ ۱۳۱۱)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (۲۰۰۵ وسنده صحيح) [وانظر صحيح البخاري (۱۵٦۰) و مسلم (۱۲۳/ ۱۲۱۱)]۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۷۵۵) و مسلم (۳۷۹/ ۱۳۲۷)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۷۷۱-۱۷۷۲) و مسلم (۳۸۷/ ۱۲۱۱)۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٢٦٧٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ. قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ، اَلَا لَايَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ، اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا، وَلٰكِنْ تَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. [1]

٢٦٧٠: عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ''آج کون سا دن ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: حج اکبر کا دن ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے درمیان تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح حرام ہیں، سن لو! کوئی ظالم اپنی جان پر ظلم نہ کرے، سن لو! کوئی ظالم اپنی اولاد پر ظلم نہ کرے نہ بچہ اپنے والد پر ظلم کرے، سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی تمہارے اس شہر میں عبادت ہو، لیکن تمہارے ایسے امور میں جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو، اس کی اطاعت ہوگی تو وہ اس پر ہی راضی ہو جائے گا۔'' ابن ماجہ، ترمذی۔ اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٢٦٧١: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٢٦٧١: رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں چاشت کے بعد سیاہی مائل سفید خچر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا، جبکہ علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے لوگوں تک بات پہنچا رہے تھے جبکہ لوگ کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

٢٦٧٢: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٢٦٧٢: عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

٢٦٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

٢٦٧٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٠٥٥) و الترمذي (٢١٥٩)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٩٥٦)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٢٠ وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٠٠) و ابن ماجه (٣٠٥٩) [والبخاري قبل ح ١٧٣٢ تعليقًا] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و تابعه محمد بن طارق ولكنه عن طاؤس مرسل۔ [4] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٠٠١) و ابن ماجه (٣٠٦٠)۔

٢٦٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا رَمٰی اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ)) رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ۔ [1]

۲۶۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمرہ عقبی کو کنکریاں مارلے تو بیویوں کے (ساتھ جماع کے) سوا اس کے لیے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔'' شرح السنہ۔ اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٦٧٥: وَفِیْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ))۔ [2]

۲۶۷۵: احمد اور نسائی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب وہ کنکریاں مار لے تو بیویوں کے علاوہ ہر چیز اس کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔''

٢٦٧٦: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِیَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِی الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے پچھلے پہر جب آپ نے نماز ظہر ادا کی تو طواف افاضہ کیا، پھر آپ منی واپس تشریف لے آئے، آپ نے ایام تشریق کی راتیں وہاں گزاریں، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کھڑے ہوتے، لمبا قیام فرماتے اور تضرع و عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے، اور آپ تیسرے کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

٢٦٧٧: وَعَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْیَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِیْ اَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [4]

۲۶۷۷: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کی رخصت دے دی کہ وہ یوم النحر کو کنکریاں ماریں پھر یوم نحر کے بعد وہ دو دن کی رمی کو جمع کر لیں اور ایک دن میں ہی کنکریاں مار لیں۔ مالک، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔ یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ٢١٠ بعد ح ١٩٦٢ بلاسند) [و أبو داود (١٩٧٨)] ☆ الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و انظر الحديث الآتي (٢٦٧٥)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٤ ح ٢٠٩٠) والنسائي (٦/ ٢٧٧ ح ٣٠٨٦) [و ابن ماجه (٣٠٤١)] ☆ الحسن العرني ثقة أرسل عن ابن عباس رضي الله عنه (تقدم: ٢٦١٣) و لبعض الحديث شاهد عند مسلم (١١٧٩)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٧٣)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٠٨ ح ٩٤٦) و الترمذي (٩٥٥) و النسائي (٥/ ٢٧٣ ح ٣٠٧١)۔

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام والا کن چیزوں سے اجتناب کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٧٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَآئِمَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ)). متفق عليه. [1]
وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)).

۲۶۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قمیص، عمامے، شلواریں، جبے اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کوئی شخص جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہوئی ہو۔“ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری نے ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”احرام والی عورت نقاب پہنے نہ دستانے۔“

٢٦٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جب محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔“

٢٦٨٠: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهٰذِهٖ عَلَيَّ. فَقَالَ: ((اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۸۰: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جعرانہ میں نبی ﷺ کے پاس تھے جب ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اس نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٤٢، ١٨٣٨) و مسلم (١/ ١١٧٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٤١) و مسلم (٤/ ١١٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣٦) و مسلم (٦-٨/ ١١٨٠)۔

جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے زعفران کی بنی ہوئی خوشبو بھی خوب لگا رکھی تھی، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ (جبہ) پہن رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رہی خوشبو جو کہ تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو دو، اور رہا جبہ تو اسے اتار دو، اور پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کر جیسے تو اپنے حج میں کرتا ہے۔''

۲۶۸۱: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)). [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی پیغامِ نکاح بھیجے۔''

۲۶۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۶۸۳: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، ابْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3] قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ.

۲۶۸۳: میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے یزید بن الاصم، میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِن سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے۔ الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اکثر محدثین کا یہ موقف ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے جبکہ آپ نے حالت احرام میں اس معاملے کو ظاہر فرمایا۔ پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر ان سے خلوت اختیار کی، جبکہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۶۸۴: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [4] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۴: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنا سر دھو لیا کرتے تھے۔

۲۶۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [5] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

۲۶۸۶: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [6]

---

[1] رواه مسلم (٤١/ ١٤٠٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٧) و مسلم (٤٦/ ١٤١٠)۔

[3] رواه مسلم (٤٨/ ١٤١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٤٠) و مسلم (٩١/ ١٢٠٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٥) و مسلم (٨٧/ ١٢٠٢)۔

[6] رواه مسلم (٨٩/ ١٢٠٤)۔

۲۶۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جس کی حالت احرام میں آنکھیں دکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ وہ اپنی آنکھوں پر مصبر کا لیپ کرسکتا ہے۔

۲۶۸۷: وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا رضی اللہ عنہما وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۸۷: ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا جبکہ دوسرا (چھتری کی طرح) اپنا کپڑا بلند کئے، آپ کو گرمی سے بچانے کے لیے، آپ پر سایہ کیے ہوئے تھا حتی کہ آپ نے جمرہ عقبی کو کنکریاں مار لیں۔

۲۶۸۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((**أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ**)) -وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ- ((**أَوْصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً**)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۸۸: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حدیبیہ کے مقام پر تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نے احرام باندھ رکھا تھا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا سر منڈا لو اور چھ مساکین کو ایک فرق (تقریباً سات کلو) اناج دو یا تین روزے رکھو یا ایک بکری ذبح کرو۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۶۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَالِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ أَوْ خَزٍّ أَوْ حُلِيٍّ أَوْ سَرَاوِيْلَ أَوْ قَمِيْصٍ أَوْ خُفٍّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۶۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے، نقاب کرنے اور ورس وزعفران سے رنگ کیے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا، اس کے علاوہ، وہ زرد رنگ کے یا ریشم کے بنے ہوئے جو کپڑے چاہیں پہن لیں، یا زیور، شلوار، قمیض اور موزے پہن سکتی ہیں۔

---

[1] رواه مسلم (٣١٢/ ١٢٩٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨١٤) و مسلم (٨٣/ ١٢٠١)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٨٢٧)۔

۲۶۹۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ. [1]

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے، سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم چہروں سے چادریں اٹھا لیتیں تھی۔ ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ میں اس معنی کی روایت ہے۔

۲۶۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ. [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۶۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنے سر پر ایسا تیل لگالیا کرتے تھے جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۶۹۲: عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ: اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ! فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ: تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۶۹۲: نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈک محسوس کی تو فرمایا: نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو، میں نے ایک جبہ ان پر ڈال دیا تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ پر یہ ڈال رہے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو اسے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۲۶۹۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۹۳: عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں لحی جمل کے مقام (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

۲۶۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٣٣) و ابن ماجه (٢٩٣٥) ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٦٢ وقال: غريب لا نعرفه إلا من حديث فرقد السبخي ... إلخ) [وابن ماجه (٣٠٨٣)] ☆ فرقد بن يعقوب السبخي: ضعيف ضعفه الجمهور وأخطأ من وثقه۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٢٨)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٩٨) و مسلم (٨٨/ ١٢٠٣)۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٣٧) و النسائي (٥/ ١٩٤ ح ٢٨٥٢) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

۲۶۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پاؤں کی پشت پر تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

۲۶۹۵: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَیْمُوْنَۃَ رضی اللہ عنہا وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ بَیْنَھُمَا. رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ. [1]

۲۶۹۵: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تب بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد و واسطہ تھا۔ احمد، ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٩٢-٣٩٣ ح ٢٧٧٣٩) والترمذي (٨٤١)۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

مُحرِم شکار کرنے سے اجتناب کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٩٦: عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: ((اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۹۶: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام ابواء یا مقام ودان پر ایک جنگلی گدھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے قبول نہ فرمایا، جب آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم نے اسے اس لیے تمہیں واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔“

٢٦٩٧: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَغَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْقَتَادَةَ رضي الله عنه فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ؟)) قَالُوْا: مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاَكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [2]
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا؟ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا)).

۲۶۹۷: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حدیبیہ کے سال) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، وہ حالت احرام میں تھے جبکہ وہ خود حالت احرام نہیں تھے، انہوں نے میرے دیکھنے سے پہلے ایک جنگلی گدھا دیکھا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ ابوقتادہ نے اسے دیکھ لیا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان (اپنے ساتھیوں) سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوڑا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے خود اسے لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اسے کھایا، لیکن انہیں ندامت و پریشانی ہوئی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس کا کوئی حصہ تمہارے پاس ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اس کا ایک پاؤں ہمارے پاس ہے، نبی ﷺ نے اسے لیا اور اسے کھایا۔ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی دوسری

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٢٥) و مسلم (٥٠/ ١١٩٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥٤) و مسلم (٥٧-٥٨/ ١١٩٦)۔

روایت میں ہے: جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اسے کہا تھا کہ اس پر حملہ کرو؟ یا اس کی طرف اشارہ کیا ہو؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جو گوشت باقی بچا ہے اسے کھاؤ۔''

٢٦٩٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: اَلْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)) [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں حرم میں حالت احرام میں قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں: چوہیا، کوا، چیل، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔''

٢٦٩٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْحُدَيَّا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ قسم کے جانور فاسق (نقصان دہ) ہیں، انہیں حل وحرم ہر حالت میں قتل کیا جائے گا، سانپ، کوا جو سیاہ و سفید ہو، چوہیا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٧٠٠: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شکار کا گوشت تمہارے لیے حالت احرام میں حلال ہے جسے تم نے شکار کیا ہو نہ وہ تمہاری خاطر شکار کیا گیا ہو۔''

٢٧٠١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۲۷۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹڈی (مکڑی) سمندری شکار کے زمرے میں ہے۔''

٢٧٠٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣١٥) و مسلم (٧٢/ ١١٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣١٤) و مسلم (٦٧/ ١١٩٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٥١) والترمذي (٨٤٦) و النسائي (٥/ ١٨٧ح ٢٨٣٠) ☆ المطلب: لم يسمع من جابر رضي الله عنه كما قال أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ٢١٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (١٨٥٣ وسنده حسن ، ١٨٥٤ و سنده ضعيف جدًا ، فيه أبو المهزم : متروك) والترمذي (٨٥٠ وقال: غريب ، وسنده ضعيف جدًا ، فيه أبو المهزم)۔

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۷۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم چیر پھاڑ کرنے والے درندے کو مار سکتا ہے۔''

٢٧٠٣: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِیَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اَيُؤْكَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❷

۲۷۰۳: عبدالرحمن بن ابی عمار بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ترمذی، نسائی، شافعی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٧٠٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الضَّبُعِ قَالَ: **((هُوَ صَيْدٌ، وَيَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۲۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شکار ہے، اور جب مُحرِم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے اس پر ایک مینڈھا ہے۔''

٢٧٠٥: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ: **((اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ؟))**. وَسَأَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ: **((اَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ!))**. ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ.

۲۷۰۵: خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی بجو بھی کھاتا ہے؟'' میں نے آپ سے بھیڑیا کھانے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی صاحب ایمان بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟'' ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس کی اِسناد قوی نہیں۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٣٨ و قال: حسن) و أبو داود (١٨٤٨) و ابن ماجه (٣٠٨٩) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٨٥١) و النسائي (٥/ ١٩١ ح ٢٨٣٩، ٧/ ٢٠٠ ح ٤٣٢٨) والشافعي في الأم (٢/ ١٩٣)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٠١) و ابن ماجه (٣٠٨٥) و الدارمي (٢/ ٧٤، ٧٥ ح ١٩٤٨)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٩٢) ☆ فيه عبد الكريم بن أبي المخارق: ضعيف۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٧٠٦: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ: فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۰۶: عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی بیان کرتے ہیں، ہم طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے، ان (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ایک (بھنا ہوا) پرندہ بطور ہدیہ بھیجا گیا جبکہ طلحہ سو رہے تھے۔ ہم میں سے کچھ نے کھا لیا اور کچھ نے پرہیز کیا، تو جب طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

---

[1] رواہ مسلم (٦٥/ ١١٩٧)۔

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

حج سے منع کیے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۷۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۰۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، (صلح حدیبیہ کے سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمرہ کرنے سے) روک دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا، اپنی ازواج مطہرات سے جماع کیا اور قربانی کی، اور پھر اگلے سال عمرہ کیا۔

۲۷۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۷۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوئے تو قریش بیت اللہ پہنچنے سے پہلے حائل ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیاں ذبح کیں، اور آپ نے اپنا سر منڈایا جبکہ آپ کے بعض صحابہ نے سر کے بال کترائے۔

۲۷۰۹: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَّحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَالِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

۲۷۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ أَوْ يَصُوْمَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] رواه البخاري (۱۸۰۹)۔ [2] رواه البخاري (۱۸۰۷)۔

[3] رواه البخاري (۱۸۱۱)۔

[4] رواه البخاري (۱۸۱۰)۔

۲۷۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں! اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کی سعی کرے، پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے (احرام کی پابندی ختم ہو جائے) حتی کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی کرے، اگر قربانی میسر نہ ہو تو پھر روزے رکھے۔

۲۷۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہا فَقَالَ لَهَا: ((لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا: ((حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ، وَقُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان سے فرمایا: ''شاید کہ آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''حج کریں اور شرط قائم کر لیں، اس طرح کہیں: اے اللہ! میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے (تکلیف کی وجہ سے آگے جانے سے) روک لے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۲۷۱۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْیَ الَّذِیْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْهِ قِصَّةٌ وَفِیْ سَنَدِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ. [2]

۲۷۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ انہوں نے حدیبیہ کے سال جو قربانی کی تھی اس کے بدلے میں اب عمرۃ القضاء میں قربانی کریں۔ ابوداود۔ اس میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق (مدلس) ہے۔

۲۷۱۳: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كُسِرَ، اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ، وَ الدَّارِمِیُّ، وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ، [3] فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی: ((اَوْ مَرِضَ)) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ.

۲۷۱۳: حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور وہ اگلے سال حج کرے۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور ابوداود نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''یا وہ بیمار ہو جائے۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مصابیح میں ضعیف ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٨٩) ومسلم (١٠٤/ ١٢٠٧)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (١٨٦٤) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار: صرح بالسماع عند البيهقي في دلائل النبوة (٤/ ٣٢٠) وللحديث شاهد قوي عند الحاكم (١/ ٤٨٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٩٤٠) و أبو داود (١٨٦٢، ١٨٦٣، الرواية الثانية) و النسائي (٥/ ١٩٨ ح ٢٨٦٣) و ابن ماجه (٣٠٧٧) و الدارمي (٢/ ٦١ ح ١٩٠١) [وصححه الحاكم على شرط البخاري ١/ ٤٧٠، ٤٨٣ ووافقه الذهبي و أعلّ بما لا يقدح]۔

٢٧١٤: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۲۷۱۴: عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”حج وقوفِ عرفات ہی ہے، جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں قیام کرلے تو اس نے حج پالیا، اور منیٰ کے ایام تین ہیں، جو شخص دو دن میں جلدی کر کے فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اور یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٩) و أبو داود (١٩٤٩) و النسائي (٥/ ٢٦٤ ح ٣٠٤٧) و ابن ماجه (٣٠١٥) والدارمي (٢/ ٥٩ ح ١٨٩٤)۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرمت مکہ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٧١٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ؟ فَقَالَ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ [1]

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''(اب) ہجرت باقی نہیں رہی، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکلو۔'' اور آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اللہ نے اس شہر کو زمین و آسمان کی تخلیق کے روز ہی حرام قرار دے دیا تھا، وہ اللہ کی حرمت کی وجہ سے روز قیامت تک حرام ہے اور محمد (ﷺ) سے پہلے اس میں قتال کرنا حلال نہیں کیا گیا، اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال کیا گیا، وہ اللہ کی حرمت کے باعث روز قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے، اور نہ ہی اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے، اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بجز اذخر (گھاس) کے، کیونکہ وہ لوہاروں اور ان کے گھروں کے استعمال کی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بجز اذخر (گھاس) کے۔''

٢٧١٦: وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ)). [2]

۲۷۱۶: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس چیز کا اعلان کرے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٤) و مسلم (٤٤٥/ ١٣٥٣)۔

[2] [متفق عليه]، رواه البخاري (١١٢) مسلم (٤٤٨/ ١٣٥٥)۔

۲۷۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مکہ میں اسلحہ اٹھا کر چلنا کسی کے لیے بھی حلال نہیں۔''

۲۷۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: ((اُقْتُلُوْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو کسی آدمی نے آ کر بتایا کہ ابن خطل غلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔''

۲۷۱۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ. ❸ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۷۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ: قَالَ: ((يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کا قصد کرے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر ہوں گے تو ان کے اول و آخر تمام فوجیوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کے اول و آخر کو کیسے دھنسا دیا جائے گا، جبکہ ان میں ان کی رعایا بھی ہو گی، اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے اول و آخر سب کو دھنسا دیا جائے گا اور پھر انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

۲۷۲۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۲۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باریک پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص کعبہ کو برباد کرے گا۔''

---

❶ رواه مسلم (۴۴۹/ ۱۳۵۶)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۴۶) و مسلم (۴۵۰/ ۱۳۵۷)۔

❸ رواه مسلم (۴۵۱/ ۱۳۵۸)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۱۸) و مسلم (۸/ ۲۸۸۴)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۹۶) ومسلم (۵۷ـ۵۸/ ۲۹۰۹)۔

٢٧٢٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَأَنِّيْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا)). [1] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گویا میں اس سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکے گا۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٢٧٢٣: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [2]

۲۷۲۳: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حرم میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد ہے۔''

٢٧٢٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَكَّةَ: ((مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِيْ أَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَاسَكَنْتُ غَيْرَكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا. [3]

۲۷۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے فرمایا: ''میرے نزدیک تو سب سے اچھا اور سب سے پسندیدہ شہر ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں اور نہ رہتا۔'' ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

٢٧٢٥: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ، وَلَوْ لَا أَنِّيْ أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۷۲۵: عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! تو اللہ کی زمین کا سب سے بہترین ٹکڑا اور اللہ کی ساری زمین سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٢٧٢٦: عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلَى مَكَّةَ: اِئْذَنْ لِيْ أَيُّهَا

---

[1] رواه البخاري (١٥٩٥)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٢٠) ☆ فيه موسى بن باذان: مجهول، وجعفر و عمارة: مستوران۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٢٦) ☆ فيه فضيل بن سليمان: ضعيف و له شواهد عند أبي يعلى (٥/ ٦٩ ح ٢٦٦٢) وغيره وهو بها حسن۔ [4] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٩٢٥ وقال: حسن غريب صحيح) وابن ماجه (٣١٠٨) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣٧٠٠) والحاكم (٣/ ٧) ووافقه الذهبي]۔

الْاَمِيْرُ اُحَدِّ ثُكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا. فَقُوْلُوْا لَهٗ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ**)) فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ رضی اللہ عنہ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِذَالِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ! اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِی الْبُخَارِیِّ: اَلْخَرْبَةُ: اَلْجِنَايَةُ.

۲۷۲۶: ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے، جب کہ وہ مکہ کی طرف لشکر روانہ کر رہا تھا، کہا: جناب امیر! اگر تم مجھے اجازت دو تو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز بیان فرمائی تھی، جسے میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے اسے یاد کیا اور میرے آنکھوں نے اسے دیکھا، جب آپ نے وہ حدیث بیان کی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک مکہ ایسی جگہ ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اور اسے کوئی لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس میں خون ریزی کرے اور اس کے درخت کاٹے، ہاں اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کے قتال کرنے سے قتال کی اجازت ورخصت لے تو اسے کہو: بے شک اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی ایک دن کے کچھ حصے کے لیے اجازت دی گئی تھی اور اس کی حرمت آج بھی ویسے ہی ہے جیسے کل تھی، اور چاہیے کہ جو یہاں موجود ہے وہ غیر موجود تک یہ باتیں پہنچا دے۔'' ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو نے تمہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا: اس نے مجھے کہا: ابوشریح! میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں بے شک حرم کسی گناہ گار کو پناہ دیتا ہے نہ کسی مفرور قاتل کو اور نہ ہی کسی مفرور چور کو پناہ دیتا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ الخربة کا معنی الجنایہ (قصور) ہے۔

۲۷۲۷: وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۷۲۷: عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اُمت خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک یہ اس حرمت (مکہ مکرمہ) کی اس کی تعظیم کے مطابق اس کی تعظیم کرتی رہے گی، جب وہ اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٩٥) و مسلم (٤٤٦/ ١٣٥٤)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣١١٠) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرمتِ مدینہ کا بیان، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٧٢٨: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)).

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرف قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے وہ لکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت ایجاد کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض۔ مسلمانوں کی امان ایک ہی ہے، اور اس میں ادنی مسلمان کی امان کی بھی برابر حیثیت ہے، جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض، اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدہ کرلے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اور اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“ اور صحیحین ہی کی روایت میں ہے: ”جو شخص اپنے آپ کو باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرلے یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے معاہدہ کرلے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

٢٧٢٩: وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ: اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا، اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا)) وَقَالَ: ((اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٠) و مسلم (٤٦٧ / ١٣٧٠)۔

[2] رواه مسلم (٤٥٩ / ١٣٦٣)۔

۲۷۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مدینہ کے دونوں پتھریلے مقاموں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، اور اس علاقے کا درخت کاٹنا یا اس کا شکار قتل کرنا حرام ہے۔'' اور فرمایا: ''مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جانتے، اگر کوئی شخص اس سے عدم رغبت کی وجہ سے اسے چھوڑ جائے گا تو اللہ اس میں اس کے بدلہ میں ایسے شخص کو آباد کرے گا، جو اس سے بہتر ہوگا، اور جو شخص اس کی بھوک اور تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی سفارش کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

۲۷۳۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۷۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے جو شخص مدینہ کی بھوک اور اس کی تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی شفارش کروں گا۔''

۲۷۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)) ثُمَّ قَالَ: يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهٗ فَيُعْطِيْهِ ذَالِكَ الثَّمَرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگ پہلا پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکڑ لیتے تو دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے پھلوں میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینے میں برکت فرما، ہمارے صاع اور ہمارے مُد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت فرما، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، بے شک انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا فرمائی اور میں تجھ سے اسی مثل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اور اس کی مثل اس کے ساتھ مزید دعا کرتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

۲۷۳۲: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۳۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کی حرمت کو ثابت کیا، اور میں مدینہ کو، اس کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو، حرام قرار دیتا ہوں کہ اس میں خون ریزی کی جائے

[1] رواہ مسلم (٤٨٤ / ١٣٧٨)۔
[2] رواہ مسلم (٤٧٣ / ١٣٧٣)۔
[3] رواہ مسلم (٤٧٥ / ١٣٧٤)۔

نہ قتال کے لیے اس میں اسلحہ اٹھایا جائے اور نہ ہی چارے کے علاوہ اس کے درختوں کے پتے جھاڑے جائیں۔"

۲۷۳۳: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ! اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۷۳۳: عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) موضع عقیق میں واقع اپنے محل کی طرف جا رہے تھے کہ انہوں نے کسی غلام کو درخت کاٹتے ہوئے یا اس کے پتے جھاڑتے ہوئے پایا تو انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، جب سعد رضی اللہ عنہ واپس (مدینہ) آئے تو غلام کے مالک ان کے پاس آئے اور ان سے بات کی کہ انہوں نے غلام سے جو کچھ لیا ہے وہ اسے ان کے غلام کو یا ہمیں واپس لٹا دیں، اس پر انہوں (سعد رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس کر دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت عطا فرمائی ہے، اور انہوں نے انہیں وہ کپڑا واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۷۳٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ رضی اللہ عنہما فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے اس طرح یا اس سے بھی زیادہ مدینہ ہمیں محبوب بنا دے اور اسے صحت افزا بنا دے، اس کے صاع و مُد میں ہمارے لیے برکت فرما دے اور اس کے بخار کو منتقل فرما اور اسے جحفہ بھیج دے۔"

۲۷۳٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ: ((**رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ، فَتَاَوَّلْتُهَا: اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۷۳۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کے مدینہ کے بارے میں خواب کے متعلق روایت ہے، (آپ ﷺ نے فرمایا): "میں نے ایک سیاہ فام پراگندہ بالوں والی عورت کو مدینہ سے نکل کر "مَهْيَعه" پر قیام کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وبا "مَهْيَعه" منتقل کر دی گئی ہے، اور "مَهْيَعه" جحفہ کا ہی نام ہے۔"

۲۷۳٦: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ**

[1] رواه مسلم (٤٦١/ ١٣٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٩) و مسلم (٤٨٠/ ١٣٧٦)۔

[3] رواه البخاري (٧٠٣٩)۔

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے، اور شام فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل خانہ اور جو ان کی اطاعت اختیار کریں گے اُن کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ جان لیتے، اور عراق فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز دوڑاتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، جبکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جان لیتے۔''

۲۷۳۷: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسی بستی میں قیام کرنے کا حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں پر غالب آ جائے گی، وہ اسے یثرب کہتے ہیں، جبکہ وہ مدینہ ہے، وہ لوگوں کو ایسے نکال باہر کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال باہر کرتی ہے۔''

۲۷۳۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔''

۲۷۳۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۳۹: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو اس اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! (ﷺ) میری بیعت واپس کر دیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا، وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیں، لیکن آپ نے انکار فرمایا، وہ پھر آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری بیعت توڑ دیں، لیکن

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٥) و مسلم (٤٩٨/ ١٣٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧١) و مسلم (٤٨٨/ ١٣٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٩١/ ١٣٨٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٣) و مسلم (٤٨٩/ ١٣٨٣)۔

آپ نے انکار فرمایا، وہ اعرابی (مدینہ) سے چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ بُری چیز کو نکال دیتا ہے جبکہ اچھی چیز کو وہ خالص بنا دیتا ہے۔''

٢٧٤٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِی الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِی الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۷۴۰: ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مدینہ بُرے لوگوں کو نکال باہر کرے گا جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال باہر کرتی ہے۔''

٢٧٤١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۴۱: ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے داخلی راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، اس میں طاعون داخل ہوگا نہ دجال۔''

٢٧٤٢: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبِخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۷۴۲: انس ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے علاوہ دجال ہر شہر کو خراب کر ڈالے گا، ان دونوں شہروں کے تمام داخلی راستوں پر فرشتے صفیں باندھیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں، وہ (دجال) شور والی زمین پر اترے گا، پھر مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین بار خوب جھٹکا دے گا تو ہر کافر و منافق اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔''

٢٧٤٣: وَعَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۴۳: سعد ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اہل مدینہ سے دھوکہ کرے گا تو وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

٢٧٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰی دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [5]

۲۷۴۴: انس ﷜ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو آپ مدینہ

---

[1] رواه مسلم (٤٨٧/ ١٣٨١)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٠) و مسلم (٤٨٥ / ١٣٧٩)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨١) و مسلم (١٢٣/ ٢٩٤٣)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٧) و مسلم (٤٩٤ / ١٣٨٧)۔
[5] رواه البخاري (١٨٨٦)۔

سے محبت کی وجہ سے اپنی اونٹنی کو، اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے تیز دوڑاتے۔‘‘

٢٧٤٥: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ، فَقَالَ: ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا، اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلی جگہ کے درمیانی علاقے کو حرام قرار دیتا ہوں۔‘‘

٢٧٤٦: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل ثانی

٢٧٤٧: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَخَذَ رَجُلًا فِیْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ)) فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۷۴۷: سلیمان بن ابی عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں، جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، شکار کر رہا تھا، انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، تو اس کے مالک آپ کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں بات چیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور انہوں نے فرمایا: ’’جو شخص کسی کو اس میں شکار کرتا ہوا پائے تو وہ اس کا کپڑا سلب کر لے۔‘‘ لہٰذا میں یہ رزق تمہیں واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا کیا ہے، لیکن اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت تمہیں ادا کر دیتا ہوں۔

٢٧٤٨: وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ- يَعْنِیْ لِمَوَالِيْهِمْ- سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَیْءٌ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٨٩) و مسلم (٤٦٢٠/ ١٣٦٥)۔

[2] رواه البخاري (١٤٨٢)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣٧) ☆ سليمان بن أبي عبد الله مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان۔

وَقَالَ: ((مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهُ سَلَبُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے کچھ غلاموں کو مدینہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا تو انہوں نے ان کا سامان لے لیا، اور ان کے مالکوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے درخت سے کوئی چیز کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس کی کوئی چیز کاٹے تو جو شخص اسے پکڑے تو اس کا سامان اسی (پکڑنے والے) کو ملے گا۔''

۲۷۴۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2] وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ((وَجٌّ)) ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: "اَنَّهُ" بَدَلَ: "اَنَّهَا".

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وج (طائف یا طائف کا کچھ علاقہ) کا شکار کرنا اور اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا حرام ہے، اللہ کے لیے حرام کیا گیا ہے۔'' ابوداود۔ اور امام محی السنہ نے بیان کیا: ''وَج'' کے بارے میں علما نے فرمایا ہے کہ وہ طائف کا ایک علاقہ ہے، اور خطابی رحمہ اللہ علیہ نے: اَنَّهَا کی جگہ اَنَّهُ کہا ہے۔

۲۷۵۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. [3]

۲۷۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مدینہ میں فوت ہو سکتا ہو تو اسے اسی میں فوت ہونا چاہیے، کیونکہ جو شخص اسی ہی میں فوت ہو گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' احمد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۷۵۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((آخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [4]

۲۷۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلامی بستیوں میں سے مدینہ ایسی بستی ہے جو سب سے آخر میں ویران ہو گی۔''

۲۷۵۲: وَعَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِيْنَةِ، اَوِ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قِنَّسْرِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۷۵۲: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ آپ ان تینوں، مدینہ یا بحرین یا قنسرین، میں سے جہاں بھی قیام فرمائیں وہ آپ کا دار ہجرت ہے۔''

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۰۳۸) ☆ مولى سعد مجهول۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۰۳۲) ☆ عبدالله بن إنسان: لين الحديث۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۷۴ ح ۵۴۳۷) والترمذي (۳۹۱۷) [وابن ماجه (۳۱۱۲)]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۹۱۹) ☆ جنادة بن سلم وثقه جماعة و ضعفه جماعة وقال الساجي: "حدث عن هشام بن عروة حديثًا منكرًا" و هذا الحديث رواه جنادة عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي هريرة به۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۹۲۳ وقال: غريب) ☆ فيه غيلان: لين / أي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۷۵۳: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰی كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۷۵۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسیح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''

۲۷۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ کو دی ہے اس سے دگنی مدینہ کو عطا فرما۔''

۲۷۵۵: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). [3]

۲۷۵۵: آل خطاب میں سے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قصداً میری زیارت کے لیے آئے تو روز قیامت وہ میرے پڑوس میں ہوگا، جو شخص مدینہ میں سکونت اختیار کرے اور اس کی مشکلات پر صبر کرے تو روز قیامت میں اس کے لیے گواہ بنوں گا یا سفارشی ہوں گا، اور جو حرمین (مکہ، مدینہ) میں سے کسی جگہ فوت ہوا تو روز قیامت وہ امن والوں میں سے ہوگا۔''

۲۷۵۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرْفُوْعًا: ((مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ، كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ)). رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ. [4]

۲۷۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حج کرے اور میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔'' امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] رواه البخاري (۱۸۷۹)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۸۵) و مسلم (۴۶۶/ ۱۳۶۹)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۲، نسخة محققة: ۳۸۵۶) ☆ فيه رجل من آل الخطاب: مجهول۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۴، نسخة محققة: ۳۸۵۸) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف وحفص بن أبي داود: ضعيف جدًا۔

٢٧٥٧: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**بِئْسَ مَا قُلْتَ!**)) قَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا**)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. [1]

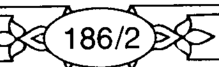
۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی، ایک آدمی نے قبر میں جھانکا تو کہا: مومن کی بہت بُری جگہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بہت بُری بات کی ہے۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میرا یہ ارادہ نہیں تھا، میں نے تو یہ ارادہ کیا کہ اللہ کی راہ میں شہادت (بستر پر مرنے سے) افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہادت جیسی تو کوئی چیز ہی نہیں اور مجھے اپنی قبر کے لیے یہ خطۂ زمین پوری زمین میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٢٧٥٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ: ((**اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ**)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا: ''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا: اِس مبارک وادی میں نماز پڑھیں، اور کہیں: عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''آپ (ﷺ) فرمائیں: عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٤٦٢ ح ١٠٢٠) ☆ السند ضعيف لإرساله، رواه مالك عن يحيى بن سعيد به مرفوعًا وهو مرسل۔ [2] رواه البخاري (١٥٣٤، ٧٣٤٣)۔





كِتَابُ الْبُيُوْعِ
خرید وفروخت کا بیان

بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ
کسب اور طلب حلال کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۲۷۵۹: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۵۹: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا، اور اللہ کے نبی داود علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

۲۷۶۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ، اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ: يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے متعلق رسولوں کو حکم فرمایا، اسی چیز کے متعلق مومنوں کو حکم فرمایا تو فرمایا: ''رسولوں کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ۔'' پھر آپ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو دُور دراز کا سفر طے کرتا ہے پراگندہ بال اور خاک آلود ہے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے دعا کرتا ہے: رب جی! رب جی! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام کی غذا دی گئی تو ایسے شخص کی

---

[1] رواه البخاري (۲۰۷۲)۔

[2] رواه مسلم (۶۵/ ۱۰۱۵)۔

دعا کیسے قبول ہو؟''

۲۷۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔''

۲۷۶۲: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَ مَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَ إِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَ إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا، اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، تو قریب ہے کہ وہ اس (چراہ گاہ) میں چرائے گا، سن لو! بے شک ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، سن لو! بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں: سُن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے۔''

۲۷۶۳: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ، وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

۲۷۶٤: وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۶۴: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اُجرت اور کاہن کی شیرینی (یعنی

---

[1] رواه البخاري (٢٠٥٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢) و مسلم (١٠٧/ ١٥٩٩)۔

[3] رواه مسلم (٤١/ ١٥٦٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٧) و مسلم (٣٩/ ١٥٦٧)۔

نیاز) سے منع فرمایا ہے۔

٢٧٦٥: وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ كَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهٗ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۷۶۵: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا، اور سود کھانے والے، کھلانے والے، جسم گوندنے والی اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت فرمائی۔

٢٧٦٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيْرِ، وَالْاَصْنَامِ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ؟ فَاِنَّهٗ تُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ، وَ يُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَالِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ، ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ کیونکہ اس کے ذریعے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے، کھالیں چکنی کی جاتی ہیں، اور لوگ اسے چراغوں میں جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ یہود کو غارت کرے، کیونکہ اللہ نے جب اس کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے پگھلا کر بیچا اور پھر اس کی قیمت کھائی۔''

٢٧٦٧: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۷۶۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ یہود کو غارت کرے ان پر (مردار کی) چربی حرام کی گئی تو اُنہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔''

٢٧٦٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۷۶۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

٢٧٦٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَ اَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] رواه البخاري (٥٩٦٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٦) و مسلم (٧١/ ١٥٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٢٣) و مسلم (٧٢/ ١٥٨٢)۔

[4] رواه مسلم (٤٢/ ١٥٦٩)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٠٢) و مسلم (٦٢/ ١٥٧٧)۔

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجوریں دینے اور اس کے مالکوں کو اس کے خراج میں تخفیف کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۷۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1] وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيِّ: ((اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ، وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ)).

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔''

ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے: ''آدمی کا اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور بے شک اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔''

۲۷۷۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ، فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. [2]

۲۷۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص حرام مال کھاتا ہے اور پھر اس سے صدقہ کرتا ہے تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوتا، اور وہ اس میں سے جو خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں کی جاتی، اور اگر وہ اسے ترکہ میں چھوڑ جاتا ہے تو وہ اس کے لیے آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اللہ برائی کے ذریعے برائی ختم نہیں کرتا بلکہ وہ نیکی کے ذریعے برائی ختم کرتا ہے اور خبیث، خبیث کو ختم نہیں کرتا۔'' احمد، شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۷۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ. وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٥٨ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ٢٤٠-٢٤١ ح ٤٤٥٤-٤٤٥٧) وابن ماجه (٢٢٩٠) و أبو داود (٣٥٢٨) والدارمي (٢/ ٢٤٧ ح ٢٥٤٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ ح ٣٦٧٢ مطولاً) والبغوي في شرح السنة (٨/ ١٠ ح ٢٠٣٠) ☆ فيه الصباح بن محمد: ضعيف ولبعضه شاهد ضعيف عند الحاكم (١/ ٣٣٤، ٣٣٥) و صححه ووافقه الذهبي۔! [3] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٢١ ح ١٤٤٩٤، ٣/ ٣٩٩ ح ١٥٣٥٨ وسنده حسن) و الدارمي (٢/ ٣١٨ ح ٢٧٧٩) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٧٦١) ☆ وللحديث طرق كثيرة، انظر تنقيح الرواة (١/ ١٥٤)۔

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرام سے پرورش پانے والا گوشت، جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور حرام سے پرورش پانے والا ہر گوشت جہنم کی آگ ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔''

٢٧٧٣: وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْ مَايُرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَ إِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ [1]

۲۷۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا: ''جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور شک سے پاک چیز اختیار کر، کیونکہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں شک ہے۔'' احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام دارمی نے اس حدیث کا پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

٢٧٧٤: وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا وَابِصَةُ! جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهٗ، وَ قَالَ: ((اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ، اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ)) ثَلَاثًا ((اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۷۷۴: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وابصہ! تم نیکی اور گناہ کی تعریف پوچھنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں اور میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ''اپنے نفس سے پوچھو، اپنے دل سے پوچھو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ اور پھر فرمایا: ''نیکی وہ ہے جس پر نفس اور دل مطمئن ہو جائے، جبکہ گناہ یہ ہے کہ وہ تیرے نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد پیدا کرے اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں۔''

٢٧٧٥: وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۷۷۵: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندہ حقیقی متقی تب بنتا ہے کہ وہ قابل اعتراض چیزوں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی چھوڑے جن پر کوئی اعتراض نہیں۔''

٢٧٧٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٠٠ ح ١٧٢٧ مختصرًا) والترمذي (٢٥١٨ وقال: صحيح) والنسائي (٨/ ٣٢٧-٣٢٨ ح ٥٧١٤) والدارمي (٢/ ٢٤٥ ح ٢٥٣٥) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٥١٢) والحاكم (٢/ ١٣) ووافقه الذهبي]۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٨ ح ١٨١٦٤، ١٨١٦٩) والدارمي (٢/ ٢٤٥-٢٤٦ ح ٢٥٣٦) ☆ فيه أيوب بن عبدالله بن مكرز: مستور، والزبير أبو عبد السلام لم يسمع هذا الحديث من أيوب بن عبد الله بن مكرز، وفي سماع أيوب من وابصة نظر، و أبو عبد السلام مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده، فالسند ضعيف مظلم بطوله، وحديث مسلم (٢٥٥٣) يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥١ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢١٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٣١٩) ووافقه الذهبي] ☆ أبو عقيل عبدالله بن عقيل الثقفي حسن الحديث وثقه الجمهور و جرح الجوزجاني فيه نظر، لم أجده في كتابه والراوي عنه الدولابي وهو ضعيف۔

وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَآئِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت فرمائی: اس کے بنانے والے، اس کے بنوانے والے، اس کے پینے والے، اسے اٹھانے والے، جس کے پاس لے جائی جائے، اس کے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اسے خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔

۲۷۷۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَآئِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۲۷۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے شراب پر، اس کے پینے والے، اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کے بنانے والے، جس کے لیے بنائی جائے اس پر، اسے لے کر جانے والے اور جس کے لیے لے کر جائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی۔''

۲۷۷۸: وَعَنْ مُحَيِّصَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ: ((اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۷۷۸: محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں منع فرما دیا، وہ آپ سے مسلسل اجازت طلب کرتے رہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیا کر اور اسے غلام کو کھلا دیا کر۔''

۲۷۷۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❹

۲۷۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی (گلوکارہ یا زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

۲۷۸۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا نَزَلَتْ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❺ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۷۸۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانے والیوں کو بیچو نہ انہیں خریدو اور نہ ہی انہیں تربیت دو، اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ایسے مسائل کے متعلق یہ حکم نازل ہوا: ''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ باتیں خریدتے ہیں۔'' احمد،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٩٥ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٣٨١)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٧٤) و ابن ماجه (٣٣٨٠)۔ ❸ **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٧٤ ح ١٨٨٩) و أبو داود (٣٤٢٢) و ابن ماجه (٢١٦٦)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٣ ح ٢٠٣٨) [والبيهقي ٦/ ١٢٦] ☆ هشام بن حسان مدلس وعنعن۔ ❺ **إسناده ضعيف [جدًا]**، رواه الترمذي (١٢٨٢) و ابن ماجه (٢١٦٨) [علي بن يزيد: ضعيف جدًا] ○ حديث جابر يأتي (٤١٢٨)۔

ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور علی بن یزید، راوی حدیث میں ضعیف ہے۔

اور ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کھانے سے منع فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ **باب ما یحل اکلہ** میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۲۷۸۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۲۷۸۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرائض کے بعد کسب حلال کی تلاش بھی فرض ہے۔“

۲۷۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۲۷۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن کریم کی کتابت کی اجرت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، وہ تو (حروف کے) مصور ہی ہیں، اور وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہی کھاتے ہیں۔

۲۷۸۳: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: ((**عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَّبْرُوْرٍ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کون سا کسب سب سے پاکیزہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر اچھی تجارت۔“

۲۷۸۴: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ، وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ. [4]

۲۷۸۴: ابوبکر بن ابومریم بیان کرتے ہیں، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بیچا کرتی تھی اور مقدام رضی اللہ عنہ اس کی

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٤١) [والطبراني فى الكبير (١٠/ ٩٠ ح ٩٩٩٣)] ☆فيه عباد بن كثير: متروك۔ [2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) [وروى ابن أبي داود فى المصاحف (ص ١٤٧) عن الأعمش قال: ”حدثت عن سعيد بن جبير قال: سئل ابن عباس عن كتاب المصاحف فقال: إنما هو مصور“ وسنده ضعيف، ورواه أيضًا (ص١٩٩) وسنده ضعيف، الأعمش لم يسمعه من سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه]۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٤١ ح ١٧٣٩٧ نسخة محققة) ☆ المسعودي اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٢/ ١٠) والطبراني (الأوسط: ٢١٦١) وغيرهما۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٣٣ ح ١٧٣٣٣) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

قیمت وصول کرتے تھے، ان سے کہا گیا، سبحان اللہ! کیا وہ دودھ بیچتی ہے اور تم اس کی قیمت وصول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا جس میں درہم و دینار ہی انہیں فائدہ پہنچائے گا۔''

٢٧٨٥: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مِصْرَ، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَاَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ ؓ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ! مَالَكَ وَلِمَتْجَرِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ، اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٢٧٨٥: نافع بیان کرتے ہیں، میں شام اور مصر کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا، چنانچہ اب میں نے عراق کی طرف سامان بھیجنے کی تیاری کی تو میں ام المؤمنین عائشہ ؓ کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا، ام المؤمنین! میں شام کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا لیکن اب میں نے عراق کے لیے تیاری کی ہے، انہوں نے فرمایا: ایسے نہ کرو، تمہارے تجارتی مرکز کو کیا ہوا؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی روزی کا کوئی سبب بنائے تو وہ اسے نہ چھوڑے جب تک کہ (عدم منافع کی وجہ سے) اس میں تبدیلی رونما ہو یا اسے اس میں نقصان ہونے لگے۔''

٢٧٨٦: وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِيْ مَاهٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ. قَالَتْ: فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٢٧٨٦: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، ابوبکر ؓ کا ایک غلام تھا، وہ آپ کو خراج دیا کرتا تھا، اور ابوبکر ؓ اس کے خراج میں سے کھایا کرتے تھے، ایک روز وہ کچھ لے کر آیا تو ابوبکر ؓ نے اس میں سے کھایا۔ غلام نے آپ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا تھا؟ تو ابوبکر ؓ نے فرمایا: وہ کیا تھا؟ اس نے کہا: میں جاہلیت میں ایک انسان کے لیے کہانت کیا کرتا تھا، حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو اسے صرف دھوکہ ہی دیا تھا، وہ مجھے ملا ہے تو اس نے مجھے یہ عطا کیا ہے جس میں سے آپ نے کھایا ہے، وہ بیان کرتی ہیں، ابوبکر ؓ نے اپنا ہاتھ (منہ میں) ڈالا اور پیٹ کی ہر چیز قے کر ڈالی۔

٢٧٨٧: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٤٦ ح ٢٦٦٢٠) ☆ فيه الزبير بن عبيد: مجهول و نافع مجهول الحال وهو غير مولى ابن عمر و مخلد بن الضحاك و ثقه ابن حبان وحده۔ [2] رواه البخاري (٣٨٤٢)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٥٩) [وأبو يعلى ١/ ٨٥ ح ٨٤ واللفظ له، والحاكم (٤/ ١٢٧ ح ٧١٦٤)] ☆ فيه عبدالواحد بن زيد البصري الزاهد ضعيف ضعفه الجمهور وفرقد بن يعقوب السبخي ضعيف ضعفه الجمهور و لم أقف على السند الحسن لهذا الحديث۔

۲۷۸۷: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔''

۲۷۸۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَبَنًا وَاَعْجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ: مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَان. ☆ [1]

۲۷۸۸: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور انہیں خوش گوار محسوس ہوا۔ جس شخص نے دودھ پلایا تھا اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تالاب پر گیا جس کا اس نے نام لیا۔ وہاں زکوۃ کے اونٹ تھے جن کو وہ پانی پلا رہے تھے، انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا یہ وہ دودھ تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی قے کر دی۔

۲۷۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ. [2]

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جو شخص دس درہم میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس پر رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا، پھر انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر فرمایا: اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنی ہو تو یہ دونوں (کان) بہرے ہو جائیں۔ احمد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور فرمایا: اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٧١، نسخة محققة: ٥٣٨٧) [من طريق مالك عن زيد بن أسلم به وهذا في الموطأ (١/ ٢٦٩)] ☆ السند منقطع، زيد لم يدرك عمر رضي الله عنه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٨ ح ٥٧٣٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٦١١٤، نسخة محققة: ٥٧٠٧ بسند مختلف وقال البيهقي: "وهو إسناد ضعيف" و سنده ضعيف لعلل.) ☆ فيه بقية (مدلس) عن الوليد الحمصي عن عثمان بن زفر عن هاشم (لا أعرفه انظر تعجيل المنفعة ص ٤٢٨) عن ابن عمر به۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملہ کرنے میں نرمی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰى وَ اِذَا اقْتَضٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔''

۲۷۹۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ. قِيْلَ لَهُ: انْظُرْ. قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَ اُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ؛ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اسے کہا گیا: دیکھ لو اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا، اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگ دست کو ویسے ہی معاف کر دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔''

۲۷۹۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: ((فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ)). [3]

۲۷۹۲: اور صحیح مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے جو کہ عقبہ بن عامر اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، (فرشتو!) میرے بندے سے درگزر فرماؤ۔''

۲۷۹۳: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٢٠٧٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٥١) و مسلم (٢٦/ ١٥٦٠)۔

[3] رواه مسلم (٢٩/ ١٥٦٠)۔

[4] رواه مسلم (١٣٢/ ١٦٠٧)۔

۲۷۹۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، کیونکہ اس سے تجارت کو فروغ تو ملتا ہے لیکن پھر وہ ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قسم سودے کو رواج دیتی ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ)) قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۷۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ روزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام فرمائے گا نہ (نظرِ رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی اُن کا تزکیہ فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ تو ناکام ونامراد ہو گئے، اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”ازار لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۹٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ [3]

۲۷۹٦: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سچا امانت دار تاجر انبیا علیہم السلام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

۲۷۹۷: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [4]

۲۷۹۷: ابنِ ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۷۹۸: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَمّٰى فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَاَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ! اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٨٧) و مسلم (١٣١/ ١٦٠٦)۔ [2] رواه مسلم (١٧١ / ١٠٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٠٩ وقال: صحيح) و الدارقطني (٣/ ٧) [والدارمي (٢/ ٢٤٧ ح ٢٥٤٢)]
☆ أبو حمزة ميمون ضعيف وفي السند علل أخرى و الحديث من مراسيل الحسن البصري رحمه الله، و قال الدارمي رحمه الله: "أبو حمزة هذا هو صاحب إبراهيم وهو ميمون الأعور"۔

[4] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢١٣٩) ☆ كلثوم بن جوشن: ضعيف، كما قال البوصيري وغيره۔

فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم (تاجروں) کو ''بروکر'' (دلال) کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو کہ اس سے بہتر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجروں کی جماعت! بیع کرتے وقت لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسمیں بھی ہوتی ہیں، لہٰذا تم اس کے ساتھ صدقہ کو شامل کر لیا کرو۔''

۲۷۹۹: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۷۹۹: عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجروں کو فاجروں کے زمرے میں جمع کیا جائے گا بجز اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور صدقہ کیا۔''

۲۸۰۰: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۸۰۰: امام بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اس باب کی تیسری فصل نہیں ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٢٦) و الترمذي (١٢٠٨ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٧/ ١٤-١٥ ح ٣٨٢٩) وابن ماجه (٢١٤٥)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢١٠) و ابن ماجه (٢١٤٦) و الدارمي (٢/ ١٦٣ ح ٢٥٤١)۔

[3] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٤٨ ، نسخة محققة: ٤٥٠٧ وسنده حسن) والحديث السابق (٢٧٩٩) شاهد له۔

بَابُ الْخِيَارِ

اختیار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٨٠١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا)) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: ((اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ)) بَدَلَ: ((اَوْ يَخْتَارَا)).

۲۸۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیع خیار کے علاوہ خرید وفروخت کرنے والے میں سے ہر ایک کو، جُدا نہ ہونے سے پہلے تک (بیع کو پختہ کرنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے''۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ''جب دو بیع کرنے والے بیع کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے تک اپنی بیع کے بارے میں اختیار ہوتا ہے، یا پھر ان کی بیع خیار ہو پس جب ان کی بیع اختیار ہو گی تو وہ واجب ہو جائے گی۔''

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: ''خرید وفروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جُدا ہونے سے پہلے تک اختیار باقی رہتا ہے، یا پھر انہوں نے بیع خیار کی ہو۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''یا ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔ ((یختارا)) کے بجائے ((اختر)) ''اختیار کی شرط کر'' کا لفظ ہے۔

٢٨٠٢: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کرنے والوں کو جُدا ہونے تک اختیار باقی رہتا ہے، اگر انہوں نے سچ بولا اور (مال کے بارے میں) وضاحت کی تو ان دونوں کے لیے اِن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے (مال کے نقص وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٠٧) و مسلم (٤٣-٤٥/ ١٥٣١) والترمذي (٢٤٥[وسنده صحيح]).

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٧٩) و مسلم (٤٧/ ١٥٣٢).

۲۸۰۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)). فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے فرمایا: ''بیع میں میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم بیع کرو تو کہا کرو: دھوکہ فریب نہیں چلے گا۔'' وہ آدمی یہ الفاظ کہا کرتا تھا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۰٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيْلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کرنے والوں کو جُدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہوتا ہے الا یہ کہ بیع اختیار ہو، اور اس کے لیے اس اندیشے کے پیش نظر اپنے ساتھی سے جُدا ہونا جائز نہیں کہ وہ اس (بیع) کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے۔''

۲۸۰٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۸۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں باہمی رضامندی کے بغیر ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں۔''

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۸۰٦: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [4]

۲۸۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١١٧) ومسلم (٤٨/ ١٥٣٣)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (١٢٤٧ وقال: حسن) وأبو داود (٣٤٥٦) والنسائي (٧/ ٢٥١-٢٥٢ ح ٤٤٨٨)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٥٨)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٤٩) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٤٩) و وافقه الذهبي] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۰۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهٗ، وَكَاتِبَهٗ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: ((هُمْ سَوَآءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: ''(گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔''

۲۸۰۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَآءً بِسَوَآءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۰۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے، چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک ایک دوسرے کے برابر ہوں اور نقد بنقد ہوں، جب یہ اصناف بدل جائیں تو پھر اگر وہ نقد ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔''

۲۸۰۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور نقد بنقد ہوں، جس شخص نے زیادہ دیا یا جس نے زیادہ کا مطالبہ کیا تو اس نے سودی کام کیا، اور اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔''

۲۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى

[1] رواه مسلم (١٠٦/ ١٥٩٨)۔

[2] رواه مسلم (٨١/ ١٥٨٧)۔

[3] رواه مسلم (٨٢/ ١٥٨٤)۔

بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۱۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے برابر ہی فروخت کرو، ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، چاندی کو چاندی کے برابر ہی فروخت کرو اور ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، اور اِس میں سے غیر موجود چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں باہم برابر وزن میں فروخت کرو۔''

۲۸۱۱: وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۱۱: معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سن رہا تھا: ''اناج، اناج (غلہ غلے) کے برابر برابر ہو۔''

۲۸۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کی سونے کے بدلے، چاندی کی چاندی کے بدلے، گندم کی گندم کے بدلے، جو کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے ادھار بیع کرنا سود ہے لیکن اگر دست بدست ہو تو جائز ہے۔''

۲۸۱۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ: ((اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ. فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا)). وَقَالَ: ((فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذَالِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۱۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر پر عامل مقرر کیا، تو وہ اچھی قسم کی کھجوریں لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم دو صاع کے بدلے یہ ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لے لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، ساری کھجوریں درہموں کے حساب سے بیچ دیا کرو اور پھر درہموں کے بدلے عمدہ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔'' اور فرمایا: ''وزن کی جانے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٧٧) و مسلم (٧٥-٧٧/ ١٥٨٤)۔

[2] رواه مسلم (٩٣/ ١٥٩٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٣٤) و مسلم (٧٩/ ١٥٨٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٠١) و مسلم (٩٥/ ١٥٩٣)۔

والی تمام چیزوں میں بھی یہی اصول ہے۔“

٢٨١٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ، قَالَ: جَآءَ بِلَالٌ ﷺ، اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟)) قَالَ: عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ: ((اَوَّهْ، عَیْنُ الرِّبَا، عَیْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۲۸۱۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ برنی (بڑی عمدہ قسم کی) کھجوریں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”یہ کہاں سے لائے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس نکمی کھجوریں تھیں میں نے ان کے دو صاع کے عوض ان کا ایک صاع لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس! افسوس! یہ تو بالکل سود ہے، بالکل سود ہے، ایسے نہ کرو، بلکہ جب تم خریدنا چاہو تو ان کھجوروں کو فروخت کرو، پھر اس (قیمت) کے عوض انہیں خریدو۔“

٢٨١٥: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((بِعْنِیْهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْحُرٌّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک غلام آیا تو اس نے ہجرت پر نبی ﷺ کی بیعت کی، جبکہ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے، اتنے میں اس کا مالک آیا اور اس کا مطالبہ کرنے لگا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”اسے مجھے بیچ دو۔“ آپ ﷺ نے دو حبشی غلاموں کے بدلے میں اسے خرید لیا، اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہیں لیتے تھے حتی کہ آپ اس سے پوچھ لیتے کیا وہ غلام ہے یا آزاد؟

٢٨١٦: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَكِیْلَتُهَا بِالْكَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے معلوم شدہ وزن کھجور کے بدلے میں غیر معلوم وزن کھجوروں کے ڈھیر کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢٨١٧: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ ﷺ قَالَ: اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَكْثَرَ مِنَ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کے بدلے میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٣١٢) و مسلم (٩٦/ ١٥٩٤)۔

[2] رواه مسلم (١٢٣/ ١٦٠٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٢/ ١٥٣٠)۔

[4] رواه مسلم (٩٠/ ١٥٩١)۔

گھونگھے تھے، میں نے اس ہار کو کھول دیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نہ بیچا جائے حتی کہ اسے کھول کر الگ کر لیا جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۱۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اَكَلَ الرِّبَا، فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ)). وَيُرْوٰى: ((مِنْ غُبَارِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۸۱۸: ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ تمام لوگ سود کھانے والے ہوں گے، اگر کوئی اسے نہیں بھی کھائے گا تو اس کا اثر اس تک پہنچ جائے گا۔'' اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ''اس تک اس کا غبار پہنچ جائے گا۔''

۲۸۱۹: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَ لَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ، وَ الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ، وَ التَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❷

۲۸۱۹: عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی، گندم کو گندم، جو کو جو، کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے میں فروخت نہ کرو، ہاں یہ کہ وہ برابر برابر، نقد بنقد اور دست بدست ہوں۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے میں، چاندی کو سونے کے بدلے میں، گندم کو جو کے بدلے میں، جو کو گندم کے بدلے میں، کھجور کو نمک اور نمک کو کھجور کے بدلے میں دست بدست جیسے تم چاہو بیچو۔''

۲۸۲۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ: ((اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ. فَنَهَاهُ عَنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۸۲۰: سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے تازہ کھجوروں کے بدلے میں

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٩٤ ح ١٠٤١٥) و أبو داود (٣٣٣١) و النسائي (٧/ ٢٤٣ ح ٤٤٦٠) وابن ماجه (٢٢٧٨) ☆ الحسن البصري مدلس و لم يصرح بالسماع و الجمهور على أنه لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الشافعي فى الأم (٣/ ١٥) [ومسلم في صحيحه: ١٥٨٧]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٢٤ ح ١٣٥٣) والترمذي (١٢٢٥ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٣٥٩) والنسائي (٧/ ٢٦٨۔٢٦٩ ح ٤٥٤٩) و ابن ماجه (٢٢٦٤)۔

چھوہارے خریدنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھجور خشک ہو جاتی ہے تو کیا وہ (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟'' تو اس شخص نے عرض کی، جی ہاں، آپ ﷺ نے اسے اس سے منع فرمایا۔

٢٨٢١: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۸۲۱: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے گوشت کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جاہلیت کے جوئے کی ایک صورت تھی۔

٢٨٢٢: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۸۲۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کی ادھار بیع سے منع فرمایا۔

٢٨٢٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۸۲۳: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم فرمایا تو اونٹ کم پڑ گئے، پھر آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کی جوان سال اونٹنیوں کے وعدہ پر اونٹ لے لیں، چنانچہ وہ ایک اونٹ دو اونٹنیوں کے بدلے صدقہ کے اونٹ آنے تک کے وعدہ پر لے رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٨٢٤: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ))** وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: **((لَا رِبَا فِيْ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۲۴: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود ادھار میں ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو نقد بنقد ہو اس میں سود نہیں۔''

٢٨٢٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ**

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٧٦ ح ٢٠٧٣) [و مالك في الموطأ ٢/ ٦٥٥ ح ١٣٩٦] ☆ السند ضعيف لإرساله و له شواهد عند أبي داود (٣٣٥٦) والترمذي (١٢٣٧) وغيرهما۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٣٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٣٥٦) والنسائي (٧/ ٢٩٢ ح ٤٦٢٤) وابن ماجه (٢٢٧٠) والدارمي (٢/ ٢٥٤ ح ٢٥٦٧)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٥٧) ☆ عمرو بن حريش مجهول الحال و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٧٨_٢١٧٩) و مسلم (١٠١_١٠٣/ ١٥٩٦)۔

الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَ ثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ . [1] وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَزَادَ وَ قَالَ: ((**مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ**)).

۲۸۲۵: غسیل الملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جانتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔“ اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”جس شخص کا گوشت حرام سے تیار ہوا ہو تو آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔“

۲۸۲۶: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءً ا اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ**)). [2]

۲۸۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود کے (گناہ کے) ستر حصے ہیں، ان میں سے کم تر گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح (جماع) کرے۔“

۲۸۲۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ الرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ**)). رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ. [3]

۲۸۲۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک سود خواہ کتنا بھی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام فقر و ذلت ہے۔“ ان دونوں روایات کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں جبکہ آخری حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲۸: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِىْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ يَا جِبْرِيْلُ! قَالَ: هٰؤُلَاءِ اٰكِلَةُ الرِّبَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معراج کی رات میں ایک قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ ان کے پیٹ کے باہر سے نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”سود خور۔“

۲۸۲۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا ، وَ مُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ

---

[1] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٥ ح ٢٢٣٠٣) والدارقطني (٣/ ١٦ ح ٢٨١٩) ☆ سنده ضعيف ، في سماع ابن أبي مليكة من عبدالله بن حنظلة لهذا الحديث نظر و للحديث علة أخرى و شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٢٧٤) وغيره۔ ☆☆ البيهقي في شعب الإيمان (٥٥١٨) عن ابن عباس و سنده ضعيف جدًا ، فيه محمد بن الفضل بن جابر ثنا يحيى بن إسماعيل بن عباس عن حسين بن قيس الرحبي [متروك] عن عكرمة عن ابن عباس إلخ۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٥٢١) ☆ أبو معشر نجيح بن عبدالرحمٰن السندي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن الجارود (٦٤٧) و الحاكم (٢/ ٣٧) وغيرهما۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٥١١) و أحمد (١/ ٣٩٥ ح ٣٧٥٤ ، ١/ ٤٢٤ ح ٤٠٢٦) [و صححه الحاكم (٢/ ٣٧) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٣ ح ٨٦٢٥) و ابن ماجه (٢٢٧٣) ☆ فيه أبو الصلت : مجهول و علي بن زيد بن جدعان : ضعيف۔

يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور زکوۃ نہ دینے والے پر لعنت فرمائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

۲۸۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِنَّ اٰخِرَ مَانَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبَا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُبِضَ وَ لَمْ يُفَسِّرْهَالَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۸۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت سود کے بارے میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے لیکن آپ نے اس کی ہمیں تفسیر نہیں بتائی تھی، تم سود اور مثل سود ترک کر دو۔

۲۸۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ، اَوْحَمَلَهٗ عَلَى الدَّآبَّةِ فَلَايَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے، پھر وہ (مقروض) شخص اس کو کوئی تحفہ دے یا اسے سواری پر بٹھائے تو وہ اس پر سوار ہو نہ اس تحفہ کو قبول کرے۔ البتہ اگر ان کے درمیان یہ کام (تحائف کا تبادلہ وغیرہ) پہلے سے ہی جاری ہو تو جائز ہے۔''

۲۸۳۲: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى. ❹

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی، آدمی کو قرض دے تو پھر وہ ہدیہ قبول نہ کرے۔'' امام بخاری نے اسے تاریخ میں روایت کیا، اور المنتقی میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۸۳۳: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحَبْلَ قَتٍّ فَلَاتَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۲۸۳۳: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ گیا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں سود عام ہے، جب تمہارا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطور ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ١٤٧ ح ٥١٠٦) ☆ الحارث الأعور ضعيف و لبعض الحديث شواهد ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٦) و الدارمي (١/ ٥١-٥٢ ح ١٣١) ☆ قتادة مدلس و عنعن و للحديث طريق آخر عند الإسماعيلي كما في مسند الفاروق لابن كثير (٢/ ٥٧١) و سنده ضعيف۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٣٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٥٣٢) ☆ عتبة: ليس شاميًا و رواية إسماعيل بن عياش عن غير الشاميين ضعيفة۔ ❹ لم أجده، رواه البخاري في تاريخه (لم أجده و لعله لا أصل له) و ذكره في منتقى الأخبار (٢٩٧٠)۔ ❺ رواه البخاري (٣٨١٤)۔

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

ممنوعہ بیوع (تجارت) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۳٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً ، وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلاً ، اَوْكَانَ وَعِنْد مُسْلِمٍ: وَاِنْ كَانَ زَرْعًا ، اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ ، نَهٰی عَنْ ذَالِكَ كُلِّهٖ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَ فِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ ، قَالَ:وَالْمُزَابَنَةُ: اَنْ يُّبَاعَ مَا فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمّٰى اِنْ زَادَ فَلِیْ وَ اِنْ نَقَصَ فَعَلَیَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ”مزابنہ“ سے منع فرمایا ہے،اوروہ یہ ہے کہ وہ اپنے باغ کا پھل،اگر کھجور ہوتو معلوم شدہ مقدار خشک کھجور کے ساتھ،اگر انگور ہوتو اسے منقی کے ساتھ ناپ کر،اور مسلم میں ہے:اگر کھیتی ہوتو اسے اناج کے ساتھ ناپ کر بیچنا،آپ ﷺ نے ان سب صورتوں سے منع فرمایا ہے۔بخاری،مسلم۔

اور صحیحین ہی کی روایت ہے،آپ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے،اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجوروں کے ساتھ مقررہ پیمانے سے بیچنا،اور یوں کہے کہ اگر زیادہ ہوا تو میرا اور اگر کم ہوا تو میں دوں گا۔

۲۸۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةُ: اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرْقِ حِنْطَةٍ وَ الْمُزَابَنَةُ: اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرْقٍ وَ الْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ،محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔محاقلہ یہ ہے کہ آدمی سو فرق (وزن کا پیمانہ) گندم کے بدلے میں کھیتی فروخت کردے،مزابنہ یہ ہے کہ وہ سو فرق کھجور کے بدلے میں کھجوروں کو درختوں پر فروخت کردے،اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو تہائی یا چوتھائی حصے پر کاشت کرنے کو دیا جائے۔

۲۸۳٦: وَعَنْهُ، قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَايَا.رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٢٢٠٥) و مسلم (٧٥/ ١٥٤٢)۔

[2] رواه مسلم (٨١_٨٤/ ١٥٣٦)۔ [3] رواه مسلم (٨٥/ ١٥٣٦)۔

۲۸۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، باغ کو کئی سال کے لیے ٹھیکے پر دینے اور استثنا سے منع کیا ہے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے کی اجازت فرمائی۔

۲۸۳۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا یَاْکُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۲۸۳۷: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور بیچنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے اندازہ لگانے کی اجازت دی، وہ یہ ہے کہ اس کو اندازہ سے خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیا جائے، تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھا سکیں۔''

۲۸۳۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم خشک کھجور کے اندازہ سے تازہ کھجوروں کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔'' داؤد بن حصین راوی کو پانچ یا پانچ سے کم میں شک ہوا۔

۲۸۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3] وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ: نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاهَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

۲۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبل (بالیوں) کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سفید ہو جائیں اور آفت سے بچ جائیں۔''

۲۸۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِیْلَ: وَ مَاتُزْهِیَ؟ قَالَ: ((حَتّٰی تَحْمَرَّ))، وَقَالَ: ((اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ ''زھو'' (پختہ) ہو جائیں۔'' عرض کیا گیا، ''زھو'' سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں، اور فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر اللہ پھل روک لے تو پھر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کا مال کس چیز کے عوض حاصل کرے گا؟''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۱) و مسلم (۶۷/ ۱۵۴۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۰) و مسلم (۷۱/ ۱۵۴۱)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۴) و مسلم (۴۹/ ۱۵۳۴، ۵۰/ ۱۵۳۵)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۸) و مسلم (۱۵/ ۱۵۵۵)۔

۲۸٤۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور آفت سے ہونے والے نقصان کو منہا کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۸٤۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اپنے (کسی مسلمان) بھائی کو پھل فروخت کرو اور پھر اس پر کوئی آفت آ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے حاصل کرو گے۔''

۲۸٤۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ، فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ. [3]

۲۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ بازار کے بالائی حصے سے اناج خریدتے تھے اور اسے وہیں فروخت کر دیا کرتے تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی جگہ پر فروخت کرنے سے منع فرما دیا حتی کہ وہ اسے منتقل کریں۔ ابوداود۔ میں نے اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

۲۸٤٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)). [4]

۲۸۴۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خرید لے تو وہ اسے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔''

۲۸٤۵: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((حَتّٰى يَكْتَالَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۸۴۵: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''حتی کہ وہ اسے ناپ لے۔''

۲۸٤٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ. قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۲۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رہی وہ چیز جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اسے فروخت نہ کیا جائے حتی کہ اس پر قبضہ کر لیا جائے تو وہ اناج ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جبکہ میرا ہر چیز کے بارے میں یہی خیال ہے۔

---

[1] رواہ مسلم (۱۰۱/ ۱۵۳٦)۔

[2] رواہ مسلم (۱٤/ ۱۵۵٤)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳٤۹٤) [والبخاري (۲۱٦۷) و مسلم (۱۵۲۷)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۲٦) و مسلم (۳۲/ ۱۵۲٦)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۳۱/ ۱۵۲۵ واللفظ له)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۲۹/ ۱۵۲۵)۔

٢٨٤٧: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَ لَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَاَنْ يَحْلِبَهَا: اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَ اِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ)).

۲۸۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیع کے لیے تجارتی قافلے کو (شہر سے باہر جا کر) نہ ملو، کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، بلا ارادۂ خرید، محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو، کوئی شہری، دیہاتی کے لیے کوئی مال فروخت نہ کرے، اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر کوئی ایسا جانور خرید لیتا ہے تو دودھ دھونے کے بعد اسے دونوں اختیار حاصل ہیں: اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے رکھ لے اور اگر راضی نہ ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ''جو شخص ایسی بکری خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھانے کا بھی واپس کرے لیکن وہ گندم نہ ہو۔''

٢٨٤٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اناج لانے والوں کو راستے میں جا کر نہ ملو، جو شخص اسے ملے اور اس سے غلہ خرید لے، پھر اس کا مالک بازار آ جائے تو اسے اختیار حاصل ہے۔'' (چاہے تو سودا رہنے دے اور چاہے تو فسخ کر دے)

٢٨٤٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَآ اِلَى السُّوْقِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۸۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سامانِ تجارت کو شہر سے باہر جا کر نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔''

٢٨٥٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّأْذَنَ لَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۸۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کے پیغامِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٥٠) و مسلم (١١/ ١٤١٢) [والرواية الثانية (٢٥/ ١٥٢٤) و ذكرها البغوي في مصابيح السنة (٢٠٨٠)]۔

[2] رواه مسلم (١٧/ ١٥١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦٥) ومسلم (١٤/ ١٥١٧)۔

[4] رواه مسلم (٥٠/ ١٤١٢)۔

نکاح پر پیغامِ نکاح بھیجے مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔‘‘

۲۸۵۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے تک بھاؤ نہ کرے۔‘‘

۲۸۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق فراہم کرتا ہے۔‘‘

۲۸۵۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَّاللِّبْسَتَيْنِ: اِشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ: اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى: اِحْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناووں اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ یہ ہے کہ آدمی دن یا رات کے وقت کسی دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ سے چھوتا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا اور بس اس طرح بیع ہو جاتی ہے، جبکہ منابذہ یہ ہے کہ آدمی اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف اور وہ اپنا کپڑا اس پہلے شخص کی طرف پھینکتا ہے اور بس اسی طرح بن دیکھے اور بغیر رضامندی کے بیع ہو جاتی ہے۔ اور دو پہناوے یہ ہیں: ان میں سے ایک ’’ اشتمال الصماء ‘‘ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنا کپڑا اپنے کسی ایک کندھے پر رکھے اور اس کا ایک پہلو ظاہر رہے جس پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنا کہ اس کپڑے کا کچھ بھی حصہ اس کی شرم گاہ پر نہ ہو۔

۲۸۵۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۸۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینک کر بیع کرنے اور دھوکے کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] رواه مسلم (۹/ ۱۵۱۵)۔

[2] رواه مسلم (۲۰/ ۱۵۲۲)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۲۰) و مسلم (۳/ ۱۵۱۲)۔

[4] رواه مسلم (٤/ ۱۵۱۳)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱٤۳) و مسلم (۵ـ٦/ ۱۵۱٤)۔

۲۸۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے "حبل الحبلة" کی بیع سے منع فرمایا، اور اہل جاہلیت اس طرح کی بیع کیا کرتے تھے، اور وہ اس طرح کہ آدمی اس اقرار پر اونٹنی خریدتا کہ یہ اونٹنی بچہ جنے گی اور پھر جب وہ بچہ، بچہ جنے گا تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔"

٢٨٥٦: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۸۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نر سے جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

٢٨٥٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اونٹ سے اونٹنی پر جفتی کرانے پر اجرت لینے اور کھیتی باڑی کے لیے دی جانے والی زمین اور پانی پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

٢٨٥٨: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زائد از ضرورت پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

٢٨٥٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زائد از ضرورت پانی فروخت نہ کیا جائے تا کہ اس کے ذریعے گھاس فروخت کی جائے۔"

٢٨٦٠: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)) قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۸۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیاں نم ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اناج والے! یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر بارش ہو گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اسے اناج کے اوپر کیوں نہ کیا تا کہ لوگ جان لیتے، (جان لو) جس شخص نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔"

---

[1] رواه البخاري (٢٢٨٤)۔
[2] رواه مسلم (٣٥/ ١٥٦٥)۔
[3] رواه مسلم (٣٤/ ١٥٦٥)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٣) و مسلم (٣٨/ ١٥٦٦)۔
[5] رواه مسلم (١٦٤/ ١٠٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۶۱: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۲۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غیر معین اشیاء میں) استثنا کرنے سے منع فرمایا، البتہ اگر وہ (مستثنیٰ چیز) معلوم ہو تو جائز ہے۔

۲۸۶۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ. هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَتِهٖ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِلَّا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَالزِّيَادَةُ الَّتِىْ فِى الْمَصَابِيْحِ وَ هِيَ قَوْلُهٗ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ، اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ (پک کر) سیاہ ہو جائیں اور دانوں (غلہ اناج وغیرہ) کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ (پک کر) سخت ہو جائیں۔''

امام ترمذی اور ابوداؤد نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے، ان دونوں کے ہاں (انس رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا: حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ اور یہ اضافہ جو مصابیح میں ہے وہ یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سُرخ ہو جائیں۔ البتہ اِن دونوں کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں مذکورہ الفاظ موجود ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۶۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❸

۲۸۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے ساتھ قرض کی بیع کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۲۸۶۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٩٠ وقال: حسن صحيح غريب)۔

❷ **سنده صحيح**، رواه الترمذي (١٢٢٨) وأبو داود (٣٣٧١) [و ابن ماجه: ٢٢١٧] ☆ و ذكره البغوي في مصابيح السنة (الزيادة الأولى ٢/ ٣٣٠ ح ٢٠٩٥) [ورواه البخاري (٢١٩٥) ومسلم (١٥/ ١٥٥٥) الرواية الثانية عن ابن عمر] ورواه البخاري (٢٢٤٧، ٢٢٤٨) و مسلم (٥٠/ ١٥٣٥)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٣/ ٧١-٧٢) [والبيهقي ٥/ ٢٩٠] ☆ فيه موسى بن عقبة (!) وهو خطأ والصواب أبو عبد العزيز موسى بن عبيدة الربذي (وهو ضعيف)۔

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۸۶۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ لے کر بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸٦٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجبور و بے بس شخص کی بیع سے، دھوکے کی بیع سے اور پھلوں کی بیع سے اس سے پہلے کہ وہ پک جائیں منع فرمایا ہے۔

۲۸٦٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب قبیلے کے ایک آدمی نے نر سے جفتی کرانے کی اُجرت کے بارے میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے منع کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم تو جفتی کراتے ہیں لیکن (بن مانگے) ہدیہ کے طور پر ہمیں نوازا جاتا ہے، آپ ﷺ نے اسے ہدیۃً رکھنے کی اجازت دے دی۔

۲۸٦۷: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَأْتِيْنِيَ الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ: ((**لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ**)). ❹

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیز بیچنے سے مجھے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔ ترمذی۔ ترمذی کی ایک دوسری روایت اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، لیکن وہ میرے پاس نہیں ہوتی تو میں اسے بازار سے خرید دیتا ہوں، (تو کیا یہ جائز ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تیرے پاس نہ ہو اسے نہ بیچ۔''

۲۸٦۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ. ❺ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٠٩ ح ١٣٣١) و أبو داود (٣٥٠٢) و ابن ماجه (٢١٩٢-٢١٩٣)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٨٢) ☆ شيخ من بني تميم: مجهول، كما قال الخطابي وغيره والحديث ضعفه البغوي۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٧٤ وقال: حسن غريب)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٣٢-١٢٣٣ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٠٣) والنسائي (٧/ ٢٨٩ ح ٤٦١٧) والرواية الثانية في مصابيح السنة (٢١٠١)۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٦٣ ح ١٤٠٤) والترمذي (١٢٣١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٤٦١) والنسائي (٧/ ٢٩٦-٢٩٧ ح ٤٦٣٦)۔

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۶۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَ لَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [2]

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرض اور بیع (ایک ساتھ) جائز ہے نہ ایک بیع میں دو شرطیں، اور نہ ہی اس چیز کا منافع جائز ہے جس کا ضامن نہیں اور اس چیز کی بیع بھی جائز نہیں جو تیرے پاس نہیں۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۷۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَ اَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((**لَا بَأْسَ اَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۸۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مقام نقیع پر اونٹوں کو دیناروں کے بدلے بیچا کرتا تھا اور ان کی جگہ درہم وصول کرتا تھا، اور کبھی درہموں میں بیچتا اور ان کی جگہ دینار وصول کرتا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم اسی روز کی قیمت وصول کرو، اور جب تم دونوں جدا ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۲۸۷۲: وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رضی اللہ عنہ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

۲۸۷۲: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ایک تحریر نکالی، (جس کی عبارت یوں تھی) یہ تحریر اس چیز سے متعلق ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے اللہ کے رسول، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام یا لونڈی خریدی، اس میں کوئی بیماری ہے نہ اسے کوئی بری عادت ہے اور نہ کوئی اخلاقی برائی، اور یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۸/ ۱٤٤ ح ۲۱۱۲) [والبيهقي ٥/ ۳٤۳] وانظر الحديث الآتي: ۲۸۷۰ ـ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۲۳٤) و أبو داود (۳٥۰٤) و النسائي (۷/ ۲۸۸ ح ٤٦۱٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲٤۲) و أبو داود (۳۳٥٤) والنسائي (۷/ ۲۸۱ـ۲۸۲ ح ٤٥۸٦) والدارمي (۲/ ۲٥۹ ح ۲٥۸٤)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (۱۲۱٦)۔

٢٨٧٣: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ: ((مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کمبل اور پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اس کمبل اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟'' چنانچہ ایک آدمی نے دو درہم کے عوض انہیں آپ ﷺ سے خرید لیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٨٧٤: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ، لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ، اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 2

۲۸۷۴: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کوئی عیب و نقص والی چیز بیچتا ہے اور اس کے متعلق بتاتا نہیں تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے یا فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

---

1 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢١٨ وقال: حسن) و أبو داود (١٦٤١) وابن ماجه (٢١٩٨)۔

2 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٤٧) ☆ بقية مدلس و عنعن و له علة أخرى۔

بَابٌ [فِي الْبَيْعِ الْمَشْرُوْطِ]

مشروط تجارت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ۔ [1]

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تابیر (پیوند) کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اگر خریدار شرط قائم نہ کرے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، اور جو شخص کوئی غلام بیچے اور اس کا کچھ مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے، اِلّا یہ کہ خریدار اس کی شرط قائم کر لے۔“ مسلم، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف پہلا حصہ ہی بیان کیا ہے۔

۲۸۷۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ)) قَالَ: فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: اَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ: ((اقْضِهٖ وَزِدْهُ)) فَاَعْطَاهُ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا۔ [2]

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک ذاتی اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو کہ تھک چکا تھا، اسی اثنا میں نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے مارا تو وہ یوں چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی ایسے نہیں چلتا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ایک اوقیہ کے بدلے میں مجھے بیچ دو۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اسے بیچ دیا البتہ میں نے اپنے اہل و عیال تک پہنچنے کی مہلت لے لی، جب میں مدینہ پہنچا تو میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی اور وہ اونٹ بھی واپس کر دیا۔ بخاری، مسلم۔

اور صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اسے قیمت ادا کر دو اور زیادہ بھی دو۔“ انہوں نے مجھے قیمت بھی ادا کی اور ایک قیراط مزید عطا کیا۔

---

[1] رواه مسلم (۸۰/ ۱۵٤۳) و البخاري (۲۳۷۹)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۱۸، ۲۹٦۷) و مسلم (۱۰۹-۱۱۱/ ۷۱۵)۔

۲۸۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيْرَةُ ﷞ فَقَالَتْ: إِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ ﷞: إِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاءُ كِ لِيْ فَذَهَبَتْ إِلَى اَهْلِهَا فَاَبَوْا إِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ. فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۷۷: عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں، بریرہ ﷞ آئیں تو انہوں نے کہا: میں نے نو اوقیہ پر (آزادی حاصل کرنے کے لیے) کتابت کی ہے۔ اور ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے، لہٰذا آپ (﷞) میری مدد فرمائیں، عائشہ ﷞ نے فرمایا: اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یہ رقم ایک ہی مرتبہ ادا کر دیتی ہوں، اور تمہیں آزاد کرا دیتی ہوں، لیکن تمہاری ولا (وراثت) میری ہوگی، وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ولا ان کے لیے ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید کر آزاد کر دو۔'' پھر آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو، خواہ وہ سو شرطیں ہوں، تو وہ باطل ہیں، اللہ کی قضا زیادہ حق رکھتی ہے، اور اللہ کی شرط زیادہ معتبر ہے، اور ولا آزاد کرنے والے کا حق ہے۔''

۲۸۷۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۸۷۸: ابن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ولا کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۷۹: عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اَرُوْحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهُ اَنَّ عَائِشَةَ ﷞ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ عَلَيَّ لَهٗ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [3]

۲۸۷۹: مخلد بن خفاف بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غلام خریدا تو میں نے اس سے آمدنی حاصل کی، پھر مجھے اس کے ایک نقص کا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦٨) و مسلم (٦/ ١٥٠٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٣٥) و مسلم (١٦/ ١٥٠٦)۔ [3] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ١٦٤ ح ٢١١٩) [وأبو داود (٣٥٠٨) والترمذي (١٢٨٥۔١٢٨٦) و ابن ماجه (٢٢٤٢)]۔

پتہ چلا تو میں اس کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے اسے واپس کرنے کا فیصلہ میرے حق میں کیا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی واپس لوٹانے کا فیصلہ میرے خلاف کیا، میں عروہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا، اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: میں پچھلے پہران کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے معاملے کا فیصلہ کیا کہ خراج، ضمان کے بدلے میں ہے، عروہ رحمۃ اللہ علیہ پچھلے پہران کے پاس گئے (اور انہیں بتایا) تو انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے وہ خراج کی رقم واپس لے لوں جو انہوں نے مجھ سے لے کر اسے دلوائی تھی۔

٢٨٨٠: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)).

٢٨٨٠: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات معتبر ہو گی، جبکہ خریدار کو اختیار حاصل ہو گا۔ ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے۔ فرمایا: ''جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے جبکہ فروخت شدہ چیز ویسے ہی موجود ہو اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو بیچنے والے کی بات معتبر ہو گی، یا پھر وہ بیع واپس کر دیں گے۔''

٢٨٨١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷
وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا.

٢٨٨١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر دے تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔'' ابوداود، ابن ماجہ۔ جبکہ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ شریح شامی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٨٨٢: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ

❶ **حسن**، رواه الترمذي (١٢٧٠) و ابن ماجه (٢١٨٦) والدارمي (٢/ ٢٥٠ ح ٢٥٥٢).
❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٤٦٠) و ابن ماجه (٢١٩٩) والبغوي في شرح السنة (٨/ ١٦١ ح ٢١١٧)
☆الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة.

الَّذِیْ تَحَا کَمَآ اِلَیْهِ: أَلَکُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِیْ جَارِیَةٌ. فَقَالَ: اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ، وَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’پہلے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اسے کہا: تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تو تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہیں بیچ دیا تھا، وہ دونوں اپنا مقدمہ ایک آدمی کے پاس لے گئے، تو جس آدمی کے پاس وہ مقدمہ لے کر گئے تھے، اس نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے، تو اس آدمی نے کہا: لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو، اور اس (مال) کو ان دونوں پر خرچ کر دو اور اس میں سے کچھ صدقہ کر دو۔‘‘

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٤٧٢) و مسلم (٢١/ ١٧٢١)۔

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

بیع سلم اور رہن کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۸۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: ((مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۸۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں کے بارے میں، سال، دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ طے شدہ ناپ و وزن اور طے شدہ مدت کے لیے بیع سلم (کسی چیز کی پیشگی رقم دے کر) کرے۔''

۲۸۸٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۸۸٥: وَعَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

۲۸۸٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۲۸۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب سواری کا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جاسکتی ہے، اور اگر دودھ والا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے، اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے، اسی کے ذمہ خرچہ ہے۔''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۲۲۳۹) و مسلم (۱۲۷/ ۱٦۰٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۲۰٦۸) و مسلم (۱۲٦/ ۱٦۰۳)۔

❸ رواه البخاري (۲۹۱٦)۔ ❹ رواه البخاري (۲۵۱۲)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٨٨٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهٗ، لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا [1]

۲۸۸۷: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہن، مرہونہ چیز کو اس کے مالک سے، جس نے اسے رہن رکھا ہے، نہیں روک سکتا، اس کا فائدہ بھی اسی (مالک) کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔'' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٢٨٨٨: وَرُوِیَ مِثْلُهٗ اَوْمِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مُتَّصِلًا. [2]

۲۸۸۸: اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت بھی ہے۔

٢٨٨٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ)) وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۲۸۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ناپ اہل مدینہ کا معتبر ہے جبکہ وزن اہل مکہ کا معتبر ہے۔''

٢٨٩٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ: ((اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۲۸۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول والوں کو فرمایا: ''بلاشبہ دو کام تمہارے ذمہ ایسے لگائے گئے ہیں، جن (میں کمی بیشی) کی وجہ سے تم سے پہلی قومیں ہلاکت کا شکار ہوئیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٨٩١: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا يَصْرِفُهٗ اِلٰی غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۲۸۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الشافعي فى الأم (٣/ ١٨٦ـ١٦٧) ☆ السند مرسل و انظر الحديث الآتي (٢٨٨٨)۔
[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٤١) ☆ الزهري مدلس وعنعن فالسند غير متصل وانظر الحديث السابق (٢٨٨٧)۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٤٠) و النسائي (٥/ ٥٤ ح ٢٥٢١، ٤٥٩٨) ☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن وتابعه المدلس الوليد بن مسلم وعنعن۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٢١٧) ☆ فيه حسين بن قيس الواسطي: متروك۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٤٦٨) وابن ماجه (٢٢٨٣) ☆ عطية العوفي ضعيف ومدلس۔

بَابُ الْاِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٨٩٢: عَنْ مَعْمَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: ((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِى النَّضِيْرِ)) فِي بَابِ الْفَيْءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۸۹۲: معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہ گار ہے۔“ اور ہم عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”بنونضیر کے اموال“ کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب الفيء میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٨٩٣: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(بازار میں) غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے، جبکہ ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔“

٢٨٩٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّىْ لَأَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّىْ وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِىْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَ لَا مَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۸۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں تو صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے قیمتیں مقرر فرما دیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ ہی قیمتیں مقرر کرنے والا ہے، وہی تنگی و کشادگی کا مالک اور رزق دینے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس حال میں اپنے رب سے ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی خون اور مال کے متعلق مجھ سے مطالبہ نہ کرتا ہو۔“

---

[1] رواه مسلم (١٢٩/ ١٦٠٥) ٥ حديث عمر يأتي (٤٠٥٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢١٥٣) والدارمي (٢/ ٢٤٩ ح ٢٥٤٨) ☆ علي بن سالم: ضعيف وعلي بن زيد بن جدعان ضعيف مشهور۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٣١٤ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٤٥١) وابن ماجه (٢٢٠٠) والدارمي (٢/ ٢٤٩ ح ٢٥٤٨)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٢٨٩٥: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ [1]

۲۸۹۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مسلمانوں پر غلہ روک دے (ذخیرہ اندوزی کرے) تو اللہ اس پر جذام کا مرض اور افلاس مسلط کر دیتا ہے۔'' ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

٢٨٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۲۸۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قیمت بڑھانے کے لیے چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کرتا ہے تو وہ اللہ سے لاتعلق ہوا، اور اللہ تعالی اس سے لاتعلق ہوا۔''

٢٨٩٧: وَعَنْ مُعَاذٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ; وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ [3]

۲۸۹۷: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ذخیرہ اندوز شخص بہت برا ہے، اگر اللہ قیمتیں کم کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے، اور اگر وہ انہیں بڑھا دیتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

٢٨٩٨: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ; لَمْ يَكُنْ لَّهُ كَفَّارَةً)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [4]

۲۸۹۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چالیس روز تک غلہ ذخیرہ کرے اور پھر وہ اسے صدقہ بھی کر دے تو وہ اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢١٥٥) و البيهقي في شعب الإيمان (١١٢١٨) و رزين (لم أجده) ☆ وصححه البوصيري و المنذري: "هذا إسناد جيد متصل و رواته ثقات" وحسنه ابن حجر فى الفتح (٤/ ٣٤٨)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [و أحمد ٢/ ٣٣ بلفظ مختلف نحوا المعنى] ☆ فيه أبو بشر (الأملوكي) صاحب أبى الزاهرية: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١١٢١٥) و رزين (لم أجده) ☆ السند منقطع وفيه عطية بن بقية عن أبيه عن ثور بن يزيد به و بقية لم يصرح بالسماع۔

[4] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و للحديث طريق موضوع لا يستشهد به، فيه محمد بن مروان السدي كذاب، إنما ذكرته لأرد عليه (انظر الضعيفة للشيخ الألباني رحمه الله: ٨٥٩)۔

بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

افلاس اور مہلت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۸۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۲۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مفلس ہو جائے اور کوئی آدمی اپنا مال بالکل اسی صورت میں پا لے تو یہ (مال والا) شخص دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔“

۲۹۰۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ))، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَبْلُغْ ذَالِكَ وَفَآءَ دَیْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَآئِهٖ: ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں ایک آدمی کو پھلوں کی تجارت میں خسارہ ہوا تو اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا، اس صورت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر صدقہ کرو۔“ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کے برابر نہ ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: ”جو ملتا ہے لے لو، تمہارے لیے بس یہی کچھ ہے۔“

۲۹۰۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ: فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۲۹۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا: جب تم کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس کو (قرض) معاف کر دیا کرو، شاید کہ اللہ ہمیں معاف فرما دے۔ فرمایا: اس نے اللہ سے ملاقات کی تو اس نے اسے معاف فرما دیا۔“

۲۹۰۲: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٠٢) و مسلم (٢٢/ ١٥٥٩)۔

[2] رواه مسلم (١٨/ ١٥٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٧٨) و مسلم (٣١/ ١٥٦٢)۔

فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْيَضَعْ عَنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۰۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے۔''

۲۹۰۳: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے گا۔''

۲۹۰٤: وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۹۰۴: ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں سایہ عطا فرمائے گا۔''

۲۹۰٥: وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ: فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلاً خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۹۰۵: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر اونٹ قرض لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس آدمی کو اس کے نوعمر اونٹ کا قرض اتار دوں، میں نے عرض کیا: تمام اونٹ بہترین قسم کے سات سال کی عمر کے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے یہی دے دو، کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔''

۲۹۰٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوْهُ؛ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً، فَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا، فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ)). قَالُوْا: لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: ((اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ؛ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۹۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی واپسی کا تقاضہ کیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی کی تو آپ کے صحابہ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ صاحب حق

[1] رواه مسلم (٣٢/ ١٥٦٣)۔
[2] رواه مسلم (٣٢/ ١٥٦٣)۔
[3] رواه مسلم (٧٤/ ٣٠٠٦)۔
[4] رواه مسلم (١١٨/ ١٦٠٠)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٠٦) و مسلم (١٢٠/ ١٦٠١)۔

(قرض خواہ) باتیں کرنے کا حق رکھتا ہے، تم ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو تم میں سے قرض ادا کرنے میں بہتر ہے۔''

۲۹۰۷: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۹۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اگر تم میں سے کسی کو کسی مال دار شخص (یعنی ضامن) کے پیچھے لگا دیا جائے (کہ اس سے قرض وصول کرلو) تو لگ جانا چاہیے۔''

۲۹۰۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ رضی اللہ عنہ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ((يَا كَعْبُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں سن لیا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کی طرف آئے حتیٰ کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، فرمایا: ''کعب!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس کا آدھا قرض معاف کر دو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے کر دیا، آپ ﷺ نے (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''کھڑا ہو اور اس کا قرض ادا کر۔''

۲۹۰۹: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ. فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر آپ کے پاس ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' عرض کیا گیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز ترکہ چھوڑی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٨٧) و مسلم (٣٣/ ١٥٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٧) ومسلم (٢٠/ ١٥٥٨)۔

[3] رواه البخاري (٢٢٨٩)۔

پڑھی، پھر تیسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ ﷺ فرمایا: ''کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو''۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کا قرض میرے ذمہ رہا (میں ادا کروں گا) تب آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۲۹۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا، اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ. وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا، اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۲۹۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بطور قرض لوگوں کا مال حاصل کرتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے، اور جو شخص اسے تلف کرنے کے لیے حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تلف فرما دے گا۔''

۲۹۱۱: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: ((نَعَمْ، اِلَّا الدَّیْنَ، کَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِیْلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۹۱۱: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں ثابت قدمی سے، ثواب کی امید سے اللہ کی راہ میں دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف فرما دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جب وہ واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے اسے آواز دی، فرمایا: ''ہاں، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، جبریل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔''

۲۹۱۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۹۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲۹۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً؟)) فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ: ((صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ: ((اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَكَ دَیْنًا، فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

---

❶ رواه البخاري (٢٣٨٧)۔

❷ رواه مسلم (١١٧/ ١٨٨٥)۔

❸ رواه مسلم (١١٩/ ١٨٨٦)۔ ❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٩٨) و مسلم (١٤/ ١٦١٩)۔

۲۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مقروض کا جنازہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟'' اگر آپ کو بتایا جاتا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس سے قرض ادا ہو جائے گا تو آپ نمازِ جنازہ پڑھاتے، ورنہ (نہ پڑھاتے) مسلمانوں سے کہتے: ''اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات نصیب فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہوں، جو مومن فوت ہو جائے اور وہ مقروض ہو تو اس کا قرض میرے ذمہ ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے ورثا کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۹۱٤: عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ: جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۲۹۱۴: ابوخلدہ زرقی بیان کرتے ہیں، ہم اپنے ایک ساتھی، جو کہ مفلس ہو گیا تھا، کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس طرح کا معاملہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا: ''جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو مال کا مالک اس مال کا زیادہ حق دار ہے جبکہ وہ اس مال کو بالکل اسی حالت میں پائے۔''

۲۹۱٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۲۹۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی روح اپنے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے حتیٰ کہ وہ (قرض) اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔''

۲۹۱٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَاحِبُ الدَّیْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ، یَشْكُوْ اِلٰی رَبِّهِ الْوَحْدَةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مقروض شخص اپنے قرض کی وجہ سے محبوس ہے، وہ روزِ قیامت اپنے رب سے تنہائی کی شکایت کرے گا۔''

۲۹۱۷: وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ یَدَّانُ، فَاَتٰی غُرَمَآؤُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَبَاعَ النَّبِیُّ ﷺ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ دَیْنِهٖ حَتّٰی

[1] **إسناده حسن**، رواه الشافعي فى الأم (٣/ ١٩٩) و ابن ماجه (٢٣٦٠)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٧٩ ، ٣/ ٢١٢) وأحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٧، ٢/ ٤٧٦ ح ١٠١٥٩) والترمذي (١٠٧٨۔١٠٧٩) و ابن ماجه (٢٤١٣) والدارمي (٢/ ٢٦٢ ح ٢٥٩٤)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٠٣ ح ٢١٤٨) ☆ مبارك بن فضالة مدلس و عنعن و له شاهد عند أبي داود (٣٣٤١) و سنده ضعيف۔

قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ . مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الْاُصُوْلِ اِلَّا فِي الْمُنْتَقٰى . ❶

۲۹۱۷: مروی ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیا کرتے تھے، ان کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے (اور قرض کا مطالبہ کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض کی ادائیگی میں ان کا سارا مال فروخت کر دیا حتیٰ کہ معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی۔ روایت مرسل ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں۔ میں نے منتقیٰ کے سوا اسے اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

۲۹۱۸: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضي الله عنه شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ . رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي سُنَنِهٖ مُرْسَلًا . ❷

۲۹۱۸: عبدالرحمن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بڑے صابر اور سخی انسان تھے، وہ کوئی چیز پاس نہیں رکھتے تھے اور ہمیشہ مقروض رہتے تھے حتیٰ کہ ان کا سارا مال قرض کی ادائیگی میں جاتا رہا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے قرض خواہوں سے سفارش کریں، اگر وہ (قرض خواہ) کسی کو چھوڑتے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر معاذ کو چھوڑتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (قرض خواہوں) کی خاطر معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال بیچ دیا، حتیٰ کہ معاذ کے پاس کوئی چیز نہ بچی۔ سنن سعید بن منصور، یہ روایت مرسل ہے۔

۲۹۱۹: وَعَنِ الشَّرِيْدِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ)). قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۲۹۱۹: شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنے والے مال دار شخص کی بے عزتی کرنا اور اسے سزا دینا جائز ہے۔'' ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی بے عزتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس سے سخت کلامی کرنا جائز ہے، اور اس کو سزا دینے سے مراد ہے کہ اسے قید کرنا جائز ہے۔

۲۹۲۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ . قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ؟)) قَالُوْا: لَا . قَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: ((فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ

❶ **ضعيف**، انظر الحديث الآتي ، ذكره في مصابيح السنة (۲/ ۳۴۵ ح ۲۱۴۵) و منتقى الأخبار (۲/ ۳۶۵ح ۲۹۹۶)۔

❷ **إسناده ضعيف** ، ذكره في منتقى الأخبار (۲۹۹۶) ☆ السند مرسل و رواه الحاكم (۲/ ۵۸ ح ۲۳۴۸ ، ۳/ ۲۷۳ ح ۵۱۹۲) من حديث الزهري عن عبد الرحمٰن بن كعب عن أبيه وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ، قلت: فيه الزهري مدلس وعنعن والصواب فيه أنه مرسل۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۲۸) و النسائي (۷/ ۳۱۶۔۳۱۷ ح ۴۶۹۳۔۴۶۹۴)۔

الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۹۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی مال چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔'' علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمے رہا، تو پھر آپ آگے بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، اور ایک دوسری روایت میں اسی کا ہم معنی مفہوم روایت کیا گیا ہے، اور فرمایا: ''اللہ نے تمہاری گردن کو آگ سے آزاد کر دیا جیسے تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو آزاد کرا دیا۔ جو کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کی طرف سے اس کا قرض ادا کرتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی گردن کو (آگ سے) آزاد فرمائے گا۔''

۲۹۲۱: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کبر و خیانت اور قرض سے بَری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

۲۹۲۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۲۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کبیرہ گناہوں کے بعد، اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ مرنے کے بعد اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔''

۲۹۲۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((عَلٰى شُرُوْطِهِمْ)). [4]

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے، ایسی صلح کے سوا جو کسی حلال کو حرام کر دے یا کسی حرام کو حلال کر دے، اور اس شرط کے سوا جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢١٣-٢١٤ ح ٢١٥٥) [والدارقطني (٣/ ٧٨ ح ٣٠٦٣) والبيهقي (٦/ ٧٣)] ☆ فيه عبيدالله بن الوليد الوصافي (ضعيف) عن عطية بن سعد العوفي (ضعيف مدلس) عن أبي سعيد به و قال البيهقي في عبيدالله: "هو ضعيف جدًا"۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٥٧٢) و ابن ماجه (٢٤١٢) والدارمي (٢/ ٢٦٢ ح ٢٥٩٥) ☆ وللحديث شواهد۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٢ ح ١٩٧٢٤) وأبو داود (٣٣٤٢)۔ [4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٥٢ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٣٥٣) [و أبو داود (٣٥٩٤) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه وسنده حسن] ☆ سنده ضعيف جدًا و للحديث شواهد عند أبي داود وغيره وهو بها صحيح۔

کر دے، مسلمان اپنی شرطوں پر ثابت ہیں۔‘‘ ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور ان کی روایت ((عَلٰى شُرُوْطِهِمْ)) تک ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۲٤: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَ مَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَ ثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((زِنْ وَارْجِحْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۲۹۲۴: سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور مخرفہ عبدی تجارت کے لیے ہجر سے کپڑا لے کر مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک شلوار کے کپڑے کی ہم سے قیمت طے کی تو ہم نے آپ کو فروخت کر دیا، وہاں ایک آدمی تھا جو اُجرت پر وزن کیا کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ’’وزن کر اور جھکتا وزن کر۔‘‘ (یعنی پورے سے کچھ زیادہ)۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۲۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا نبی ﷺ پر کچھ قرض تھا، آپ ﷺ نے وہ مجھے ادا کیا اور مجھے مزید عطا کیا۔

۲۹۲٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَآءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ، اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَآءُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۲۹۲۶: عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا، آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا، اور فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت فرمائے، قرض کی جزا ہی شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔‘‘

۲۹۲۷: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۹۲۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کسی کا کسی شخص پر کوئی حق ہو، اور وہ (حق لینے والا) اسے مہلت دے تو ہر روز کے بدلے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٢ ح ١٩٣٠٨) و أبو داود (٣٣٣٦) و الترمذي (١٣٠٥) و ابن ماجه (٢٢٢٠) والدارمي (٢/ ٢٦٠ ح ٢٥٨٨)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٤٧) [والبخاري (٤٤٣، ٢٣٩٤) و مسلم (٧١٥)]۔

[3] **حسن**، رواه النسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٧) و ابن ماجه (٢٤٢٤)۔ [4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٤/ ٤٤٢، ٤٤٣ ح ٢٠٢١٩) ☆ فيه الأعمش (ثقة مدلس) عن أبي داود (الأعمي: كذاب) عن عمران به، و حديث بريدة: "من أنظر معسرًا فله بكل يوم مثله صدقة" يغني عنه، رواه أحمد (٥/ ٣٦٠ ح ٢٣٤٣٤) و سنده صحيح وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٢٩) ووافقه الذهبي۔

۲۹۲۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ ﷺ قَالَ: مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ، فَاقْضِ عَنْهُ)). قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَ لَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ: ((اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۹۲۸: سعد بن اطول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے ارادہ کیا کہ میں (یہ رقم) ان پر خرچ کروں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تیرا بھائی اپنے قرض کی وجہ سے محبوس ہے، (پہلے) اس کی طرف سے قرض ادا کرو۔'' وہ بیان کرتے ہیں۔ میں گیا اور اس کی طرف سے قرض ادا کیا، پھر میں واپس آیا تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے سارا قرض ادا کر دیا ہے، صرف ایک عورت باقی رہ گئی ہے جو دو دینار کا مطالبہ کرتی ہے۔ جبکہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔''

۲۹۲۹: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاْطَاَ بَصَرَهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ؟)) قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَ لَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟ قَالَ: ((فِي الدَّيْنِ، وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ [2]

۲۹۲۹: محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر کو جھکایا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر (تعجب سے) فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسی سختی نازل ہوئی۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم دن بھر اور پوری رات خاموش رہے، اور ہم نے خیر ہی خیر دیکھی حتی کہ صبح ہو گئی، محمد (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، وہ کون سا عذاب ہے جو نازل ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرض کے بارے میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، وہ پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو اور اس کے ذمے قرض ہو تو وہ جنت میں نہیں جائے گا، حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔'' احمد۔ اور شرح السنہ میں اس کی مثل ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف** ، رواه أحمد (٥/ ٧ح ٢٠٣٣٦-٢٠٣٣٧ ، ٤/ ١٣٦ ح ١٧٣٥٩ واللفظ له) [وابن ماجه: ٢٤٣٣]
☆عبدالملك أبو جعفر مجهول الحال وللحديث شاهد صحيح عند أحمد (٥/ ٧) وغيره دون قوله: "وترك ثلاثمائة".

[2] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد (٥/ ٢٨٩-٢٩٠ ح ٢٢٨٦٠) والبغوي في شرح السنة (٨/ ٢٠١ ح ٢١٤٥) [والنسائي ٧/ ٣١٤، ٣١٥ح ٤٦٨٨].

بَابُ الشِّرْكَةِ وَ الْوَكَالَةِ

شراکت اور وکالت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۳۰: عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَخرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ، فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما، فَيَقُوْلَا نِ لَهٗ: اَشْرِكْنَا، فَاِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ. وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَ دَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۳۰: زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ انہیں بازار لے جاتے اور غلہ خریدتے، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما انہیں ملتے تو وہ انہیں (عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے) کہتے: ہمیں بھی شریک کرلو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے، وہ انہیں شریک کرلیتے، بسا اوقات انہیں پورے اونٹ کے سامان کا نفع ہو جاتا تو وہ اسے اپنے گھر کی طرف بھیج دیتے، اور عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی تھیں تو آپ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا، اور اس کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔

۲۹۳۱: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ: ((لَا، تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُوْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِى الثَّمَرَةِ)). قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، (انہوں نے مہاجرین سے کہا) تم محنت کرو، ہم تمہیں پیداوار میں شریک کرلیں گے۔ انہوں (مہاجرین) نے کہا: ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔

۲۹۳۲: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (۲۵۰۱)۔

[2] رواه البخاري (۲۳۲۵)۔

[3] رواه البخاري (۳٦٤۲)۔

۲۹۳۲: عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری خرید ے۔اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بکریاں خریدیں،اور پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی، اور ایک بکری اور ایک دینار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیع میں برکت کی دعا فرمائی، پس اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں نفع کماتے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٢٩٣٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، رَفَعَهُ ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ: ((وَجَاءَ الشَّيْطَانُ)) [1]

۲۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:''جب دو شراکت داروں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا تو میں ان کا تیسرا ہوتا ہوں،جب وہ اس سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔'' ابوداود۔اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے:''اور شیطان آ جاتا ہے۔''

٢٩٣٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے تو تم امانت واپس کر دو،اور جو شخص تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔''

٢٩٣٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ: اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ: ((اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب تم میرے وکیل کے پاس جاؤ تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا،اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٣٨٣) و رزين (لم أجده ، و زيادته "وجاء الشيطان" : لم أجده)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦٤ وقال : حسن غريب) و أبو داود (٣٥٣٥) و الدارمي (٢/ ٢٦٤ ح ٢٦٠٠)
☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و قيس بن الربيع ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة ۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٣٢) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس ولم أجد تصريح سماعه ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۳۶: عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ: الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ، وَإِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۳۶: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزوں میں برکت ہے، ایک مدت تک (ادھار) بیع کرنا، مضاربت کرنا، اور گندم میں جو ملانا گھر میں استعمال کے لیے، تجارت کے لیے نہیں۔“

۲۹۳۷: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَآءَ بِهَا وَ بِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک دینار دے کر بھیجا تاکہ وہ اس سے آپ کے لیے قربانی خریدے، اس نے ایک دینار کا مینڈھا خریدا اور دو دینار میں بیچ دیا، وہ پھر واپس گیا اور ایک دینار کی قربانی خریدی، اور وہ قربانی کا جانور اور وہ دینار جو منافع ہوا تھا لے کر حاضر ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، کہ اس کی تجارت میں برکت ڈال دی جائے۔

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٨٩) ☆ فيه نصر بن القاسم: مجهول وصالح: مجهول الحال وقال العقيلي في عبد الرحيم: "مجهول بالنقل، حديثه غير محفوظ" فالسند مظلم و قال الذهبي: "إسناد مظلم والمتن باطل" وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٤٨-٢٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٥٧) [وأبو داود: ٣٣٨٦] ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن وهو "شيخ من أهل المدينة" في رواية أبي داود (٣٣٨٦)۔

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

غصب کرنے اور مستعار لینے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٩٣٨: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا؛ فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ظلم سے بالشت برابر زمین حاصل کرتا ہے تو روزِ قیامت سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔''

٢٩٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلُ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ دھوئے، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں جا کر گودام کا تالا توڑ دیا جائے اور اس کا اناج وغیرہ نکال لیا جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کو جمع و محفوظ رکھتے ہیں۔''

٢٩٤٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ: ((غَارَتْ اُمُّكُمْ)) ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَ اَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے تو آپ کی کسی زوجہ محترمہ نے پلیٹ میں کھانا بھیجا تو جن کے گھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو وہ پلیٹ گر کر ٹوٹ گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلیٹ کے ٹکڑے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٩٨) و مسلم (١٤٠/ ١٦١٠)۔

[2] رواه مسلم (١٣/ ١٧٢٦)۔

[3] رواه البخاري (٥٢٢٥)۔

اکٹھے کیے، اور بکھرے ہوئے کھانے کو اٹھایا، ساتھ میں کہنے لگے: ''تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔'' پھر آپ نے خادم کو روکا حتی کہ اسے اس زوجہ محترمہ کے گھر سے، جن کے گھر آپ تشریف فرما تھے، صحیح پلیٹ دی اور وہ ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس زوجہ محترمہ کے گھر رکھ دی جنہوں نے توڑی تھی۔

٢٩٤١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۴۱: عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ڈاکہ ڈالنے اور مثلہ کرنے (میت کے اعضا کاٹنے) سے منع فرمایا۔

٢٩٤٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَ قَالَ: ((مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ، لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ، وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا، وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ، فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ، وَ اِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ. حَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا. ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَفْعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے چھ رکوعوں اور چار سجدوں سے صحابہ کو (دو رکعت) نماز پڑھائی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی (چمک دار) حالت پر آ چکا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا میں نے اپنی اس نماز میں اسے دیکھ لیا، جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت تھی جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں، اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں اس کی حرارت مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے، پیچھے ہٹ گیا حتی کہ میں نے کھونڈی والے شخص کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا، وہ اپنی کھونڈی سے حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا اگر پتہ چل جاتا تو کہتا: یہ چیزیں کھونڈی سے لٹک گئی تھیں، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا، اور حتی کہ میں نے اس میں بلی والی خاتون بھی دیکھی جس نے اسے باندھ رکھا تھا، وہ اسے خود کھلاتی نہ اسے چھوڑ دیتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، حتی کہ وہ بھوک سے مر گئی، پھر جنت پیش کی گئی، اور یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، حتی کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں اس کا پھل لینا چاہتا تھا کہ تم اسے دیکھ لو، لیکن پھر مجھے ظاہر ہوا کہ میں (ایسے) نہ کروں۔''

---

[1] رواه البخاري (٢٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ٩٠٤)۔

۲۹۴۳: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ اَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۹۴۳: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: مدینہ میں (دشمن کی آمد کا) شور سا اٹھا تو نبی ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مندوب نامی گھوڑا مستعار لیا اور اس پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ''ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی، البتہ ہم نے (تیز رفتاری میں) اسے سمندر پایا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۹۴۴: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۴۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہے جبکہ رگ ظالم کا کوئی حق نہیں۔'' (غیر کی زمین میں کاشتکاری کا کوئی حق نہیں)

۲۹۴۵: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۲۹۴۵: امام مالک نے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۴۶: وَعَنْ اَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا لَا تَظْلِمُوْا، اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى. [4]

۲۹۴۶: ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! ظلم نہ کرو، کسی مسلمان کا مال اس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔''

۲۹۴۷: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۹۴۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٢٧) و مسلم (٤٩/ ٢٣٠٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٦ ح ١٤٩٠٠) و الترمذي (١٣٧٨) و أبو داود (٣٠٧٣)۔

[3] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٧٤٣ ح ١٤٩٥) [والحديث السابق (٢٩٤٤) شاهد له]۔

[4] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٤٩٢، نسخة محققة: ٥١٠٥ و السنن الكبرى ٨/ ١٨٢) والدارقطني (٣/ ٢٦) [و أحمد (٥/ ٧٢-٧٣ ح ٢٠٦٩٥)] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف مشهور و للحديث شواهد عند ابن حبان (١١٦٦) وغيره وهو بها حسن۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٢٣) وقال: حسن صحيح۔

اور جو شخص کوئی لوٹ مار کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

۲۹۴۸: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((جَادًّا)). [1]

۲۹۴۸: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی ہنسی مذاق کے طور پر اسے غصہ دلانے کے لیے نہ لے، جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے تو وہ اسے واپس کر دے۔‘‘ ترمذی، ابوداؤد، اور ابوداؤد کی روایت ((جَادًّا)) تک ہے۔

۲۹۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۹۴۹: سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اپنا مال مسروقہ بالکل اسی حالت میں کسی شخص کے پاس پائے تو وہ شخص اس (کو حاصل کرنے) کا زیادہ حق دار ہے، اور خریدار اس بیچنے والے کا پیچھا کرے گا۔‘‘

۲۹۵۰: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۹۵۰: سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاتھ پر واجب ہے کہ اس نے جو لیا ہے وہ واپس کرے۔‘‘

۲۹۵۱: وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہو گئی تو اس نے وہاں نقصان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’باغبانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دن کے وقت ان کی حفاظت کریں، البتہ جو جانور رات کے وقت نقصان کر دیں تو پھر اس (نقصان) کے ذمہ دار اس کے مالک ہیں۔‘‘

۲۹۵۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) وَقَالَ: ((النَّارُ جُبَارٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۲۹۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’(جانور کے) پاؤں سے ہونے والا نقصان ضائع ہے (اس کا

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٦٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥٠٠٣).

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٣ ح ٢٠٤١٠) و أبو داود (٣٥٣١) والنسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٥) ☆ قتادة مدلس وعنعن و للحديث طريق آخر ضعيف عند أحمد (٢٠٤٠٨) فيه حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن وحديث النسائي (٧/ ٣١٣ ح ٤٦٨٤) يخالفه وسنده صحيح۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦٦ وقال: حسن صحيح) رواه أبو داود (٣٥٦١) و ابن ماجه (٢٤٠٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٧٤٧_٧٤٨ ح ١٥٠٥) و أبو داود (٣٥٧٠) و ابن ماجه (٢٣٣٢) ☆ الزهري مدلس وعنعن۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٩٤) وأعل بما لا يقدح۔

کوئی معاوضہ نہیں)۔'' اور فرمایا: ''آگ (کسی نے اپنی جگہ میں آگ جلائی، اور پھر آندھی اس آگ کو اڑا کر کسی اور جگہ لے گئی اور وہاں آگ لگ گئی تو اس) کا نقصان ہے۔''

۲۹۵۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ عَلٰی مَاشِيَةٍ، فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَ اِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَ لَا يَحْمِلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۹۵۳: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جانوروں کے پاس آئے اور اگر وہاں ان کے مالک کو پائے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر وہ وہاں نہ ہو تو تین دفعہ آواز دے، اگر کوئی شخص اسے جواب دے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر کوئی اسے جواب نہ دے تو وہ خود دودھ دھو کر پی لے لیکن وہ اپنے ساتھ نہ لائے۔''

۲۹۵۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی باغ میں جائے تو ضرورت کے تحت وہاں سے کھا لے لیکن کپڑے میں ڈال کر ساتھ نہ لائے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۵۵: وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ: اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: ((بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۵۵: امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر اس سے کچھ زرہیں مستعار لیں تو اس نے کہا: محمد (ﷺ)! غصب کے طور پر لینا چاہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ قابل واپسی، ادھار کے طور پر۔''

۲۹۵۶: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِیٌّ، وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۹۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عاریۃ'' لی ہوئی چیز واپس کی جائے، عطا کے طور پر ملی ہوئی چیز (دودھ دینے والا جانور) واپس لوٹا دی جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن تاوان بھرنے والا ہے۔''

۲۹۵۷: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِی النَّخْلَ؟)) قُلْتُ: اٰكُلُ قَالَ: ((فَلَا تَرْمِ، وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِیْ اَسْفَلِهَا)). ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٩) [والترمذي (١٢٩٦)] ☆ قتادة مدلس وعنعن وأما الحسن البصري فروايته عن سمرة صحيحة لأنه كان يروي عن كتاب سمرة و الرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح فيه۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٨٧) و ابن ماجه (٢٣٠١) ☆ يحيى بن سليم الطائفي صدوق، ضعيف عن عبيدالله وصحيح الحديث عن غيره۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٦٢) ☆ شريك القاضي عنعن وللحديث شواهد ضعيفة. و حديث الحاكم (٢/ ٤٧) يخالفه و سنده حسن۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٦٥) و أبو داود (٣٥٦٥)۔

((اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۵۷: رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چھوٹا سا لڑکا تھا اور میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینک رہا تھا، تو مجھے (پکڑ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لڑکے! تم نے کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکے؟“ میں نے عرض کیا، کھجوریں کھانے کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پتھر نہ مارو، جو نیچے گری ہوں ان میں سے کھاؤ۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا کی: ”اے اللہ! اس کے پیٹ کو بھر دے۔“

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقْطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور عمرو بن شعیب کی حدیث کو ہم انشاء اللہ ”باب اللقطة“ میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۵۸: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ، خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۵۸: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تھوڑی سی بھی زمین ناحق وصول کرے گا تو روزِ قیامت اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔“

۲۹۵۹: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۹۵۹: یعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ناحق کچھ زمین حاصل کرتا ہے تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ حشر کے میدان میں اس کی مٹی اٹھائے رکھے۔“

۲۹۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوِّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٨٨ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٢٦٢٢) و ابن ماجه (٢٢٩٩) ☆ فيه ابن أبى الحكم: لم يوثقه غير الترمذي فهو "مستور" كما قال صاحب التقريب۔ ٥ حديث عمرو بن شعيب يأتي (٣٠٣٦)۔ [2] رواه البخاري (٣١٩٦)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد ٤/ ١٧٢، ١٧٣ ح ١٧٧٠١) [وعبد بن حميد: ٤٠٦]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٧٣ ح ١٧٧١٤) [و عبد بن حميد (٤٠٧) وابن حبان (الموارد: ١١٦٧)] ☆ فيه الربيع بن عبدالله: و ثقه ابن حبان (٦/ ٢٩٩) وحده، انظر تعجيل المنفعة (١/ ١٢٥ وقال ابن حبان: "يشبه أن يكون هذا هو ابن خطاف الأحدب" و ابن خطاف: صدوق و لكن صنيع الحافظ ابن حجر يدل على ان الربيع بن عبد الله غير ابن خطاف والله أعلم و للحديث شاهد عند الطبراني فى الكبير (٢٢/ ٢٧١ح ٦٩٣) والصغير (٢/ ١٠٣) و لم يذكر "ان يحقره" إلخ و سنده ضعيف، فيه إسماعيل بن أبي خالد: مدلس وعنعن۔

۲۹۶۰: یعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے ناحق بالشت برابر زمین پر قبضہ کیا تو اللہ عزوجل اسے حکم دے گا کہ وہ ساتوں زمینوں تک اسے کھودے، پھر روزِ قیامت تک، حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جانے تک، اسے اس کا طوق پہنا دیا جائے گا۔''

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٩٦١: عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم چیز کے متعلق شفعہ کا فیصلہ فرمایا، اور جب حد بندی ہو جائے اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔''

٢٩٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ: ((لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ شَآءَ اَخَذَ وَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَاَحَقُّ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۶۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم ہر مشترکہ چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا، وہ مکان ہو یا باغ: ''اس شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع کیے بغیر اسے فروخت کر دے، پھر اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو ترک کر دے، پھر اگر وہ فروخت کرتے وقت اسے اطلاع نہ کرے تو وہ (دوسرا شراکت دار) اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

٢٩٦٣: وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۹۶۳: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے۔''

٢٩٦٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۹۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے۔''

---

[1] رواه البخاري (٢٢١٣)۔

[2] رواه مسلم (١٣٤/١٦٠٨)۔

[3] رواه البخاري (٢٢٥٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦٣) و مسلم (١٣٦/١٦٠٩)۔

۲۹۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب راستے (کے عرض) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اس کا عرض سات ہاتھ رکھا جائے گا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۹۶۶: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْعَقَارًا، قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهُ فِيْ مِثْلِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۹۶۶: سعید بن حُریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے جو شخص کوئی گھر یا کوئی زمین فروخت کرے تو ممکن ہے کہ اس (کی بیع) کے لیے برکت نہ رکھی جائے الا یہ کہ وہ (رقم) کو اسی طرح کی چیز میں لگائے۔“

۲۹۶۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ غَآئِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۹۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر وہ کہیں گیا ہوا ہے تو اس کا انتظار کیا جائے گا جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔“

۲۹۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۲۹۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شراکت دار شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہو سکتا ہے۔“

۲۹۶۹: قَالَ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ. [5]

۲۹۶۹: ابن ابی ملیکہ کی سند سے نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۹۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ

---

[1] رواه مسلم (١٤٣/ ١٦١٣)۔

[2] **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٤٩٠) و الدارمي (٢/ ٢٧٣ ح ٢٦٢٨)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٠٣ ح ١٤٣٠٣) و الترمذي (١٣٦٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥١٨) وابن ماجه (٢٤٩٤) و الدارمي (٢/ ٢٧٣ ح ٢٦٣٠)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٧١)۔ [5] **حسن**، انظر الحديث السابق (٢٩٦٨)۔

وَالْبَهَآئِمُ غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ)). [1]

۲۹۷۰: عبداللہ بن حُبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“ ابوداؤد۔ اور فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے، یعنی: ”جس نے ناحق طور پر کسی جنگل سے بیری کا درخت کاٹ ڈالا جس کے نیچے مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۷۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۲۹۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب زمین کی حدود متعین ہو جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں، اور اسی طرح کنوئیں اور پیوند لگی کھجور میں شفعہ نہیں۔

[1] **حسن**، رواہ أبو داود (۵۲۳۹)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواہ مالك (۲/ ۷۱۷ ح ۱۴۵۹) ☆ أبو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ولد بعد شهادة سيدنا عثمان رضي الله عنه فالسند منقطع و في الباب عن عمر رضي الله عنه (انظر السنن الكبرى للبيهقي ۶/ ۱۰۵)۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کا بیان

مساقات: کسی کام کرنے والے کو باغ وغیرہ کا قبضہ دینا اور کہنا کہ ان کی دیکھ بھال کر اور پانی لگا، اس کی آمدنی میں سے اتنا حصہ تیرا ہو گا۔
مزارعت: ایک شخص اپنا رقبہ زمین دوسرے کو دیتا ہے کہ وہ اس میں کاشت کرے اور وہ آمدنی میں سے اتنے متعین حصہ کا مستحق ہو گا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۷۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا اِلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا. [1]

۲۹۷۲: عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو خیبر کے نخلستان اور اس کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اپنے اموال سے ان میں کام کریں، اور اس کی پیداوار کا نصف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو گا۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر یہودیوں کو دیا کہ وہ وہاں کام کریں اور کاشت کاری کریں اور اس کی پیداوار کا نصف انہیں ملے گا۔

۲۹۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْهَا فَتَرَكْنَا مِنْ اَجْلِ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۷۳: عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں، ہم مخابرت کیا کرتے تھے اور ہم اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، حتیٰ کہ رافع بن خدیج ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اسے منع فرمایا ہے۔ لہذا ہم نے اس وجہ سے ترک کر دیا۔

۲۹۷۴: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ ؓ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبَعَاءِ اَوْ شَیْءٍ یَسْتَثْنِیْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَیْفَ هِیَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِیْرِ؟ فَقَالَ: لَیْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَانَ الَّذِیْ نُهِیَ عَنْ ذَالِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یُجِیْزُوْهُ لِمَا فِیْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (٥/ ١٥٥١) و البخاري (٢٢٨٥)۔

[2] رواه مسلم (١٠٦/ ١٥٤٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٤٦) و مسلم (١١٥/ ١٥٤٧)۔

۲۹۷۴: حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میرے دو چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، لیکن وہ برساتی نالے کے آس پاس اگنے والی کھیتی یا کوئی اور چیز مستثنیٰ کر لیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ درہم و دینار کے بدلے دینے میں کیا حکم رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس وجہ سے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اگر حلال وحرام کے متعلق جاننے والا صاحب فہم وفراست اس کا جائزہ لے تو وہ بھی اس میں موجود دھوکے کے پیش نظر اسے جائز قرار نہ دے۔

۲۹۷۵: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلاً وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِیْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِیْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اہل مدینہ زیادہ تر کاشتکار تھے، ہم میں سے کوئی اپنی زمین کرائے پر دیتا تو یوں کہتا: یہ قطعہ زمین میرا ہے اور یہ تیرا، بسا اوقات یہ قطعہ زمین پیداوار دیتا اور یہ نہ دیتا، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔

۲۹۷۶: وَعَنْ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُوْسٍ: لَوْتَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْهُ. قَالَ: اَیْ عَمْرُو! اِنِّیْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَ اِنَّ اَعْلَمَهُمْ، اَخْبَرَنِیْ- يَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما- اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلٰكِنْ قَالَ: ((اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۷۶: عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے طاؤس سے کہا: کاش کہ آپ مخابرہ چھوڑ دیں، کیونکہ عام گمان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے فرمایا: عمرو! میں انہیں زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں، اور بے شک ان میں بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بطور احسان مفت زمین دے دے تو وہ اس کے لیے معین مقدار میں اجرت لینے سے بہتر ہے۔''

۲۹۷۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی زمین ہو تو وہ اسے کاشت کرے یا بطور احسان اسے اپنے بھائی کو دے دے، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔''

۲۹۷۸: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ وَرَاٰی سِكَّةً وَّشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۲۹۷۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ہل یا کوئی آلہ زراعت دیکھا تو کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی قوم کے جس گھر میں یہ چیزیں گھس آتی ہیں، تو اللہ انہیں ذلت سے دوچار کر دیتا ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٣٢) و مسلم (١١٧/ ١٥٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٠) و مسلم (١٢٠-١٢١/ ١٥٥٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٤٠) و مسلم (٩٦/ ١٥٣٦)۔ [4] رواه البخاري (٢٣٢١)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۹۷۹: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۹۷۹: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو زرعی پیداوار سے اسے کچھ نہیں ملے گا، وہ صرف خرچے کا حق دار ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۸۰: عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِيْنَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِيْ بَكْرٍ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيْرِيْنَ. وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۸۰: قیس بن مسلم، ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں، تمام مہاجر مدینہ میں تہائی یا چوتھائی حصے پر زراعت کرتے تھے، علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، آل ابوبکر، آل عمر اور آل علی اور ابن سیرین نے زراعت کی، اور عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں، میں زراعت میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ شراکت کیا کرتا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج مہیا کرے گا تو نصف پیداوار وہ لے گا اور اگر وہ بیج مہیا کریں گے تو ان کے لیے اتنا حصہ ہوگا۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٦٦) و ابو داود (٣٤٠٣) [وابن ماجه: ٢٤٦٦] ☆ أبو إسحاق عنعن و عطاء لم يسمع من رافع بن خديج رضي الله عنه۔ [2] رواه البخاري (كتاب الحرث والمزارعة باب: ٨ قبل ح ٢٣٢٨ تعليقًا) [وعبدالرزاق فى المصنف (٨/ ١٠٠ ح ١٤٤٧٦) وابن حجر في تغليق التعليق (٣/ ٣٠٠)]۔

بَابُ الْإِجَارَةِ

اجارہ کا بیان

اجارہ: معلوم مدت کے لیے کام کرنے اور اس کی نقد رقم کی صورت میں اجرت ادا کرنے کے معاہدے کا نام ''اجارہ'' ہے۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۹۸۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۸۱: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا اور مؤاجرت (ٹھیکے) پر کام کرنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

۲۹۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ احْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے تو پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

۲۹۸۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ)) فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: وَاَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۲۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔'' آپ کے صحابہ نے عرض کیا: آپ نے بھی؟ فرمایا: ''ہاں! میں بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔''

۲۹۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اَعْطٰى بِیْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۲۹۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ روزِ قیامت میں خود ان سے جھگڑوں گا: ایک وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر اسے توڑ ڈالے، وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ آدمی جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھے تو اس سے پورا کام لے لیکن اسے اجرت نہ دے۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۱۹/ ۱۵۴۹)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (۵۶۹۱) و مسلم (۶۵/ ۱۲۰۲)۔

[3] رواہ البخاري (۲۲۶۲)۔ [4] رواہ البخاري (۲۲۲۷)۔

۲۹۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوْا بِمَاءٍ، فِيْهِمْ لَدِيْغٌ ـ اَوْسَلِيْمٌ ـ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَآءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَّاقٍ؟ اِنَّ فِي الْمَآءِ رَجُلًا لَدِيْغًا اَوْسَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرِأَ فَجَآءَ بِالشَّاءِ اِلَى اَصْحَابِهٖ، فَكَرِهُوْا ذَالِكَ، وَ قَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا، حَتّٰى قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنَّ اَحَقَّ مَآ اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ))**. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: **((اَصَبْتُمْ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا))**. [1]

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کا پانی (کے گھاٹ) کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں ایک آدمی تھا جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا، اس پانی پر آباد لوگوں میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ ہماری آبادی میں ایک آدمی ہے جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے، ان (صحابہ کرام) میں سے ایک آدمی گیا اور کچھ بکریوں کے عوض اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی اور بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا، اور کہا: کیا تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی؟ حتی کہ وہ مدینہ پہنچ گئے، تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز پر تم اجرت لینے کے سب سے زیادہ حق دار ہو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔'' اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ''تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۹۸٦: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا: اِنَّآ اُنْبِئْنَآ اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْرُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَجَآءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ: فَكَاَنَّمَآ اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطُوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ: لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: **((كُلْ، فَلَعَمْرِيْ، لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۸٦: خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ رہے تھے، تو ہم ایک عرب قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہمیں پتہ چلا کہ تم اس آدمی سے خیر (یعنی قرآن) لے کر آ رہے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون شخص جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، وہ اس جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے تو میں نے تین روز صبح وشام اس پر سورۂ فاتحہ کا دم کیا، میں اپنی تھوک (منہ میں) جمع کر لیتا پھر اسے (اس مجنون پر) تھوک دیتا، راوی بیان کرتے ہیں، اس کی بیماری اور دیوانگی جاتی رہی تو انہوں نے مجھے اجرت دی تو میں نے کہا: نہیں، (میں اسے نہیں لوں گا)

[1] رواه البخاري (٥٧٣٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢١٠ـ٢١١ ح ٢٢١٧٩ـ٢٢١٨٠) و أبو داود (٣٤٢٠)۔

حتی کہ میں نبی ﷺ سے پوچھ لوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری عمر کی قسم! کھاؤ، کچھ ایسے ہیں جو جھوٹے دم کے ذریعے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے اچھے دم سے کھایا۔“

۲۹۸۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۸۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مزدور کو اس کی اجرت، اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔“

۲۹۸۸: وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَ اِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ فِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ [2]

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سائل کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر آئے۔“ احمد، ابوداود۔ اور مصابیح میں مرسل روایت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۸۹: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ: ﴿طٰسٓمّٓ﴾ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى، قَالَ: ((اِنَّ مُوْسٰى علیہ السلام اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ، اَوْعَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۹۸۹: عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے ”سورہ طٰسٓمّٓ“ تلاوت فرمائی حتی کہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت اور شکم سیری کی خاطر اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال مزدوری پر لگائے رکھا۔“

۲۹۹۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَ الْقُرْاٰنَ وَ لَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۹۹۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک آدمی نے ایک کمان مجھے بطور ہدیہ دی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ میں اسے کتاب اور قرآن کی تعلیم دیا کرتا تھا، اور وہ کوئی مال نہیں، میں اس سے اللہ کی راہ میں تیراندازی کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق ڈال دیا جائے تو پھر اسے قبول کر لے۔“

---

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٤٤٣)۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٠) و أبوداود (١٦٦٥) [وابن خزيمة: ٢٤٦٨] ☆ وللحديث شواهد وهو بها حسن، انظر تلخيص نيل المقصود (ص ٣٣٤ ح ١٦٦٥)۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (لم أجده) و ابن ماجه (٢٤٤٤) ☆ فيه مسلمة بن علي: متروك و الحديث ضعفه البوصيري۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤١٦) و ابن ماجه (٢١٥٧)۔

بَابُ اِحْيَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ)). قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰی بِهٖ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِيْ خِلَافَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی بنجر (بے آباد) زمین کو، جو کہ کسی کی ملکیت نہ ہو، آباد کرے تو وہ (اس کا) زیادہ حق دار ہے۔“ عروہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۹۹۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”چراگاہ تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“

۲۹۹۳: وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ)). فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی يَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ)). فَاسْتَوْعَی النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَّهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۹۹۳: عروہ بیان کرتے ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ کا حرہ کے برساتی نالے کے بارے میں ایک انصاری آدمی سے جھگڑا ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زبیر! پہلے تم سیراب کرلو، پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔“ انصاری بولنے لگا: کیونکہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا، پھر فرمایا: ”زبیر! پہلے تم سیراب کرو، پھر پانی روک رکھو حتی کہ وہ منڈیر تک پہنچ جائے، پھر اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دے۔“ یوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح حکم میں (فی الحقیقت) زبیر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا حق دے دیا۔ جبکہ انصاری نے (قول فیصل پر معترض ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا، حالانکہ آپ نے پہلے ایسا حکم دیا تھا جس میں دونوں کے لیے وسعت تھی۔

---

[1] رواه البخاري (٢٣٣٥)۔

[2] رواه البخاري (٢٣٧٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٩) و مسلم (١٣٩/ ٢٣٥٧)۔

۲۹۹٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ، لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 1

۲۹۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زائدازضرورت گھاس روکنے کے لیے زائدازضرورت پانی مت روکو۔“

۲۹۹٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَآءٍ لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 2

۲۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں، جن سے اللہ روزِ قیامت کلام کرے گا نہ نظرِ رحمت سے ان کی طرف دیکھے گا: وہ آدمی جس نے مال پر قسم اٹھائی ہو کہ اسے تو اس سے، جتنی تم دے رہے ہو، زیادہ قیمت ملتی ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر جائے، اور تیسرا وہ شخص جس نے زائدازضرورت پانی روک رکھا ہو، اللہ فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم رکھوں گا جیسا کہ تو نے زائدازضرورت پانی روک لیا تھا۔ حالانکہ اسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔“

وَذُكِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ ﷺ فِیْ ”بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ“.

اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت باب المنهی عنها من البیوع میں ذکر کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۲۹۹٦: عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَاطَ حَآئِطًا عَلَی الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۲۹۹۶: حسن رحمہ اللہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی (بنجر) زمین پر چاردیواری کر لے تو وہ قطعہ زمین اس کا ہے۔“

۲۹۹۷: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 4

۲۹۹۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جاگیر میں کچھ کھجوروں کے درخت عطا

---

1 متفق علیه، رواه البخاري (٢٣٥٤) و مسلم (٣٧/ ١٥٦٦)۔

2 متفق علیه، رواه البخاري (٢٣٦٩) و مسلم (١٧٣ / ١٠٨) ٥ حدیث جابر تقدم: ٢٨٥٨۔

3 **إسناده ضعیف**، رواه أبو داود (٣٠٧٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

4 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٠٦٩)۔

فرمائے۔

۲۹۹۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ ؓ حُضْرَ فَرَسِہٖ، فَاَجْرٰی فَرَسَہٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ فَقَالَ: ((اَعْطُوْہُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۹۹۸: ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زبیر ؓ کے لیے ان کے گھوڑے کی دوڑ تک مسافت کا رقبہ جاگیر میں عطا کیا، انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا حتی کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں تک کوڑا پہنچا ہے وہاں تک رقبہ اسے عطا کر دو۔''

۲۹۹۹: وَعَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَہٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ: فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَۃَ قَالَ: ((اَعْطِہَا اِیَّاہُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❷

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرموت (یمن) کے علاقے میں انہیں جاگیر دی، وہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے معاویہ ؓ کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ''وہ انہیں دے آؤ۔''

۳۰۰۰: وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَأْرِبِیِّ اَنَّہٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَہُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَأْرِبَ فَاَقْطَعَہٗ اِیَّاہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَہُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ: فَرَجَعَہٗ مِنْہُ قَالَ وَسَاَلَہٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاکِ؟ قَالَ: ((مَالَمْ تَنَلْہُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ)).رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۳۰۰۰: ابیض بن حمال مار بی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ سے مارب کی نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی تو آپ نے وہ اسے عطا کر دی، جب وہ آدمی واپس مڑا تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے تو اسے دائمی چیز عطا فرما دی، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے اس سے واپس لے لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پیلو کے درختوں کی زمین کس قدر دور جا کر گھیر لی جائے؟ فرمایا: ''جہاں اونٹ نہ پہنچ پائیں۔''

۳۰۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَآءُ فِیْ ثَلَاثٍ فِی الْمَآءِ وَ الْکَلَاءِ، وَالنَّارِ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ ❹

۳۰۰۱: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان تین چیزوں: پانی، گھاس اور آگ میں، حصہ دار ہیں۔''

۳۰۰۲: وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ ؓ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَایَعْتُہٗ فَقَالَ: ((مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَآءٍ لَّمْ یَسْبِقْہُ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہٗ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۰۷۲) ☆ عبدالله العمري حسن الحديث عن نافع وضعيف الحديث عن غيره۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۳۸۱ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (۲/ ۲۶۹ ح ۲۶۱۲)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۳۸۰ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (۲۴۷۵) والدارمي (۲/ ۲۶۹ ح ۲۶۱۱)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (۳۴۷۷ وسنده صحيح) و ابن ماجه (۲۴۷۲ وسنده ضعيف جدًا)۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (۳۰۷۱)۔

۳۰۰۲: اسمر بن مُضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بیعت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے پانی (چشمے) پر، جہاں کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو، پہلے پہنچ جائے تو وہ پانی اسی کا ہے۔''

٣٠٠٣: وَعَنْ طَاوُوْسٍ، مُرْسَلاً: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَلَهُ وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶

۳۰۰۳: طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کر لے تو وہ اسی کی ہے۔ اور قدیم بنجر زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، پھر وہ میری طرف سے تمہارے لیے ہے۔''

٣٠٠٤: وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَ النَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ)). ❷

۳۰۰۴: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں کچھ گھر بطور جاگیر عطا کیے، وہ انصار کے گھروں اور نخلستان کے درمیان تھے، بنو عبد بن زہرہ نے کہا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہم سے دور کر دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''تب اللہ نے مجھے مبعوث ہی کیوں کیا ہے، بے شک اللہ اس امت کو پاک نہیں کرتا جس میں ان کے ضعیف شخص کو اس کا حق نہ دلایا جائے۔''

٣٠٠٥: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُّمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۰۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیل مہزور کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس کو روکا جائے حتیٰ کہ وہ (پانی) ٹخنوں تک پہنچ جائے، پھر بالائی حصے سے نشیبی حصے کو پانی چھوڑا جائے۔

٣٠٠٦: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ، فَكَانَ سَمُرَةُ رضي الله عنه يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ: ((فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا)) اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ، فَاَبٰى فَقَالَ: ((اَنْتَ مُضَآرٌّ)) فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ: ((اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضي الله عنه: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا)) فِيْ بَابِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (٤/ ٤٥) عن سفيان (بن عيينة) عن طاؤس رحمه الله به ـ ☆ السند مرسل ـ ❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٧١ بعد ح ٢١٨٩) [والشافعي في الأم ٤/ ٤٥، ٥٠ وسنده مرسل أي ضعيف لإرساله] ☆ وله شاهد ضعيف عند الطبراني في المعجم الكبير، فيه عبد الرحمٰن بن سلام عن سفيان عن يحيى بن جعدة عن هبيرة بن يريم عن ابن مسعود، و شاهد آخر ضعيف عند الخطيب (٤/ ١٨٨)ـ

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٣٩) و ابن ماجه (٢٤٨٢)ـ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٣٦)ـ

☆ قال ابن التركماني: ''ذكر ابن حزم أنه منقطع لأن محمد بن علي لا سماع له من سمرة'' (الجوهر النقي ٦/ ١٥٧)

o حديث جابر تقدم (١٩١٦) و حديث سعيد بن زيد تقدم (٢٩٤٤) و حديث أبي صرمة يأتي (٥٠٤٢)ـ

الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ . وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ)) فِىْ بَابِ مَايُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ.

۳۰۰۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے کھجوروں کے کچھ درخت ایک انصاری شخص کے باغ میں تھے، اور اس کے بچے بھی اس شخص کے ساتھ (باغ میں) تھے، سمرہ رضی اللہ عنہ جب اس شخص کے پاس جاتے تو وہ ان سے تکلیف محسوس کرتا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ساری بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تا کہ وہ اسے فروخت کر دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، آپ نے مطالبہ کیا کہ ان درختوں کے بدلہ میں کسی اور جگہ لے لو، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، فرمایا: ''اسے ہبہ کر دو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب کے انداز میں فرمایا کہ ''تمہیں (جنت میں) یہ کچھ ملے گا۔'' انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تکلیف پہنچانے والے ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری شخص سے فرمایا: ''جاؤ اور اس کے کھجوروں کے درخت کاٹ دو۔'' اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔'' سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ''باب الغصب'' میں ذکر کی گئی ہے۔ اور ہم ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جس نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو اللہ اسے تکلیف پہنچائے گا۔'' ''باب ما ينهى عن التهاجر'' میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۰۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ؟ قَالَ: ((اَلْمَآءُ وَ الْمِلْحُ وَ النَّارُ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَآءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ؟ قَالَ: ((يَاحُمَيْرَاءُ! مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَ مَنْ اَعْطٰى مِلْحًا، فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَاطَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ، وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَآءُ، فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً، وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی، نمک اور آگ۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پانی کی اہمیت وضرورت کا تو ہمیں پتہ ہے، لیکن نمک اور آگ کی تو وہ صورت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمیراء! جس شخص نے آگ دی تو گویا اس نے اس آگ سے پکنے والی تمام چیزیں، صدقہ کیں۔ اور جس نے نمک دیا تو گویا اس نمک نے جن چیزوں کو لذیذ بنایا وہ تمام چیزیں اس نے صدقہ کیں۔ جس شخص نے پانی کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اور جس نے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں کسی مسلمان کو پانی کا گھونٹ پلا دیا تو گویا اس نے اسے زندگی عطا کر دی۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٧٤) ☆ علي بن زيد بن جدعان: ضعيف و زهير بن مرزوق: مجهول، وعلي بن غراب: مدلس، وللحديث شاهدان ضعيفان۔

بَابُ الْعَطَايَا

عطیات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۰۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)). فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کی کچھ زمین عمر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے خیبر کی جو زمین ملی ہے اس سے پہلے اتنا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس کا اصل مال تم رکھ لو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے صدقہ کیا کہ اس کے اصل کو بیچا جائے گا نہ ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی وراثت میں تقسیم ہو گا اور اس کی پیداوار کو فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کو آزاد کرانے، اللہ کی راہ میں، مسافر پر اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے گا، اور اس کی سرپرستی و نگرانی کرنے والے پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس میں سے بھلے طریقے سے کھائے یا ذخیرہ نہ کرتے ہوئے دوسروں (اہل خانہ وغیرہ) کو بھی کھلائے۔'' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

۳۰۰۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ (عمر بھر کا عطیہ) جائز ہے۔''

۳۰۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ، عمریٰ لینے والے کے وارثوں کی میراث ہے۔''

۳۰۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا، لَا يَرْجِعُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۳۷) و مسلم (۱۵/ ۱۶۳۲)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۶۲۶) و مسلم (۳۲/ ۱۶۲۶)۔
[3] رواه مسلم (۳۱/ ۱۶۲۵)۔

اِلَى الَّذِیْ اَعْطَاهَا، لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَّقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص اور اس کی اولاد کو عمریٰ دیا گیا تو وہ انہی کا ہے جن کو دیا گیا، وہ دینے والے کو واپس نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہوگئی ہے۔“

۳۰۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّقُوْلَ: هِیَ لَكَ وَ لِعَقِبِكَ فَاَمَّآ اِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۰۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمریٰ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: یہ (عمریٰ) تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے، اور اگر وہ کہے کہ جب تک تو زندہ رہے یہ چیز تیری ہے، تو پھر (اس کی وفات کے بعد) یہ اس کے مالک کو واپس مل جائے گی۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۰۱۳: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دو نہ عمریٰ کے طور پر، جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی یا عمریٰ کے طور پر تو وہ اس کے وارثوں کی ہے۔“

۳۰۱٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمریٰ، جس شخص کو عمریٰ دیا جائے اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا اور رقبیٰ، جس شخص کو رقبیٰ دیا جائے وہ اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۱۵: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَیْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَلِعَقِبِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے اموال کی حفاظت کرو اور انہیں خراب نہ کرو، کیونکہ جس شخص نے عمریٰ دیا تو وہ اسی شخص کا ہے جس کو عمریٰ دیا گیا اس کی زندگی میں بھی، اس کے مرنے کے بعد بھی اور اس کے ورثا کا ہے۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٢٥) و مسلم (٢٠/ ١٦٢٥)۔ [2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٢٥) و مسلم (٢٣/ ١٦٢٥)۔ [3] **إسناده صحیح**، رواه ابو داود (٣٥٥٦)۔ [4] **صحیح**، رواه أحمد (٣/ ٣٠٣ ح ١٤٣٠٤) والترمذي (١٣٥١ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٥٨)۔ [5] رواه مسلم (٢٦/ ١٦٢٥)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٠١٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٠١٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ ہلکا سا احسان اور اچھی خوشبو ہے۔''

٣٠١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٣٠١٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو (کے تحفے) کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

٣٠١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ)) [3] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

٣٠١٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہبہ واپس لینے والا، قے کر کے اسے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں؟''

٣٠١٩: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ: ((اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَارْجِعْهُ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: اِنَّهٗ قَالَ: ((اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلٰى. قَالَ: ((فَلَا اِذَنْ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ)). قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٠/ ٢٢٥٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٩٢٩)۔

[3] رواه البخاري (٢٦٢٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٨٦) و مسلم (١٣/ ١٦٢٣)۔

۳۰۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (برابر) اس طرح کا ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس لے لو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ سارے تیرے ساتھ مساوی حسن سلوک کریں؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تم ایسے کیوں نہیں کرتے؟''

ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں حتی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا لو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عرض کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے اور اللہ کے رسول! اس نے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۰۲۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَّلَدِهٖ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ہبہ کر کے واپس نہیں لے سکتا، البتہ والدین اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لے سکتے ہیں۔''

۳۰۲۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا، اِلَّا الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ. وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ. [2]

۳۰۲۱: ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے، مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دیتا ہے، اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے، حتی کہ شکم سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے، پھر اسے کھانے لگتا ہے۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٢٦٤ ح ٣٧١٩) و ابن ماجه (٢٣٧٨)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٥٣٩) و الترمذي (٢١٣٢) والنسائي (٦/ ٢٦٥ ح ٣٧٢٠) و ابن ماجه (٢٢٧٧)۔

٣٠٢٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

٣٠٢٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے ایک نوعمر اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس کے عوض اسے چھ نوعمر اونٹنیاں دیں، لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹ بطور ہدیہ پیش کیا تو میں نے اس کے عوض اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ اب میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا ہدیہ ہی قبول کروں گا۔''

٣٠٢٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٠٢٣: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو کوئی عطیہ دیا جائے اور وہ کشائش پائے تو اس کا بدلہ دے اور جو شخص کشائش نہ پائے تو وہ اس کی تعریف کرے، کیونکہ جس نے تعریف کی تو اس نے شکریہ ادا کیا، اور جس نے (احسان کو) چھپایا تو اس نے ناشکری کی، اور جو شخص ایسی چیز ظاہر کرنے کی کوشش کرے جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو سوٹ پہننے والے کی طرح ہے (دہرا جھوٹ بولنے والے کی طرح ہے)۔''

٣٠٢٤: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

٣٠٢٤: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے کہا: ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا)) ''اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے'' تو اس نے اس کی بہت اچھی تعریف کی۔''

٣٠٢٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

٣٠٢٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا، اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہ کیا۔''

٣٠٢٦: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَارَأَيْنَا

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٤٥ وقال: حسن صحيح، وسنده حسن و للفظ له) و أبو داود (٣٥٣٧) والنسائي (٦/ ٢٨٠ ح ٣٧٩٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٣٤ بلون آخر و قال: حسن غريب، وسنده ضعيف) وأبو داود (٤٨١٣ وسنده ضعيف) ☆ فيه شرحبيل بن سعد الأنصاري، شيخ عمارة: "وثقه ابن حبان و ضعفه جمهور الأئمة" (مجمع الزوائد ٤/ ١١٥)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٣٥) ☆ سليمان التيمي مدلس و عنعن ولبعض الحديث شواهد۔ [4] **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٢ ح ١١٣٠٠) والترمذي (١٩٥٥ وقال: حسن)۔

قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَأِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ: ((لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ❶

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مہاجر صحابہ کرام آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جس قوم کے ہاں قیام پذیر ہیں وہ مال کثیر ہونے کی صورت میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے اور مال قلیل ہونے کی صورت میں بہترین غم خوار ہونے میں اپنی مثال نہیں رکھتے، انہوں نے ہمیں کام کرنے سے روک رکھا ہے اور منفعت میں برابر شریک کر رکھا ہے۔ حتی کہ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارا اجر وہی لے جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک تم ان کے لیے اللہ سے دعائیں کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے تو ایسے نہیں ہوگا۔“ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ عداوت دور کر دیتا ہے۔“

۳۰۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۰۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ سینے کا کینہ دور کر دیتا ہے، اور پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کے کھر کا ایک حصہ ہی ہو۔“

۳۰۲۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ)). ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ: اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ.

۳۰۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں واپس نہیں کی جانی چاہییں، تکیہ، تیل اور دودھ۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا کہ تیل سے خوشبو مراد ہے۔

۳۰۳۰: وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. ❺

۳۰۳۰: ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔“ ترمذی، روایت مرسل ہے۔

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٧)۔ ❷ **إسناده موضوع**، [رواه القضاعي في مسند الشهاب (١/ ٣٨٣ ح ٦٦٠) وفيه أبو يوسف يعقوب بن محمد بن عبيد الكوفي الأعشي: كذاب رجل سوء، و فى السند علل أخرى]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٣٠ وقال: غريب) ☆ فيه أبو معشر نجيح السندي: ضعيف۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٠)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٩١) ☆ السند مرسل و فيه علل أخرى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٠٣١: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ: اِنْحَلِ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَأَشْهِدْلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ: اَشْهِدْلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَهٗ اِخْوَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَآ اَعْطَيْتَهٗ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَآ اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کر دو اور رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو عرض کیا: فلاں کی بیٹی (یعنی میری اہلیہ) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے اور بھی بھائی ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے جو اس لڑکے کو دیا ہے وہ ان سب کو بھی دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو مناسب نہیں، اور میں تو صرف حق بات پر ہی گواہی دیتا ہوں۔“

٣٠٣٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ)). ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْيَانِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [2]

۳۰۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب پہلا پہلا پھل آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر لگاتے اور دعا فرماتے: ”اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کا آغاز دکھایا ہے اسی طرح ہمیں اس کا اختتام بھی دکھانا۔ پھر آپ اسے اپنے پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دے دیتے۔

---

[1] رواه مسلم (١٩/ ١٦٢٤)۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٢٣٤ ح ٤٦٣) ☆ فيه عبدالرحمن بن يحيى بن سعيد العذري : متروك فالسند ضعيف جدًا، وخالفه عبد الله بن وهب فرواه عن يونس بن يزيد الأيلي عن الزهري مرسلاً وهو الصواب۔

بَابُ اللُّقْطَةِ

لُقطہ کا بیان

لقطہ: ایسی چیز کو کہتے ہیں جو ایسی جگہ سے ملے جو کسی شخصی ملکیت میں نہ ہو۔ مثلاً: راستے میں پیسے وغیرہ مل جائیں اور ان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اسے اٹھا لینا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٠٣٣: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)). قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((هِيَ لَكَ، أَوْ لِأَخِيْكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ)). قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)). [1]

٣٠٣٣: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (ملنے والی چیز) کی تھیلی اور اسے باندھنے والی رسی کی پہچان رکھ، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ تو اسے اپنے استعمال میں لے آ۔'' اس نے گم شدہ بکری کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: ''(اسے پکڑ لے) وہ تیرے لیے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے۔'' اس نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا سروکار؟ (پانی کا) مشکیزہ اس کے پاس اور پاؤں اس کے مضبوط ہیں (پیاس لگنے پر) گھاٹ پر آئے گا اور درخت کے پتے کھائے گا حتی کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک سال تک اس کا اعلان کر۔ پھر اس چیز کو باندھنے والی رسی اور اس کی تھیلی کی پہچان رکھ، پھر اسے استعمال میں لا۔ البتہ اگر اس کا مالک آ جائے تو پھر اسے اتنی قیمت ادا کر۔''

٣٠٣٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٠٣٤: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی گم شدہ چیز کو پناہ دے اور اس کا اعلان نہ کرے تو وہ خود گمراہ ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٢٩) و مسلم (١٤٢/ ١٧٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ١٧٢٥)۔

۳۰۳۵: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ. [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۰۳۵: عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۰۳۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ: ((مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ الْعُقُوْبَةُ وَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ)) وَذُكِرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذُكِرَ غَيْرُهٗ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَآ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ، وَ مَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ: وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ. [2]

۳۰۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی ضرورت مند شخص، جو کہ کپڑے میں ڈال کر لے جانے والا نہ ہو، وہاں سے کھالے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، اور جو شخص وہاں سے کچھ ساتھ لے آئے تو اس پر دو گنا تاوان اور سزا ہے، اور جو شخص جنس کے ڈھیر لگ جانے کے بعد وہاں سے ڈھال کی قیمت کے برابر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔'' اور گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کے بارے میں بھی دوسری چیزوں کی طرح ہی ذکر کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، آپ سے لقطہ کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ شارع عام اور بڑی بستی سے ملے تو پھر تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اس کے حوالے کر، اور اگر کوئی مالک نہ آئے تو پھر وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ کسی بے آباد قدیم جگہ سے ملے تو پھر اس میں اور مدفون خزینے میں پانچواں حصہ ہے۔'' نسائی۔ ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہی سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث: سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ. سے آخر تک مروی ہے۔

۳۰۳۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ﷺ وَجَدَ دِيْنَارًا فَاَتٰى بِهٖ فَاطِمَةَ ﷺ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ)) فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ ﷺ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! اَدِّ الدِّيْنَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] رواه مسلم (١١ / ١٧٢٤)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٨ / ٨٥ ح ٤٩٦١) و أبو داود (١٧١٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧١٤)۔

۳۰۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو اللہ کا رزق ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے اس میں سے کھایا۔ جب اگلا روز ہوا تو ایک عورت دینار کا اعلان کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! دینار واپس کرو۔''

۳۰۳۸: وَعَنِ الْجَارُوْدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضَآلَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کی گم شدہ چیز (اگر وہ اعلان کیے بغیر اُٹھالی جائے تو وہ) آگ کا شعلہ ہے۔''

۳۰۳۹: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ ـ اَوْذَوَيْ عَدْلٍ ـ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ، فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ، وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۳۰۳۹: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گری پڑی چیز پائے تو وہ ایک یا دو عادل شخص گواہ بنالے۔ اور وہ اسے چھپائے نہ اسے غائب کرے، اگر اس کا مالک پالے تو وہ چیز اسے واپس کرے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''

۳۰۴۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعَصَا، وَالسَّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَاَشْبَاهِهٖ، يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی، کوڑے، رسی اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے بارے میں ہمیں رخصت عنایت فرمائی کہ آدمی اس طرح کی گری پڑی چیز کو اٹھا کر استعمال کرلے۔

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ: ((اَلَا لَا يَحِلُّ)) فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ

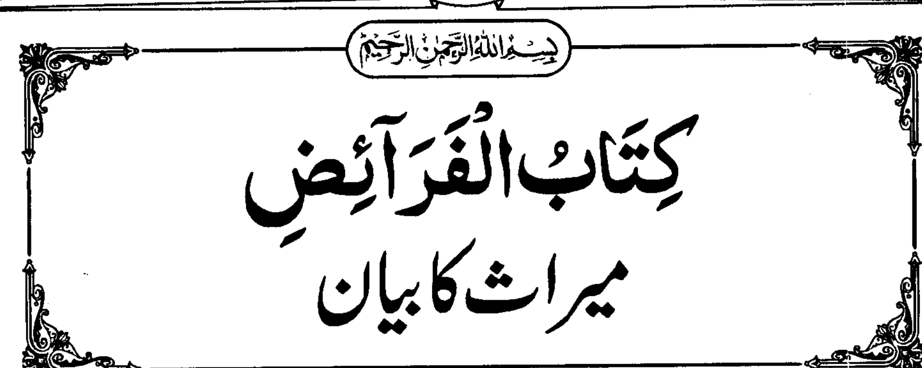
اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((اَلَا، لَا يَحِلُّ......)) باب الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٦٦ ح ٢٦٠٤، نسخة محققة: ٢٦٤٣ وسنده حسن لذاته) [و أحمد (٥/ ٨٠) والنسائي في الكبرى (٥٧٩٢)] ☆ و للحديث طرق كثيرة.

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٦١-١٦٢ ح ١٧٦٢٠) و أبو داود (١٧٠٩) و الدارمي (لم أجده) [والنسائي في الكبرى (٥٨٠٨) و ابن ماجه (٢٥٠٥)]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧١٧) ☆ محمد بن شعيب: سمعه من رجل عن المغيرة بن زياد به (الكامل لابن عدي ٦/ ٣٥٦) والرجل: مجهول و أبو الزبير مدلس و عنعن ـ ٥ حديث مقدام بن معدي كرب تقدم (١٦٣)۔



بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْفَرَآئِضِ
میراث کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٣٠٤١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْضِیَاعًا فَلْیَأْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٣٠٤١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں مومنوں کا ان کے نفسوں سے بھی زیادہ حقدار ہوں، جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا حامی و مددگار ہوں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جس نے مال چھوڑا تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو شخص بوجھ (یعنی قرض یا اولاد) چھوڑ جائے تو وہ ہماری طرف آئیں۔“

٣٠٤٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا، فَمَابَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

٣٠٤٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے مستحقین کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔“

٣٠٤٣: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَایَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

٣٠٤٣: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔“

٣٠٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٣) و مسلم (١٧/ ١٦١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٣٢) و مسلم (٢/ ١٦١٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٤) و مسلم (١/ ١٦١٤)۔ [4] رواه البخاري (٦٧٦١)۔

۳۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔''

۳۰۴۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔''

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ......)) فِيْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)) فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ ......)) باب السلم سے پہلے باب میں ذکر ہو چکی ہے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''خالہ، ماں کے مقام پر ہوتی ہے۔'' ہم باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۰۴۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَّتَيْنِ شَتّٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو مختلف دین کے حامل افراد باہم وارث نہیں ہو سکتے۔''

۳۰۴۷: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ. [3]

۳۰۴۷: امام ترمذی نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۰۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاتل (مقتول کا) وارث نہیں ہو سکتا۔''

۳۰۴۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۰۴۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میت کی) ماں نہ ہونے کی صورت میں دادی / نانی کے لیے چھٹا حصہ مقرر فرمایا۔

۳۰۵۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [6]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٢) و مسلم (١٣٣/ ١٠٥٩) ٥ حديث عائشة تقدم (٢٨٧٧) و حديث البراء يأتي (٣٣٧٧)۔ [2] **إسناده حسن**، و أبو داود (٢٩١١) و ابن ماجه (٢٧٣١)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٢١٠٨ وقال: غريب)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٠٩) و ابن ماجه (٢٧٣٥) [وله شواهد]۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٩٥)۔ [6] **إسناده ضعيف جدًا والحديث ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٧٥٠) و الدارمي (٢/ ٣٩٢ ح ٣١٣٠) ☆ الربيع بن بدر: متروك، و تابعه سفيان بن سعيد الثوري وهو مدلس وعنعن وتابعهما إسماعيل بن مسلم المكي (الترمذي: ١٠٣٢) وهو ضعيف وأبو الزبير مدلس وعنعن۔

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ پیدائش کے وقت آواز نکالے (چیخے اور پھر فوت ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہو گی۔''

٣٠٥١: وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۳۰۵۱: کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہے، قوم کا حلیف انہی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔''

٣٠٥٢: وَعَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيْعَةً فَاِلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ. وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَامَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ، وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ، وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۰۵۲: مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر مومن سے خود اس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں، جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو ان کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جس کا کوئی مولی (حمایتی و مددگار) نہ ہو۔ اس کا میں مولی ہوں، اس کے مال کا میں وارث بنوں گا، اس کے قیدی کو میں چھڑاؤں گا، جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے، وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو چھڑائے گا۔''
اور ایک روایت میں ہے: ''جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، اس کی طرف سے دیت بھی دوں گا اور اس کا وارث بھی بنوں گا، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے، وہ اس کی طرف سے دیت دے گا اور اس کا وارث بنے گا۔''

٣٠٥٣: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۰۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت تین وراثتیں پا سکتی ہے، اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی، اپنے پالے ہوئے بچے کی اور اپنے اس بچے کی جس کے متعلق اس نے لعان کیا ہو۔''

٣٠٥٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْاَمَةٍ فَالْوَلَدُ

---

❶ **صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٤٣ ح ٢٥٣١) ☆ سنده ضعيف جدًا و لكن لمتون الحديث شواهد صحيحة، مولى القوم منهم (البخاري: ٦٧٦١ـ٦٧٦٢) حليف القوم منهم (البخاري فى الأدب المفرد: ٧٥ وسنده حسن، وأحمد ٤/ ٣٤٠ و صححه الحاكم ٢/ ٣٢٨ ووافقه الذهبي) ابن أخت القوم منهم (البخاري: ٣٥٢٨ و مسلم ١٣٣/ ١٠٥٩) فالحديث صحيح عن رسول الله ﷺ و أماجد كثير فلا أعلم إليه سندًا قويًا لأن كثير بن عبد الله متروك كذاب، و أحيانًا أصحح المتن بمتن آخر قوي فافهمه فإنه مهم۔ ❷ **حسن**، رواه أبو داود (٢٨٩٩ـ٢٩٠٠)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١١٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٩٠٦) و ابن ماجه (٢٧٤٢) ☆ عمر بن رؤبة: ضعفه البخاري والجمهور و قال ابن عدي: "إنما أنكروا عليه أحاديثه عن عبدالواحد النصري" وهذا منها۔

وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۰۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی آزاد یا غلام عورت سے زنا کیا، (اور بچہ پیدا ہوا) تو وہ بچہ، ولد زنا ہے، وہ (اپنے زانی باپ کا) وارث ہوگا نہ اس کا باپ اس کا وارث ہوگا۔''

۳۰۵۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوْا مِيْرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۳۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، اور اس نے کچھ مال چھوڑا، اور اس نے کوئی قریبی رشتہ دار چھوڑا نہ اولاد، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی میراث اس کی بستی کے کسی آدمی کو دے دو۔''

۳۰۵٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيْرَاثِهِ، فَقَالَ: ((اِلْتَمِسُوْا لَهُ وَارِثًا اَوْذَارَحِمٍ)) فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَارَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ((اُنْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ)). ❸

۳۰۵٦: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خزاعہ قبیلے کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا کوئی وارث یا کوئی رشتہ دار تلاش کرو۔'' انہوں نے اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی رشتہ دار، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خزاعہ قبیلے کے کسی عمر رسیدہ شخص کو دے دو۔'' ابوداؤد' اور ابوداؤد ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''خزاعہ قبیلے کا کوئی بڑا آدمی دیکھو۔''

۳۰۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ﴾ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ. ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ: ((اَلْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ ......)) اِلٰى اٰخِرِهِ.

۳۰۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ''وصیت پوری کرنے کے بعد جو تم وصیت کرتے ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔'' بے شک رسول اللہ ﷺ نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا، اور سگے بھائی وارث ہوتے ہیں، سوتیلے بھائی وارث نہیں ہوتے، آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا وارث نہیں ہوگا۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١١٣) ☆ عبدالله بن لهيعة ضعيف مدلس وللحديث شاهد ضعيف عند ابن حبان في صحيحه (٥٩٦٤)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٢) و الترمذي (٢١٠٦ وقال: حسن)۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٤) [النسائي فى الكبرى (٦٣٩٥) وسنده حسن] ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن ولكن تابعه عباد بن العوام فى السنن الكبرى للنسائي فالحديث حسن۔

❹ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٩٤) وابن ماجه (٢٧٣٩) والدارمي (٢/ ٣٦٨ ح ٢٩٨٨) ☆ الحارث الأعور ضعيف ولمفهوم الحديث شاهد حسن عند ابن ماجه (٢٤٣٣) و هو يغني عنه۔

اور دارمی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''سگے بھائی (ایک ہی ماں کی اولاد) وارث ہوں گے اور مختلف ماؤں کی اولاد (یعنی سوتیلے بھائی) وارث نہیں ہوں گے۔''

۳۰۵۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((**يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ**)) فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: ((**اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ . [1]

۳۰۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سعد بن ربیع سے اپنی دونوں بیٹیاں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد غزوہ احد میں آپ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو گیا۔ ان دونوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا، اگر مال ہو گا تو ان کی شادی ہو جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے متعلق اللہ فیصلہ فرمائے گا۔'' پس آیتِ میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو پیغام بھیجا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو، اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۵۹: وَعَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ**)). فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۰۵۹: ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف، بہن کے لیے نصف ہے، اور تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی میرے موافق فتوی دیں گے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ ابوموسی رضی اللہ عنہ نے یہ فتوی دیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تب میں تو گمراہ ہو گیا، اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں، میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، بیٹی کے لیے نصف، پوتی کے لیے چھٹا حصہ اسی طرح دو تہائی مکمل ہوا اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے، ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے مجھ سے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۳۵۲ ح ۱٤۸۵۸) و الترمذي (۲۰۹۲) و أبو داود (۲۸۹۱۔۲۸۹۲) وابن ماجه (۲۷۲۰) ☆ عبد الله بن محمد بن عقيل: ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور۔ [2] رواه البخاري (٦۷۳٦)۔

مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

۳۰۶۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَالِي مِنْ مِيْرَاثِهِ؟ قَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ)) فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ: ((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ)) فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ: ((إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۳۰۶۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، اس کی میراث میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے چھٹا حصہ ہے۔'' جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''تمہارے لیے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔'' جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''دوسرا چھٹا حصہ (زیادہ حق دار نہ ہونے کی وجہ سے) تمہارے لیے رزق ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۱: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا: مَالَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، وَمَالَكِ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ. ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرٰى إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ: هُوَ ذَالِكَ السُّدُسُ، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۶۱: قبیصہ بن ذُویب بیان کرتے ہیں، دادی رنانی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی میراث کے بارے میں آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے اسے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ ہے نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں، آپ جائیں حتی کہ میں لوگوں سے پوچھ لوں: انہوں نے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے اسے (یعنی دادی رنانی کو) چھٹا حصہ دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی ویسے ہی کہا جیسے مغیرہ نے کہا تھا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی رنانی) کے متعلق اسے نافذ کر دیا، پھر ایک اور دادی رنانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: وہ چھٹا حصہ ہی ہے، اگر تم دونوں اکٹھی ہوں تو وہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہو گا، اور تم دونوں میں سے جو بھی اکیلی ہو گی تو وہ حصہ اسے ملے گا۔''

۳۰۶۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا: أَنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٢٨، ٤٢٩ ح ٢٠٠٨٨) و الترمذي (٢٠٩٩) و أبو داود (٢٨٩٦) ☆ قتادة مدلس وعنعن وفيه علة أخرى و هي عنعنة الحسن بصري رحمه الله۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥١٣ ح ١١١٩) و أحمد (٤/ ٢٢٥ ح ١٨١٤٣) والترمذي (٢١٠١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٩٤) و ابن ماجه (٢٧٢٤) [والدارمي (٢/ ٣٥٩ ح ٢٩٤٩) عن الزهري منقطعًا] ☆ قبيصة صحابي صغير رضي الله عنه و هذا من مراسيل الصحابة و مراسيل الصحابة مقبولة۔

ابنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ ❶

۳۰۶۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس دادی کے بارے میں جسے اپنے بیٹے کے ساتھ حصہ ملا، فرمایا: وہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ عطا کیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ ترمذی، دارمی۔ امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۰۶۳: وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلَيْهِ: **((اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ، وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ❷

۳۰۶۳: ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام خط لکھا کہ اَشْیَم الضبابی کی اہلیہ کو اس کے خاوند کی دیت سے میراث دو۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰٦٤: وَعَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: **((هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۳۰۶۴: تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اہل شرک میں سے اس آدمی کے بارے میں، جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھوں پر اسلام قبول کر لے، شرعی حکم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کی حیات و ممات کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔''

۳۰٦٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟))** قَالُوْا: لَا، اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِيْرَاثَهُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۰۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے صرف ایک غلام چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کا کوئی وارث ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: نہیں، صرف وہ ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا، تو نبی ﷺ نے اس کی میراث اس کو دے دی۔

۳۰٦٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٠٢) ☆ محمد بن سالم: ضعيف و روى الدارمي (٢/ ٣٥٨ ح ٢٩٣٥) من قول ابن مسعود: "إن أول جدة أطعمت في الإسلام سهمًا أم أب و ابنها حي" و سنده ضعيف، محمد بن سيرين: لم يدرك ابن مسعود رضي الله عنه و أشعث بن سوار: ضعيف و للأثر شواهد ضعيفة عند البيهقي (٦/ ٢٢٦) وغيره۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢١١٠) و أبو داود (٢٩٢٧)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٢١١٢) و ابن ماجه (2752) والدارمي (٢/ ٣٧٧ ح ٣٠٣٧)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٥) والترمذي (٢١٠٦ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٧٤١) ☆ عوسجة: حسن الحديث۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١١٤) ☆ عبدالله بن لهيعة ضعيف لاختلاطه و له شاهد عند أحمد (١/ ٢٢ح ١٤٧) وسنده معلل بالإنقطاع۔

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مال کا وارث ہو سکتا ہے وہ ولاء کا وارث ہوگا۔'' ترمذی اور فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٠٦٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میراث دور جاہلیت میں تقسیم کی گئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے، اور جو میراث دور اسلام میں ہوئی تو وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہے۔''

٣٠٦٨: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَ لَا تَرِثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۰۶۸: محمد بن ابی بکر بن حزم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کئی مرتبہ سنا وہ کہا کرتے تھے: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھوپھی کے متعلق تعجب سے کہا کرتے تھے کہ بھتیجا تو اس کا وارث بنتا ہے جبکہ وہ اس کی وارث نہیں بنتی۔

٣٠٦٩: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ. وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ. قَالَا: فَاِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۳۰۶۹: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرائض (میراث کا علم) سیکھو۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اتنا اضافہ کیا، طلاق اور حج (کے متعلق بھی سیکھو) ان دونوں نے کہا: کیونکہ یہ تمہارے اہم دینی اُمور میں سے ہیں۔

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (٢٧٤٩) ☆ و للحديث شاهد حسن عند ابن ماجه (٢٤٨٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٥١٧ ح ١١٢٤) ☆ أبو بكر بن أبي حزم عن عمر رضي الله عنه منقطع، انظر جامع التحصيل للعلائي (ص ٢٨٨) و الجوهر النقي (٦/ ٢١٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٣٤١ ح ٢٨٥٣ ـ ٢٨٥٤، نسخة محققة: ٢٨٩٢ـ ٢٨٩٣ ، ٢٨٥٣ عن عمر ، السند منقطع ، فيه مورق العجلي عن عمر و لم يدركه ، ٢٨٥٤ عن عمر ، السند منقطع ، إبراهيم عن عمر و لم يدركه ، والسند إلى إبراهيم ضعيف ، الثوري و الأعمش مدلسان و عنها و حديث ابن مسعود : ضعيف : ٢٨٥٩ ، السند منقطع ، قاسم بن الوليد الهمداني لم يدرك من روى عنه)۔

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٠٧٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان وصیت کرنا چاہتا ہے اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں بھی یوں گزار دے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔“

٣٠٧١: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَأُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال میں شدید بیمار ہو گیا حتی کہ میں موت کے کنارے پہنچ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ اور میری صرف ایک بیٹی اس کی وارث ہے، کیا میں اپنے سارے مال کے متعلق وصیت کر دوں؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا، اپنے مال کا دو تہائی؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا: نصف؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا، تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تہائی، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی اہلیہ کے منہ تک پہنچاتے ہو۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٣٨) و مسلم (١/ ١٦٣٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٤٢) و مسلم (٥/ ١٦٢٨)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۰۷۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ: ((اَوْصَيْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ: بِمَالِیْ كُلِّهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ؟)) قُلْتُ: هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ: ((اَوْصِ بِالْعُشْرِ)) فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ: ((اَوْصِیْ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۳۰۷۲: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے وصیت کی ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کتنے مال کی؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟“ میں نے عرض کیا: وہ کافی مال دار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دسویں حصے کی وصیت کر۔“ میں اصرار کرتا رہا حتی کہ آپ ﷺ نے حکم دیا: ”تہائی کی وصیت کر، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے۔“

۳۰۷۳: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ زَادَ التِّرْمِذِیُّ: ((اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)). [2]

۳۰۷۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، وارث کے لیے وصیت کرنے کا کوئی حق نہیں۔“ ابوداود، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: ”بچہ بیوی کے مالک کا ہے جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔“

۳۰۷۴: وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَشَآءَ الْوَرَثَةُ)). مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِیْ رِوَايَةِ الدَّارَ قُطْنِیِّ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَشَآءَ الْوَرَثَةُ)). [3]

۳۰۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے نبی ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”وارث کو وصیت کا حق نہیں اِلّا یہ کہ وارث چاہیں۔“ یہ روایت منقطع ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، اور دارقطنی کی روایت میں ہے: ”وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں، مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔“

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٩٧٥ و قال: حسن صحيح)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٧٠) و ابن ماجه (٢٧١٣) و الترمذي (٢١٢٠ وقال: حسن)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٤/ ٩٨ ح ٤١٠٩) [والطبراني في مسند الشاميين (٣/ ٣٢٥۔٣٢٦ ح ٢٤١٠)

☆ فيه عطاء الخراساني صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور ولكنه مدلس و عنعن و باقي السند حسن لذاته فالسند ضعيف من أجل عنعنته و قال الذهبي: "جيد الإسناد" (ميزان الاعتدال ٤/ ٤٨١) "!!

۳۰۷۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ)) ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی اور عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتے رہتے ہیں، پھر انہیں موت آتی ہے تو وہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچا جاتے ہیں، تو ان دونوں کے لیے جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وراثت کی تقسیم وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہے اور وہ وصیت نقصان پہنچانے والی نہ ہو...... اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۷۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَّسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَّشَهَادَةٍ، وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۷۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وصیت پر فوت ہوا تو وہ سیدھی راہ اور سنت پر فوت ہوا، وہ اطاعت گزاری اور شہادت پر فوت ہوا، اور وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی۔''

۳۰۷۷: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ: حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ لَوْكَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۰۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ان کے بیٹے ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے، اور ان کے بیٹے عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا: حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کر لوں، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور باقی پچاس رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۲۷۸ ح ۷۷۲۸) والترمذي (۲۱۱۷ وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۸۶۷) وابن ماجه (۲۷۰٤)۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (۲۷۰۱) ☆ فيه يزيد: مجهول، و عمر بن صبح: متروك كذبه ابن راهويه، و أسقطه المدلس محمد بن المصفى من السند و الصواب اثباته بين يزيد و أبي الزبير، انظر الكامل لابن عدي (۵/ ۱٦۸۵)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۸۸۳)۔

فرمایا: ”اگر وہ مسلمان مرتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، یا تم اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا تم اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کا اسے ثواب پہنچتا۔“

۳۰۷۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ؛ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے وارث کی میراث کاٹی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی میراث کاٹ دے گا۔“

۳۰۷۹: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

۳۰۷۹: امام بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه ابن ماجه (۲۷۰۳ بلفظ: "من فر من ميراث وارثه" إلخ.) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف زيد العمي و ابنه عبدالرحيم" عبدالرحيم: كذاب فالسند موضوع۔

[2] لم أجده، رواه البيهقي في شعب الإيمان: لم أجده و لعله يشير إلى حديث: "من قطع ميراثًا فرضه الله و رسوله قطع الله ميراثًا من الجنة" رواه البيهقي في شعب الإيمان (نسخة محققة: ۷۵۹٤) و سنده ضعيف فيه سلم بن سليمان شيخ بالبصرة و لم أجد من وثقه۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٣٠٨٠: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص جماع اور نکاح کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرے، کیونکہ وہ نگاہوں کو نیچا رکھنے اور عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے زیادہ مؤثر ہے، اور جو شخص (عقدِ نکاح کی) استطاعت نہ رکھے تو وہ روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس کی شہوت کم کرنے کا باعث ہے۔''

٣٠٨١: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْاَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۸۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترکِ نکاح کی سوچ کو رد فرمایا، اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

٣٠٨٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۰۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے چار چیزوں، اس کے مال، اس کے حسب ونسب، اس کے حسن وجمال اور اس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار کے ساتھ نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو۔''

٣٠٨٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٦) و مسلم (١/ ١٤٠٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٧٣) و مسلم (٦/ ١٤٠٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٩٠) و مسلم (٥٣/ ١٤٦٦)۔

[4] رواه مسلم (٦٤/ ١٤٦٧)۔

۳۰۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مکمل طور پر متاع ہے، اور بہترین متاع دنیا نیک بیوی ہے۔''

٣٠٨٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۰۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹوں پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں سے، قریش کی صالحہ خواتین بہتر ہیں۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی انتہائی محافظ ہوتی ہیں۔''

٣٠٨٥: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ خیال نہیں کرتا۔''

٣٠٨٦: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے رونما ہوا۔''

٣٠٨٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ)) ❹

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست (یعنی بے برکتی) ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''تین چیزوں میں نحوست ہے عورت، گھر اور جانور۔''

٣٠٨٨: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ: ((تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ. قَالَ: ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)). فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: ((أَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا)) أَيْ عِشَاءً ((لِكَيْ تَمْتَشِطَ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٨٢) ومسلم (٢٠٢ / ٢٥٢٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٩٦) و مسلم (٩٧/ ٢٧٤٠)۔

❸ رواه مسلم (٩٩/ ٢٧٤٢)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٩٣) و مسلم (١١٥/ ٢٢٢٥)۔

الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ہم واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے شادی کر لی؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے عرض کیا: جی! بیوہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' جب ہم (مدینہ کے) قریب پہنچ گئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ حتی کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ منتشر بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۰۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں، مکاتب جو کہ ادائیگی چاہتا ہو، عفت و پاک دامنی کی خاطر نکاح کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔''

۳۰۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۰۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا پیغام نکاح آئے جس کا دین اور اخلاق و عادات تمہیں پسند ہوں تو اسے بچی کا رشتہ دے دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو گا۔''

۳۰۹۱: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔''

۳۰۹۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٧) و مسلم (١٤٦٦/٥٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٥٥ و قال: حسن) و النسائي (٦/ ٦١ ح ٣٢٢٠) و ابن ماجه (٢٥١٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٤) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و عبد الحميد بن سليمان ضعيف وله شاهد عند الترمذي (١٠٨٦) و سنده ضعيف۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٥٠) و النسائي (٦/ ٦٦ ح ٣٢٢٩)۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ، فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ اَرْحَامًا، وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا. [1]

۳۰۹۲: عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری اپنے والد (سالم) سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کنواری لڑکیوں سے شادی کرو، کیونکہ وہ شیریں گفتار، زیادہ بچوں کو جننے والی اور بہت کم چیز پر راضی ہو جانے والی ہیں۔'' ابن ماجہ، روایت مرسل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ)). [2]

۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے نکاح (یعنی خاوند و بیوی) کی مثل دو باہم محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔''

۳۰۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ)). [3]

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پاکیزہ حالت میں اللہ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے۔''

۳۰۹۵: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ يَقُوْلُ: ((مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ)). رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ. [4]

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن نے اللہ کے تقوی کے بعد اپنے لیے جس خیر سے استفادہ کیا، وہ صالحہ بیوی ہے، اگر اس (مومن) نے اسے حکم دیا تو اس (بیوی) نے اس کی اطاعت کی، اگر اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اسے خوش کر دیا، اگر اس نے اسے قسم دے دی تو اس نے اسے پورا کیا اور اگر وہ اس کے پاس سے چلا گیا تو اس نے اپنی جان اور اس کے مال میں اس سے خیر خواہی کی۔'' تینوں احادیث ابن ماجہ نے روایت کیں ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٦١) ☆ الحديث مرسل مع جهالة عبد الرحمٰن هذا و له شواهد ضعيفة، انظر التلخيص الحبير (٣/ ١٤٥، إن شئت الوقوف على تلك الشواهد)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (١٨٤٧)۔

[3] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٦٢) ☆ سلام بن سوار: ضعيف، و كثير بن سليم: ضعيف جدًا، وقال ابن حبان: "يروي عن أنس ما ليس منه حديثه و يضع عليه" وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٦١) فالسند ضعيف جدًا وله شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير (٨/ ٤٠٤) بدون سند والله أعلم بحاله۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١٨٥٧) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا متروك، و عثمان بن أبي العاتكة ضعيف۔

٣٠٩٦: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ)). ❶

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے، اسے نصف باقی میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔“

٣٠٩٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ. ❷

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ نکاح سب سے زیادہ بابرکت ہے، جس میں اخراجات کم ہوں۔“ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں احادیث کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٤٨٦، نسخة محققة: ٥١٠٠) ☆ فيه خليل بن مرة: ضعيف منكر الحديث، عن يزيد الرقاشي: ضعيف، عن أنس رضي الله عنه و للحديث شواهد ضعيفة۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٦، و السنن الكبرى ٧/ ٢٣٥) [و أحمد (٦/ ٨٢، ١٤٥) وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ١٧٨) ووافقه الذهبي، فيه ابن سخبرة اختلفوا في تعينه فالسند ضعيف و يغني عنه حديث أحمد (٦/ ٧٧) و ابن حبان (الموارد: ١٢٥٦) والحاكم (٢/ ١٨١) وغيرهم بلفظ: "إن من يمن المرأة تيسير خطبتها و تيسير صداقها و تيسير رحمها" وسنده حسن۔

بَابُ النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَةِ وَبَیَانِ الْعَوْرَاتِ

جس کو پیغامِ نکاح دیا جائے اسے دیکھنے اور پردہ کی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: ((فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۰۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔''

۳۰۹۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، عورت کے جسم کے ساتھ جسم نہ ملائے، پھر وہ اس کے متعلق اپنے خاوند سے بیان کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

۳۱۰۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تَفْضِی الْمَرْأَةُ اِلَی الْمَرْأَةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی، آدمی کی شرم گاہ کی طرف دیکھے نہ عورت، عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور نہ ہی مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ ہی عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

۳۱۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا، لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! کوئی آدمی کسی بیوہ عورت کے ہاں رات بسر نہ کرے مگر یہ کہ وہ (اس کا) شوہر ہو یا محرم ہو۔''

---

[1] رواه مسلم (٧٤/ ١٤٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٠-٥٢٤١) و مسلم (لم أجده)۔

[3] رواه مسلم (٧٤/ ٣٣٨)۔

[4] رواه مسلم (١٩/ ٢١٧١)۔

٣١٠٢: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ: ((اَلْحَمْوُ: اَلْمَوْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور موت ہے۔''

٣١٠٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَاطَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْغُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پچھنے لگوانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں پچھنے لگائے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ (ابوطیبہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

٣١٠٤: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۰۴: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اچانک اٹھ جانے والی نظر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نظر ہٹالوں۔

٣١٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ. اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں مڑتی ہے، جب کوئی عورت تم میں سے کسی کو بھلی لگے اور وہ اس کے دل میں گھر کر جائے تو وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے جماع کرے، کیونکہ یہ چیز (جماع) اس (گناہ کے خیال) کو دور کر دے گی جو اس کے دل میں ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣١٠٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٣٢) و مسلم (٢٠/ ٢١٧٢)۔

[2] رواه مسلم (٧٢/ ٢٢٠٦)۔

[3] رواه مسلم (٤٥/ ٢١٥٩)۔

[4] رواه مسلم (٩/ ١٤٠٣)۔

يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت کو پیغامِ نکاح بھیجے تو پھر اگر وہ اس سے داعیہ نکاح (عورت کی شکل وصورت وغیرہ) کو دیکھ سکے تو دیکھ لے۔''

۳۱۰۷: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ: ((فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت کو پیغامِ نکاح بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دیکھ لو، کیونکہ وہ زیادہ مناسب ہے کہ تم دونوں کے درمیان محبت ڈال دی جائے۔''

۳۱۰۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم امْرَأَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ رَأٰى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهِ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو دیکھا تو وہ آپ کو اچھی لگی، آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور ان کے پاس کچھ عورتیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علیحدہ کیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے خوش لگے تو وہ آدمی اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔''

۳۱۰۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَاِذَا خَرَجَتْ، اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پردہ ہے، جب وہ (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اسے مزین کر کے دکھاتا ہے۔''

۳۱۱۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۰۸۲)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۴/ ۲۴۶ ح ۱۸۳۳۵۔۱۸۳۳۶) والترمذي (۱۰۸۷ وقال: حسن) والنسائي (۶/ ۶۹۔۷۰ ح ۳۲۳۷) و ابن ماجه (۱۸۶۵) والدارمي (۲/ ۱۳۴ ح ۲۱۷۸)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ۱۴۶ ح ۲۲۲۱، نسخة محققة: ۲۲۶۱) ☆ و أبو إسحاق عنعن وعبدالله بن حلام: لا يعرف، مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و حديث مسلم (۱۴۰۳) يغني عنه و فيه "أتى زينب" بدل "سودة" و هو الصحيح۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۱۷۳ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔ ❺ **سنده ضعيف**، وأحمد (۵/ ۳۵۱، ۳۵۳ ح ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۶۲) والترمذي (۲۷۷۷ وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۱۴۹) والدارمي (لم أجده) و روى الدارمي (۲/ ۲۹۸ ح ۲۷۱۲) من حديث علي رضي الله عنه نحوالمعنى۔ ☆ شريك القاضي و عنعن و للحديث شاهد عند الحاكم (۳/ ۱۲۳) ☆ شريك القاضي وعنعن وللحديث شاهد عند الحاكم (۳/ ۱۲۳)۔

۳۱۱۰: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”علی! (کسی اجنبی عورت کو) لگا تار نہ دیکھ، کیونکہ تم (غیر ارادی طور پر) پہلی بار دیکھ سکتے ہو جبکہ دوسری مرتبہ دیکھنے کا تمہیں حق حاصل نہیں۔“

۳۱۱۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کی شادی، اپنی لونڈی سے کر دے تو پھر وہ اس (لونڈی) کے پردہ کی جگہ کو نہ دیکھے۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ زیر ناف اور گھٹنوں کے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔“

۳۱۱۲: وَعَنْ جَرْهَدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❷

۳۱۱۲: جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران، پردہ (یعنی ستر) ہے۔“

۳۱۱۳: وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”علی! تم اپنی ران ظاہر کرو نہ کسی زندہ و مردہ کی ران کو دیکھو۔“

۳۱۱۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ: ((يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فَخِذَيْكَ! فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی دونوں رانیں ننگی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معمر! اپنی رانیں ڈھانپو، کیونکہ رانیں ستر ہیں۔“

۳۱۱۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ننگے ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تمہارے ساتھ ہی رہتے ہیں، اور وہ صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب آدمی بیت الخلا جاتا ہے اور جب اپنی اہلیہ سے تعلق زن و شو قائم کرتا ہے، تم ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔“

۳۱۱۶: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١١٤)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٥) و أبو داود (٤٠١٤)۔

❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه أبو داود (٣١٤٠) و ابن ماجه (١٤٦٠) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن والواسطة بينه و بين شيخه: عمرو بن خالد الواسطي وهو متروك متهم بالكذب۔

❹ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٢١ ح ٢٢٥١) [و أحمد (٥/ ٢٩٠ وسنده حسن لذاته) والحاكم (٤/ ١٨٠)] ☆ و للحديث شواهد كثيرة عند الترمذي (٢٧٩٨) وغيره وهو بها حسن۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٠٠ وقال: غريب) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔

عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجِبَا مِنْهُ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا؟ تُبْصِرَانِهِ؟)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں اس سے پردہ کرو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں؟ وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دونوں نابینا ہو! تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔''

۳۱۱۷: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ قَالَ: ((فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۱۱۷: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا (معاویہ بن حیوہ) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی اہلیہ یا اپنی لونڈی کے علاوہ اپنے ستر کی حفاظت کر۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ جب آدمی تنہائی میں ہو (پھر بھی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

۳۱۱۸: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۱۱۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

۳۱۱۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۳۱۱۹: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن (اجنبی) عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں تم ان کے پاس نہ جاؤ، کیونکہ شیطان تم میں دورانِ خون کی طرح گردش کرتا ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ میں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ہاں) اور مجھ میں بھی، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مطیع ہو گیا، میں محفوظ رہتا ہوں۔''

۳۱۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٦ ح ٢٧٠٧٢) و الترمذي (٢٧٧٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤١١٢)
☆ نبهان: وثقه الذهبي فى الكاشف و الترمذي و ابن حبان و الحاكم بتصحيح حديثه فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٤ و قال: حسن) و أبو داود (٤٠١٧) و ابن ماجه (١٩٢٠) ☆ و علقه البخاري في كتاب الغسل باب من اغتسل عريانًا و حده في خلوة قبل ح ٢٧٨ ۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٧١، ٢١٦٩ وقال: حسن صحيح)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (١١٧٢ وقال: غريب) [وللحديث شواهد]۔

لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غلام لے کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جسے آپ نے انہیں ہبہ کر دیا تھا، فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک کپڑا تھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے اپنا سر ڈھانپتیں تو وہ آپ کے پاؤں تک نہ پہنچتا، اور جب وہ اس سے اپنے پاؤں ڈھانپتیں تو وہ ان کے سر تک نہ پہنچتا، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس پریشانی اور تکلیف کو دیکھا تو فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں، ان میں سے ایک تمہارے والد ہیں اور دوسرا تمہارا غلام ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۲۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِی الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اُمَيَّةَ اَخِی اُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک مخنث تھا، اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ! اگر اللہ نے کل تمہیں طائف میں فتح عطا کی تو میں تمہیں غیلان کی ایک لڑکی بتاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو اس پر آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (مخنث) لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔''

۳۱۲۲: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَقَطَ عَنِّیْ ثَوْبِیْ فَلَمْ أَسْتَطِعْ اَخْذَهُ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِیْ: ((خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا ہوا تھا اور اسی حالت میں میں چل رہا تھا کہ میرا کپڑا گر گیا (جس سے ستر کھل گیا)، میں اسے اٹھا نہ سکا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''اپنے اوپر کپڑا ڈالو اور عریاں حالت میں نہ چلو۔''

۳۱۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرم گاہ کبھی نہیں دیکھی۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٠٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٢٤) و مسلم (٢١٨٠)۔ [3] رواه مسلم (٧٨/ ٣٤١)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٩٢٢، ٦٦٢) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، مولى عائشة لم يسم" و لم أجد من وثقه۔

٣١٢٤: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۳۱۲۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان پہلی مرتبہ کسی عورت کے حسن و جمال پر نظر ڈالتا ہے اور پھر وہ اپنی نظر جھکا لیتا ہے تو اللہ اسے ایک ایسی عبادت کی توفیق عطا فرماتا ہے جس کی وہ حلاوت محسوس کرتا ہے۔''

٣١٢٥: وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۳۱۲۵: حسن بصری رحمہ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ستر دیکھنے والے اور ستر دکھانے والے پر لعنت فرمائے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٤ ح ٢٢٦٣٤) ☆ فيه علي بن يزيد ضعيف جدًا و عنه عبيد الله بن زحر: ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٧٨٨، نسخة محققة: ٧٣٩٩، والسنن الكبرى ٧/ ٩٩) ☆ السند مع ضعفه مرسل، رواه عبد الرحمٰن بن سلمان الرعيني المصري (ضعيف) عن عمرو مولى المطلب عن الحسن به۔

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِيذَانِ الْمَرْأَةِ

نکاح میں ''ولی'' ہونے اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣١٢٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: ((اَنْ تَسْكُتَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے مشاورت نہ کر لی جائے، اور کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور اس کی اجازت کس طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا خاموش رہنا اجازت ہے۔''

٣١٢٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ، وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ جبکہ کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔'' ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے جبکہ کنواری سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، جبکہ کنواری کے متعلق اس کا والد اس سے اجازت طلب کرے گا اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔''

٣١٢٨: وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَالِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ اَبِيْهَا. [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٦٨) و مسلم (٦٤/ ١٤١٩)۔

[2] رواه مسلم (٦٦/ ١٤٢١)۔

[3] رواه البخاري (٥١٣٨) و ابن ماجه (١٨٧٣)۔

۳۱۲۸: خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی شادی کر دی۔ خنساء نے اسے ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: اس کے والد کا کیا ہوا نکاح فسخ کر دیا۔

۳۱۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تو ان کی عمر سات برس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ان کی رخصتی ہوئی تب ان کی عمر نو برس تھی اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۱۳۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ولی کے بغیر نکاح نہیں۔"

۳۱۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ. [3]

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس (مرد) نے اس سے جماع کیا ہے تو وہ مہر کی حق دار ہے کیونکہ اس نے اس سے مباشرت کی ہے، اگر وہ (ولی) اختلاف کریں تو جس کا ولی نہ ہو تو سلطان (بادشاہ) اس کا ولی ہے۔"

۳۱۳۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ)). وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زانیہ وہ ہیں جو گواہ کے بغیر اپنا نکاح کریں۔" درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

---

[1] رواه مسلم (٧١/ ١٤٢٣)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٤ ح ١٩٧٤٧) و الترمذي (١١٠١) و أبو داود (٢٠٨٥) و ابن ماجه (١٨٨١) والدارمي (١/ ١٣٧ ح ٢١٨٨۔٢١٨٩)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٦٦ ح ٢٤٨٧٦) والترمذي (١١٠٢ وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٨٣) و ابن ماجه (١٨٧٩) والدارمي (١/ ١٣٧ ح ٢١٩٠)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٠٣) ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عنعنا۔

۳۱۳۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو پھر یہی اس کی اجازت ہے، اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر اس پر زیادتی نہ کی جائے۔''

۳۱۳۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ. [2]

۳۱۳۴: امام دارمی نے اسے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو وہ زانی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۳۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۱۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابالغہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کر دی ہے جب کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے، نبی ﷺ نے اسے (شادی برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار دیا۔

۳۱۳۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [5]

۳۱۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرائے کیونکہ وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔''

۳۱۳۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٠٩، وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٩٣) و النسائي (٦/ ٨٧ ح ٣٢٧٢ وسنده حسن) وله شواهد صحيحة۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ١٣٨ ح ٢١٩١، نسخة محققة: ٢٢٣١) [وأحمد ٤/ ٣٩٤ ح ١٩٧٤٥، ٤/ ٤١١ ح ١٩٩٢٤ و سنده صحيح) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٢٣٨)]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١١، وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٧٨) والدارمي (١/ ١٥٢ ح ٢٢٣٩)
☆فيه عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٢٠٩٦)۔ [5] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٨٨٢)۔

وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ)). [1]

۳۱۳۸: ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر وہ بالغ ہو جائے اور وہ (والد) اس کی شادی نہ کرے اور وہ کسی گناہ (زنا وغیرہ) کا ارتکاب کرلے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔''

۳۱۳۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهٗ اثْنَتَىْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۳۱۳۹: عمر بن خطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تورات میں لکھا ہوا ہے، جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ (لڑکی) کسی گناہ کا ارتکاب کرلے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔'' بیہقی نے یہ دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٦، نسخة محققة: ٨٢٩٩) ☆ سعيد بن إياس الجريري اختلط ولم يعلم سماع شداد بن سعيد منه، هل قبل اختلاطه أم بعد؟ و باقي السند صحيح۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٩، أبو بكر بن أبي مريم [ضعيف] عن [أبي] المجاشع الازدي[!] عن عمر، و: ٨٦٧٠ عن أنس، فيه أحمد بن بشر بن سعد المرثدي محمق يعني أحمق فهو علة الخبر وخبره شاذ مرة)۔

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

اعلان نکاح، خطبہ/منگنی اور شرط کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣١٤٠: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ. فَقَالَ: ((دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۱۴۰: رُبَیِّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مجھے شادی کے بعد میرے خاوند کے گھر لایا گیا تو نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح آپ (حدیث کے راوی خالد بن ذکوان) مجھ سے (دور) بیٹھے ہیں، پس انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا کر میرے ان آباء، جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، کے محاسن بیان کرنے لگیں، کہ اچانک ان میں سے ایک نے کہہ دیا: ہم میں ایک نبی ہیں، جو مستقبل کے واقعات جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑو، اور جو تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔''

٣١٤١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری صحابی کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کھیل کود کا سامان نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو دف اور اشعار کہنا اچھا لگتا ہے۔''

٣١٤٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے شادی کی اور شوال میں مجھے اپنے گھر لائے اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کون سی وہ بیوی ہے جسے آپ کے ہاں مجھ سے اہم مقام حاصل تھا؟

---

[1] رواه البخاري (٥١٤٧)۔

[2] رواه البخاري (٥١٦٢)۔

[3] رواه مسلم (٧٣/ ١٤٢٣)۔

۳۱۴۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۴۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن شروط کے ساتھ تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے، وہ (شروط) زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے۔''

۳۱۴۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰی يَنْكِحَ اَوْيَتْرُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح نہ بھیجے حتی کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔''

۳۱۴۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اسے اس کا رزق بھی مل جائے اسے چاہیے کہ وہ اس مرد سے خود شادی کر لے، حالانکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل جائے گا۔''

۳۱۴۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: اَنْ تُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ)). [4]

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''نکاح شغار'' سے منع فرمایا ہے۔ اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دے اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار (بٹے کا نکاح) نہیں۔''

۳۱۴۷: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۸: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٥١) و مسلم (٦٣/ ١٤١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٤٤) و مسلم (٥٢/ ١٤١٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠١) و مسلم (٥٢/ ١٤١٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥١١٢) و مسلم (٥٧/ ١٤١٥ و ٦٠/ ١٤١٥) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٢٣٣٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢١٦) و مسلم (٢٩/ ١٤٠٧)۔

عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۱۴۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۱٤۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِی الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ: التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)).

وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ: ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)). وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ: ﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾، ﴿يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾، ﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ: نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ: مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا: وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. وَالدَّارِمِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ﴿عَظِيْمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ ❷

۳۱۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھائی اور حاجت (نکاح وغیرہ) میں تشہد سکھائی، راوی بیان کرتے ہیں، نماز میں تشہد کے الفاظ یہ ہیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

”قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور

---

❶ رواه مسلم (۱۸/ ۱٤۰۵)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۳۹۲۔۳۹۳ ح ۳۷۲۰۔۳۷۲۱) و الترمذي (۱۱۰۵) و أبو داود (۲۱۱۸) و النسائي (٦/ ۸۹ ح ۳۲۷۹) و ابن ماجه (۱۸۹۲) و الدارمي (۲/ ۱٤۲ ح ۲۲۰۸) والبغوي في شرح السنة (۹/ ٤۹۔۵۰ ح ۲۲٦۸) ☆ أبو عبيدة عن أبيه منقطع و أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن ورواه عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عند أحمد مبترًا فسنده معلول۔

اس کے رسول ہیں۔'' اور کسی حاجت وضرورت کے وقت پڑھا جانے والا تشہد یہ ہے:

((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مِنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

''بے شک ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی سے مدد چاہتے اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفوس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اور آپ ﷺ یہ تین آیات تلاوت فرماتے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم اس حال میں مرو کہ تم مسلمان ہو۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا.﴾

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک شخص (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، پھر ان دونوں سے بڑی تعداد میں مرد اور عورتیں پیدا کر کے انہیں روئے زمین پر پھیلا دیا اور ڈرو اللہ سے جس کے ذریعے تم اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہو، اور قطع رحمی سے بچو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کرو، وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے گا۔''

اور جامع ترمذی میں ہے۔ سفیان ثوری نے تینوں آیات کی وضاحت کی۔ اور ابن ماجہ نے ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ)) کے بعد ((نَحْمَدُهٗ)) اور ((مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا)) کے بعد ((وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا)) کا اضافہ نقل کیا اور دارمی نے ﴿عَظِيْمًا﴾ کے بعد اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر اپنی حاجت وضرورت کا تذکرہ کرے۔ اور شرح السنہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس تشہد کو نکاح کے خطبہ حاجت یا کسی دوسرے خطبہ میں پڑھے۔

۳۱۵۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

---

[1] صحيح، رواه الترمذي (١١٠٦).

۳۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد (حمد وثنا) نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۱۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر اہم کام جس کا آغاز اللہ کی حمد سے نہ کیا جائے وہ (کام) برکت سے خالی ہے۔''

۳۱۵۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح کا اعلان کرواور اسے مسجد میں کرو، اور اس موقع پر دف بجاؤ۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۵۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۱۵۳: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح کے موقع پر (نکاح کی) تشہیر اور دف بجانا (نکاح) حلال اور حرام میں فرق کرتا ہے۔''

۳۱۵۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! اَلَا تُغَنِّيْنَ؟ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ. ❹

۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی، میں نے اس کی شادی کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! تم اشعار کا انتظام کیوں نہیں کرتی، کیونکہ انصار کا یہ قبیلہ اشعار پسند کرتا ہے۔''

۳۱۵۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ؟)) قَالَتْ: لَا. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ:

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٩٤) [وأبو داود (٤٨٤٠)] ☆ الزهري مدلس و عنعن و قرة متكلم فيه وخالفه الثقات الجبال الحفاظ فالقول قولهم۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٩) ☆ فيه عيسى بن ميمون: ضعيف وللحديث طريق عند ابن ماجه (١٨٩٥) فيه متروك۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤١٨ ح ١٥٥٣٠) والترمذي (١٠٨٨) و النسائي (٦/ ١٧٢ ح ٣٣٧١-٣٣٧٢) وابن ماجه (١٨٩٦)۔

❹ **حسن**، [رواه ابن حبان (الموارد: ٢٠١٦ و الإحسان: ٥٨٤٥ فيه إسحاق بن سهل بن أبي حثمة) و للحديث شواهد عند البخاري (٥١٦٢) و ابن ماجه (١٩٠٠) وغيرهما]۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٩٠٠) ☆ أبو الزبير عنعن و أصل الحديث عند البخاري في صحيحه (٥١٦٢)۔

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کی شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اشعار پڑھنے والوں کو اس کے ساتھ بھیجا ہے؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار ایسے لوگ ہیں جو گانے کا رجحان رکھتے ہیں، اگر تم اس کے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجتی جو کہتا:

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے
ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو''

۳۱۵۶: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کی شادی دو ولی کر دیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلے والے کے نکاح میں ہوگی۔ اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو وہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۵۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ: ﴿يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے عرض کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا، پھر آپ نے ہمیں متعہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی، ہم میں سے کوئی شخص کپڑے کے عوض ایک مدت تک کسی عورت سے نکاح کرتا، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے مومنو! پاکیزہ چیزوں کو، جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، حرام قرار نہ دو۔''

۳۱۵۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيَّهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ: ﴿اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١١٠ وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٨٨) والنسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٦) والدارمي (٢/ ١٣٩ ح ٢٢٠٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦١٥) و مسلم (١١/ ١٤٠٤)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٢٢) ☆ موسى بن عبيدة: ضعيف۔

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، متعہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا وہ اس طرح کہ آدمی شہر میں جاتا، اس کی وہاں جان پہچان نہ ہوتی تو وہ وہاں اپنے قیام کے اندازے کے مطابق عورت سے شادی کر لیتا تو وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لیے کھانا تیار کرتی حتی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کی شرم گاہ کے سوا ہر شرم گاہ حرام ہے۔

۳۱۵۹: وَعَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ فِىْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ: اَىْ صَاحِبَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ، فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَافِى اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۳۱۵۹: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک شادی کے موقع پر قرظہ بن کعب اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ چھوٹی بچیاں گا رہی تھیں، میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو اور بدر کے غازیو! تمہارے پاس یہ ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمارے پاس بیٹھ کر سنو اور اگر تم چاہو تو جاؤ، کیونکہ شادی کے موقع پر گانے کے متعلق ہمیں اجازت دی گئی ہے۔

---

[1] صحيح، رواه النسائي (٧/ ١٣٥ ح ٣٣٨٥)۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

محرمات کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۳۱۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اور اس کی پھوپھی نیز عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں اکٹھا نہ کیا جائے۔“ (یعنی پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی، ایک وقت میں ایک آدمی کی بیویاں نہیں ہو سکتیں)

۳۱۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“

۳۱۶۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ عَمُّكِ فَأْذَنِیْ لَهٗ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْأَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ)) وَ ذَالِكَ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا آئے، انہوں نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لوں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلا شبہ وہ تمہارا چچا ہے لہذا اسے اجازت دے دو۔“ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلا شبہ وہ تمہارا چچا ہے۔ لہذا وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔“ اور یہ ہم پر پردہ کے احکام نازل ہونے سے بعد کا واقعہ ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٠٩) و مسلم (٣٣/ ١٤٠٨)۔

[2] رواه البخاري (٥٢٣٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٣٩) و مسلم (٧/ ١٤٤٥)۔

٣١٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ: ((اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں رغبت رکھتے ہیں؟ وہ قریش کی سب سے زیادہ حسین و جمیل لڑکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں، اور اللہ نے رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام کیے ہیں، جو اس نے نسب کی وجہ سے حرام کیے ہیں۔''

٣١٦٤: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ ﷺ قَالَتْ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ)). [2]

۳۱۶۴: ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینا حرمت ثابت نہیں کرتا۔''

٣١٦٥: وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)). [3]

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے: ''ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔''

٣١٦٦: وَفِيْ اُخْرٰى لِاُمِّ الْفَضْلِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ)). هٰذِهٖ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ. [4]

۳۱۶۶: اور ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی دوسری حدیث میں ہے: ''ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔'' تینوں روایات صحیح مسلم کی ہیں۔

٣١٦٧: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ)) ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۱۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع ہوتی ہے۔ پھر وہ حکم پانچ مرتبہ پینے کی قید کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وفات پائی تو اس وقت تک (پانچ مرتبہ دودھ پینے والی آیت) قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔

٣١٦٨: وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهُ كَرِهَ ذَالِكَ فَقَالَتْ: اِنَّهُ اَخِيْ فَقَالَ: ((انْظُرْنَ مِنْ اِخْوَانِكُنَّ! فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۳۱۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی تھا، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یہ تو میرا بھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، رضاعت تو صرف

---

[1] رواه مسلم (١١/ ١٤٤٦)۔
[2] رواه مسلم (٢١/ ١٤٥١)۔
[3] رواه مسلم (١٧/ ١٤٥٠)۔
[4] رواه مسلم (١٨/ ١٤٥١)۔
[5] رواه مسلم (٢٤/ ١٤٥٢)۔
[6] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٠٢) ومسلم (٢٢/ ١٤٥٥)۔

وہ دودھ ہے جسے بھوک دور کرنے کے لیے پیا گیا ہو۔'' (بچے کو صغرسنی کی عمر میں بھوک لگی ہو اور وہ کسی عورت کا دودھ پی لے)

٣١٦٩: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ قَدْ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَى اٰلِ اَبِيْ إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا: مَاعَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟)) فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣١٦٩: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کر لی تو ایک عورت آئی، اس نے کہا: میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ (یعنی یہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں) عقبہ نے اس عورت سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تم نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے ابواہاب کے گھر والوں کے پاس کسی آدمی کو بھیجا تو اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں تو معلوم نہیں کہ اس نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے، وہ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تم اس کے ساتھ) کس طرح (تعلق زن وشو قائم کر سکتے ہو) حالانکہ یہ کہہ دیا گیا (کہ تم اس کے رضاعی بھائی ہو)۔'' عقبہ رضی اللہ عنہ نے اسے الگ کر دیا اور اس نے ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کیا۔

٣١٧٠: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلَى اَوْطَاسٍ، فَلَقُوْا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوْهُمْ، فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ، وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذَالِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣١٧٠: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوطاس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا، انہوں نے ان سے قتال کیا اور وہ ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے کچھ خواتین گرفتار کر لیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے ان لونڈیوں سے ان کے مشرک خاوندوں کے موجود ہونے کی وجہ سے، جماع کرنے میں حرج محسوس کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''اور شادی شدہ عورتیں (تم پر حرام کی گئی ہیں) مگر تمہاری لونڈیاں۔'' یعنی جب ان کی عدت مکمل ہو جائے تو پھر وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣١٧١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى.

[1] رواه البخاري (٢٦٤٠)۔ [2] رواه مسلم (٣٣/ ١٤٥٦)۔

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتِ أُخْتِهَا. ❶

۳۱۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسی عورت سے نکاح کیا جائے جس کی پھوپھی اس کے نکاح میں پہلے سے ہو یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اسی طرح خالہ اور بھانجی کو یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے نیز (رشتے میں) چھوٹی (مثلاً بھتیجی، بھانجی) کا بڑی پر اور بڑی کا چھوٹی پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، دارمی، نسائی۔ اوران کی روایت ((بنت اختھا)) تک ہے۔

۳۱۷۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّبِي خَالِي أَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضي الله عنه وَ مَعَهُ لِوَاءٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ آتِيْهِ بِرَأْسِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ آخُذَ مَالَهُ وَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِّيْ بَدَلَ خَالِيْ. ❷

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ماموں ابوبُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ پرچم اٹھائے میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے، تاکہ میں اس کا سر آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اسے ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اسے قتل کردوں اور اس کا مال لے لوں۔ اور اس روایت میں ''میرے ماموں'' کے بجائے ''میرے چچا'' کا لفظ ہے۔

۳۱۷۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَافَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَ كَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ رضاعت باعث حرمت ہے، جو براہ راست چھاتیوں سے دودھ پی کر (بھوک مٹاکر) انتڑیاں کھول دے، اور یہ (رضاعت) دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔''

۳۱۷۴: وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ: ((**غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ**)). رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❹

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھ سے کس طرح حقِ رضاعت ادا ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رضاعی ماں کو غلام یا لونڈی دینے سے۔''

۳۱۷۵: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِذْأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٢٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٠٦٥) و الدارمي (٢/ ١٣٦ ح ٢١٨٤) و النسائي (٦/ ٩٨ ح ٣٢٩٨ مختصرًا و عنده: "بنت أخيها"/ مذكر). ❷ صحيح، رواه الترمذي (١٣٦٢ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤٥٦ و الرواية الثانية له: ٤٤٥٧) و النسائي (٦/ ١١٠ ح ٣٣٣٤) وابن ماجه (٢٦٠٧) والدارمي (٢/ ١٥٣ ح ٢٢٤٥). ❸ صحيح، رواه الترمذي (١١٥٢ وقال: حسن صحيح).

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٥٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٠٦٤) و النسائي (٦/ ١٠٨ ح ٣٣٣١) والدارمي (٢/ ١٥٧ ح ٢٢٥٩).

رِدَاءَهٗ حَتّٰی قَعَدَتْ عَلَیْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِیْلَ هٰذِهٖ اَرْضَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۱۷۵: ابوطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر بچھائی حتی کہ وہ اس پر بیٹھ گئی، جب وہ چلی گئی تو بتایا گیا کہ اس خاتون نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا (آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں)۔

۳۱۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ غَیْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِیَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَ اَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَ فَارِقْ سَائِرَهُنَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی دور جاہلیت میں دس بیویاں تھیں، وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار رکھ لو اور باقی فارغ کر دو۔''

۳۱۷۷: وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِیْ خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَاَمْسِكْ اَرْبَعًا)) فَعَمَدْتُ اِلٰی اَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِیْ عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کو چھوڑ دو اور چار رکھ لو۔'' میں نے ان میں سے اپنی سب سے پہلی بیوی کو، جو بانجھ تھی اور ساٹھ سال سے میری رفیقہ حیات تھی، خود سے جدا کر دیا۔

۳۱۷۸: وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِیْ اُخْتَانِ قَالَ: ((اخْتَرْ اَیَّتَهُمَا شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور دو بہنیں میرے نکاح میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو (دوسری چھوڑ دو)۔''

۳۱۷۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِیْ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ، وَرَدَّهَا اِلٰی زَوْجِهَا الْاَوَّلِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِیْ، فَرَدَّهَا عَلَیْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اسلام قبول کیا اور اس نے شادی کر لی، اتنے میں اس کا (پہلا) خاوند

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٤) ☆ عمارة بن ثوبان: مستور و جعفر بن يحيى مثله۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٤ ح ٥٠٢٧) و الترمذي (١١٢٨) و ابن ماجه (١٩٥٣) ☆ الزهري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٩٠-٩١ ح ٢٢٨٩) [والشافعي ٢/ ٣٥١: أخبرنا بعض أصحابنا عن أبى الزناد إلخ و من طريقه البيهقي (٧/ ١٨٤) و هذا البعض مجهول]۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٣٠) و أبو داود (٢٢٤٣) وابن ماجه (١٩٥١)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٢٣٨-٢٢٣٩) ☆ سماك بن حرب: ضعيف الحديث عن عكرمة، صحيح الحديث عن غيره، إذا حدث قبل الاختلاط كما حققته في رسالة خاصة و الحمد لله۔

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور اس (عورت) کو میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے دوسرے خاوند سے لے کر اس کے پہلے خاوند کو واپس کر دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اس (عورت) نے میرے ساتھ ہی اسلام قبول کیا ہے، آپ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے حوالے کر دیا۔

۳۱۸۰: وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ: اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِیُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَیْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّیْنِ وَالدَّارِ، مِنْهُنَّ: بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْهِ ابْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسْیِیْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰی اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِیْمٍ حَتّٰی قَدِمَتْ عَلَیْهِ الْیَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلٰی نِكَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا. [1]

۳۱۸۰: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کتنی ہی عورتوں کو پہلے نکاح پر ہی ان کے خاوندوں کی طرف لوٹا دیا جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا اگرچہ ایک وقت تک ان کا دین اور رہن سہن ایک دوسرے سے الگ رہا، ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہیں جو کہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں، فتح مکہ کے روز وہ تو مسلمان ہو گئیں جبکہ ان کا خاوند اسلام قبول کرنے سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے اس کے چچا زاد وہب بن عمیر کو صفوان کی امان کے لیے اپنی چادر دے کر بھیجا، جب وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار ماہ گھومنے پھرنے کی مہلت عطا کی حتی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تو وہ (ولید بن مغیرہ کی بیٹی) اس کے نکاح میں رہیں، اور (اسی طرح) عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کر لیا جبکہ اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا تو ام حکیم نے بھی کوچ کیا حتی کہ اس کے پاس یمن پہنچ گئیں اور اسے اسلام کی دعوت پیش کی تو اس نے اسلام قبول کر لیا، اور دونوں کا نکاح برقرار رہا۔ امام مالک نے ابن شہاب سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ﴾ الْآیَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

[1] **سنده ضعيف**، مالك في الموطأ (۲/ ۵۴۳-۵۴۵ ح ۱۱۸۱) والبغوي في شرح السنة (۹/ ۹۶ بعد ح ۲۲۹۰ بدون سند) ☆ سنده ضعيف لأن الزهري قال أنه بلغه وحديث مسلم (۲۳۱۳) يغني عنه۔

[2] رواه البخاري (۵۱۰۵)۔

۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سات رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں اور سات نکاح کی وجہ سے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''تم پر تمہاری مائیں حرام قرار دی گئی ہیں......''

۳۱۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَ اِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ۔ [1]

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی تو پھر اس کے لیے اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، اور اگر اس نے اس کے ساتھ تعلق زن وشو قائم نہیں کیا تو پھر وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا تو پھر اب اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں خواہ اس نے اس سے تعلق زن وشو قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث اسناد کے حوالے سے صحیح نہیں، ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے، اور ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١٧) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن و المثنى بن الصباح : ضعيف۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

مباشرت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣١٨٣: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 1

٣١٨٣: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود کہا کرتے تھے، جب آدمی اپنی بیوی سے اس کی پچھلی جانب سے اس کی اندام نہانی میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو آؤ۔“

٣١٨٤: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَنْهَنَا. 2

٣١٨٤: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم نے مزید یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

٣١٨٥: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوْفُ عَلَيْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: ((اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)) فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ: ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 3

٣١٨٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں جبکہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو، کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“ کچھ مدت گزری تو وہ آدمی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لونڈی تو حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اس کے مقدر میں جو کچھ ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“

٣١٨٦: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا: نَعْزِلُ

---

1 متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٢٨) و مسلم (١١٧/ ١٤٣٥)۔

2 رواه مسلم (١٣٨/ ١٤٤٠)۔

3 رواه مسلم (١٣٩/ ١٤٣٩)۔

وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَهٗ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے تو کچھ عرب لونڈیاں ہمارے ہاتھ لگیں، ہمیں عورتوں کی رغبت ہوئی اور عورتوں سے الگ رہنا ہمارے لیے دشوار ہو گیا اور ہم نے عزل کرنا پسند کیا، ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیے بغیر عزل کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں، ہم نے اس کے متعلق آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا حرج ہے! اگر تم ایسے نہ کرو؟ کیونکہ جس جان نے قیامت تک آنا ہے اس نے آنا ہی ہے۔''

۳۱۸۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پانی (منی) سے بچہ نہیں ہوتا، اور جب اللہ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔''

۳۱۸۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم یہ کیوں کرتے ہو؟'' اس آدمی نے عرض کیا: مجھے اس کے بچے (حمل یا شیر خوار) کے متعلق اندیشہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (جماع) مضر ہوتا تو یہ فارسیوں اور رومیوں کے لیے مضر ہوتا۔''

۳۱۸۹: وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا)). ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۳۱۸۹: جُذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نے ''غیلہ'' (حالت حمل میں دودھ پلانے) سے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر میں نے رومیوں

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٣٨) و مسلم (١٢٥/ ١٤٣٨)۔
❷ رواه مسلم (١٣٣/ ١٤٣٨)۔
❸ رواه مسلم (١٤٣/ ١٤٤٣)۔
❹ رواه مسلم (١٤١/ ١٤٤٢)۔

اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کو حالت حمل میں دودھ پلاتے رہتے ہیں، اور یہ ان کی اولاد کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔'' پھر انہوں نے آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (عزل کرنا) انسان کو زندہ درگور کرنا ہے۔ اور یہ (عزل کرنا) اللہ کے اس فرمان: ''جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا۔'' کے زمرہ میں آتا ہے۔

٣١٩٠: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) وَ فِیْ رِوَایَةٍ: ((اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَأَتِهٖ وَ تُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣١٩٠: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے بڑی امانت'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''روز قیامت اللہ کے نزدیک اس آدمی کا مقام سب سے بُرا ہوگا جو اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے پاس جاتی ہے، پھر وہ آدمی اس (اہلیہ) کے راز افشاں کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل ثانی

٣١٩١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ﴾ اَلْآیَةَ: ((اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ، وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

٣١٩١: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی گئی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو آؤ۔'' ''سامنے سے آؤ یا پچھلی طرف سے آؤ لیکن پیٹھ میں (لواطت) اور حالت حیض میں جماع کرنے سے بچو۔''

٣١٩٢: وَعَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ، لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

٣١٩٢: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ بیانِ حق سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی پیٹھ میں مباشرت نہ کرو۔''

٣١٩٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَأَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

٣١٩٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی اہلیہ کے پاس مقعد میں آئے وہ ملعون ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (١٢٤ / ١٤٣٧)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٩٨٠) و ابن ماجه (١٩٢٥)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٥ / ٢١٣ ح ٢٢١٩٤) و الترمذي (١١٦٤، و قال: حسن) و ابن ماجه (١٩٢٤) و الدارمي (٢ / ١٤٥ ح ٢٢١٩)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢ / ٤٤٤ ح ٩٧٣١) و أبو داود (٢١٦٢)۔

٣١٩٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِی امْرَأَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

٣١٩٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی اہلیہ سے اس کی دُبر سے آتا ہے تو اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔“

٣١٩٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِامْرَأَةً فِی الدُّبُرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

٣١٩٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کی طرف نظرِ (رحمت) نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا کسی عورت سے لواطت کرتا ہے۔“

٣١٩٦: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣١٩٦: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو، کیونکہ ”حاملہ عورت کا دودھ اچھا گھوڑ سوار نہیں بننے دیتا اور اسے اس کے گھوڑے سے پچھاڑ دیتا ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣١٩٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

٣١٩٧: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ١٠٧ ح ٢٢٩٧) [و ابن ماجه (١٩٢٣) و ابن حبان (الموارد: ١٣٠٢)] وهو حديث صحيح بالشواهد۔ [2] حسن، رواه الترمذي (١١٦٥ وقال: حسن غريب)۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٨١) [وابن ماجه (٢٠١٢) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٣٠٤)] ☆ مهاجر بن أبي مسلم الأنصاري مجهول الحال: و ثقه ابن حبان وحده. [4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٩٢٨)
☆وقال البوصيري: ”هذا إسناد ضعيف لضعف ابن لهيعة“ و الزهري مدلس و عنعن: إن صح السند إليه۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۹۸: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِیْ بَرِيْرَةَ: ((خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا)) وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْكَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۹۸: عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں انہیں فرمایا: ''اسے (اس کے مالکوں سے) لے کر آزاد کر دو۔'' اور اس کا خاوند غلام تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اسے اختیار دیا تو اس نے اپنے نکاح کو فسخ کر دیا، اور اگر وہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند) آزاد ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار نہ دیتے۔

۳۱۹۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ: مُغِيْثٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِیْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِیْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((يَا عَبَّاسُ! اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا؟)) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَوْرَاجَعْتِهِ)). فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَأْمُرُنِیْ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا اَشْفَعُ)) قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِیْ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۱۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیاہ فام غلام تھے انہیں مغیث کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اب بھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے مدینہ کی گلیوں میں اس (بریرہ) کے پیچھے پیچھے چکر کاٹتا دیکھ رہا ہوں، اس کے آنسو اس کی داڑھی پر رواں ہیں، (یہ صورت حال دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''عباس! کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت سے تعجب نہیں ہو رہا؟'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بریرہ سے) فرمایا: ''اگر تم اس کے نکاح میں رہنے کا دوبارہ فیصلہ کر لو؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو محض سفارش کرتا ہوں۔'' اس نے کہا: مجھے اس میں کوئی رغبت نہیں۔

---

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (٢٥٦٣) و مسلم (٨/ ١٥٠٤)۔

[2] رواه البخاري (٥٢٨٣)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٢٠٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ، لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ 1

٣٢٠٠: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دو غلام، جو کہ میاں بیوی تھے، آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ مرد کو عورت سے پہلے آزاد کرو۔

٣٢٠١: وَعَنْهَا: اَنَّ بَرِيْرَةَ رضی اللہ عنہا عُتِقَتْ وَهِیَ عِنْدَ مُغِيْثٍ رضی اللہ عنہ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ قَالَ لَهَا: ((اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 2

٣٢٠١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئی تو وہ اس وقت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا اور اسے فرمایا: ''اگر اس نے تم سے (آزادی کے دوران) جماع کر لیا تو پھر تیرا اختیار ختم ہو جائے گا۔''

[اس باب میں تیسری فصل موجود نہیں ہے]

---

1 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٣٧) و النسائي (٦/ ١٦١ ح ٣٤٧٦)۔

2 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٢٣٦) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن و له متابعة مردودة [وفي سند المتابعة محمد بن إبراهيم الشامي : كذاب] و انظر فتح الباري (٩/ ٤١٣) لتحقيق المسئلة۔

بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۲۰۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟)) قَالَ: مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا. قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: ((انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لیے ہبہ کیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، تو ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اس میں رغبت نہیں رکھتے تو پھر اس سے میری شادی کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اسے مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ ہے؟'' اس نے عرض کیا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔'' اس نے تلاش کیا لیکن اس نے کچھ نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے قرآن کے اس حصے کے ذریعے جو تمہیں یاد ہے تمہاری اس سے شادی کر دی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''جاؤ! میں نے تمہاری اس سے شادی کر دی، اسے قرآن (کا وہ حصہ جو تمہیں یاد ہے) سکھا دو۔''

۳۲۰۳: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَ نَشٌّ قَالَتْ: اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ اُوْقِيَةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ نَشٌّ بِالرَّفْعِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِيْ جَمِيْعِ الْاُصُوْلِ. [2]

۳۲۰۳: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا نبی ﷺ کے حق مہر کی مقدار کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق مہر کی مقدار بارہ اوقیہ اور ایک نش تھی۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ''نش'' کیا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٣٥) و مسلم (٧٧/ ١٤٢٥)۔

[2] رواه مسلم (٧٨/ ١٤٢٦) والبغوي في شرح السنة (٩/ ١٢٣ ح ٢٣٠٤)۔

ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ، اور یہ (بارہ اوقیہ اور نش) پانچ سو درہم ہیں۔ مسلم، اور نسش، شرح السنہ اور دیگر تمام مصادر میں رفع کے ساتھ ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٢٠٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَا كُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَ لَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

٣٢٠٤: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سن لو! عورتوں کا حق مہر زیادہ مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر وہ دنیا میں قابل عزت اور اللہ کے ہاں باعثِ تقویٰ ہوتا تو تمہاری نسبت اللہ کے نبی ﷺ اس کے زیادہ حق دار تھے، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کیا ہو یا اپنی بیٹیوں کا نکاح کیا ہو تو آپ ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر مقرر کیا ہو۔

٣٢٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْتَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٢٠٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی اہلیہ کو دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور بطور مہر ادا کیا تو اس نے (اس عورت کو) اپنے لیے جائز کر لیا۔''

٣٢٠٦: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

٣٢٠٦: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کی ایک عورت نے جوتوں کے جوڑے کے عوض شادی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم خود کو اور اپنے مال کو جوتوں کے جوڑے کے عوض دینے پر راضی ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس (نکاح) کو نافذ فرما دیا۔

٣٢٠٧: وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٤٠ـ٤١ ح ٢٨٥) و الترمذي (١١١٤ ب و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٠٦) والنسائي (٦/ ١١٧ـ١١٨ ح ٣٣٥١) و ابن ماجه (١٨٨٧) و الدارمي (٢/ ١٤١ ح ٢٢٠٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١١٠) ☆ ابن رومان: مستور، و ثقه ابن حبان و حده و فيه علة أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١٣ وقال: حسن صحيح) ☆ عاصم بن عبيد الله: ضعيف۔

بِمِثْلِ مَاقَضَيْتَ. فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۲۰۷: علقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی اور اس نے اس کا حق مہر مقرر نہیں کیا اور نہ اس سے جماع کیا حتی کہ وہ فوت ہوگیا، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس کے خاندان کی عورتوں کی مثل حق مہر ملے گا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، وہ عدت گزارے گی اور میراث حاصل کرے گی۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان کی بروع بنت واشق نامی ایک عورت کے متعلق اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسے آپ نے فیصلہ فرمایا، تو اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۰۸: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِاللهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ الْاٰفِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اَرْبَعَةَ الْاٰفِ دِرْهَمٍ وَ بَعَثَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جحش ☆ کے نکاح میں تھیں، وہ سرزمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر دیا اور انہیں اپنی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں ہے: چار ہزار درہم حق مہر ادا کیا اور انہیں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔

۳۲۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ رضی اللہ عنہ ، اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا فَكَانَ صَدَاقُ مَابَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ، اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْاَسْلَمْتُ، فَاِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ . فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَابَيْنَهُمَا.رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان دونوں کے درمیان حق مہر اسلام تھا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا جس پر انہوں نے کہا: میں نے تو اسلام قبول کر لیا ہے، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی۔ (اور میں حق مہر نہیں لوں گی) انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہی ان دونوں کے درمیان حق مہر تھا۔

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٤٥ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١١٤-٢١١٥) و النسائي (٦/ ١٢٢ ح٣٣٥٨) والدارمي (٢/ ١٥٥ ح ٢٢٥٢)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١٠٧-٢١٠٨ [٢٠٨٦]) والنسائي (٦/ ١١٩ ح ٣٣٥٢) ☆ ابن شهاب الزهري مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١١٤ ح ٣٣٤٣)۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٢١٠: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَاهٰذَا قَالَ: اِنِّىْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے بدن یا کپڑے) پر زعفران کا نشان دیکھا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے پانچ درہم کے عوض ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔“

٣٢١١: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کی شادی پر جیسا ولیمہ کیا ویسا ولیمہ اپنی کسی زوجہ محترمہ کی شادی پر نہیں کیا، آپ ﷺ نے ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

٣٢١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۲۱۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے تعلق زن وشو قائم کیا تو آپ ﷺ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت روٹی سے شکم سیر کر دیا۔

٣٢١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ اَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۲۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان سے شادی کی اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر مقرر کیا اور حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ حلوہ) سے ان کا ولیمہ کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٤٨) و مسلم (٧٩/ ١٤٢٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٨) و مسلم (٩٠/ ١٤٢٨)۔

[3] رواه البخاري (٤٧٩٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٩) ومسلم (٨٤/ ١٣٦٥)۔

۳۲۱۴: وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَةِ ثَلَاثَ لَیَالٍ یُبْنٰی عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ رضی اللہ عنہا فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ، وَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ خُبْزٍ وَ لَا لَحْمٍ وَ مَا کَانَ فِیْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْهَا التَّمْرُ وَ الْاَقِطُ وَ السَّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے خیبر و مدینہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا، آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تعلق زن وشو قائم کیا تو میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دی، اس میں روٹی تھی نہ گوشت، بس آپ ﷺ نے چمڑے کی ایک چٹائی منگائی، اسے بچھا دیا گیا اور اس (دستر خوان) پر کھجور، پنیر اور گھی چُن دیا گیا۔

۳۲۱۵: وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: اَوْلَمَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا فقط دو مُد جو سے ولیمہ کیا۔

۳۲۱۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَأْتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْنَحْوَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۲۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو وہ اسے قبول کرے۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''چاہیے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی دوسری دعوت۔''

۳۲۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ، فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَ اِنْ شَاءَ تَرَکَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں ضرور شرکت کرے، دل چاہے تو کھا لے ورنہ چھوڑ دے۔''

۳۲۱۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۳۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بُرا کھانا، ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس نے دعوت ترک کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

۳۲۱۹: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ

---

[1] رواه البخاري (٤٢١٣)۔

[2] رواه البخاري (٥١٧٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٧٣) و مسلم (٩٦/ ١٤٢٩، ١٠٠/ ١٤٢٩)۔

[4] رواه مسلم (١٠٥/ ١٤٣٠)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٧٧) و مسلم (١٠٧/ ١٤٣٢)۔

فَقَالَ: اصْنَعْ لِی طَعَامًا یَکْفِی خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَیْمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((یَا اَبَا شُعَیْبٍ! اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَ اِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهُ)) قَالَ: لَا، بَلْ اَذِنْتُ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۳۲۱۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی تھا جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اس کا ایک غلام قصاب تھا، اس نے کہا: میرے لیے کھانا تیار کرو جو کہ پانچ افراد کے لیے کافی ہو، تا کہ میں نبی ﷺ کو دعوت دوں کہ آپ ان میں سے پانچویں ہوں، اس نے اس کے لیے مختصر سا کھانا تیار کیا، پھر وہ (ابوشعیب) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دعوت دی، تو ایک اور (چھٹا) آدمی ان کے ساتھ آنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوشعیب! ایک اور آدمی ہمارے ساتھ آ رہا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔'' اس نے عرض کیا: کوئی نہیں! اسے بھی اجازت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۲۲۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَ تَمْرٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

۳۲۲۱: وَعَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَارَدَّكَ؟ قَالَ: ((اِنَّهُ لَیْسَ لِیْ اَوْلِنَبِیٍّ اَنْ یَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو بھی مدعو کر لیں تا کہ وہ ہمارے ساتھ تناول فرمالیں؟ انہوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے تھے کہ گھر کی ایک جانب لگے ہوئے منقش پردے کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آپ کے پیچھے گئی اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو واپس کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے یا کسی نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ کسی مزین گھر میں داخل ہو۔''

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٥٤٦١) و مسلم (١٣٨/ ٢٠٣٦)۔ ❷ **حسن**، رواه أحمد (٣/ ١١٠ ح ١٢١٠٢) و الترمذي (١٠٩٥ وقال حسن غريب) و أبو داود (٣٧٤٤) وابن ماجه (١٩٠٩)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٠۔٢٢١ ح ٢٢٢٦٧، ٢٢٢٧١) و ابن ماجه (٣٣٦٠)۔

٣٢٢٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَ خَرَجَ مُغِيْرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۲۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے چلا آئے تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور ڈاکو کی حیثیت سے خارج ہوا۔''

٣٢٢٣: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا، وَ اِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۲۲۳: رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دعوت دینے والے دو افراد اکٹھے ہو جائیں تو پھر ان میں سے جو ہمسائیگی کے لحاظ سے زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو، اور اگر ان میں سے کوئی ایک سبقت لے جائے تو پھر اس سبقت لے جانے والے کی دعوت قبول کرو۔''

٣٢٢٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے روز (ولیمہ) کا کھانا حق (واجب) ہے، دوسرے روز دعوت کرنا سنت ہے جبکہ تیسرے روز دعوت کرنا شہرت وریاکاری ہے اور جو کوئی دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اسے رسوا کر دے گا۔''

٣٢٢٥: وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِئَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. [4]

۳۲۲۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے باہم فخر کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداود، اور محی السنہ نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ عکرمہ کی نبی ﷺ سے یہ مرسل روایت ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٤١) ☆ درست بن زياد: ضعيف، و أبان بن طارق: مجهول وقال ابن عدي: "هذا حديث منكر"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤٠٨ ح ٢٣٨٦٠) و أبو داود (٣٧٥٦) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس وعنعن و الحديث ضعفه الحافظ فى التلخيص الحبير (٣/ ١٩٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٩٧) ☆ عطاء بن السائب اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود (٣٧٤٥) وغيره۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٥٤) و ذكره محيي السنة في شرح السنة (٩/ ١٤٤ بعد ح ٢٣١٩) [وصححه الحاكم (٤/ ١٢٨-١٢٩) ووافقه الذهبي و للحديث شواهد]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۲۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَ لَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا)). قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ: يَعْنِى الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً. ❶

۳۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو باہم فخر کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ان دونوں کا کھانا کھایا جائے۔'' امام احمد نے فرمایا: یعنی وہ دو آدمی جو فخر و ریا کی خاطر ضیافت کرتے ہیں۔

۳۲۲۷: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ. ❷

۳۲۲۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَ لَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ)). ❸ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ.

۳۲۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اس کے کھانے سے کھائے اور سوال نہ کرے (کہ یہ کہاں سے آیا ہے) اور وہ اس کے مشروب سے پیئے اور کچھ دریافت نہ کرے۔''

امام بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: اگر یہ صحیح ہے، تو ظاہر ہے کہ مسلمان اسے صرف وہی چیز کھلاتا پلاتا ہے جو اس کے نزدیک حلال ہوتی ہے۔

---

❶ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٠٦٨ ، نسخة محققة : ٥٦٦٧) فائدة: قوله قال الإمام أحمد: يعنى الإمام أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله و القائل: زاهر بن طاهر الشحامي، الراوي عن البيهقي رحمه الله.
☆الأعمش مدلس و عنعن فالسند ضعيف والحديث حسن بالشاهد المتقدم (٣٢٢٥).

❷ **ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان : ٥٨٠٣ ، نسخة محققة : ٥٤٢٠) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي: ضعيف جدًا و محمد بن عبد الله بن (محمد بن همام بن) المطلب الشيباني مجروح كذاب فالسند موضوع و لكن رواه الطبراني فى الكبير (١٨/ ١٦٨ ح ٣٧٦) بسند مظلم عن (أبي) مروان الواسطي (يحيى بن أبي زكريا الغساني) عن هشام بن حسان به و أبو مروان الغساني هذا ضعيف كما في تقريب التهذيب (٧٥٥٠).

❸ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٠١ ، نسخة محققة : ٥٤١٩) [وصححه الحاكم (٤/ ١٢٦ ح ٧١٦٠) ووافقه الذهبي!] ☆ فيه مسلم بن خالد : ضعيف و للحديث شاهد عند الحاكم (ح ٧١٦١) فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن.

بَابُ الْقَسْمِ

باری کی تقسیم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۲۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں، اور آپ نے ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کی تھی۔

۳۲۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ سَوْدَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا كَبُرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی طرف سے جو میری باری کا دن تھا وہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا، لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے دو دن تقسیم فرمایا کرتے تھے، ایک ان کا اپنا اور دوسرا سودہ رضی اللہ عنہا کا دن تھا۔

۳۲۳۱: وَعَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: ((اَيْنَ اَنَا غَدًا ؟اَيْنَ اَنَا غَدًا؟)) يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۲۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں دریافت کیا کرتے تھے، میں کل کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ آپ (اس سوال سے) عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن پوچھنا چاہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، آپ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے حتی کہ آپ نے ان کے ہاں ہی وفات پائی۔

۳۲۳۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٧) و مسلم (٥١/ ١٤٦٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢١٢) و مسلم (٤٧/ ١٤٦٣)۔

[3] رواه البخاري (٥٢١٧) و مسلم (٨٤٠/ ٢٤٤٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٨٨) و مسلم (٥٦/ ٢٧٧٠)۔

اندازی کیا کرتے تھے، جس کے نام قرعہ نکلتا تو وہ آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوتی تھیں۔

٣٢٣٣: وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ . قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٢٣٣: ابوقلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب آدمی مطلقہ/بیوہ کے ہوتے ہوئے کسی کنواری سے شادی کرے تو وہ اس (کنواری) کے ہاں سات راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے، اور جب بیوہ/مطلقہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے۔ ابوقلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا ہے۔

٣٢٣٤: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَ سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَ دُرْتُ)). قَالَتْ: ثَلِّثْ. وَ فِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ لَهَا: ((لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٢٣٤: ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیں ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”ایسی بات نہیں ہے کہ تیری میرے ہاں عزت نہیں ہے بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر میں ان کے ہاں بھی سات راتیں قیام کروں گا، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں تین راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر باقیوں کے پاس جاتا ہوں۔“ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، آپ تین راتیں قیام کریں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”کنواری کے لیے سات راتیں ہیں اور بیوہ/مطلقہ کے لیے تین راتیں ہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٣٢٣٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِیْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَ لَا اَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

٣٢٣٥: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باری تقسیم فرمایا کرتے تھے اور آپ عدل کیا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢١٤) و مسلم (٤٤/ ١٤٦١)۔

[2] رواه مسلم (٤١-٤٢/ ١٤٦٠)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٤٠) و أبو داود (٢١٣٤) و النسائي (٧/ ٦٤ ح ٣٣٩٥) و ابن ماجه (١٩٧١) والدارمي (٢/ ١٤٤ ح ٢٢١٣)۔

کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں نے اپنی بساط کے مطابق باری تقسیم کر رکھی ہیں، آپ مجھے اس چیز (یعنی دلی محبت) کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تجھے اختیار ہے اور مجھے کوئی اختیار نہیں۔''

۳۲۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ شِقُّهُ سَاقِطٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۳۲۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے مابین عدل نہ کرے تو وہ روز قیامت اس حال میں ہوگا کہ اس کا ایک پہلو (نصف دھڑ) مفلوج ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۳۷: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِسَرِفَ فَقَالَ: هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَ ارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ یَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَ لَا یَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: اَلَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِیَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِیْنَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

وَ قَالَ رَزِیْنٌ: قَالَ غَیْرُ عَطَاءٍ: هِیَ سَوْدَةُ وَ هُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِیْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ: اَمْسِكْنِیْ قَدْ وَهَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّیْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِی الْجَنَّةِ.

۳۲۳۷: عطاء بیان کرتے ہیں، ہم مقام سرف پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، انہیں جھٹکے سے نہیں اٹھانا اور نہ چلتے وقت جھٹکے دینا اور بلکہ اسے آرام سے لے کر چلنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں فرماتے تھے، عطاء بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس زوجہ محترمہ کے لیے باری مقرر نہیں فرمایا کرتے تھے وہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور انہوں نے ان میں سے سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پائی۔

رزین نے فرمایا: عطاء کے علاوہ دیگر محدثین نے فرمایا: وہ (جن کی باری مقرر نہیں تھی) سودہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور یہی بات زیادہ صحیح ہے، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی، اور انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں نے اپنی باری عائشہ کو ہبہ کر دی، تاکہ میں جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٤١) و أبو داود (٢١٣٣) والنسائي (٧/ ٦٣ ح ٣٣٩٤) و ابن ماجه (١٩٦٩) والدارمي (٢/ ١٤٣ ح ٢٢١٢) ☆ قتادہ مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أبي نعيم فی أخبار أصبهان (٢/ ٣٠٠) فيه محمد بن الحارث الحارثي: ضعيف۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٧) و مسلم (٥١/ ١٤٦٥) و رزين (لم أجده) ☆ لقوله سودة: انظر صحيح مسلم (٤٧-٤٨/ ١٤٦٣) وغيره۔

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَ مَالِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان

الفصل الأوّل

فصل اول

٣٢٣٨: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی سے پیش آؤ، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی کا اوپر والا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا، تم عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا خیال رکھو۔“

٣٢٣٩: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلَى طَرِيْقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۲۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر گزر بسر نہیں کرے گی، اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اس سے فائدہ حاصل کرو، اور اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو تم اسے توڑ دو گے، اور اسے توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔“

٣٢٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مومن (شوہر) کسی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہے۔“

٣٢٤١: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٨٦) و مسلم (٦٠/ ١٤٦٨)۔

[2] رواه مسلم (٥٩/ ١٤٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٦١/ ١٤٦٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٩٩) و مسلم (٦٣/ ١٤٧٠)۔

۳۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔“

۳۲۴۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ)). ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۴۲: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے اور پھر وہ دن کے آخری پہر اس سے مجامعت کرے۔“ اور دوسری روایت میں ہے: ”تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے تو اپنی عورت کو غلام کی طرح مارتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہ اسی روز آخری پہر اس سے مجامعت کرے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گوز مارنے (ریح کی آواز) پر ہنسنے کے متعلق نصیحت کی تو فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔“

۳۲۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ كَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ سے چھپ جاتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف بھیجتے تو پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۳۲۴۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: وَ اللّٰهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا جبکہ حبشی مسجد میں چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے تاکہ میں آپ کے کان اور گردن کے بیچ سے ان کے کھیل کو دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں ہی وہاں سے ہٹتی تھی، تم نوعمر، کھیل سے شغف رکھنے والی لڑکی کے کھڑے ہونے کا اندازہ کرلو۔ (کہ وہ کتنی دیر کھڑی ہو سکتی ہے۔)

۳۲۴۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: ((اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً، فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۴۹۴۲) و مسلم (۶۳/ ۱۴۷۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۶۱۳۰) و مسلم (۸۱/ ۲۴۴۰)۔

[3] رواه البخاري (۵۲۳۶) و مسلم (۱۸/ ۸۹۲)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۵۲۲۸) ومسلم (۸۰/ ۲۴۳۹)۔

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے اور اسی طرح جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! بالکل ٹھیک ہے، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

٣٢٤٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِىْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْامْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا)). [1]

۳۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے اور وہ (خاوند) ناراضی میں سو جائے تو صبح ہونے تک فرشتے اس (عورت) پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔
اور صحیحین کی ہی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کوئی آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس پر انکار کر دے تو آسمان والی ذات (اللہ تعالی) اس پر ناراض ہو جاتی ہے حتی کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو جائے۔''

٣٢٤٧: وَعَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَيْرَ الَّذِیْ يُعْطِيْنِیْ فَقَالَ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک سوتن ہے، تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے کسی ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس نے مجھے نہ دی ہو؟ (تا کہ میری سوتن تنگ ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے (یعنی دھوکے باز) کی طرح ہے۔''

٣٢٤٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ: ((اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ ایلاء فرمایا۔ آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس راتیں بالا خانہ میں قیام فرمایا پھر آپ نیچے تشریف لے آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایک ماہ کے لیے قسم اٹھائی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٣٧) و مسلم (١٢٢/ ١٤٣٦)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢١٩) ومسلم (١٢٧/ ٢١٣٠)۔
[3] رواه البخاري (٥٢٠١)۔

٣٢٤٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ: فَأُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاءُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ: ((**هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى، يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ**)) فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَجَأُ عُنُقَهَا وَ قَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰى حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَا هُمَا يَقُوْلُ: تَسْأَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ: وَ اللّٰهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿**يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ**﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿**لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا**﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: ((**يَا عَائِشَةُ! اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ**)). قَالَ: وَمَاهُوَ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ. قَالَتْ: اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ؟ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، وَ اَسْأَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ. قَالَ: ((**لَا تَسْأَلُنِيْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا، وَ لَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٢٤٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا چاہی تو انہوں نے لوگوں کو دروازے پر بیٹھے ہوئے پایا جن میں سے کسی کو اجازت نہ ملی تھی، راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی تو وہ اندر چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت مل گئی، انہوں نے نبی ﷺ کو پریشانی کے عالم میں خاموش بیٹھا ہوا پایا جبکہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اردگرد تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کوئی ایسی بات کہوں گا جس سے نبی ﷺ کو ہنساؤں گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی مجھ سے خرچہ مانگتی تو میں اس کی گردن مروڑ دیتا، رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: ”انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرچہ مانگ رہی ہیں۔“ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے اور ان کی سرزنش کی، اور عمر رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا کی گردن کوٹنے لگے، اور وہ دونوں کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز کا مطالبہ کرتی ہو، جو اِن کے پاس نہیں ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے کبھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہو، پھر آپ ایک ماہ یا انتیس دن ان سے الگ رہے، اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی! اپنی ازواج سے فرمائیں...... تم میں سے محسنات کے لیے اجرِ عظیم ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابتدا فرمائی تو فرمایا: ”عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے جب تک تم اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو۔“

[1] رواہ مسلم (٢٩/ ١٤٧٨)۔

انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے انہیں وہ آیت سنائی تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی نہیں، بلکہ میں اللہ، اس کے رسول اور دارِ آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور میں آپ سے مطالبہ کرتی ہوں کہ میں نے آپ سے جو بات کی ہے وہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو مت بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے تو جو بھی پوچھے گی میں اسے ضرور بتاؤں گا، کیونکہ اللہ نے مجھے (لوگوں کو) رنج و مشقت میں مبتلا کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے آسانی پیدا کرنے والا معلم بنا کر بھیجا ہے۔''

٣٢٥٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ قُلْتُ: مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٢٥٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں ان عورتوں کی مذمت کیا کرتی تھی جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا، میں نے کہا: کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ ان میں سے جسے چاہیں دُور کریں اور جسے چاہیں اپنی طرف ٹھکانا دیں اور جن کو الگ کیا ان میں سے جسے چاہیں طلب فرمائیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔'' تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپ کی خواہش کو جلد پورا کرتا ہے۔

وَحَدِيْثُ جَابِرٍ: ((اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ)) ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ''عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو'' حجۃ الوداع کے قصہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٢٥١: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ، قَالَ: ((هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٢٥١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے مقابلہ کیا تو میں دوڑ میں آپ سے آگے بڑھ گئی، جب میں فربہ ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ سے مقابلہ کیا، تب آپ مجھ سے آگے نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اُس سبقت کا بدلہ ہوگیا۔''

٣٢٥٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ. [3]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٨٨) و مسلم (٤٩/ ١٤٦٤) ٥ حديث جابر تقدم (٢٥٥٥) في حديث طويل۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٧٨)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٩٥ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ١٥٩ ح ٢٢٦٥)۔

۳۲۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں، اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (اس کی برائیاں بیان نہ کرو)۔''

۳۲۵۳: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِلٰی قَوْلِهٖ: ((لِاَهْلِيْ)). 1

۳۲۵۳: ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ((لِاَهْلِيْ)) تک روایت کیا ہے۔

۳۲۵٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)). رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. 2

۳۲۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

۳۲۵۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 3

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو (بطورِ تعظیم) سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

۳۲۵٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 4

۳۲۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔''

۳۲۵۷: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَ اِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 5

۳۲۵۷: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو۔''

---

1 **حسن**، رواه ابن ماجه (۱۹۷۷)۔ 2 **سنده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٦/ ٣٠٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف و سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٢٩٦، الإحسان: ٤١٥١/ ٤١٦٣) و أحمد (١/ ١٩١ ح ١٦٦١) وغيرهما۔ 3 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٥٩ وقال: حسن غريب)۔ 4 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦١ وقال: حسن غريب)۔

5 **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٦٠ و قال: حسن غريب)۔

٣٢٥٨: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ پہنچا، وہ تو تیرے پاس بس مہمان ہے، وہ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف چلا آئے گا۔‘‘ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٢٥٩: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَ تَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر مارو نہ اسے برا بھلا کہو اور (ناراضی پر) صرف گھر میں اس سے علیحدگی اختیار کرو۔‘‘

٣٢٦٠: وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ. قَالَ: ((طَلِّقْهَا)) قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ: ((فَمُرْهَا)) يَقُولُ عِظْهَا ((فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے اس کی زبان میں کچھ (نقص) ہے یعنی وہ فحش گو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے طلاق دے دو۔‘‘ میں نے عرض کیا، میری اس سے اولاد ہے اور اس کے ساتھ ایک تعلق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے وعظ و نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی ہوئی تو وہ نصیحت قبول کر لے گی، اور اپنی اہلیہ کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔‘‘

٣٢٦١: وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ)) فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❹

۳۲۶۱: ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ کی لونڈیوں (اپنی بیویوں) کو نہ مارو۔‘‘

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٧٤) و ابن ماجه (٢٠١٤)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٤٦_٤٤٧ ح ٢٠٢٥٧، ٢٠٢٦٢) و أبو داود (٢١٤٢) و ابن ماجه (١٨٥٠)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢_١٤٣)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٢١٤٦) و ابن ماجه (١٩٨٥) و الدارمي (٢/ ١٤٧ ح ٢٢٢٥)۔

عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جرأت کرنے لگی ہیں، تب آپ نے انہیں مارنے کے متعلق رخصت عطا فرمائی تو بہت سی عورتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج کے پاس آئیں ہیں، ایسے لوگ (جو اپنی ازواج کو مارتے ہیں) تم میں سے بہتر نہیں ہیں۔''

٣٢٦٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَيِّدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

٣٢٦٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مہربان ہے۔''

٣٢٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((خُلُقًا)). [3]

۳۲۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا ہے، اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام ابوداود نے اسے ((خُلُقًا)) تک روایت کیا ہے۔

٣٢٦٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَ فِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لُعَبٍ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا؟ يَا عَائِشَةُ!)) قَالَتْ: بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ؟)) قَالَتْ: فَرَسٌ قَالَ: ((وَمَا الَّذِیْ عَلَيْهِ؟)) قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: ((فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ!)) قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰی رَأَيْتُ نَوَاجِذَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے، اور ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥١٧٠)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١٢ وقال: حسن) ☆ أبو قلابة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها و للحديث شواهد كثيرة دون قوله: " و الطفهم ... " وانظر الحديث الآتي: ٣٢٦٤۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦٢) و أبو داود (٤٦٨٢)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٣٢)۔

الماری پر پردہ تھا، ہوا چلی تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں اور کھلونوں سے پردہ ہٹا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میری گڑیاں ہیں، آپ نے ان میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے سے بنے ہوئے دو پَر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے درمیان میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا: گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور جو اِس کے اُوپر ہے، وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: دو پَر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا اور اس کے دو پَر!'' انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے پر تھے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، یہ سن کر آپ مسکرا دیے حتی کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۶۶: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَلَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُسْجَدَلَكَ فَقَالَ لِيْ: ((اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ؟)) فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۶۶: قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حیرہ پہنچا تو میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا زیادہ حق ہے کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: میں حیرہ گیا تھا میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس لیے کہ اللہ نے انہیں ان پر حق عطا کیا ہے۔''

۳۲۶۷: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ . [2]

۳۲۶۷: امام احمد نے اسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُسْئَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٤٠) [و صححه الحاكم (٢/ ١٨٧) ووافقه الذهبي] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند البيهقي (٧/ ٢٩١) و للحديث شواهد۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٧-٢٢٨ ح ٢٢٣٣٥) ☆السند منقطع و له شواهد منها الحديث السابق (٣٢٦٦)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢١٤٧) و ابن ماجه (١٩٨٦)۔

۳۲۶۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟‘‘

۳۲۶۹: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ: زَوْجِیْ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّيْتُ وَ يُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَ لَا يُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ: فَسَأَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ وَ قَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَّاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ))** قَالَ: وَ اَمَّا قَوْلُهَا: يُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تَصُوْمُ امْرَأَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا))** وَ اَمَّا قَوْلُهَا: اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: **((فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا: میرا خاوند صفوان بن معطل، جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، جب میں (نفلی) روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کرنے کا حکم دیتا ہے، اور وہ سورج طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، صفوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی تھا، راوی نے کہا: آپ نے اس چیز کے متعلق جو اس (عورت) نے کہا تھا صفوان سے دریافت کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو سورتیں پڑھتی ہے۔ حالانکہ میں نے اسے منع کیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا: ’’اگر ایک ہی سورت ہوتی وہ لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ صفوان نے کہا: رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کرا دیتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے جبکہ میں نوجوان آدمی ہوں، میں (جماع سے) رُک نہیں سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے۔‘‘ اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج طلوع ہونے پر نماز پڑھتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گھرانے کے متعلق مشہور ہے کہ ہم سورج طلوع ہونے پر ہی بیدار ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’صفوان! جب تم بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کرو۔‘‘

۳۲۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: **((اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی جماعت میں تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٥٩) و ابن ماجه (١٧٦٢) ☆ الأعمش عنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٦ ح ٢٤٩٧٥) [و ابن ماجه (١٨٥٢) مختصرًا] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔

نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چوپائے اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، جبکہ ہم تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو، اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اور اگر وہ اسے حکم دے کہ وہ جبلِ اصفر (زرد پہاڑ) سے جبلِ اسود (کالے پہاڑ) کی طرف اور جبلِ اسود کو جبلِ ابیض کی طرف پتھر منتقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔''

۳۲۷۱: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۳۲۷۱: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے: مفرور غلام حتیٰ کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، اور نشے والا حتیٰ کہ وہ ہوش میں آ جائے۔''

۳۲۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ، وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۳۲۷۲: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جو اپنے خاوند کو خوش کر دے جب وہ اسے دیکھے، اور جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے مال و جان میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔''

۳۲۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَ بَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۳۲۷۳: ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں ایسی ہیں جسے مل جائیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور ایسی عورت جو اپنے خاوند سے اپنی ذات کے بارے میں اور اس کے مال کے بارے میں خیانت کی طالب نہ ہو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٢٧، نسخة محققة: ٨٣٥٣، و السنن الكبرى ١/ ٣٨٩) ☆ الوليد بن مسلم مدلس لم يصرح بالسماع المسلسل و هو شامي روى عن زهير بن محمد و رواية الشاميين عن زهير ضعيفة۔ [2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٦/ ٦٨ ح ٣٢٣٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٣٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٢٩، نسخة محققة: ٤١١٥) ☆ حميد الطويل مدلس وعنعن وأما المؤمل بن إسماعيل فهو صحيح الحديث عن الثوري و حسن الحديث عن غيره، على الراجح وللحديث شاهد ضعيف في تاريخ أصبهان (٢/ ١٦٧) و لون آخر في الأوسط للطبراني (٧٢٠٨) وسنده ضعيف من أجل عنعنة حميد الطويل وجاء عنده موسى بن إسماعيل بدل مؤمل بن إسماعيل (!)۔

بَابُ الْخُلْعِ وَ الطَّلَاقِ

خلع اور طلاق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٢٧٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟**)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَ طَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣٢٧٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ثابت بن قیس کی عادات اور دینداری پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اسلام میں (خاوند کی) نافرمانی کو ناپسند کرتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس کا باغ واپس کردو گی؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ثابت کو کہا: ”باغ قبول کرو اور اسے ایک طلاق دے دو۔“

٣٢٧٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((**لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ**)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٢٧٥: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہوئے، اور فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے، پھر انتظار کرے حتی کہ وہ (ایام حیض گزرنے کے بعد) پاک ہو جائے، پھر حیض آئے، پھر پاک ہو، پھر اگر اسے طلاق دینا چاہے تو اسے حالت طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے، یہی وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔“
ایک دوسری روایت میں ہے: ”اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے، پھر اسے حالت طہر یا حمل میں طلاق دے۔“

٣٢٧٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَالِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٥٢٧٣)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٠٨) و مسلم (١/ ١٤٧١)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٦٢) و مسلم (٢٤/ ١٤٧٧)۔

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو منتخب کیا، آپ نے اسے ہمارے متعلق کچھ بھی شمار نہ کیا۔

۳۲۷۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفَّرُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کسی چیز کو حرام قرار دینے پر کفارہ ادا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

۳۲۷۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلاً فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ؟ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ: ((**لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذَالِكِ اَحَدًا**)) يَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ: ﴿**يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ**﴾ الْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے، پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر (کھانے کا گوند جو عرفط پودے سے نکلتا ہے) کی بُو آ رہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے یہی کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی کوئی بات نہیں، میں نے تو زینب کے ہاں شہد پیا ہے، میں دوبارہ اسے نہیں پیوں گا، اور میں نے حلف اٹھا لیا، تم کسی کو اس کے متعلق نہ بتانا۔'' آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کیوں حرام قرار دیا جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دیا ہے، آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے ہیں؟''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۲۷۹: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١١) و مسلم (١٨/ ١٤٧٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٢) و مسلم (٢٠/ ١٤٧٤)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٧ ح ٢٢٧٣٨) و الترمذي (١١٨٧ و قال: حسن) و أبو داود (٢٢٢٦) وابن ماجه (٢٠٥٥) والدارمي (٢/ ١٦٢ ح ٢٢٧٥)۔

پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے۔''

۳۲۸۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلال چیزوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔''

۳۲۸۱: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ، وَلَا عَتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَ لَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح سے پہلے طلاق دینے، ملکیت سے پہلے آزاد کرنے، مسلسل روزے رکھنے، بالغ ہونے کے بعد یتیم، دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت اور صبح سے رات تک خاموشی اختیار کرنے کا کوئی جواز نہیں۔''

۳۲۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَ لَا عِتْقَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِكُ)). [3]

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان جس چیز کا مالک نہیں، اس میں اس کا نذر دینا، آزاد کرنا اور طلاق دینا معتبر نہیں ہے۔'' اور ابوداود نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں: ''انسان جس چیز کا مالک ہے اسی کی بیع کر سکتا ہے۔''

۳۲۸۳: وَعَنْ رُکَانَةَ بْنِ عَبْدِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَیْمَةَ الْبَتَّةَ، فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ ﷺ، وَ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُکَانَةُ: وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِیَةَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَالثَّالِثَةَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ یَذْکُرُوْا: الثَّانِیَةَ وَ الثَّالِثَةَ. [4]

۳۲۸۳: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سہیمہ کو طلاق بتہ دی، انہوں نے اس کے متعلق نبی ﷺ کو بتایا اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا؟'' رکانہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے ایک ہی کا ارادہ کیا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ نے سہیمہ کو رکانہ کی طرف لوٹا دیا، پھر انہوں نے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٧٨)۔ [2] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ١٩٨ ح ٢٣٥٠ وسنده ضعيف جدًا) [وأبو داود (٢٨٧٣) مختصرًا و سنده ضعيف] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن، روى أيوب بن سويد عنه، وجويبر: متروك و للحديث شواهد، لاطلاق قبل نكاح و لا عتاق إلابعد ملك (ابن ماجه: ٢٠٤٨-٢٠٤٧ حسن) ولا وصال في صيام (أحمد ٣/ ٦٢ ح ١١٦١٩، صحيح) ولا يتم بعد احتلام (ضعيف) و لا رضاع بعد خطام (الترمذي: ١١٥٢ صحيح) و لا صمت يوم إلى الليل (ضعيف)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٩٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٢٢٠٦) و الترمذي (١١٧٧) و ابن ماجه (٢٠٥١) و الدارمي (٢/ ١٦٢ ح ٢٢٧٧)۔

دوسری طلاق عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں اور تیسری طلاق عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں دی۔ ابوداود۔ اور ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مگر انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

٣٢٨٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

٣٢٨٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں حقیقت میں بھی حقیقت ہیں اور مزاح میں بھی حقیقت ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع۔'' ترمذی، ابوداود۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٢٨٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِی اِغْلَاقٍ)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ: الْاِكْرَاهُ.

٣٢٨٥: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جبر کی صورت میں نہ طلاق معتبر ہے اور نہ آزاد کرنا۔'' اور ''اغلاق'' کا معنی ''جبر'' ہے۔

٣٢٨٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ، وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ. [3]

٣٢٨٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجنون اور مغلوب العقل کی طلاق کے سوا ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے، وہ حدیث یاد رکھنے والا نہیں۔

٣٢٨٧: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٢٨٧: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے، بچہ حتی کہ بالغ ہو جائے، اور مجنون حتی کہ وہ ہوش مند ہو جائے۔''

٣٢٨٨: وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا. [5]

٣٢٨٨: دارمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨٤) و أبو داود (٢١٩٤)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١٩٣) وابن ماجه (٢٠٤٦) [والنسائي (٢٠٤٦)] ☆ محمد بن عبيد بن أبي صالح و ثقه ابن حبان و الحاكم و ضعفه أبو حاتم الرازي و ابن حجر و ضعفه راجح و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (١١٩١) ☆عطاء بن عجلان: متروك بل أطلق عليه ابن معين و الفلاس وغيرهما الكذب۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٢٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤٠٣)۔ [5] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٧١ ح ٢٣٠١) وابن ماجه (٢٠٤١ سنده ضعيف، فيه حماد بن أبي سليمان و إبراهيم النخعي مدلسان و عنعنا، ٢٠٤٢ سنده ضعيف، فيه القاسم بن يزيد مجهول و لم يدرك عليًا رضي الله عنه) [و أبو داود (٤٣٩٨) و النسائي (٣٤٦٢)]۔

۳۲۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاق دوطلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۳۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نافرمانی کرنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں منافق ہیں۔''

۳۲۹۱: وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَالِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

۳۲۹۱: نافع، صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی ہر چیز کے بدلے اپنے خاوند (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے خلع لیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہ کیا۔

۳۲۹۲: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: ((اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟)) حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❹

۳۲۹۲: محمود بن لبید بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں، تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

۳۲۹۳: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَاتَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَ تِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ❺

۳۲۹۳: امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٨٢ وقال: غريب) و أبو داود (٢١٨٩) و ابن ماجه (٢٠٨٠) و الدارمي (٢/ ١٧٠-١٧١ ح ٢٢٩٩)۔ ❷ **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٦٨ ح ٣٤٩١)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥٦٥ ح ١٢٢٩) ☆ مولاة صفية لا تعرف، و قول نافع: عن، بمعنى أن فلا علاقة لهذه المولاة بالسند والله أعلم۔
❹ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٤٢-١٤٣ ح ٣٤٣٠) و أعل بما لا يقدح۔ ❺ **حسن**، رواه مالك (٢/ ٥٥٠ ح ١١٩٥) ☆ سنده ضعيف و له شواهد عند البيهقي (٧/ ٣٣٧) و أبي داود (٢١٩٧) وغيرهما۔

کو سو طلاقیں دی ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے تیری طرف سے تین طلاقیں تو واقع ہو گئیں، جبکہ ستانوے کے ذریعے تم نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا۔

٣٢٩٤: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [1]

۳۲۹۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''معاذ! اللہ نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے کسی (غلام) کو آزاد کرنا اسے سب سے زیادہ محبوب ہے، اور اس نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے طلاق اسے انتہائی ناپسند ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٤/ ٣٥ ح ٣٩٣٩) والبيهقي (٧/ ٣٦١) ☆ السند منقطع وحميد بن مالك: ضعيف، وحديث أبي داود (٢١٧٨، تقدم: ٣٢٨٠) يغني عن بعضه۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۲۹۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَامَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ)). قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ جماع کے قابل نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، حتی کہ تم اس سے لطف اندوز ہو جاؤ اور وہ تم سے لطف اندوز ہو جائے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۲۹۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۳۲۹۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے دونوں پر لعنت فرمائی۔

۳۲۹۷: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہم. [3]

۳۲۹۷: ابن ماجہ نے اسے علی، ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲٦۳۹) و مسلم (۱۱۱/ ۱٤۳۳)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارمي (۲/ ۱۵۸ ح ۲۲٦۳) وانظر الحديث الآتي (۳۲۹۷)۔

[3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (۱۹۳٤، عن علي، ۱۹۳۵ عن ابن عباس وسنده ضعيف، ۱۹۳٦ عن عقبة بن عامر)۔

۳۲۹۸: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ: يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے تقریباً دس صحابہ سے ملاقات کی وہ سب کہتے تھے کہ ایلاء کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے گا۔

۳۲۹۹: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سُلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ-وَ يُقَالُ لَهُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ-جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا اَجِدُهَا. قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ. قَالَ: ((اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ: لَا اَجِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو ((اَعْطِهِ ذَالِكَ الْعَرَقَ)) وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا ((لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۲۹۹: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ سلمان بن صخر، انہیں سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو پورا رمضان اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کی طرح قرار دے لیا، جب نصف رمضان گزر گیا تو ایک رات اس نے اس سے جماع کر لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرو۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس کوئی غلام نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے عرض کیا: میں استطاعت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' اس نے عرض کیا: میں طاقت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: ''اسے پندرہ صاع یا سولہ (تقریباً چالیس کلو) والا کھجوروں کا ٹوکرا دے دو تا کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔''

۳۳۰۰: وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَالَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، اَعْنِيْ اَبَادَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ: ((فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)). [3]

۳۳۰۰: ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار کے طریق سے سلمہ بن صخر سے اسی طرح روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھے جس قدر عورتوں سے لگاؤ تھا اتنا لگاؤ میرے سوا کسی اور کو نہ تھا۔ اور ان دونوں یعنی ابوداود اور دارمی کی روایت میں ہے: ''ایک وسق (ساٹھ صاع) کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ۔''

---

[1] **سنده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۹/ ۲۳۷ ح ۲۳۶۳) [والشافعي فى الأم ۵/ ۲۶۵] ☆ وللحديث شواهد عند الدارقطني (۲/ ۶۱) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۱۲۰۰ وقال: حسن)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۲۱۳) و ابن ماجه (۲۰۶۲) والدارمي (۲/ ۱۶۲۔۱۶۳ ح ۲۲۷۸) ☆ ابن إسحاق مدلس و عنعن۔

٣٣٠١: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٣٣٠١: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صخر کی سند سے نبی ﷺ سے، ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے جماع کرلے، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ہی کفارہ ہے۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٣٣٠٢: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَاحَمَلَكَ عَلٰى ذَالِكَ؟)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِي اَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ رَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلاً وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ. [2]

٣٣٠٢: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرلیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے چاندنی رات میں اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس سے ہم بستر ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرادیے اور اسے حکم فرمایا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے قریب نہ جائے۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور امام ابوداود اور امام نسائی نے اسی مثل مسند اور مرسل روایت کیا ہے، اور امام نسائی نے فرمایا: مرسل، درست ہونے میں، مسند سے اولیٰ ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٩٨ و قال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٠٦٤) ☆ سليمان بن يسار لم يسمع من سلمة بن صخر رضي الله عنه۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٠٦٥) و الترمذي (١١٩٩) و أبو داود (٢٢٢١) و النسائي (٦/ ١٦٧ ح ٣٤٨٧ مسندًا و ح ٣٤٨٨ مرسلاً)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۳۰۳: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ جَارِيَةً كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ: اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ عَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيْنَ اللّٰهُ؟)) فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: ((مَنْ اَنَا؟)) فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعْتِقْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1] وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ، لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَظَّمَ ذَالِكَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ((ائْتِنِيْ بِهَا؟)) فَاَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: ((اَيْنَ اللّٰهُ؟)) قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((مَنْ اَنَا؟)) قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: ((اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)).

۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چراتی تھی، میں اس کے پاس آیا تو میں نے ایک بکری نہ پائی، میں نے اس کے متعلق اس سے پوچھا تو اس نے کہا: اسے بھیڑیے نے کھالیا ہے، میں اس سے ناراض ہوا، چونکہ میں اولادِ آدم سے ہوں، میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا، (اور کسی وجہ سے) غلام آزاد کرنا مجھ پر واجب ہے، کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو۔'' یہ مالک کی روایت ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: انہوں (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ) نے کہا: میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک روز میں نے دیکھا کہ بھیڑیا ہماری بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا، چونکہ میں آدم کی اولاد سے ہوں، میں بھی ناراض ہوتا ہوں جیسے وہ ناراض ہوتے ہیں، اس لیے میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور سارا واقعہ سنایا) آپ نے میری اس حرکت کو بڑا جرم قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' میں اسے آپ کے پاس لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: آسمان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مسلمان ہے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (۲/ ۷۷٦۔۷۷۷ ح ۱۵۵۰ ببعض الاختلاف) و مسلم (۳۳/ ۵۳۷)۔

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

الفصل الأوّل

فصل اول

٣٣٠٤: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**قَدْ أُنْزِلَ فِيْكَ وَ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا**)) قَالَ سَعْدٌ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَ أَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اُنْظُرُوْا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْإِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرَ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَ إِنْ جَاءَتْ بِهٖ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرَ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا**)). فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرَ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلٰى أُمِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٣٠٤: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں بتائیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے، اس صورت میں وہ (مقتول کے ورثاء) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے، تم اسے لے کر آؤ۔'' سہل بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اسے رکھ لوں تو اس کا مطلب ہو گا میں نے اس پر جھوٹ باندھا، اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انتظار کرو اور دیکھو اگر وہ سیاہ رنگ، موٹی موٹی اور خوب سیاہ آنکھوں والے، سرین بڑے بڑے اور موٹی موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس کے متعلق سچ کہا ہے، اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا، گویا کہ وہ زہریلی چھپکلی ہے تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس عورت پر جھوٹ باندھا ہے۔'' اس عورت نے اس طرح کے بچے کو جنم دیا جس طرح کی صفات رسول اللہ ﷺ نے عویمر کی تصدیق کے متعلق بیان فرمائی تھیں، اس کے بعد اس بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

٣٣٠٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَأَخْبَرَهٗ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٤٥) و مسلم (١/ ١٤٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣١٥) و مسلم (٨/ ١٤٩٤، ٤/ ١٤٩٣)۔

اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَا هَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ.

۳۳۰۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اس (آدمی) نے اس کے بچے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچے کو عورت کے حوالے کر دیا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے شوہر کو وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے، پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے بھی بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔''

۳۳۰۶: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((**حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَاسَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا**)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِيْ، قَالَ: ((**لَامَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: ''تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہارا اس (عورت) پر کوئی حق نہیں۔'' اس (آدمی) نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا مال (جو مہر میں دیا تھا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں مال کا کوئی حق نہیں، اگر تم نے اس کے متعلق سچی بات کی ہے تو وہ (مال) اس کا بدل ہے جو تم نے اس سے ہم بستری کی ہے، اور اگر تم نے اس کے متعلق جھوٹی بات کی ہے تو پھر اس (مہر) کا لوٹنا تمہارے لیے بہت بعید ہے اور تیرا اس سے مطالبہ کرنا بھی بعید ہے۔''

۳۳۰۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**الْبَيِّنَةَ اَوْحَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ**)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ**)). فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿**وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ**﴾ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿**اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ**﴾ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟**)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَقَالُوْا: اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَلِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ**)). فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَوْ لَا مَامَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَ لَهَا شَاْنٌ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی ﷺ کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۵۳۵۰) و مسلم (۵/ ۱۴۹۳)۔

[2] رواه البخاري (۴۷۴۷)۔

تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ثبوت پیش کرو، ورنہ تیری پشت پر حد قائم ہو گی۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو حالت زنا میں دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے چلا جائے؟ نبی ﷺ فرمایا: ''گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر حد قائم کی جائے گی۔'' ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں یقیناً سچا ہوں اللہ ایسا حکم ضرور نازل فرمائے گا جو مجھے حد سے بچا لے گا۔ پس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: ''جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں......... اگر وہ سچوں میں سے ہے۔'' ہلال رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے گواہی دی (یعنی لعان کیا) جبکہ نبی ﷺ فرما رہے تھے: ''یقیناً تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے کے لیے تیار ہے؟'' پھر عورت کھڑی ہوئی تو اس نے گواہی دی (لعان کیا) جب وہ پانچویں گواہی پر پہنچی تو انہوں نے اسے روکا اور انہوں نے کہا کہ یہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے توقف کیا اور خاموشی اختیار کی حتی کہ ہم نے سمجھا کہ وہ (اپنے مؤقف سے) رجوع کر لے گی، پھر اس نے کہا: میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے دیکھو اگر یہ سرمئی آنکھوں والے، بڑے سرین والے اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر وہ شریک بن سحماء کا ہے۔'' اس نے اسی طرح کے بچے کو جنم دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کا حکم (کہ لعان کے بعد حد جاری نہیں کی جائے گی) پہلے سے نہ آیا ہوتا تو میں اسے ضرور سزا دیتا۔''

۳۳۰۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَالِكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا اِلٰی مَا يَقُوْلُ سَيِّدُ كُمْ اِنَّهُ لَغَيُوْرٌ، وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پاؤں تو کیا میں اس (آدمی) کو ہاتھ نہ لگاؤں حتی کہ میں چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' انہوں نے عرض کیا، ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے ساتھ ایسا ہوا تو میں اس (گواہی) سے پہلے ہی تلوار کے ذریعے اس کا کام تمام کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کی بات کو غور سے سنو، کیونکہ وہ غیور شخص ہے، اور میں اس سے زیادہ غیور ہوں جبکہ اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

۳۳۰۹: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِیْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَ اللّٰهِ! لَاَ نَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَ لَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَاللّٰهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۰۹: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو (حالت زنا میں) دیکھ لوں

---

[1] رواه مسلم (١٦/ ١٤٩٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤١٦) و مسلم (١٧/ ١٤٩٩)۔

تو میں تلوار کی دھار کے ساتھ اسے قتل کر دوں۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے، اور اللہ نے اپنی غیرت ہی کے باعث ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ سے زیادہ کوئی شخص عذر پسند نہیں کرتا اسی لیے تو اس نے آگاہ کرنے والے اور خوشخبری سنانے والے (انبیا علیہم السلام) مبعوث فرمائے، اور اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص مدح کو پسند نہیں کرتا، اسی لیے تو اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

٣٣١٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٣١٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور بے شک مومن بھی غیرت مند ہے، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب نہ کرے۔''

٣٣١١: وَعَنْهُ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَمَا اَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟)) قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ: ((فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَ هَا؟)) قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ: ((فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ)) وَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٣١١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بیوی نے ایک سیاہ بچے کو جنم دیا ہے، میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے عرض کیا: سرخ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: ان میں خاکی رنگ کا بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آ گیا؟'' اس نے عرض کیا: (پرانی) رگ اسے لے آئی ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے یہ بھی رگ ہو جو اسے لے آئی ہو۔'' اور آپ نے اسے اس بچے سے انکار کی اجازت نہیں دی۔

٣٣١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَخِیْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِيْهِ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِیْ وَ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) ثُمَّ قَالَ بِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: ((اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ)) لِمَا رَاٰى مِنْ شِبْهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِیَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٢٣) و مسلم (٣٦/ ٢٧٦١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣١٤) و مسلم (١٥٠٠)۔

اللّٰهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس (بچے) کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی، اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو، جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اس سے پردہ کیا کرو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تب فرمایا جب آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت دیکھی۔ اس کے بعد اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو تادم زیست نہیں دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! وہ تمہارا بھائی ہے، اس لیے کہ وہ اس کے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔''

۳۳۱۳: وَعَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ: ((اَيْ عَائِشَةُ! اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ، فَلَمَّا رَاَى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَ بَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش خوش میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی آیا ہوا ہے جب اس نے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما کو اس حال میں دیکھا کہ ان دونوں پر ایک چادر تھی اور انہوں نے اپنے سروں کو اس سے ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔''

۳۳۱۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جانتے بوجھتے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔''

۳۳۱۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آباء سے بے رغبتی و اعراض نہ کرو، کیونکہ جس شخص

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٤٥، ٤٣٠٣) و مسلم (٣٦/ ١٤٥٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٧١) و مسلم (٣٨/ ١٤٥٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٦) و مسلم (١١٥/ ٦٣)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٨) و مسلم (١١٣/ ٦٢) ٥ حديث عائشة: ما من أحد أغير من الله، تقدم (١٤٨٣)۔

نے اپنے باپ سے اعرض کیا (اور اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کیا) اس نے کفر کیا۔''

وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ((مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ)) فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ''اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔'' صلاۃ الخسوف کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۳۱۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۳۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کے متعلق آیت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو عورت بچے کو ایسی قوم میں داخل کر دے جس سے اس کا ناطہ نہیں اللہ کے نزدیک اس عورت کی کوئی عزت نہیں اور وہ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا، اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ بچہ اسی کا ہے، اللہ اس سے حجاب فرمالے گا اور اس کو تمام اول و آخر پوری مخلوق کے سامنے رسوا کر دے گا۔''

۳۳۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طَلِّقْهَا)) قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّهَا. قَالَ: ((فَاَمْسِكْهَا اِذًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهٗ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ. [2]

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیوی ہے جو کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' اس نے عرض کیا: میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اسے اپنے نکاح میں رکھ۔''

اور امام نسائی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی راوی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع نقل کیا ہے اور کسی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔

چنانچہ امام نسائی کہتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں۔

۳۳۱۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اِدَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٦٣) و النسائي (٦/ ١٧٩ ح ٣٥١١) و الدارمي (٢/ ١٥٣ ح ٢٢٤٤)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٠٤٩) والنسائي (٦/ ١٦٩۔١٧٠ ح ٣٤٩٤۔٣٤٩٥) ☆ سند المرفوع صحيح وأعل بما لا يقدح۔

الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْمِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی بابت فیصلہ صادر فرمایا جسے اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں میں شامل کیا گیا ہو۔ اگر وہ بچہ ایسی لونڈی کا ہے کہ مرنے والے شخص نے اس لونڈی سے اس وقت ہم بستری کی تھی جب وہ اس لونڈی کا مالک تھا تو وہ بچہ اس کے ورثا میں شامل ہے اس کے پیدا ہونے سے پہلے جو وراثت تقسیم ہو چکی اس سے وہ محروم رہے گا البتہ پیدا ہونے کے وقت جو ترکہ موجود تھا اس میں سے اسے حصہ ملے گا (جس بچے کو شامل کیا جا رہا ہے) اگر اس کے والد نے مرنے سے قبل اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو پھر اس بچے کو ورثا میں شامل نہیں کیا جائے گا، اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہے جس کا وہ متوفی مالک نہیں تھا یا وہ ایسی آزاد عورت سے جو اس کے نکاح میں نہ تھی تو اس بچے کو متوفی کے نسب میں شامل نہیں کیا جائے گا لہٰذا وہ بچہ متوفی کا وارث نہیں بنے گا، اگرچہ اس بچے کو خود متوفی نے اپنا بیٹا ہی کیوں نہ قرار دیا ہو کیونکہ وہ زنا کی پیداوار ہے خواہ لونڈی سے ہو یا آزاد عورت سے ہو۔''

۳۳۱۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهٗ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهٗ فِي الْفَخْرِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فِي الْبَغْيِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۳۱۹: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیرت کی ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا، رہی وہ جسے اللہ پسند فرماتا ہے، وہ ہے جو مقام شک میں ہو، اور رہی وہ جسے اللہ ناپسند فرمایا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک (گمان) میں ہو۔ اور فخر کی ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے، اور ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ پسند فرماتا ہے، رہا وہ فخر جسے اللہ پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا قتال (جہاد) اور صدقہ کے وقت فخر کرنا ہے، اور رہا وہ جسے اللہ ناپسند فرماتا ہے تو وہ نسب میں فخر کرنا ہے۔'' اور دوسری روایت میں ہے: ''ظلم میں فخر کرنا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۲۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ؛ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا دَعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ، ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٦٥)۔

[2] حسن، رواه أحمد (٥/ ٤٤٥، ٤٤٦ ح ٢٤١٤٨، ٢٤١٤٩، ٢٤١٥٣) و أبو داود (٢٦٥٩) والنسائي (٥/ ٧٨۔٧٩ ح ٢٥٥٩)۔ [3] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٧٤)۔

۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے، میں نے دور جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں (بچے کا) دعویٰ نہیں، جاہلیت کا معاملہ ختم ہو گیا، بچہ صاحبِ بستر کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر (رجم یا محرومی) ہے۔''

۳۳۲۱: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَامُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ، وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار قسم کی عورتوں کے درمیان کوئی لعان نہیں، نصرانی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت مملوک کے نکاح میں ہو، اور مملوک عورت آزاد کے نکاح میں ہو۔''

۳۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلاً حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ: ((اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس وقت حکم فرمایا، جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تھا کہ وہ (آدمی) پانچویں شہادت کے وقت اس (لعان کرنے والے) کے منہ پر ہاتھ رکھ دے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ وہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے۔''

۳۳۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلاً قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَاعَائِشَةُ! اَغِرْتِ؟)) فَقُلْتُ: مَالِيَ لَايَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَعِيْ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((نَعَمْ! وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس سے تشریف لے گئے آپ کے تشریف لے جانے پر میں جذباتی ہوئی، چنانچہ آپ تھوڑی دیر بعد تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو فرمایا: ''عائشہ! کیا ہوا، کیا تم جذباتی ہو گئی ہو؟'' میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی کو آپ جیسے کی عدم موجودگی جذباتی نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری اعانت فرمائی حتی کہ میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔''

---

[1] إسناده ضعيف جدًا، رواه ابن ماجه (٢٠٧١) ☆ فيه عثمان بن عطاء الخراساني قال فيه الدارقطني: "هو ضعيف الحديث جدًا" (٣/ ١٦٣-١٦٤) و له متابعة مردودة۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٧٥ ح ٣٥٠٢)۔ [3] رواه مسلم (٧٠/ ٢٨١٥)۔

بَابُ الْعِدَّةِ

عدت کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٣٣٢٤: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رحمه الله عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اَنَّ اَبَا عَمْرِوبْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ: ((**تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا اَحْلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ**)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَاجَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ: ((**اَمَّا اَبُوالْجَهْمِ فَلَايَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهٗ، اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ**)) فَكَرِهْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((**اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ**)) فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهَا: ((**فَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ**)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا**)). [1]

۳۳۲۴: ابوسلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں آخری طلاق اس وقت دی جب وہ مدینہ منورہ سے باہر تھے، چنانچہ ابوعمرو بن حفص کے وکیل نے وہ ''جو'' فاطمہ کے سپرد کر دیے جو ابوعمرو نے ان کے لیے بھیجے تھے وہ اس سے ناراض ہوگئیں، اس پر (اس کے وکیل) نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے کوئی نفقہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ام شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا: ''وہ ایسی خاتون ہیں، کہ میرے صحابہ اس کے پاس آتے جاتے ہیں، لہٰذا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو، کیونکہ وہ نابینا شخص ہے، تم اپنے معمول کے کپڑے پہن کر رہ سکتی ہو، جب تم عدت گزارلو تو مجھے مطلع کرنا۔'' فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں نے عدت گزار لی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوجہم وہ تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا (سخت مزاج ہے)، اور رہا معاویہ وہ تو فقیر آدمی ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔'' میں نے اسے ناپسند کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کرلو۔'' میں نے اس سے نکاح کرلیا اللہ نے اس میں خیر فرمادی، اور میں قابل رشک بن گئی۔ اور انہی سے ایک روایت میں ہے: ''ابوجہم! وہ تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے۔''

---

[1] رواہ مسلم (٣٦/ ١٤٨٠)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے جب اسے تین طلاقیں دے دیں تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تمہارے لیے صرف حاملہ ہونے کی صورت میں نفقہ ہے، ویسے کوئی نفقہ نہیں۔“

٣٣٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ تَعْنِيْ فِي النُّقْلَةِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَتْ: مَالِفَاطِمَةَ؟ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣٣٢٥: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ ایک بے آباد گھر میں تھیں، ان کے متعلق اندیشہ محسوس کیا گیا اسی لیے نبی ﷺ نے انہیں رخصت عنایت فرمائی، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ اس لیے آپ ﷺ نے انہیں (اپنے گھر سے) منتقل ہونے کی اجازت دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہو گیا وہ اللہ سے کیوں نہیں ڈرتی، جب وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لیے، سکونت ہے اور نہ خرچہ۔

٣٣٢٦: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

٣٣٢٦: سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں، فاطمہ (بنت قیس رضی اللہ عنہا) کو محض اس لیے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے (خاوند کے) اقارب پر زبان درازی کرتی تھیں۔

٣٣٢٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((بَلٰى، فَجُدِّيْ نَخْلَكِ، فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٣٢٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو ایک آدمی نے انہیں گھر سے نکلنے سے منع کیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، تم اپنی کھجوریں توڑو، کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کرو گی یا کوئی بھلائی و نیکی کا کام کرو گی۔“

٣٣٢٨: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

٣٣٢٨: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کریں، آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی اور انہوں نے نکاح کر لیا۔

---

[1] رواه البخاري (٥٣٢٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٢٩٤ بعد ح ٢٣٨٤ بلا سند) [و أبو داود (٢٢٩٦ وسنده ضعيف) و الشافعي في الأم (٧/ ٤٧٤)] ☆ سعيد بن المسيب لم يذكر من حدثه بهذا فقوله هاهنا مردود۔

[3] رواه مسلم (٥٥/ ١٤٨٣)۔ [4] رواه البخاري (٤٩٠٩)۔

۳۳۲۹: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَّ بِنْتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِاشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ: ((لَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' دو بار یا تین بار، آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے: ''نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (عدت) چار ماہ دس دن ہے، جبکہ دور جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔'' (ایک سال بعد عدت ختم ہوتی تھی)

۳۳۳۰: وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن کے سوگ کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے۔''

۳۳۳۱: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَلَا تَخْتَضِبُ)). [3]

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ نہ کرے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن کا سوگ کرے، اور وہ یمنی لکیر دار چادر کے سوا رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے، نہ سرمہ ڈالے اور نہ خوشبو لگائے، البتہ جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر قسط یا اظفار کی معمولی سی خوشبو لگا لے۔'' بخاری، مسلم۔ اور ابوداود نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''وہ مہندی نہ لگائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۳۳۲: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ: اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣٦) و مسلم (١٤٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣٤_٥٣٣٥) و مسلم (٥٨/ ١٤٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٤٢) و مسلم (٦٦/ ٩٣٨) و أبو داود (٢٣٠٢)۔

اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ . فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِيْ، فَقَالَ: ((اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ)) قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۳۳۲: زینب بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فُریعہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ وہ اپنے قبیلے بنو خدرہ میں اپنے گھر چلی جائے، کیونکہ اس کا شوہر اپنے مفرور غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جسے ان غلاموں نے قتل کر دیا تھا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے نہ تو اپنا ذاتی گھر چھوڑا ہے اور نہ نفقہ۔ وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں واپس مڑی حتی کہ جب حجرے میں تھی یا مسجد میں تھی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''اپنے گھر میں رہو حتی کہ عدت پوری ہو جائے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔

۳۳۳۳: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ: ((مَاهٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ؟)) قُلْتُ: اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ: ((اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ)). قُلْتُ: بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَاْسَكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ایلوے کا عرق لگایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلمہ! یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ تو ایلوے کا عرق ہے! اس میں کوئی خوشبو نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چہرے کو چمکا دیتا ہے، اسے رات کے وقت لگا لیا کرو اور دن کے وقت صاف کر دیا کرو، خوشبو لگا کر کنگھی بھی نہ کرو اور نہ مہندی لگا کر کنگھی کرو، کیونکہ وہ خضاب ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیری (کے پتوں) کے ساتھ، تم اپنے سر پر ان کی لیپ کر لیا کرو۔''

۳۳۳۴: وَعَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ نہ تو زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور نہ سرخ رنگ کے، اور نہ وہ زیور پہنے اور خضاب لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۲/ ۵۹۱ ح ۱۲۹۰) والترمذي (۱۲۰۴ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۳۰۰) والنسائي (۶/ ۱۹۹-۲۰۰ ح ۳۵۵۸-۳۵۶۰) و ابن ماجه (۲۰۳۱) والدارمي (۲/ ۱۶۸ ح ۲۲۹۲) [وأخطأ من ضعفه]-

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۳۰۵) والنسائي (۶/ ۲۰۴ ح ۳۵۶۷) ☆ أم حكيم: لا يعرف حالها والمغيرة بن الضحاك: مستور-

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۳۰۴) و النسائي (۶/ ۲۰۳ ح ۳۵۶۵)-

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٣٣٥: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهٗ فِى الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: يَسْأَلُهٗ عَنْ ذَالِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِى الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَ بَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۳۳۳۵: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص نے شام میں اس وقت وفات پائی جب اس کی بیوی کو (طلاق کے بعد) تیسرا حیض شروع ہو چکا تھا، وہ اسے طلاق دے چکا تھا، معاویہ بن ابی سفیان نے اس بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تو زید نے انہیں جواب دیا کہ وہ تیسرے حیض میں داخل ہو چکی ہے، وہ (عورت) اس سے بریٔ الذمہ ہے اور وہ اس سے بریٔ الذمہ ہے، وہ اس کا وارث نہیں اور یہ اس کی وارث نہیں۔

٣٣٣٦: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: اَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْحَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ، وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۳۳۶: سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی اور اسے ایک یا دو حیض آ گئے اور پھر اس کا حیض موقوف ہو گیا تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر اس کا حمل ظاہر ہو گیا تو پھر یہی (وضع حمل) ہے ورنہ وہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی اور پھر حلال ہو جائے گی۔ (اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکے گی)

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥٧٧ ح ١٢٥٦)۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥٨٢ ح ١٢٧٠)۔

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

استبراء کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۳۳۷: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا: اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ: ((أَيُلِمُّ بِهَا؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ، كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ؟ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۳۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو بچہ جننے کے قریب تھی تو آپ نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ فلاں شخص کی لونڈی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا وہ اس سے جماع کرتا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے، وہ اس سے کیسے خدمت کا تقاضا کر سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں، یا وہ اسے کیسے وارث بنا سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۳۳۸: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ: ((لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے غزوۂ اوطاس میں حاصل ہونے والی لونڈیوں کے بارے میں فرمایا: ”وضع حمل سے پہلے حاملہ (لونڈی) سے جماع نہ کیا جائے اور جو حاملہ نہیں اس سے بھی جماع نہ کیا جائے حتی کہ اسے ایک حیض آ جائے۔“

۳۳۳۹: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْقِیَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ)) يَعْنِیْ اِتْيَانَ الْحَبَالٰی ((وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى

---

[1] رواه مسلم (۱۳۹/ ۱٤٤١)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ٦۲ ح ۱۱٦۱۸) و أبو داود (۲۱۵۷) والدارمي (۲/ ۱۷۱ ح ۲۳۰۰) ☆ شريك القاضي عنعن و حديث أبي داود الطيالسي (۱٦۸۷) يغني عنه۔

يُقْسَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((زَرْعَ غَيْرِهٖ)) [1]

۳۳۳۹: رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنا پانی کسی اور کی کھیتی کو دے، یعنی حاملہ سے جماع کرے، جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی لونڈی سے جماع کرے حتی کہ اس کا رحم خالی ہو جائے، اور جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرے۔'' ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ((زَرْعَ غَيْرِهٖ)) تک روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۴۰: عَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ. [2]

۳۳۴۰: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لونڈیوں کو جنہیں حیض آتا تھا ایک حیض کے ذریعے اور جنہیں حیض نہیں آتا تھا تین ماہ کے ذریعے استبرائے رحم کا حکم فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غیر کی کھیتی کو پانی دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۳۴۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَئُ الْعَذْرَاءُ. رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ. [3]

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: جب ایسی لونڈی، جس سے جماع کیا جاتا ہو، ہبہ کی جائے یا بیع کی جائے یا آزاد کی جائے، تو وہ ایک حیض کے ذریعے اپنے رحم کے خالی ہونے کا یقین کر لے، اور کنواری سے استبرائے رحم کا نہیں کہا جائے گا۔'' دونوں روایتیں رزین نے روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٥٨) و الترمذي (١١٣١ وقال: غريب)۔ [2] لم أجده، فائدة: كل حديث، قلت فيه: لم أجده، فهو ضعيف باطل مردود، إلا أن يثبت بسند آخر أو صرحت بخلافه۔

[3] **صحيح**، رزين (لم أجده) ☆ وعلقه البخاري (قبل ح ٢٢٣٥، البيوع باب: ١١١) وانظر تغليق التعليق (٣/ ٢٧٢-٢٧٣) و تنقيح الرواة (٢/ ٥١)۔

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

نان نفقہ اور حق مملوک کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٣٣٤٢: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ هِنْدَابِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَايَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: ((خُذِيْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اس قدر نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو، مگر میں اس سے اس طرح لے لیتی ہوں کہ اسے پتہ نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تیرے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو۔''

٣٣٤٣: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تم میں سے کسی کو مال عطا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔''

٣٣٤٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مملوک کا کھانا اور لباس (دستور کے مطابق مالک پر واجب) ہے اور اس سے کام صرف اس کی طاقت کے مطابق ہی لیا جائے۔''

٣٣٤٥: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَايَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٦٤) و مسلم (٧/ ١٧١٤)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ١٨٢٢)۔

[3] رواه مسلم (٤١/ ١٦٦٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٠) و مسلم (٣٨/ ١٦٦١)۔

۳۳۴۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے زیر تصرف کر دیا ہے، اللہ جس کے بھائی کو اس کے زیر تصرف کر دے تو وہ اسے ویسا ہی کھلائے جیسا خود کھائے اور ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنے اور اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر وہ اس کے ذمے کوئی ایسا کام لگا دے جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہو تو پھر وہ اس میں اس کی اعانت کرے۔''

٣٣٤٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ: لَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَفٰى بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ)). وَ فِي رِوَايَةٍ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کا منشی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے فرمایا: کیا تم نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: جاؤ اور انہیں (کھانے کا سامان) دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کے کھانے کا سامان روک لے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی خوراک اس کے ذمے ہے وہ اس کی روزی ضائع کر دے۔''

٣٣٤٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا تیار کر کے لائے تو وہ (مالک) اسے اپنے ساتھ بٹھائے تا کہ وہ کھائے، کیونکہ اس نے آگ کی حرارت اور دھواں برداشت کیا ہے، اگر کھانا، کھانے والوں کے حساب سے کم ہو تو وہ اس میں ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔''

٣٣٤٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۳۴۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام اپنے آقا کے لیے مخلص و خیر خواہ ہو اور وہ اللہ کی عبادت بھی احسن انداز میں کرتا ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

٣٣٤٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۳۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مملوک کے لیے کیا خوب ہے کہ اللہ اسے اس حال میں فوت

---

[1] رواه مسلم (م٤/ ٩٩٦)۔

[2] رواه مسلم (٤٢/ ١٦٦٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤٦) و مسلم (٤٣/ ١٦٦٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤٩) و مسلم (٤٦/ ١٦٦٧)۔

کرے کہ وہ اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو، کیا خوب ہے اس کے لیے۔''

۳۳۵۰: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔'' اور انہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔'' اور انہی سے ایک اور روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالکوں سے فرار ہو جائے تو اس نے کفر کیا حتی کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔''

۳۳۵۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے مملوک پر بہتان باندھا جبکہ وہ اس سے بری ہو جو اس نے کہا تو روزِ قیامت اسے کوڑے مارے جائیں گے مگر یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا۔''

۳۳۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے غلام پر اس کے ناکردہ جرم پر حد قائم کی یا اس کو تھپڑ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔''

۳۳۵۳: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا: ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ! لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)). فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ. اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ''ابو مسعود! جان لو، اللہ تم پر اس سے کہیں زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم اس پر قدرت رکھتے ہو۔'' میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ جلاتی'' یا (فرمایا): ''تمہیں آگ چھوتی۔''

---

[1] رواہ مسلم (١٢٤/ ٧٠، ١٢٢/ ٦٩)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٦٨٥٨) و مسلم (٣٧/ ١٦٦٠)۔

[3] رواہ مسلم (٣٠/ ١٦٥٧)۔

[4] رواہ مسلم (٣٥/ ١٦٥٩)۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٣٣٥٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي. قَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۳۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرے پاس مال ہے، اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اور تمہارا مال تیرے والد کا ہے، کیونکہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔''

٣٣٥٥: وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ: ((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں فقیر آدمی ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں، اور میری زیر نگرانی ایک یتیم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کے مال سے اس طرح کھاؤ کہ اس میں اسراف نہ ہو، نہ جلد بازی ہو (کہ یتیم کے بڑا ہونے سے پہلے وہ مال ختم ہو جائے) اور نہ اس سے جائیداد بنانی چاہیے۔''

٣٣٥٦: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: ((الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). [3] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں فرما رہے تھے: ''نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔''

٣٣٥٧: وَرَوَى أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ. [4]

۳۳۵۷: امام احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٣٥٨: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ)). [5] رَوَاهُ

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٥٣٠) و ابن ماجه (٢٢٩٢)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٧٢) والنسائي (٦/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٨) و ابن ماجه (٢٧١٨)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٥٥٣، نسخة محققة: ٨١٩٣ و في دلائل النبوة ٧/ ٢٠٥) [و ابن ماجه (١٦٢٥)] ☆ قتادة عنعن و انظر الحديث الآتي (٣٣٥٧)۔

[4] **سنده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٠ ح ٢٧٠١٦) و أبو داود (٥١٥٦) [وابن ماجه (٢٦٩٨)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٤٦ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٦٩١) ☆ فرقد السبخي: ضعيف مشهور۔

التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلاموں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۳۳۵۹: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ)). [1] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ اَرَفِیْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَازَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهِ: ((وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ)).

۳۳۵۹: رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(غلاموں، رعایا سے) اچھا سلوک کرنے والا باعث برکت ہے جبکہ بُرے اخلاق والا باعث نحوست ہے۔''
اور میں (صاحب مشکوۃ) نے مصابیح کے علاوہ کسی اور نسخے میں یہ اضافہ نہیں دیکھا جو صاحبِ مصابیح نے نقل کیا ہے: ''صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کا باعث ہے۔''

۳۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهُ: ((فَلْيُمْسِكْ)) بَدَلَ: ((فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)). [2]

۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اپنا ہاتھ اٹھالو (نہ مارو)۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، لیکن اس میں ''اپنا ہاتھ اٹھالو'' کے بجائے ''روک لو'' کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۱: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۳۳۶۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو روز قیامت اللہ اس کے اور اس کے چہیتوں (والدین اور اولاد وغیرہ) کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔''

۳۳۶۲: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَهَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَلِیُّ! مَافَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((رُدَّهُ رُدَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۳۶۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام بھائی مجھے ہبہ کیے تو میں نے ان میں سے ایک بیچ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تیرا غلام کہاں گیا؟'' میں نے آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس لاؤ، اسے واپس لاؤ۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٦٢) ☆ عثمان بن زفر الدمشقي مجهول لم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٥٠) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٥٨٤) ☆ أبو هارون العبدي متروك ومنهم من كذبه، شيعي۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٨٣ وقال: حسن غريب) و الدارمي (٢/ ٢٢٧۔ ٢٢٨ ح ٢٤٨٢)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٨٤ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٢٤٩) ☆ فيه ميمون بن أبي شبيب: لم يدرك عليًا رضي الله عنه۔

۳۳۶۳: وَعَنْهُ، اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُنْقَطِعًا. ❶

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابوداود نے اسے منقطع روایت کیا ہے۔

۳۳۶۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ، وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۳۶۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین صفات ہوں گی اللہ اس کی موت آسان فرما دے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا: کمزور سے نرمی کرنا، والدین پر شفقت کرنا اور مملوک سے احسان کرنا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۶۵: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ: ((لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ)). هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ ❸

۳۳۶۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا تو فرمایا: ''اسے مارنا نہیں، کیونکہ نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۶: وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَ قُطْنِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ. ❹

۳۳۶۶: اور امام دارقطنی کی روایت المجتبی میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۶۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ: ((اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۳۳۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنی بار معاف کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اس شخص نے پھر یہی کہا، آپ پھر خاموش رہے، جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے دن میں ستر بار درگزر کرو۔''

۳۳۶۸: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما. ❻

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٩٦) ☆ سنده منقطع كما بينه الإمام أبو داود رحمه الله و حديث الترمذي (١٢٨٣، ١٥٦٦) يغني عنه ـ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٤٩٤) ☆ فيه عبد الله بن إبراهيم الغفاري: متروك و نسبه ابن حبان إلى الوضع و أبوه: مجهول ـ ❸ **حسن**، رواه البغوي فى المصابيح (٢/ ٤٨٠ ح ٢٥٢٠) و أحمد (٥/ ٢٥٠، ٢٥٨) و الطبراني (٨/ ٣٣٠ ح٨٠٥٧)ـ ❹ **حسن**، رواه الدارقطني (٢/ ٥٤ ح ١٧٣٩) و سنده ضعيف و هو حسن بالشواهد منها الحديث السابق (٣٣٦٥)ـ

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٦٤)ـ ❻ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٤٩)ـ

۳۳۶۸: امام ترمذی نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۳۶۹: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۳۶۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کرے تو جو تم کھاتے ہو اسے بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اسے بھی وہی پہناؤ، اور ان میں سے جو تمہاری معاونت نہ کرے اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو سزا نہ دو۔''

۳۳۷۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۳۷۰: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک لاغر اونٹ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر اس حال میں سواری کرو کہ وہ سواری کے قابل ہوں، اور انہیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ اچھے ہوں (ابھی تھکے نہ ہوں)۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا﴾ اَلْآيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حُبِسَ لَهُ حَتّٰى يَاْكُلَهُ اَوْيَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ﴾ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اسی کے ساتھ کہ وہ احسن ہو۔'' اس کا فرمان: ''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال از راہ ظلم کھاتے ہیں۔'' نازل ہوا تو پھر جس شخص کے پاس یتیم تھا اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے، اس کا پینا اپنے پینے سے الگ کر دیا، اور جب یتیم کے کھانے پینے سے کچھ بچ جاتا تو وہ اسی کے لیے رکھ دیتے حتیٰ کہ وہ اسے کھالیتا یا وہ خراب ہو جاتا، یہ چیز ان پر بہت دشوار گزری تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیجئے ان کے لیے اصلاح

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٦٨ ح ٢١٨١٥) و أبو داود (٥١٥٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٤٨)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٧١) و النسائي (٦/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٩) ☆ عطاء بن السائب اختلط ۔

کرنا بہتر ہے، اور اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔'' انہوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

۳۳۷۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ وَ بَيْنَ الْاَخِ وَ بَيْنَ أَخِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ ❶

۳۳۷۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والد اور اس کے بچے کے درمیان، نیز بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے پر لعنت فرمائی۔

۳۳۷۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۳۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر کے تمام افراد کسی ایک کو عطا فرما دیتے کیونکہ آپ کو ان میں جدائی ڈالنا ناپسند تھا۔

۳۳۷٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((**أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ**)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❸

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بُرے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں، وہ شخص ہے جو (بخل و تکبر کی وجہ سے) اکیلا کھاتا ہے، اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنا عطیہ اس کے مستحق کو نہیں دیتا۔''

۳۳۷٥: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ**)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامٰى قَالَ: ((**نَعَمْ، فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ**)) قَالُوا: فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ: ((**فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ، فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوكَ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۳۷۵: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(مملوکوں سے) بُرا سلوک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا کہ اس امت میں تمام امتوں سے زیادہ مملوک اور یتیم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، تم ان کی اپنی اولاد کی طرح تکریم کرو اور جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ دے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑا جسے تو تیار رکھے تاکہ تو اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اور مملوک جو تجھے کفایت کرے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٥٠) و الدارقطني (٣/ ٦٧) ☆ إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع الأنصاري: ضعيف۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٤٨) ☆ فيه جابر الجعفي ضعيف رافضي مدلس اتهمه بعضهم، و في السند علة أخرى۔ ❸ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ قوله "ويجلد عبده و يمنع رفده" له شاهد عند الطبراني في الكبير (١٠/ ٣٨٧ح ١٠٧٧٥) فيه ابن ميمون متروك، انظر مجمع الزوائد (٨/ ١٨٣) فلا يستشهد به۔
❹ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٩١) [والترمذي: ١٩٤٦] ☆ فيه فرقد ضعيف و تقدم طرفه (٣٣٥٨)۔

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حِضَانَتِهٖ فِي الصِّغَرِ

چھوٹے لڑکے کی عمر بلوغت اور کم سنی میں اس کی تربیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٣٧٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ: هٰذَا فَرْقُ مَابَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٣٧٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ احد کے موقع پر چودہ سال کی عمر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر پندرہ سال کی عمر میں مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے (جہاد کرنے کی) اجازت مرحمت فرما دی۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی عمر (پندرہ سال) لڑنے والے جوانوں اور لڑکوں (نابالغ) میں فرق کرنے والی ہے۔

٣٣٧٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّيْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)). وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ)) وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: ((اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ)) وَقَالَ لِزَيْدٍ: ((اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٣٧٧: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر تین اشیاء پر صلح فرمائی، کہ مشرکین میں سے جو شخص ان کی طرف آئے گا اسے ان (مشرکین) کی طرف واپس کیا جائے گا۔ اور جو مسلمانوں کی طرف سے ان کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا، اور آپ ﷺ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے۔ اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب آپ اس (مکہ) میں داخل ہوئے اور مدت پوری ہو گئی اور آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ ﷺ کے پیچھے چچا جان!

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٦٤) و مسلم (٩١/ ١٨٦٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٥١) و مسلم (٩٠/ ١٧٨٣)۔

چچا جان! کہہ کر آوازیں دینے لگی تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کر لیا اس کے ساتھ ہی حضرت علی، حضرت جعفر، اور حضرت زید رضی اللہ عنہم کے درمیان حمزہ کی بیٹی کے بارے میں تنازع شروع ہو گیا: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے پکڑا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کی بیٹی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ''خالہ ماں کی جگہ پر ہے۔'' اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔'' جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم خَلق وخُلق (سیرت وصورت) میں مجھ سے مشابہ ہو۔'' اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی اور ہمارے چہیتے ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٣٧٨: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَثُدْيِيَّ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَ اِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَ اَرَادَ اَنْ يَنْزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْكِحِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٣٧٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا (کہ دوران حمل) میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا، (دورانِ رضاعت) میری چھاتی اس کے لیے مشکیزہ (دودھ پینے کی جگہ) تھی۔ اور میری گود اس کے لیے ٹھکانا تھی، اور (اب) اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تو (نئے خاوند سے) نکاح نہ کرے، اس وقت تک تم اس کی زیادہ حق دار ہو۔''

٣٣٧٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٣٣٧٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغ لڑکے کو اس کے والد اور اس کی والدہ کے درمیان اختیار دیا۔

٣٣٨٠: وَعَنْهُ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَ نَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ)). فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

٣٣٨٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ میرے لیے پانی لاتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تمہارا والد

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٨٢ ح ٦٧٠٧) و أبو داود (٢٢٧٦)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٥٧ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٧٧) و النسائي (٦/ ١٨٥ ح ٣٥٢٦) و الدارمي (٢/ ١٧٠ ح ٢٢٩٨)۔

ہے اور یہ تمہاری والدہ ہے، تم ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ تھام لو۔" اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ تھام لیا تو وہ اسے لے کر چلی گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

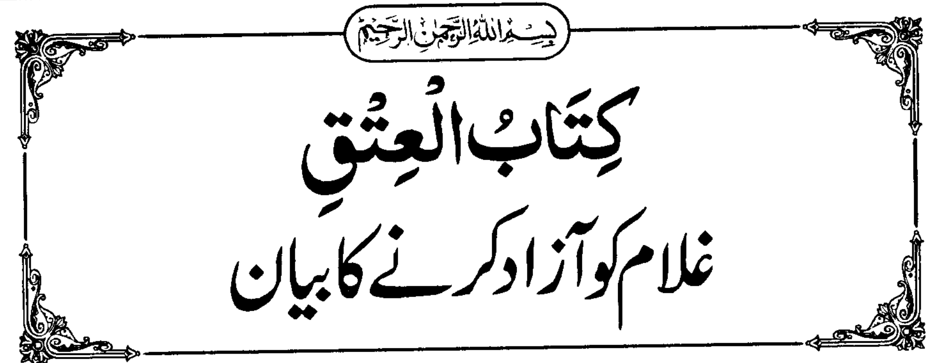
فصل ثالث

۳۳۸۱: عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَادَّعَيَاهُ، فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَالِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هٰذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي، وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ. وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((اسْتَهِمَا عَلَيْهِ))** فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ))** فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَ النَّسَائِيُّ لٰكِنَّهُ ذَكَرَ الْمُسْنَدَ. وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ. [1]

۳۳۸۱: ہلال بن اسامہ اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام ابومیمونہ سلیمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اس دوران کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فارسی (عجمی) عورت، جس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی تھی، اپنے بیٹے کو لے کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور وہ دونوں (والد اور والدہ) اس کا دعویٰ کرتے تھے، اس عورت نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں بات کرتے ہوئے کہا: ابو ہریرہ! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے متعلق اسے فارسی میں بتایا، جب اس کا خاوند آیا تو اس نے کہا: میرے بیٹے کے متعلق کون مجھ سے جھگڑتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ فیصلہ اس لیے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا اور ابوعنبہ کے کنویں سے پانی لا کر مجھے پلاتا ہے، اور نسائی کی روایت میں ہے: میٹھا پانی۔ رسول اللہ نے فرمایا: "اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔" تو اس کے خاوند نے کہا: میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، لہٰذا تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔" اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ابوداود، نسائی، لیکن انہوں نے اسے مسند روایت کیا ہے۔ اور دارمی نے اسے ہلال بن اسامہ سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٧٧) والنسائي (٦/ ١٨٥ ح ٣٥٢٦ مختصرًا) و الدارمي (٢/ ١٧٠ ح ٢٢٩٨) و تقدم (٣٣٨٠) والحديث السابق۔



بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ
غلام کو آزاد کرنے کا بیان

الفصل الأول — فصل اول

٣٣٨٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٣٣٨٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، اللہ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، حتی کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں (آزاد کر دیتا ہے)۔''

٣٣٨٣: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ)). قَالَ: قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٣٣٨٣: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' وہ (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے اہل کے ہاں بہت پسندیدہ ہو۔'' میں نے عرض کیا، اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی کام کرنے والے کی مدد کر، یا جو شخص کوئی چیز بنانا نہیں جانتا تو اس کے لیے وہ چیز بنا دے۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ، یہ ایسا صدقہ ہے جس کے ذریعے تو اپنی جان پر صدقہ کرتا ہے۔''

الفصل الثاني
فصل ثانی

٣٣٨٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ:

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٧١٥) و مسلم (٢٣/ ١٥٠٩)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٥١٨) و مسلم (١٣٦/ ٨٤)۔

((لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)). قَالَ: اَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا. وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِينَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفَ وَالْفَيْءَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّامِنْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۳۳۸۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ تم نے بات مختصر کی ہے لیکن بات بہت اہم دریافت کیے۔ ذی روح کو آزاد کر، اور گردن کو غلامی سے آزاد کر۔'' اس نے عرض کیا: کیا ان دونوں کا ایک ہی معنی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، عتق سے مراد ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے، جبکہ ''فک رقبہ'' یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں معاونت کر، زیادہ دودھ والا جانور بطور عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار پر مہربانی واحسان کر، اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔ اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر خیر و بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکو۔''

۳۳۸۵: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ' اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۳۸۵: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مسجد بناتا ہے تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی راہ میں (تحصیل علم یا جہاد کرتے ہوئے) بوڑھا ہو گیا تو روز قیامت (جب اندھیرے ہوں گے) اس کے لیے نور ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۸٦: عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ عَيَّاشٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَاُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا: اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: ((اَعْتِقُوْا

[1] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٣٥، نسخة محققة: ٤٠٢٦ والكبرى ١٠/ ٢٧٢-٢٧٣) وأبوداود الطيالسي (٧٣٩) و أحمد (٤/ ٢٩٩ وسنده صحيح) و صححه ابن حبان (١٢٠٩) والحاكم (٢/ ٢١٧) ووافقه الذهبي] ☆ فيه عيسى بن عبد الرحمٰن السلمي ثقة، انظر تهذيب الكمال (١٤/ ٥٥٨) وذكر هذا الحديث۔

[2] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٣٥٥ ح ٢٤٢٠) [و أحمد (٤/ ١١٣) و ابن حبان (الموارد: ١٢٠٨) والنسائي (٢/ ٣١ ح ٦٨٩)] ☆ و للحديث شواهد عند البخاري و مسلم و الترمذي (١٦٣٥) و أبي داود (٤٢٠٢) وابن حبان (١٤٧٧، ١٤٧٩ الموارد) وغيرهم۔

عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۳۸۶: غریف بن عیاش دیلمی بیان کرتے ہیں، ہم واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے کہا: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو، وہ (اس بات سے) ناراض ہو گئے اور کہا: تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو، جبکہ اس کا مصحف اس کے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود وہ کمی بیشی کر لیتا ہے، ہم نے کہا: ہم نے تو صرف ایسی حدیث کا ارادہ کیا تھا جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے کہا: ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں، جس نے قتل کی وجہ سے جہنم کو واجب کر لیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف سے غلام آزاد کرو، اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔''

۳۳۸۷: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۳۳۸۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل صدقہ کسی کے لیے ایسی سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن آزاد کر دی جائے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٦٤) و النسائي (في الكبرى: ٤٨٩١) [وصححه ابن حبان (١٢٠٦) والحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٢١٢) ووافقه الذهبي] ☆ (عبدالله) الغريف بن الديلمي: حسن الحديث، و ثقه الحاكم وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٨٣، نسخة محققة: ٧٢٧٩ نحو المعنى) [والطبراني في الكبير (٧/ ٢٣٠ ح ٦٩٦٢)] ☆ فيه أبو بكر الهذلي: متروك۔

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشَرْيِ الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

مشترک غلام کو آزاد کرنے، قریبی شخص کو خریدنے اور مرض میں آزاد کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۸۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو غلام کی منصفانہ قیمت مقرر کی جائے گی اور وہ اس کے شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق دی جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا آزاد ہو گیا سو ہو گیا۔“

۳۳۸۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام میں موجود اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اگر وہ شخص مال دار ہے تو غلام کو مکمل طور پر آزاد کر دیا جائے گا، اور اگر اس شخص کے پاس مال نہیں تو غلام سے مال کمانے کے لیے کہا جائے گا لیکن اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔“

۳۳۹۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَ قَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3] وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَ ذَكَرَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ)) بَدَلَ: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ ((لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ)).

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٣٢) و مسلم (١/١٥٠١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٠٤) و مسلم (٣/١٥٠٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٦/١٦٦٨) و النسائي (٤/ ٦٤ ح ١٩٦٠) و أبو داود (٣٩٦٠)۔

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے قریب اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے، اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان کے مابین قرعہ اندازی کی تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے۔ انہی سے مروی نسائی کی ایک روایت میں ''اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے'' کی بجائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھوں۔''

اور ابوداود کی روایت میں ہے فرمایا: ''اگر میں اس کی تدفین سے پہلے موجود ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔''

۳۳۹۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَايَجْزِىْ وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ صرف اس صورت میں ادا کر سکتا ہے کہ اگر وہ باپ کو مملوک پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

۳۳۹۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّیْ؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا)) يَقُوْلُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَشِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے ایک غلام مدبّر کیا (یوں کہا کہ میری موت کے بعد یہ غلام آزاد ہوگا)، اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور مال نہیں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے اسے کون خریدتا ہے؟'' تو نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے میں اسے خرید لیا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ اور اس آدمی نے یہ رقم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسے دے دی، پھر فرمایا: ''پہلے اپنی جان سے شروع کرو اور اس پر صدقہ کرو۔ اگر کچھ بچ جائے تو پھر تیرے گھر والوں کے لیے، اگر تیرے گھر والوں سے بچ جائے تو تیرے رشتہ داروں کے لیے، اگر تیرے رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر اس طرح اور اس طرح۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اپنے سامنے اور اپنے دائیں بائیں تقسیم کر۔

---

[1] رواه مسلم (٢٥/ ١٥١٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧١٦) و مسلم (٥٨/ ٩٩٧ بعد ح ١٦٦٨ وقبل ح ١٦٦٩) [والشافعي فی الأم (٨/ ١٥)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٣٩٣: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۳۹۳: حسن، سمرہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرابت دار محرم کا مالک ہو جائے تو وہ (غلام) آزاد ہے۔''

٣٣٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْبَعْدَهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کی لونڈی اس کے بچے کو جنم دے تو وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گی۔''

٣٣٩٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ام ولد (وہ لونڈی جس کے ساتھ اس کا مالک ہم بستر ہوا اور اس سے اولاد پیدا ہو گئی) کی بیع کیا کرتے تھے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے ہمیں اس سے منع کیا تو ہم رک گئے۔

٣٣٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۳۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلام آزاد کرے اور اس (غلام) کا مال ہو تو غلام کا مال غلام ہی کا ہے مگر یہ کہ آقا کوئی شرط طے کر لے۔''

٣٣٩٧: وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٦٥) و أبو داود (٣٩٤٩) و ابن ماجه (٢٥٢٤)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٢٥٧ ح ٢٥٧٧) [و ابن ماجه (٢٥١٥)] ☆ فيه حسين بن عبدالله: ضعيف وشريك القاضي مدلس و عنعن۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٥٤)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٦٢) و ابن ماجه (٢٥٢٩)۔

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٤٤)۔

۳۳۹۷: ابوملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ کسی آدمی نے غلام میں موجود اپنے حصے کو آزاد کیا تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے کوئی شریک نہیں۔'' آپ ﷺ نے اسے مکمل طور پر آزاد کرنے کی ترغیب دلائی۔

۳۳۹۸: وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَافَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۳۹۸: سفینہ بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں آزاد کرتی ہوں اور تم پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرو گے، میں نے کہا: اگر آپ مجھ پر شرط نہ بھی عائد کریں تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ ﷺ سے الگ نہ ہوتا۔ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ پر شرط عائد کر دی۔

۳۳۹۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۳۹۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکاتب پر جب تک مکاتبت کا ایک درہم بھی باقی رہتا ہے تو وہ غلام ہے۔''

۳۴۰۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۴۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے کسی مکاتب کے پاس اس قدر رقم ہو کہ وہ ادا کر سکے تو وہ (مالکہ) اس سے پردہ کرے۔''

۳۴۰۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ - أَوْقَالَ: عَشَرَةَ دَنَانِيرَ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۴۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر مکاتبت کی، اس کے ذمے صرف دس اوقیہ یا فرمایا: دس دینار باقی رہ گئے اور وہ انہیں ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔''

۳۴۰۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْمِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❺ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ((**يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ**)) وَضَعَّفَهُ.

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٣٢) و مسلم (٢٥٢٦)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٢٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٦١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٩٢٨) و ابن ماجه (٢٥٢٠)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٢٦٠ و قال: غريب) و أبو داود (٣٩٢٧) و ابن ماجه (٢٥١٩)۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٨٢) و الترمذي (١٢٥٩ وقال: حسن) [و النسائي (٨/ ٤٦ ح ٤٨١٥ ب)]

☆قوله "وضعفه" أي: ضعفه البغوي في مصابيح السنة (٢/ ٤٩٠ ح ٢٥٤٧) و هذا التضعيف مردود۔

۳۴۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکاتب دیت یا میراث کا مستحق بنتا ہے تو وہ اپنی آزادی کے حساب سے وارث بنے گا۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکاتب کو اس حصہ کے مطابق دیت دی جائے گی جو اس نے دیت حر ادا کی ہے اور جو بچ جائے وہ دیت عبد ہے۔'' اور امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٤٠٣: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ' فَاَخَّرَتْ ذَالِكَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ' فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ' فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۳۴۰۳: عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے صبح تک مؤخر کر دیا، سو وہ فوت ہو گئیں، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے قاسم بن محمد سے کہا: اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ قاسم نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

٣٤٠٤: وَعَنْ يَحْيٰی بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۴۰۴: یحیٰی بن سعید بیان کرتے ہیں، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حالت نیند ہی میں وفات پا گئے تو ان کی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے۔

٣٤٠٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَاشَیْءَ لَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی غلام خریدا اس (غلام) کے مال کی شرط قائم نہ کی تو اس (خریدنے والے) کے لیے (اس کے مال سے) کچھ بھی نہیں ملے گا۔''

---

[1] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٧٧٩ ح ١٥٥٥) ☆ قاسم بن محمد لم يدرك عبادة و للحديث شواهد عند البخاري (٢٧٦١) و مسلم (١٦٣٨) و النسائي (٣٦٨٩-٣٦٩٤) وغيرهم بألفاظ أخرى غير ذكر العتيق، وله شاهد تقدم (٣٠٧٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٧٧٩ ح ١٥٥٦) ☆ السند منقطع۔

[3] صحيح، رواه الدارمي (٢/ ٢٥٣ ح ٢٥٦٤) ☆ الزهري مدلس وعنعن وللحديث شواهد عند عبد الله بن أحمد (٣/ ٣٠٩) و أبي داود (٣٩٦٢، ٣٩٤٧) و البخاري و مسلم وغيرهم. و بها صح الحديث۔

بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اورنذروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٤٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْلِفُ: ((لَا، وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ!)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ان الفاظ کے ساتھ قسم اٹھایا کرتے تھے: ''دلوں کے پھیرنے والے کی قسم!''

٣٤٠٧: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْلِيَصْمُتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تمہیں اپنے باپ دادا کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔''

٣٤٠٨: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِآبَائِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۴۰۸: عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتوں اور اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسمیں مت اٹھاؤ۔''

٣٤٠٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۴۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے لات وعزیٰ (بتوں) کی قسم اٹھائی تو اسے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔''

٣٤١٠: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

---

[1] رواه البخاري (٧٣٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٤٦) و مسلم (٣/ ١٦٤٦)۔

[3] رواه مسلم (٦/ ١٦٤٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٥٠) و مسلم (٥/ ١٦٤٧)۔

وَ مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَ مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلاَّ قِلَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور ابن آدم پر ایسی چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہیں، جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا میں قتل کیا تو روزِ قیامت اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جس نے کسی مومن شخص پر کفر کا بہتان لگایا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اسے قتل کر دیا اور جس نے مال بڑھانے کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرماتا ہے۔''

۳۴۱۱: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ فَاَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، اِلاَّ كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۱۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں کسی بات پر قسم اٹھالوں اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر جانوں تو ان شاء اللہ میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر کو اختیار کرلوں گا۔''

۳۴۱۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ)). وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((فَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۱۲: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت مت طلب کرنا، اگر وہ تمہیں تمہاری طلب پر دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر وہ طلب کیے بغیر تمہیں دے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی، اور جب تم کسی چیز پر قسم اٹھالو اور پھر تم اس کے غیر کو بہتر جانو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہو اسے اختیار کرلو۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو بہتر ہے اسے اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

۳۴۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۴۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے اور وہ اس سے بہتر چیز جان لے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور جو بہتر چیز ہے وہ کرے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٤٧) و مسلم (١٧٦/ ١١٠)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧١٨) و مسلم (٧/ ١٦٤٩)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٦-٧١٤٧) و مسلم (١٩/ ١٦٥٢)۔
[4] رواه مسلم (١٢/ ١٦٥٠)۔

٣٤١٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہارا اپنی اس قسم پر اصرار کرنا جو اپنے گھر والوں کے متعلق ہو، اللہ کے نزدیک قسم توڑنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے جس کا کفارہ ادا کرنا اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔''

٣٤١٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۴۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری قسم کا وہی مفہوم معتبر ہوگا جس پر تیرا ساتھی (قسم طلب کرنے والا) تمہیں سچا جانے۔''

٣٤١٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْيَمِينُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۴۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم، قسم طلب کرنے والے کی نیت پر معتبر ہوگی۔''

٣٤١٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ! وَبَلٰى وَاللّٰهِ!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4] وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت ''اللہ تم سے لغو قسم کا مؤاخذہ نہیں کرے گا، اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو (عادت کے طور پر) کہتا ہے: لا واللہ! اور بلی واللہ! ''نہیں نہیں! اللہ کی قسم''۔ ''ہاں، ہاں! اللہ کی قسم''۔
اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور امام بغوی نے فرمایا: بعض محدثین نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٤١٨: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

۳۴۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا اور اپنی ماؤں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ ہی اپنے بتوں کی، اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٢٥) و مسلم (٢٦/ ١٦٥٥)۔

[2] رواه مسلم (٢٠/ ١٦٥٣)۔

[3] رواه مسلم (٢١/ ١٦٥٣)۔

[4] رواه البخاري (٦٦٦٣) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١١ ح ٢٤٣٤)۔

[5] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٤٨) والنسائي (٧/ ٥ ح ٣٨٠٠)۔

٣٤١٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔''

٣٤٢٠: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امانت کی قسم اٹھائی تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

٣٤٢١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھاتے وقت یہ کہتا ہے کہ معاملہ ایسا ہوا تو میں اسلام سے بیزار و لاتعلق ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور اگر وہ سچا ہے تو وہ سالم طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔''

٣٤٢٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ: ((لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ تاکید کے ساتھ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔''

٣٤٢٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ: ((لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ''نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

٣٤٢٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [6] وَ ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھائے اور ان شاء اللہ کہے تو اس پر کوئی گناہ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٥٣٥ وقال: حسن)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٥٣)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٥٨) و النسائي (٧/ ٦ ح ٣٨٠٣) و ابن ماجه (٢١٠٠)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٦٤) ☆ عكرمة بن عمار عنعن و عاصم بن شميخ حسن الحديث و ثقه الإمام المعتدل العجلي وابن حبان۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٦٥) و ابن ماجه (٢٠٩٣) ☆ هلال بن أبي هلال المدني: مستور و ثقه ابن حبان وحده و قال الذهبي: "لا يعرف"۔

[6] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٥٣١ وقال: حسن) و أبو داود (٣٢٦١) و النسائي (٧/ ٢٥ ح ٣٨٥٩) و ابن ماجه (٢١٠٥) و الدارمي (٢/ ١٨٥ ح ٢٣٤٧ـ٢٣٤٨)۔

نہیں۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا جس نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٤٢٥: عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِىْ اٰتِيْهِ اَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِيْنِىْ وَ لَا يَصِلُنِىْ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَىَّ فَيَأْتِيْنِىْ فَيَسْأَلُنِىْ، وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ؟ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰتِىَ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِىْ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ [1] وَ فِىْ رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَأْتِيْنِىْ ابْنُ عَمِّىْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَهُ وَ لَا اَصِلَهُ قَالَ: ((**كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ**)).

۳۴۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ میرا چچازاد ہے، میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے کوئی چیز مانگتا ہوں تو وہ مجھے نہ تو چیز دیتا ہے اور نہ مجھ سے تعلق جوڑتا ہے، پھر اسے میری ضرورت پڑتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے جبکہ میں قسم اٹھا چکا ہوں کہ میں اسے کوئی چیز نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ''میں اس چیز کو اختیار کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں۔''

اور ایک روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا چچازاد میرے پاس آتا ہے، اور میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں اس کو کچھ نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٧/ ١١ ح ٣٨١٩) و ابن ماجه (٢١٠٩)۔

بَابٌ فِي النُّذُوْرِ

نذروں کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٣٤٢٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَنْذُرُوْا، فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، البتہ اس کے ذریعے بخیل سے (اس کا مال) نکالا جاتا ہے۔''

٣٤٢٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا کرے، اور جو شخص اس کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا نہ کرے۔''

٣٤٢٨: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِىْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِىْ مَالَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، [3] وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((لَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ))

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نافرمانی کی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے اور نہ اس چیز کی جو انسان کے بس میں نہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر نہیں۔''

٣٤٢٩: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔''

٣٤٣٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَا النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٩) و مسلم (٥/ ١٦٤٠)۔

[2] رواه البخاري (٦٦٩٦)۔

[3] رواه مسلم (٨/ ١٦٤١)۔

[4] رواه مسلم (١٣/ ١٦٤٥)۔

نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا دکھائی دیا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، وہ سایہ میں بیٹھے گا نہ کلام کرے گا اور وہ روزہ رکھے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔''

۳۴۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ هٰذَا)). قَالُوْا: نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)). وَ اَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❷

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا کہ اسے اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلایا جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کیا ہوا؟'' انہوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالے۔'' اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۳۴۳۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ((اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ! فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)). ❸

۳۴۳۲: اور مسلم کی روایت میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بزرگوار! سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔''

۳۴۳۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس نذر کے متعلق، جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئیں، مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان (کی والدہ) کی طرف سے اسے ادا کرنے کا فتویٰ دیا۔

۳۴۳۴: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ. ❺

---

❶ رواه البخاري (٦٧٠٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٦٥) و مسلم (٩/ ١٦٤٢)۔

❸ رواه مسلم (١٠/ ١٦٤٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٩٨) و مسلم (١/ ١٦٣٨)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٩٠) و مسلم (٥٣/ ٢٧٦٩)۔

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری توبہ کا یہ تقاضا ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال رکھ لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔'' بخاری، مسلم، اور یہ ایک لمبی حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۴۳۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَانَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معصیت میں کوئی نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔''

۳۴۳۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما . [2]

۳۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی چیز کا نام لیے بغیر نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے، جس نے معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے، جس نے کسی ایسی چیز کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت رکھتا ہے تو وہ اسے پورا کرے۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور بعض نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۳۴۳۷: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟)) قَالُوْا: لَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَ لَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۴۳۷: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو (اس کے متعلق) بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہاں دور جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٩٢) و الترمذي (١٥٢٤ وقال: لا يصح) و النسائي (٧/ ٢٦ ح ٣٨٦٥) ☆وللحديث شواهد وهو بها صحيح ۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٣٢٢) و ابن ماجه (٢١٢٨)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٣١٣)۔

فرمایا: ''کیا وہاں ان کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور نہ اس میں جس کا انسان مالک نہیں۔''

۳۴۳۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ: ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ: قَالَتْ: وَ نَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: ((هَلْ كَانَ بِذَالِكَ الْمَكَانِ وَ ثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ)). [1]

۳۴۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کی موجودگی میں دف بجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''
اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا، اس (عورت) نے عرض کیا: میں نے فلاں فلاں جگہ جہاں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے، ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس جگہ جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی؟'' اس نے عرض کیا، نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس جگہ ان کی کوئی عید تھی؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

۳۴۳۹: وَعَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ: ((يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، میری توبہ (کے اتمام میں) سے ہے کہ میں اپنی آبائی جگہ سے ہجرت کر جاؤں جہاں میں نے گناہ کیا تھا اور میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری طرف سے ایک تہائی کافی ہے۔''

۳۴۴۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: ((صَلِّ هٰهُنَا)). ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((صَلِّ هٰهُنَا)) ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((شَأْنَكَ اِذًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۴۴۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اللہ عزوجل کے لیے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ ﷺ کو مکہ میں فتح عطا فرمائے تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہیں (بیت اللہ میں) پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہیں پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تیری مرضی ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو دود (۳۳۱۲) و رزين (لم أجده) ☆ و أصله عند أبي داود بالاختصار و رواه أبو داود (۳۳۱۳) قريبًا من لفظ المصنف عن ثابت بن الضحاك رضي الله عنه ، انظر الحديث السابق۔

[2] **حسن**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وله شواهد عند أبي داود (۳۳۱۹) و غيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۳۰۵) و الدارمي (۲/ ۱۸۴۔۱۸۵ ح ۲۳۴۴)۔

۳۴۴۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ 1 وَ فِي رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ: فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَرْكَبَ وَ تُهْدِيَ هَدْيًا. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا)).

۳۴۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، وہ سوار ہو اور قربانی کرے۔''

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے: نبی ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سواری کرے اور قربانی کرے۔

اور انہی کی ایک روایت میں ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تیری بہن کو مشقت و تھکاوٹ میں ڈال کر کیا کرے گا، وہ سواری کرے، حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

۳۴۴۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ: ((مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ 2

۳۴۴۲: عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے متعلق نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے ننگے پاؤں ننگے سر حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ سر پر کپڑا لے، سواری کرے اور تین روزے رکھے۔''

۳۴۴۳: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَأَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ: اِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۳۴۴۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو بھائیوں کے درمیان میراث تھی۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میرا سارا مال کعبہ کے اخراجات کے لیے وقف ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے کلام کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رب کی معصیت، قطع رحمی اور اس چیز کے بارے میں جس کا تو مالک نہیں تجھ پر نہ تو کوئی

1 **صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٩٧ و الرواية الثانية له: ٣٢٩٢ الرواية الثالثة: ٣٢٩٥) و الدارمي (٢/ ١٨٣ ح ٢٣٤٠)۔

2 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٩٣) و الترمذي (١٥٤٤ و قال: حسن) و النسائي (٧/ ٢٠ ح ٣٨٤٦) وابن ماجه (٢١٣٤) والدارمي (٢/ ١٨٣ ح ٢٣٣٩) ☆ عبيدالله بن زحر: ضعفه الجمهور و تابعه بكر بن سوادة عند أحمد (٤/ ١٤٧) و فى السند إليه ابن لهيعة وهو ضعيف لسوء حفظه بعد اختلاطه۔

3 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٧٢) [و صححه الحاكم (٤/ ٣٠٠) ووافقه الذهبي]۔

نذر ہے اور نہ قسم۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۴۴۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلنَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَ لَا وَفَاءَ فِيْهِ، وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''نذر کی دو قسمیں ہیں، جو شخص اطاعت میں نذر مانے تو نذر اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کرنا ہے' اور جس نے معصیت میں نذر مانی تو وہ شیطان کے لیے ہے وہ پوری نہیں کرنی چاہیے، اور وہ اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی مثل ادا کرے۔''

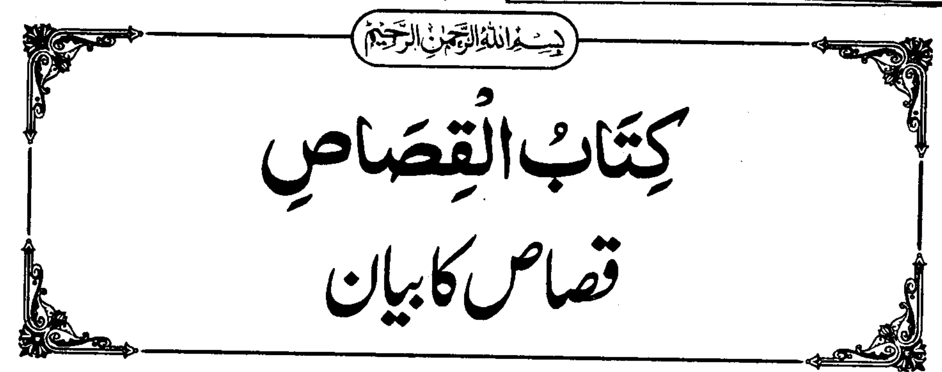
۳۴۴۵: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ فَقَالَ لَهٗ: سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَ اِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ فُدِيَ بِكَبْشٍ فَأُخْبِرَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ فَقَالَ: هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۳۴۴۵: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس کے دشمن سے نجات دی تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے فرمایا: مسروق سے پوچھو، اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اپنے آپ کو ذبح نہ کرو، کیونکہ اگر تم مومن ہو تو تم نے ایک مومن کی جان کو قتل کیا، اور اگر تم کافر ہو تو تم نے آگ میں جانے کی جلدی کی، ایک مینڈھا خریدو اور اسے مساکین کے لیے ذبح کرو، کیونکہ اسحاق (علیہ السلام) تم سے بہتر تھے اور ان کے فدیہ میں ایک مینڈھا دیا گیا، جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں بھی تمہیں اسی طرح کا فتوی دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (۷/ ۲۸۔۲۹ ح ۳۸۷۶)۔

[2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و لأصل الحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني في الكبير (۱۱/ ۳۵۴ ح ۱۱۹۹۵) و عبد الرزاق (۱۱/ ۱۸۶ ح ۱۱۴۴۳ ، ۱۵۹۰۵) وغيرهما عن ابن عباس بغير هذا اللفظ مختصرًا۔



الفَصْلُ الأَوَّلُ — فصل اول

٣٤٤٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۴۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون (یعنی قتل کرنا) فقط تین صورتوں کی وجہ سے حلال ہے، جان کے بدلے جان (قاتل کو قتل کرنا) شادی شدہ زانی اور دین سے مرتد ہو کر جماعت چھوڑنے والا۔''

٣٤٤٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اپنے دین میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔''

٣٤٤٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۴۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔''

٣٤٤٩: وَعَنِ الْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَمِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: ((لَا تَقْتُلْهُ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ.

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٨) و مسلم (٢٥/ ١٦٧٦)۔

❷ رواه البخاري (٦٨٦٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٦٤) و مسلم (٢٨/ ١٦٧٨)۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میرا کسی کافر شخص سے مقابلہ ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں اور وہ تلوار کے ذریعے مجھ پر وار کرے اور میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے، پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے میں اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں، اور ایک روایت میں ہے: جب میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: ''لا الہ الا اللہ'' تو کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، (اس کا کیا بنے گا؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو اگر تم نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مقام و مرتبہ پر آ جائے گا جو کہ قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا، اور تم اس کے مقام و مرتبہ پر ہو جاؤ گے جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔''

٣٤٥٠: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا فَعَلَ ذَالِكَ تَعَوُّذًا. قَالَ: ((فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟!)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی طرف روانہ فرمایا، میں ان کے ایک آدمی کے مقابل آیا تو میں نے اس پر نیزے کا وار کرنا چاہا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا، لیکن میں نے اس پر وار کر کے اسے قتل کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ اس نے گواہی دے دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے تو محض جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟''

٣٤٥١: وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالَهُ مِرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۴۵۱: اور جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ قیامت کے روز ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ آئے گا تو تم اس کا سامنا کس طرح کرو گے؟ آپ ﷺ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔

٣٤٥٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٦٥) و مسلم (١٥٥/ ٩٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٢) و مسلم (١٥٨/ ٩٦)۔

[3] رواه مسلم (١٦٠/ ٩٧)۔

[4] رواه البخاري (٣١٦٦)۔

۳۴۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی معاهد (ذمی) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔''

٣٤٥٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار لیا تو وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور جس نے لوہے (کے کسی آلے) کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''

٣٤٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الَّذِيْ يَخْنِقُ نَفْسَهٗ يَخْنِقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۴۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی تو وہ جہنم میں بھی گلا گھونٹے گا اور جو نیزہ مار کر خودکشی کرے گا تو وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

٣٤٥٥: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَانَ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۵۵: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو زخمی ہو گیا تو اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا، اس نے چھری پکڑی اور اپنا (زخمی) ہاتھ کاٹ ڈالا، اس کا خون بہتا رہا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے خود کو قتل کرنے میں مجھ سے جلدی کی اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

٣٤٥٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ: غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ إِلٰى نَبِيِّهٖ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَالِيْ أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ: قِيْلَ لِيْ: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٧٨) و مسلم (١٧٥/ ١٠٩)۔ [2] رواه البخاري (١٣٦٥)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٦٣) و مسلم (١٨١/ ١١٣)۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ)). ❶ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۴۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی، وہ شخص بیمار ہو گیا اور اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا اور اس نے اپنی چھری لی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے خون بہنے لگا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کی ہیئت اچھی ہے اور اس نے اپنے ہاتھ ڈھانپ رکھے ہیں، انہوں نے اس سے پوچھا: تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اس نے کہا: اس نے اپنے نبی ﷺ کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے مجھے معاف فرما دیا، طفیل بن عمرو نے فرمایا: میں آپ کو ہاتھ ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم تمہارے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود خراب کیا ہے، طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ قصہ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔“

۳۴۵۷: وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثُمَّ اَنْتُمْ يَاخُزَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ! عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيْلًا فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ ❷ وَ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّهُ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ .

۳۴۵۷: ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”خزاعہ (قبیلے والو)! تم نے ہذیل کے اس مقتول کو قتل کیا، اور اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کر دیتا ہوں، جس نے اس کے بعد کسی کو قتل کیا تو اس کے وارثوں کو دو چیزوں کے درمیان اختیار ہے، اگر وہ پسند کریں تو اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔“ اسے ترمذی اور امام شافعی نے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنہ میں اپنی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے صراحت کی کہ ابوشریح کی سند سے یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے۔

۳۴۵۸: وَقَالَ: وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَعْنِیْ بِمَعْنَاهُ . ❸

۳۴۵۸: اور انہوں (بغوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم) نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

۳۴۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ؟ اَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّیَ الْيَهُوْدِیُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِیْءَ بِالْيَهُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

❶ رواه مسلم (١٨٤/ ١١٦)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٤٠٦) و الشافعي في الأم (٦/ ٩) [وأبو داود (٤٥٠٤) و أصله متفق عليه، و البخاري (١٠٤) و مسلم (١٣٥٤) مختصرًا و لم يذكرا هذا اللفظ] ☆ و رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ٣٠١ ح ٢٠٠٤ وقال: متفق على صحته، أخرجاه جميعًا "إلخ۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١١٢) و مسلم (٤٤٧ / ١٣٥٥)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٨٤) و مسلم (١٥/ ١٦٧٢)۔

۳۴۵۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا، اس سے پوچھا گیا، تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتی کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں، اس یہودی کو پیش کیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچل دیا گیا۔

۳۴۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ! لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَنَسُ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ)) فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کی پھوپھی رُبیّع رضی اللہ عنہا نے انصار کی ایک لونڈی کے سامنے کے دانت توڑ دیے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انس! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔'' وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم اٹھا لیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔''

۳۴۶۱: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ! مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ: وَ مَافِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَايُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا)) فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ.

۳۴۶۱: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا! ہمارے پاس صرف وہی کچھ ہے جو قرآن میں ہے، البتہ دین کا وہ فہم ہے جو بندے کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جاتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں لکھا ہوا ہے (وہ ہمارے پاس ہے)۔ میں نے عرض کیا: صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''دیت، قیدی کے چھڑانے اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، کے متعلق احکامات۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ''کسی جان کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔'' کتاب العلم میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦١١) و مسلم (٢٤/ ١٦٧٥)۔

[2] رواه البخاري (٦٩٠٣) ٥ حديث ابن مسعود تقدم (٢١١)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٤٦٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ.

۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا ایک مسلمان آدمی کے قتل کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔'' ترمذی، نسائی۔ اور بعض نے اسے موقوف قرار دیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٣٤٦٣: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. ❷

۳۴۶۳: ابن ماجہ نے اسے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٦٤: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۳۴۶۴: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زمین و آسمان کے تمام باسی کسی ایک مومن کے قتل کرنے میں شریک پائے جائیں تو اللہ ان سب کو چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔'' ترمذی' اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٤٦٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهٗ وَرَأْسُهٗ بِيَدِهٖ وَ اَوْدَاجُهٗ تَشْخُبُ دَمًا تَقُوْلُ: يَا رَبِّ! قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهٗ مِنَ الْعَرْشِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۴۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت مقتول قاتل کو لے کر آئے گا اس (قاتل) کی پیشانی اور اس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور وہ کہے گا: رب جی! اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ حتی کہ وہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔''

٣٤٦٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ؟)) فَوَاللّٰهِ! مَازَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❺ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ.

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (١٣٩٥) و النسائي (٧/ ٨٢ ح ٣٩٩١ـ ٣٩٩٤)ـ ❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦١٩) ☆ سفيان الثوري عنعن و الحديث ضعيف من جميع طرقه و لم يصب من صححه ـ ❸ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٨) ☆ يزيد الرقاشي ضعيف و له شواهد ضعيفة عند البيهقي (٨/ ٢٢) وغيره ـ

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠٢٩ وقال: حسن) و النسائي (٧/ ٨٧ح ٤٠١٠) و ابن ماجه (٢٦٢١)ـ

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٢١٥٨ وقال: حسن) و النسائي (٧/ ٩١ـ٩٢ ح ٤٠٢٤) و ابن ماجه (٢٥٣٣) والدارمي (٢/ ١٧١ـ١٧٢ ح ٢٣٠٢ مختصرًا)ـ

۳۴۶۶: ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ''یوم الدار'' (جن دنوں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا) لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے آگاہ نہیں ہو؟ کہ ''کسی مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ پر درست ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور وہ اس کے باعث قتل کیا جائے گا۔'' اللہ کی قسم! میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اس وقت سے آج تک کبھی مرتد نہیں ہوا، اور میں نے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کیا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، تو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں۔

۳٤٦٧: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۴۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک مومن کسی خونِ حرام کا ارتکاب نہیں کرتا تو وہ اطاعت گزاری اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں مستعد رہتا ہے اور جب وہ کسی خون حرام کا ارتکاب کر لیتا ہے تو وہ سستی و تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔''

۳٤٦٨: وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((کُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۴۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امید ہے کہ اللہ ہر گناہ معاف فرما دے بجز اس شخص کے جو حالت شرک میں فوت ہو، اور جس نے عمداً کسی مومن کو قتل کیا ہو۔''

۳٤٦٩: وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ ❸

۳۴۶۹: امام نسائی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳٤٧٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❹

۳۴۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور نہ اولاد کا والد سے قصاص لیا جائے۔''

۳٤٧١: وَعَنْ اَبِی رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ اَبِیْ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا الَّذِیْ مَعَكَ؟)) قَالَ اِبْنِیْ اِشْهَدْبِهٖ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ)). ❺ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَزَادَ فِیْ شَرْحِ

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ ❸ **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٨١ ح ٣٩٨٩)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٠١) والدارمي (٢/ ١٩٠ ح ٢٣٦٢) [وابن ماجه (٢٦٦١)] ☆ إسماعيل بن مسلم ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة ۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٩٥) والنسائي (٨/ ٥٣ ح ٤٨٣٦) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨١ ح ٢٥٣٤) [من طريق الشافعي وهذا في الأم (٧/ ٩٥)]۔

السُّنَّةِ. فِيْ أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰى أَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: دَعْنِيْ أُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَإِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ: ((أَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ)).

۳۴۷۱: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میرا بیٹا ہے۔ آپ اس کے متعلق گواہ رہیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! نہ تو تیرے گناہ کا اس سے مؤاخذہ ہوگا نہ اس کے گناہ کا تجھ سے مؤاخذہ ہوگا۔''

اور شرح السنہ میں اس حدیث کے شروع میں مزید الفاظ ہیں: انہوں نے بیان کیا: میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر جو چیز (مہر نبوت) تھی وہ دیکھ لی تو عرض کیا مجھے اجازت دیں، میں اس چیز کا علاج کرتا ہوں جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں طبیب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم رفیق ہو اور اللہ طبیب ہے۔''

۳۴۷۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ أَبِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ضَعَّفَهُ [1]

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ نے باپ کو اس کے بیٹے سے قصاص دلوایا اور اور بیٹے کا باپ سے قصاص نہیں دلوایا۔ ترمذی اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَ الدَّارِمِيُّ [2]. وَ زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: ((وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ)).

۳۴۷۳: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کے اعضاء (ناک وغیرہ) کاٹے گا ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''جو اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔''

۳۴۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ؛ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاءُوْا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَلَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٩) ☆ مثنى بن الصباح: ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤١٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٥١٥) و ابن ماجه (٢٦٦٤) والدارمي (٢/ ١٩١ ح ٢٣٦٣) و النسائي (٨/ ٢٠-٢١ ح ٤٧٤٠-٤٧٤٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٨٧ وقال: حسن غريب)۔

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے عمداً قتل کیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو (اسے) قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور وہ تیس حقہ (اونٹنی کا وہ بچہ جو تین سال مکمل کرنے کے بعد عمر کے چوتھے سال میں داخل ہو) تیس جذعہ (وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہو) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہے۔ اور وہ جس چیز پر مصالحت کر لیں تو وہ ان کے لیے ہے۔“

٣٤٧٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُ هُمْ وَ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَ هُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے خون (قصاص و دیت میں) مساوی ہیں، اور ان کے عام آدمی کی امان کا بھی لحاظ رکھا جائے گا اور ان سے دور دراز والا شخص مال غنیمت ان کے نزدیک والے پر لوٹائے گا، اور وہ دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں، سن لو! کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہد (ذمی) کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے گا۔“

٣٤٧٦: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. ❷

۳۴۷۶: ابن ماجہ نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٧: وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْخَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجَرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْيَعْفُوَ اَوْيَأْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۳۴۷۷: ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے یا کوئی زخمی کر دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو، وہ قصاص لے لے، یا معاف کر دے یا دیت لے لے۔ اگر اس نے اس میں سے کوئی چیز لے لی اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“

٣٤٧٨: وَعَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ، اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ، اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا؛ فَهُوَ خَطَأٌ، وَ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ. وَ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٣٠) و النسائي (٨/ ٢٤ ح ٤٧٤٩)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٦٦٠) ☆ حنش هو أبو علي الحسين بن قيس الرحبي متروك و قوله: "لا يقتل مؤمن بكافر" صحيح بالشواهد و قوله: "و لا ذو عهد في عهده" ضعيف وله شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٦٩٩) و أبي داود (٤٥٣٠) وغيرهما۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٨٨ ح ٢٣٥٦) [وابن ماجه (٢٦٢٣) و أبو داود (٤٤٩٦)] ☆ سفيان بن أبي العوجاء: ضعيف و لبعض الحديث شاهد حسن عند أحمد (٤/ ٣٢ ح ١٦٤٩٢)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٣٩) و النسائي (٨/ ٣٩ ح ٤٧٩٣۔٤٧٩٤)۔

۳۴۷۸: طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلوے میں مارا جائے، مثلاً لڑنے والے ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے یا کوڑے مار رہے تھے یا لاٹھیاں برسا رہے تھے تو وہ قتلِ خطا ہے اور اس کی دیت، دیت خطا کی مثل ہوگی۔ اور جس نے عمداً قتل کیا تو وہ (قاتل) قابل قصاص ہے، اور جو شخص اس (قصاص) کے درمیان حائل ہو جائے، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے، اس سے نہ تو نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔''

۳۴۷۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں، دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے کو معاف نہیں کروں گا۔''

۳۴۸۰: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے اور وہ معاف کر دے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۴۸۱: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ. [3]

۳۴۸۱: سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا انہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل پر صنعاء کے تمام لوگ مجتمع ہوتے تو میں (اس کے بدلے میں) سب کو قتل کر دیتا۔''

۳۴۸۲: وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما نَحْوَهُ. [4]

۳۴۸۲: امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے اسی کی مثل ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۸۳: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٠٧) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن و فيه علة أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٣ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٦٩٣) ☆ أبو السفر ثقة لكنه أرسل عن أبى الدرداء رضي الله عنه، كذا فى التهذيب وغيره۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٧١ ح ١٦٨٨) ☆ رجاله ثقات وسعيد بن المسيب سمع من عمر رضي الله عنه۔

[4] رواه البخاري (٦٨٩٦)۔

فَيَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُوْلُ: قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ)) قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فلاں شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا اور وہ کہے گا: (رب جی!) اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے فلاں کی سلطنت / فلاں کی نصرت پر قتل کیا۔'' جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ظالم کی اعانت سے بچو۔

۳٤٨٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۴۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن کے قتل پر تھوڑی سی بات کے برابر بھی مدد کی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے مابین لکھا ہو گا: ''اللہ کی رحمت سے نا امید۔''

۳٤٨٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [3]

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کسی آدمی کو پکڑ کر رکھے اور دوسرا آدمی اسے قتل کر دے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔''

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٨٤ ح ٤٠٠٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٦٢٠) ☆ يزيد الشامي: منكر الحديث، و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٨/ ٢٢) وغيره۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٣/ ١٤٠ ح ٣٢٤٣) [و البيهقي (٨/ ٥٠ وقال: هذا غير محفوظ) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و في السند علة أخرى۔

بَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٤٨٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَ الْإِبْهَامَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۴۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اور یہ یعنی چھنگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔''

٣٤٨٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی جَنِیْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کے حمل کے مردہ حالت میں ساقط ہو جانے پر ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ عورت جس کے متعلق آپ ﷺ نے غلام کا فیصلہ کیا تھا وہ فوت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کے لیے ہے جبکہ اس کی دیت اس کے عصبہ پر ہے۔

٣٤٨٨: وَعَنْهُ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَ مَافِیْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَ قَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری پر پتھر مارا اور اسے اور اس کے جنین (پیٹ کے بچے) کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کے جنین کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس کے خاندان (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) پر ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس کی اولاد اور جو ان کے ساتھ ہیں ان کو اس کا وارث بنایا۔

٣٤٨٩: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ

---

[1] رواه البخاري (٦٨٩٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٠٩) و مسلم (٣٩/ ١٦٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١٠) و مسلم (٣٦/ ١٦٨١)۔

فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً، وَ جَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَ هِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ: وَإِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ غُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا. [1]

۳۴۸۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں سوتن تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کا بانس مارا تو اس کا جنین (پیٹ کا بچہ) گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا اور اسے اس عورت کے عصبہ پر مقرر فرمایا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: عورت نے اپنی سوتن کو جو کہ حاملہ تھی، خیمے کا بانس مارا تو اس نے اسے قتل کر دیا، اور کہا: ان میں سے ایک لحیانیہ تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ (رشتہ داروں) پر مقرر فرمائی اور جو اس (مقتولہ) کے پیٹ میں تھا اس کی دیت ایک غلام مقرر کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۴۹۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [2]

۳۴۹۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! خطا کی دیت، شبہ عمد کی دیت کے مثل ہے، جو کوڑے اور لاٹھی سے ہو، اس کی (دیت) سو اونٹ ہے، جن میں سے چالیس حاملہ ہوں گی۔''

۳۴۹۱: وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. [3]

۳۴۹۱: اور ابوداود نے ان (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ صرف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ وَ كَانَ فِيْ كِتَابِهِ: ((أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضٰى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ)). وَفِيْهِ: ((أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ)). وَفِيْهِ: ((فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ وَ فِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي الذَّكَرِ

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤١١) و مسلم (٣٧/ ١٦٨٢)۔

[2] **حسن**، رواه النسائي (٨/ ٤٢ ح ٤٧٩٧) و ابن ماجه (٢٦٢٨ مطولاً وسنده ضعيف) و الدارمي (٢/ ١٩٧ ح ٢٣٨٨) [و أبو داود (٤٥٤٧ صحيح، ٤٥٤٨) و رواه البخاري (٦٨٩٥)]۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٤٩) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨٦ ح ٢٥٣٦) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف وحديث أبي داود (٤٥٤٧) و البخاري (٦٨٩٥) يغني عنه۔

الدِّيَةُ وَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَ فِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَ فِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِوَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَ فِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: ((وَ فِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ' وَ فِي الْيَدِخَمْسُوْنَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ، وَ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ)). [1]

٣٤٩٢: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے نام خط لکھا اور آپ ﷺ کے خط میں تھا: ''جس نے کسی مسلمان کو عمداً ناحق قتل کیا تو اس کا قصاص اس کے ہاتھ کے عمل کی وجہ سے ہے، مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء (ورثاء) راضی ہو جائیں۔'' اور اس (خط) میں یہ بھی تھا: ''آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔'' اور اس میں تھا: ''کسی جان کی دیت سو اونٹ ہے۔ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار، اور ناک کی دیت جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے، سو اونٹ ہے۔ دانتوں کے بارے میں دیت ہے، ہونٹوں کے بارے میں دیت ہے، فوطوں کے بارے میں دیت ہے، شرم گاہ کے بارے میں دیت ہے۔ کمر کے بارے میں دیت ہے۔ آنکھوں کے بارے میں دیت ہے۔ ایک پاؤں کی نصف دیت ہے، دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم پر ایک تہائی دیت ہے۔ پیٹ کے اندر پہنچنے والے زخم میں ایک تہائی دیت ہے۔ ہڈی کو جگہ سے ہٹا دینے والے زخم میں پندرہ اونٹ دیت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے۔ اور دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔'' نسائی، دارمی۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ''آنکھ میں پچاس، ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس اور ہڈی ظاہر کرنے والے زخم پر پانچ اونٹ دیت ہے۔''

٣٤٩٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ: الْفَصْلَ الْاَوَّلَ. [2]

٣٤٩٣: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہڈی ظاہر کرنے والے زخم میں اور ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ دیت مقرر کی ہے۔'' ابوداود؛ نسائی؛ دارمی، جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ نقل کیا ہے۔

٣٤٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

٣٤٩٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

٣٤٩٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَ الضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ٥٧-٥٨ ح ٤٨٥٧) و الدارمي (٢/ ١٩٢-١٩٣ ح ٢٣٧٠ مختصرًا) و مالك (٢/ ٨٤٩ ح ١٦٤٧) ☆ سليمان بن داود صوابه سليمان بن أرقم وهو ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٦) و النسائي (٨/ ٥٧ ح ٤٨٥٦ مختصرًا) و الدارمي (٢/ ١٩٥ ح ٢٣٧٥) والترمذي (١٣٩٠) وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٦٥٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٦١) و الترمذي (١٣٩١ وقال: حسن صحيح غريب)۔

سَوَاءٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۴۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(دیت کے بارے میں) تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں، سامنے والے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں، یہ اور یہ (چھنگلی اور انگوٹھا) برابر ہیں۔''

۳۴۹۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَاكَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً، اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۴۹۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''لوگو! اسلام میں کوئی نیا معاہدہ نہیں، اور دورِ جاہلیت میں جو معاہدہ تھا اسلام اس میں اضافہ نہیں کرتا البتہ اسے مضبوط کرتا ہے، مومن دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے اور ان میں سے جو دور دراز ہے وہ بھی ان تک پہنچاتا ہے، اور ان کے لشکر جہاد میں شریک نہ ہونے والوں کو بھی مال غنیمت میں شریک کرتے ہیں۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت، مسلمان کی دیت سے نصف ہے، زکوۃ وصول کرنے والا نہ اپنے پاس زکوۃ منگائے اور نہ زکوۃ دینے والے اپنا مال دور لے جائیں اور ان کے صدقات ان کے گھروں ہی سے وصول کیے جائیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ذمی کی دیت، آزاد آدمی کی دیت کے نصف ہے۔''

۳۴۹۷: وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ عِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3] وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ خِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ لَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ.

۳۴۹۷: خشف بن مالک، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت بیس ''بنت مخاض''، بیس ''ابن مخاض نر''، بیس ''بنت لبون''، بیس ''جذعہ'' اور بیس ''حقہ'' مقرر فرمائی۔ ترمذی، ابوداود، نسائی۔

اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ جبکہ خشف مجہول ہے۔ اس سے صرف یہی ایک روایت مروی ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٥٩)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٨٠ ح ٦٦٩٢) و أبو داود (٤٥٣١ الرواية الثانية : ٤٥٨٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٨٦) و أبو داود (٤٥٤٥) و النسائي (٨/ ٤٣ـ٤٤ ح ٤٨٠٦) [و ابن ماجه (٢٦٣١)] ☆ خشف مجهول كما قال المؤلف وغيره و حجاج بن أرطاة مدلس وعنعن. ٥ حديث أن النبي ﷺ و دى قتيل خيبر إلخ رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨٨ تحت ح ٢٥٣٦) [والبخاري (٧١٩٢) و مسلم (٦/ ١٦٦٩)]۔

اور شرح السنہ میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے ایک مقتول کی صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت ادا کی، اور صدقہ کے اونٹوں میں ''ابن مخاض'' نہیں تھا۔ ان میں صرف ''ابن لبون'' تھے۔

٣٤٩٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْثَمَانِيَةَ الَافِ دِرْهَمٍ وَ دِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ نِصْفٌ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اُسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: اِنَّ الْاِبِلَ قَدْغَلَتْ قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا وَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَىْ حُلَّةٍ قَالَ: وَ تَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٤٩٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی یا آٹھ ہزار درہم تھی، اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی، انہوں نے مزید فرمایا: دیت کا معاملہ اسی طرح تھا حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے والوں پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں، جوڑے (سوٹ) والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی دیت چھوڑ دی، اور جب انہوں نے دیت بڑھائی تو اسے نہ بڑھایا۔

٣٤٩٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٣٤٩٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

٣٥٠٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِىْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَ بَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ الَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ**)). وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٣٥٠٠: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ دیہاتیوں پر دیت خطا چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اور اس میں اونٹوں کی قیمت کا لحاظ رکھتے تھے۔ جب (اونٹوں

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٤٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٨٨ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٤٥٤٦) و النسائي (٢/ ١٩٢ ح٢٣٦٨) و الدارمي (٨/ ٤٤ ح٤٨٠٨)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٤) و النسائي (٨/ ٤٢-٤٣ ح ٤٨٠٥)۔

کی) قیمت بڑھ جاتی تو آپ ﷺ اس (دیت) کی قیمت بڑھا دیتے تھے، اور جب ان کی قیمت کم ہو جاتی تو آپ اس دیت کی قیمت کم کر دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی۔ اور چاندی سے اس کے مساوی آٹھ ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں دیت مقرر فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہے، اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

٣٥٠١: وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ، وَ لَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

٣٥٠١: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شبہ عمد کی دیت، دیت عمد کی طرح مغلظہ ہے اور اس (شبہ عمد) کے مرتکب کو قتل نہیں کیا جائے گا۔''

٣٥٠٢: وَعَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ ❷

٣٥٠٢: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر ثابت رہ جانے والی آنکھ کی ایک تہائی دیت مقرر فرمائی۔

٣٥٠٣: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ. ❸ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ خَالِدُ الْوَاسِطِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ.

٣٥٠٣: محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور انہوں نے ابوہریرہ ﷺ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیٹ کے بچے) کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر بطور دیت مقرر فرمایا۔ ابوداود نے اسے روایت کیا اور فرمایا: حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی اور انہوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

٣٥٠٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ ❹

٣٥٠٤: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علاج معالجہ کرے جبکہ وہ طب میں ماہر نہ ہو تو وہ (مریض کی موت واقع ہونے پر دیت کا) ضامن ہوگا۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٥)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٧) و النسائي (٨/ ٥٥ ح ٤٨٤٤)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٧٩)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٨٦) و النسائي (٨/ ٥٢-٥٣ ح ٤٨٣٤-٤٨٣٥) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف۔

۳۵۰۵: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتَى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس (کان کاٹنے والے غلام) کے گھر والے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا، ہم فقیر لوگ ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر (دیت میں سے) کچھ بھی مقرر نہ فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۰۶: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: ((دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا: ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَذْعَةً وَاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''شبہ عمد کی دیت تین قسم (کے اونٹوں) پر مشتمل ہے: تینتیس حِقّہ (تین سال مکمل کرنے کے بعد چوتھے سال میں داخل اونٹ) تینتیس جذعہ (پانچویں سال میں داخل) چونتیس (چھٹے سال میں داخل ہونے والی اونٹنیاں) اور وہ سب حاملہ ہوں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا: ''قتل خطا کی دیت چار قسم کی اونٹنیاں ہیں: پچیس حقہ، پچیس جذعہ، پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض۔''

۳۵۰۷: وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ جَذْعَةً وَ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَابَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۰۷: مجاہد بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹنیوں کا فیصلہ کیا جو کہ چھ سال سے نو سال کی عمر کے درمیان ہوں اور وہ تمام حاملہ ہوں۔

۳۵۰۸: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَ لَا اَكَلَ وَ لَا نَطَقَ وَ لَا اسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٩٠) و النسائي (٨/ ٢٥-٢٦ ح ٤٧٥٥) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٥١ و الرواية الثانية: ٤٥٥٣) ☆ أبو إسحاق و سفيان مدلسان و عنعنا۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٥٠) ☆ سفيان و ابن أبي نجيح مدلسان و عنعنا و مجاهد لم يسمع من عمر رضي الله عنه فالسند منقطع إن صح إلى مجاهد۔

[4] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٥٥ ح ١٦٥٩) و النسائي (٨/ ٤٩ ح ٤٨٢٤) ☆ السند مرسل و له شواهد منها الحديث الآتي (٣٥٠٩)۔

۳۵۰۸: سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں جسے اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا جائے، ایک غلام یا ایک لونڈی کی دیت کا فیصلہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے خلاف فیصلہ کیا تھا اس نے کہا: میں اس کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور اس نے کلام کیا نہ کوئی چیخ ماری۔ اور اس طرح وہ اس قتل کو رائیگاں قرار دیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا ساتھی ہے۔'' مالک۔ نسائی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۳۵۰۹: وَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ مُتَّصِلاً. [1]

۳۵۰۹: ابوداؤد نے سعید بن میسب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح، رواہ أبو داود (٤٥٧٦)۔

بَابُ مَالَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

ایسے قصور اور خطائیں جن پر دیت نہیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۵۱۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چوپائے کسی کو زخمی کر دیں تو اس پر کوئی خون بہا نہیں، اگر کوئی کان میں دب کر مر جائے اس پر کوئی خون بہا نہیں اور جو شخص کنویں میں گر کر مر جائے تو اس کا خون بہا نہیں۔''

۳۵۱۱: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَ كَانَ لِىْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِى الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَ قَالَ: ((اَيَدَعُ يَدَهُ فِىْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۱۱: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی، میرا ایک نوکر تھا اس کا کسی شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) چباڈالا تو جس کا ہاتھ تھا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت گرا دیے، وہ (شکایت لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا بدلہ نہ دلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تا کہ تم اونٹ کی طرح اسے چباڈالتے۔''

۳۵۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔''

۳۵۱۳: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِىْ؟

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١٢) و مسلم (٤٥/ ١٧١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٦٥) و مسلم (٢٣/ ١٦٧٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٠) و مسلم (٢٢٦/ ١٤٠)۔

قَالَ: ((فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((قَاتِلْهُ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((فَأَنْتَ شَهِيْدٌ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر کوئی آدمی (ناحق طور پر) میرا مال لینے کے ارادے سے آئے (تو میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنا مال اسے مت لینے دو۔'' اس نے عرض کیا، مجھے بتائیں اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بھی اس سے جھگڑا کرو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر وہ مجھے قتل کردے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شہید ہو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر میں اسے قتل کردوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' (تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں)۔

۳۵۱٤: وَعَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ، وَ لَمْ تَاْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ؛ مَاكَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۵۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر کوئی شخص بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔''

۳۵۱٥: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۵۱۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی یا لوہے کی کنگھی نما کوئی چیز تھی جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری دونوں آنکھوں میں چبھو دیتا، دیکھنے ہی کی وجہ سے تو اجازت لینا مقرر کیا گیا ہے۔''

۳۵۱٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلاً يَخْذِفُ فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: ((اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَ لَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۵۱۶: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: کنکریاں مت پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے نہ تو شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے لیکن یہ (پھینکنا) دانت توڑ سکتا ہے اور آنکھ پھوڑ سکتا ہے۔''

۳۵۱۷: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَ فِيْ سُوْقِنَا وَ مَعَهُ

---

❶ رواه مسلم (۲۲۵/ ۱۲٤)۔

❷ متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٨٨) و مسلم (٤٤/ ٢١٥٨)۔

❸ متفق علیه، رواه البخاري (٦٩٠١) و مسلم (٤٠/ ٢١٥٦)۔

❹ متفق علیه، رواه البخاري (٥٤٧٩) و مسلم (٥٤/ ١٩٥٤)۔

نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۱۷: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کے پیکان پر ہاتھ رکھے تا کہ اس سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔''

۳۵۱۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اسلحہ کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر (اس کے بھائی پر وار کرے) اسی طرح یہ جہنم میں جا گرے۔''

۳۵۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نیزے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے، فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اسے رکھ دے۔ خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

۳۵۲۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)). [4]

۳۵۲۰: ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۵۲۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۵۲۲: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَ صُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧٥) و مسلم (١٣٤/ ٢٦١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧٢) و مسلم (١٣٦/ ٢٦١٧)۔

[3] رواه البخاري (لم أجده) [و مسلم (١٢٥/ ٢٦١٦)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧) و مسلم (١٦٤/ ١٠١)۔

[5] رواه مسلم (١٦٢/ ٩٩)۔

لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۵۲۲: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم شام میں قوم انباط کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا، انہوں نے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ انہیں ٹیکس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے، ہشام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں (ناحق) عذاب و سزا دیتے ہیں۔''

۳۵۲۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو قریب ہے کہ تم کچھ ایسے لوگ دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ صبح و شام (ہمیشہ) اللہ کے غضب اور ناراضی میں رہیں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اللہ کی لعنت میں شام کرتے ہیں۔''

۳۵۲٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کے دو گروہ ایسے ہیں، جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی عریاں ہوں گی، مائل کرنے والی، مٹک مٹک کر چلنے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے، یہ دونوں گروہ نہ تو جنت میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حالانکہ اس کی خوشبو دور دراز تک پھیلی ہوگی۔''

۳۵۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (۱۱۸/ ۲٦۱۳)۔

[2] رواه مسلم (۵٤، ۵۳ / ۲۸۵۷)۔

[3] رواه مسلم (۲۱۲۸/۵۲)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۲۵۵۹) و مسلم (۱۱۵/ ۲٦۱۲)۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٣٥٢٦: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ کَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَہٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَہٗ، فَرَاٰی عَوْرَۃَ اَھْلِہٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّاْتِیَہٗ، وَ لَوْ اَنَّہٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَہٗ، فَاسْتَقْبَلَہٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَہٗ، مَا عَیَّرْتُ عَلَیْہِ وَ اِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَ لَہٗ غَیْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَۃَ عَلَیْہِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَۃُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ [1]

٣٥٢٦: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پردہ اٹھایا اور بلا اجازت گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کی پردہ کی چیز کو دیکھ لیا تو اس نے ایک حد کا ارتکاب کیا جس کا ارتکاب کرنا اس کے لیے حلال نہیں تھا، اور اگر اس وقت، جب اس نے نظر ڈالی، ایک آدمی اس کے سامنے آ گیا اور اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی، میں اس کی سرزنش نہیں کروں گا، اور اگر آدمی کسی ایسے دروازے سے گزرے جس کا کوئی پردہ نہ ہو اور نہ وہ بند ہو اور وہ دیکھ لے تو اس کی کوئی غلطی نہیں، غلطی تو گھر والوں کی ہے۔“ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٥٢٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٥٢٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نیام تلوار کسی کو دینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٥٢٨: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٥٢٨: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان تسمہ چیرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٥٢٩: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

٣٥٢٩: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٠٧) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٥٨٨) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٨٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٤٢١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٧٧٢) و النسائي (٧/ ١١٥-١١٦ ح ٤٠٩٥-٤٠٩٦)۔

۳۵۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَ قَالَ: هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((اَلرِّجْلُ جُبَارٌ)) ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصْبِ.

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جس نے میری امت کے خلاف تلوار اٹھائی، یا فرمایا: ’’(جس نے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خلاف (تلوار اٹھائی)۔‘‘ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ’’چوپائے کے پاؤں سے لگنے والا زخم رائیگاں ہے۔‘‘ باب الغصب میں ذکر کی گئی ہے۔

[اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے]

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۱۲۳) ☆ وقال أبو حاتم الرازي: جنيد عن ابن عمر: مرسل ۔ ٥ حديث "الرجل جبار" تقدم (۲۹۵۲)۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

قسم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۵۳۱: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِى النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوْا فِىْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: يَعْنِىْ لِيَلِىَ الْكَلَامَ الْاَ كْبَرُ، فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((**اسْتَحِقُّوا قَتِيْلَكُمْ -اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ- بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ: ((**فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِىْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهٖ. وَ فِىْ رِوَايَةٍ: ((**تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ.**)) فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۳۱: رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر آئے اور وہ دونوں کھجوروں کے جھنڈ میں الگ ہو گئے، چنانچہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنے ساتھی کے معاملے کے متعلق بات کرنے لگے تو عبد الرحمٰن نے، جو کہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، بات کرنا شروع کی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''بڑے کو اس کے بڑے ہونے کا حق دو۔'' یحییٰ بن سعید نے فرمایا: آپ ﷺ کی مراد تھی کہ جو سب سے بڑا ہے وہ کلام کرے۔ انہوں نے بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مقتول ساتھی کی دیت کے متعلق پچاس قسمیں اٹھا کر حق دار بن سکتے ہو۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ ایسا معاملہ ہے کہ ہم نے اسے دیکھا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو کافر لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا فرمائی، اور ایک روایت میں ہے: ''تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل یا اپنے ساتھی کے مستحق بن جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹنیاں بطور دیت ادا فرمائیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٤٢-٦١٤٣ و الرواية الثانية: ٧١٩٢) و مسلم (٣/ ١٦٦٩)۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ.

اور یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۳۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ: اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلاً بِخَیْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِیَاءُ هٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَکَرُوْا ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((**اَلَکُمْ شَاهِدَانِ یَشْهَدَانِ عَلٰی قَاتِلِ صَاحِبِکُمْ؟**)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ یَکُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّمَا هُمْ یَهُوْدُ وَ قَدْ یَجْتَرِءُ وْنَ عَلٰی اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: ((**فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِیْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ**)) فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۳۲: رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل ہو گیا تو اس کے ورثاء نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے قاتل پر گواہی دیں؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہاں تو کوئی مسلمان نہیں تھا اور وہ تو یہود ہیں اور وہ اس سے بڑی چیز کے ارتکاب کی جرأت کر جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے پچاس آدمی چن لو اور ان سے حلف لے لو۔'' انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کا فدیہ ادا فرمایا۔

[1] **صحیح**، رواه أبو داود (٤٥٢٤)۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٥٣٣: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْكُنْتُ اَنَالَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَ لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۵۳۳: عکرمہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں زندہ جلا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں کبھی زندہ نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی ممانعت موجود ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): ''اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔'' کی وجہ سے میں انہیں نہ جلاتا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ''جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے تو اسے قتل کر دو۔'' کے مطابق میں انہیں قتل کر دیتا۔

٣٥٣٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۵۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے گا۔''

٣٥٣٥: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جو نوعمر ضعیف العقل ہوں گے، وہ بظاہر نہایت معقول کلام کریں گے، لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے میں روز قیامت ان کے قاتل کے لیے اجر ہے۔''

٣٥٣٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٦٩٢٢)۔

[2] رواه البخاري (٦٩٥٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٣٠) و مسلم (١٥٤/ ١٠٦٦)۔

[4] رواه مسلم (١٥١/ ١٠٦٤)۔

۳۵۳۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت دوگروہوں میں منقسم ہو جائے گی اور ان دونوں کے بیچ سے ایک خارجی جماعت رونما ہوگی، ان کا خاتمہ وہ لوگ کریں گے جو حق کے زیادہ قریب ہوں گے۔''

۳۵۳۷: وَعَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافر نہ بن جانا۔''

۳۵۳۸: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلٰى أَخِيْهِ السِّلَاحَ؛ فَهُمَا فِيْ جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيْعًا)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قُلْتُ: هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۳۸: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ تان لے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، جب ان میں سے کوئی اپنے مقابل کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' اور ان سے ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں سونت کر سامنے آجاتے ہیں تو قاتل اور مقتول جہنمی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: قاتل تو ہے لیکن مقتول کس وجہ سے؟ (کہ وہ مظلوم ہونے کے باوجود جہنمی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ وہ اپنے ساتھی (مد مقابل) کو قتل کرنے پر حریص تھا۔''

۳۵۳۹: وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوْا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا. وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا أَعْيُنَهُمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا تا کہ وہاں وہ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٨٠) و مسلم (١١٨/ ٦٥)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٥ الرواية الثانية) و مسلم (١٦/ ٢٨٨٨، الرواية الأولى، ١٤/ ٢٨٨٨، الرواية الثانية)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٠٣، الرواية الأولى، ١٥٠١، الثانية، ٣٠١٨، الثالثة) و مسلم (٩/ ١٦٧١، الرواية الأولى، ١٠/ ١٦٧١، الثانية)۔

انہوں نے ایسے کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے، اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں، پھر ان کا خون بہتا رہا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ”انہوں نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے سلائیوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں گرم کیا گیا اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیر کر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا وہ پانی طلب کرتے رہے مگر انہیں پانی نہ دیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٥٤٠: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٥٤٠: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے پر آمادہ کیا کرتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

٣٥٤١: وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ. [2]

٣٥٤١: امام نسائی نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٥٤٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ فَجَّعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا)). وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْحَرَّقْنَاهَا قَالَ: ((مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟)) فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: ((اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٥٤٢: عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (سرخ رنگ کی چڑیا) دیکھی، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو وہ پھڑ پھڑانے لگی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس شخص نے اسے، اس کے بچوں کی وجہ سے بے قرار کر دیا؟ اس کے بچے اسے واپس کرو۔“ اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک مسکن دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کس نے جلایا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا عذاب دینا صرف آگ کے رب کے لائق ہے۔“

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٦٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن وحديث أحمد (٥ / ٢٠) يغني عن هذا الحديث۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ١٠١ ح ٤٠٥٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٧٥)۔

٣٥٤٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ یُحْسِنُوْنَ الْقِیْلَ وَ یُسِیْئُوْنَ الْفِعْلَ، یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰی فُوْقِهٖ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ، طُوْبٰی لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوْهُ، یَدْعُوْنَ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ وَ لَیْسُوْا مِنَّا فِیْ شَیْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰی بِاللّٰهِ مِنْهُمْ)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: ((التَّحْلِیْقُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٥٤٣: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں عنقریب اختلاف وافتراق ہوگا۔ ایک گروہ باتیں اچھی اچھی لیکن کام برے کرے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے حتی کہ تیر اپنے سوفار (چٹکی جہاں کمان کا تانت ٹکتا ہے) پر واپس آ جائے۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرتا ہے اور جسے وہ قتل کر دیں، وہ (بظاہر) اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ لیکن وہ کسی چیز میں بھی ہم میں سے نہیں ہوں گے، جس نے ان سے قتال کیا وہ ان (باقی امتیوں) سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈانا۔''

٣٥٤٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ یُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصَلَّبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٥٤٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اسے صرف تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کرنا جائز ہے: شادی کے بعد زنا والے کو رجم کیا جائے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرے (یعنی ڈاکو) ہو، اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا جلاوطن کیا جائے گا۔ یا کوئی شخص کسی جان کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔''

٣٥٤٥: وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَهٗ، فَاَخَذَهٗ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٥٤٥: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، محمد ﷺ کے صحابہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ان میں سے ایک آدمی سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور اس کی طرف گیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھ دیا تو

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٦٥) ☆ قتادة عنعن۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٥٣)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٠٤)۔

وہ (سونے والا شخص) گھبرا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔''

٣٥٤٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَ مَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

٣٥٤٦: ابودرداء ﷛، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے خراج والی زمین خرید لی تو اس نے اپنی ہجرت (عزت) ختم کر لی اور جس نے کسی کافر کی گردن سے ذلت اتار کر اپنی گردن میں ڈال لی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔''

٣٥٤٧: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷛ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: ((اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

٣٥٤٧: جریر بن عبداللہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (یمن کے قبیلے) خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے کچھ لوگ بچنے کے لیے نماز پڑھنے لگے، لیکن انہیں تیزی سے قتل کیا گیا، نبی ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''میں مشرکوں کے درمیان رہنے والے تمام مسلمانوں (کے خون) سے بریٔ الذمہ ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ کافروں سے اس قدر دور رہیں کہ) ان کی آگ نظر نہ آئے۔''

٣٥٤٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفُتْكَ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

٣٥٤٨: ابو ہریرہ ﷛، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان اچانک قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔ مومن اچانک (مطلع کیے بغیر) قتل نہیں کرتا۔''

٣٥٤٩: وَعَنْ جَرِيْرٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

٣٥٤٩: جریر ﷛، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام مشرکین کے علاقے کی طرف فرار ہو جائے تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔''

٣٥٥٠: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

٣٥٥٠: علی ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو برا بھلا کہا کرتی تھی اور آپ کی مذمت کیا کرتی تھی، ایک

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٨٢) ☆ عمارة: مجهول وسنان: مستور۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٤٥) ☆ فيه أبو معاوية الضرير: مدلس و عنعن و للحديث طرق، ضعيفة كلها و لم يصب من صححه۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٦٩) [وله شواهد]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٦٠) ☆ أبو إسحاق عنعن و حديث مسلم (٧٠) يغني عنه۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٦٢) ☆ مغيرة بن مقسم مدلس وعنعن، وأما جرير فهو ابن عبد الحميد الضبي: ثقة إمام۔

آدمی نے اس کا گلا دبا دیا چنانچہ وہ مرگئی تو نبی ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔

٣٥٥١: وَعَنْ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۵۵۱: جندب ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جادوگر کی حد (یعنی سزا) تلوار کے ساتھ قتل کرنا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٥٥٢: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۵۵۲: اسامہ بن شریک ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (امام کے خلاف) خروج کرے اور میری امت کے درمیان تفریق ڈالے تو اس کی گردن اڑا دو۔''

٣٥٥٣: وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَابَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ وَرَاَيْتُهُ بِعَيْنَيَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَّرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ: التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں، میری تمنا تھی کہ میں نبی ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں، میں عید کے روز ابو برزہ ؓ سے ان کے ساتھیوں کی موجودگی میں ملا تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خوارج کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو اپنے کانوں سے سنا ہے اور آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ مال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے تقسیم فرمایا اور اپنے دائیں بائیں والوں کو عطا کیا، لیکن آپ نے اپنی پچھلی جانب والوں کو کچھ نہ دیا تو آپ کی پچھلی جانب سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: محمد! (ﷺ) آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا، وہ منڈے ہوئے بالوں والا سیاہ فام شخص تھا، اس پر دو سفید

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦٠) ☆ قال البيهقي (٨/ ١٣٦): "إسماعيل بن مسلم المكي: ضعيف۔"

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٩٣ ح ٤٠٢٨)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٧/ ١١٩۔١٢١ ح ٤١٠٨)۔

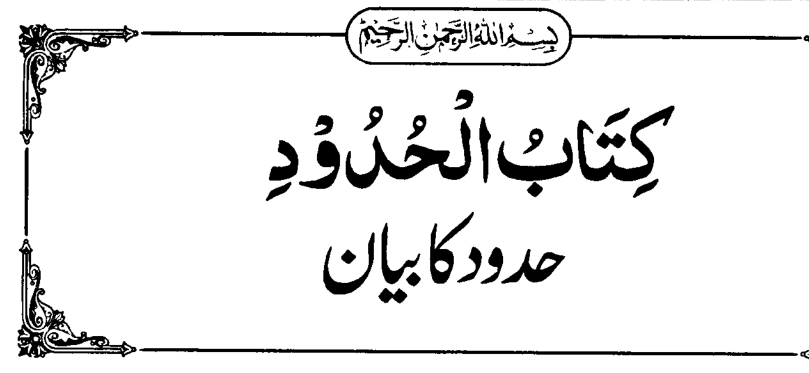
کپڑے تھے، (اس پر) رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میرے بعد تم کوئی ایسا آدمی نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا ہو۔'' پھر فرمایا: ''آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا، گویا یہ انہی میں سے ہے، وہ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ سر منڈانا ان کی علامت ہوگی، وہ مسلسل ظاہر ہوتے رہیں گے حتی کہ ان کا آخری فرد مسیح دجال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ جب تم ان سے ملو تو (جان لو کہ) وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔''

٣٥٥٤: وَعَنْ اَبِی غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْاُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْاُمَامَةَ: ((كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ الْاٰيَةَ. قِيْلَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ: اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [1]

٣٥٥٤: ابو غالب سے روایت ہے، ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے راہ دمشق پر کچھ سر نصب کیے ہوئے دیکھے تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے ہیں، آسمان تلے یہ بدترین مقتول ہیں، اور انہوں نے جنہیں قتل کیا ہے وہ بہترین مقتول ہیں، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔'' ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اسے (بار بار) سات مرتبہ تک نہ سنا ہوتا تو میں اسے تمہیں بیان نہ کرتا۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠٠) و ابن ماجه (١٧٦) ☆ و للحديث شواهد وهو بها صحيح۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الحُدُوْدِ

حدود کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٣٥٥٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ: ((**تَكَلَّمْ**)) قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَأَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبَ عَامٍ وَ اِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَمَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَ اَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ! فَاغْدُ اِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا**)) فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٥٥٥: ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں، اور دوسرے نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بات کرو۔'' اس نے عرض کیا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی اہلیہ کے ساتھ زنا کر لیا تو انہوں (یعنی بعض لوگوں) نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا لاگو ہوتی) ہے، لیکن میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دے دیے، پھر میں نے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی (کی سزا) ہے، اور اس کی اہلیہ پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، رہی تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تمہیں واپس مل جائیں گی، رہا تمہارا بیٹا تو اس پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے اور اُنیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ اعترافِ جرم کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

٣٥٥٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٣٣) و مسلم (٢٥/ ١٦٩٧ـ ١٦٩٨)ـ

[2] رواه البخاري (٦٨٣١)ـ

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنوارے زانی کے متعلق سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی کا حکم فرماتے ہوئے سنا۔

۳۵۵۷: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا [صلی اللہ علیہ وسلم] بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا، اس میں آیت رجم بھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، اور جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کرے تو اسے رجم کرنا اللہ کی کتاب سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ گواہی ثابت ہو جائے یا حمل واضح ہو جائے یا اعتراف جرم ہو جائے۔

۳۵۵۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۵۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(حد زنا کے متعلق) مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو۔ مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حد) مقرر کر دی، کنوارا، کنواری کے ساتھ زنا کرے تو اس کی حد سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے، اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔“

۳۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَأْنِ الرَّجْمِ؟)) قَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَمَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَبِهِمَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُجِمَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ وَ لٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَبِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”تم رجم کے متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم انہیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس میں تو رجم (کا حکم) ہے۔ وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٢٩) و مسلم (١٥/ ١٦٩١)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ١٦٩٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٤١ والرواية الثانية: ٧٥٤٣) و مسلم (٢٢/ ١٦٩٩)۔

پہلے اور اس کے بعد والا حصہ پڑھ دیا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو اس میں آیت رجم تھی، انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا، اس میں آیت رجم ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔

دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اٹھالیا تو اس میں آیت رجم خوب واضح نظر آ رہی تھی، اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں آیت رجم ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کیا گیا۔

۳۵۶۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَبِكَ جُنُوْنٌ)) ؟ قَالَ: لَا. فَقَالَ: ((اَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ: قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ [1]

۳۵۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، تو اس نے دوسری طرف سے ہو کر پھر عرض کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا، جب اس نے چار بار گواہی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''کیا تم دیوانے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' ابن شہاب نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم نے اس شخص کو مدینہ میں رجم کیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا حتی کہ ہم نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلے علاقے میں اسے جا لیا تو ہم نے اسے رجم کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی بخاری کی روایت میں، ''اس نے عرض کیا، جی ہاں'' کے بعد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے جنازگاہ میں رجم کیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا، اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کلمہ خیر فرمایا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

۳۵۶۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهٗ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٢٥ و الرواية: ٦٨٢٠) و مسلم (١٦/ ١٦٩٢)۔

اَوْنَظَرْتَ؟)) قَالَ: لَا ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:((اَنِكْتَهَا؟))لَا يَكْنِيْ قَالَ: نَعَمْ' فَعِنْدَ ذَالِكَ اَمَرَبِرَجْمِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو، یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو۔'' اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس سے جماع کیا؟'' آپ نے کنایہ سے بات نہیں کی، اس نے عرض کیا: جی ہاں! تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۶۲: **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: **((وَيْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ تُبْ اِلَيْهِ))** قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: **((فِيْمَ اُطَهِّرُكَ؟))** قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: **((اَبِهٖ جُنُوْنٌ؟))** فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ: **((اَشَرِبَ خَمْرًا؟))** فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ: **((اَزَنَيْتَ؟))** قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْثَلَاثَةً ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: **((اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ' لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ))** ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: **((وَ يْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ))** فَقَالَتْ: تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَبْنَ مَالِكٍ؟ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ: **((اَنْتِ؟))** قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ لَهَا: **((حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ))** قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: قَدْوَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: **((اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ؟))** فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّهٗ قَالَ لَهَا: **((اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ))** فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: **((اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ))** فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَ قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَحُفِرَلَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَالنَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: **((مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ))** ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۶۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، واپس جاؤ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا حتی کہ جب اس نے چوتھی مرتبہ وہی جملہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''میں کس چیز سے تمہیں پاک کر دوں؟'' اس نے عرض کیا: زنا (کے گناہ) سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اسے جنون ہے؟'' آپ کو بتایا گیا کہ اسے جنون نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رواه البخاري (٦٨٢٤)۔

[2] رواه مسلم (٢٢/ ١٦٩٥ و الرواية الثانية ٢٣/ ١٦٩٥)۔

نے فرمایا: ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے منہ سے شراب کی بُو سونگھی تو اس نے اس سے شراب کی بُو نہ پائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے زنا کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا، اس کے بعد صحابہ دو یا تین دن (اس معاملہ میں) خاموش رہے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مغفرت طلب کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک جماعت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔'' پھر قبیلہ غامد کی شاخ ازد سے ایک عورت آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، چلی جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اللہ کے حضور توبہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: آپ مجھے ویسے ہی واپس کرنا چاہتے ہیں، جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا: ''تو (حاملہ) ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وضع حمل تک صبر کر۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی، حتیٰ کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ (انصاری) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ہم اسے رجم نہیں کریں گے، اور ہم اس کے چھوٹے سے بچے کو چھوڑ دیں جبکہ اس کی رضاعت کا انتظام کرنے والا بھی کوئی نہیں؟'' پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے رجم کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم جاؤ حتیٰ کہ تم بچے کو جنم دو۔'' جب اس نے بچے کو جنم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلی جاؤ اور اسے دودھ چھڑانے کی مدت تک اسے دودھ پلاؤ۔'' جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ دیکھیں میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے، آپ ﷺ نے بچہ کسی مسلمان شخص کے حوالے کیا، پھر اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سینے کے برابر گڑھا کھودا گیا، اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا جس سے خون کا چھینٹا ان کے چہرے پر پڑا تو انہوں نے اسے بُرا بھلا کہا، جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''خالد! ٹھہرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے، کہ اگر محصول لینے والا ایسی توبہ کرے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا اور اس کی نماز جنازہ خود پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

٣٥٦٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٥٦٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٤) و مسلم (٣٠/ ١٧٠٣)۔

عار نہ دلائے، پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے بیچ دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض بیچنا پڑے۔''

٣٥٦٤: وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اَقِيْمُوا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَحْسَنْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ((دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)). [1]

٣٥٦٤: علی ؓ نے فرمایا: لوگو! اپنے غلاموں پر حد قائم کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے کوڑے ماروں، وہ زچگی کے ابتدائی ایام میں تھی، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے قتل کر دوں گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

اور ابوداود کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا خون بند ہو جائے، پھر اس پر حد قائم کرو اور اپنے غلاموں پر حدود قائم کیا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٥٦٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ وَ ضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ!)). [2]

٣٥٦٥: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، ماعز اسلمی ؓ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا، کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوسری جانب سے آ گیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے، چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اور اسے حرہ (مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلی جگہ) کی طرف لے جایا گیا وہاں اسے پتھروں سے رجم کر دیا گیا، جب اس نے پتھر لگنے کی تکلیف محسوس کی تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑا ہوا حتی کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرا جس

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ١٧٠٥) و أبو داود (٤٤٧٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٢٨) وابن ماجه (٢٥٥٤) [و أبو داود (٤٤١٩، الرواية الثانية)]۔

کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی تو اس نے وہ اسے دے ماری اور لوگ بھی اسے مارنے لگے حتی کہ وہ فوت ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا کہ جب اس نے پتھروں کی تکلیف اور موت محسوس کی تو وہ بھاگ اٹھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟“

اور ایک روایت میں ہے: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔“

٣٥٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: ((اَحَقٌّ مَابَلَغَنِیْ عَنْكَ؟)) قَالَ وَمَابَلَغَكَ عَنِّیْ قَالَ: ((بَلَغَنِیْ اَنَّكَ قَدْوَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ)) قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٥٦٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا: ”تمہارے متعلق جو بات مجھے پہنچی ہے کیا وہ درست ہے؟“ اس نے عرض کیا: آپ کو میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے۔“ اس نے چار بار اقرار کیا تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

٣٥٦٧: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَ قَالَ لِهَزَّالٍ: ((لَوْسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ)) قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: اَنَّ هَزَّالًا اَمَرَمَاعِزًا اَنْ يَّاْتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَيُخْبِرَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٥٦٧: یزید بن نُعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ماعز رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کی موجودگی میں چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ ﷺ نے ہزّال سے فرمایا: اگر تم اس کی پردہ پوشی کرتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔“

ابن منکدر نے فرمایا کہ ہزال نے ماعز رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جائے اور آپ کو (یہ واقعہ) بتائے۔

٣٥٦٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

٣٥٦٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حدود کو باہم معاف کر دیا کرو، جب معاملہ مجھ تک پہنچ گیا تو پھر حد واجب ہو گئی۔“

٣٥٦٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَقِيْلُوْا ذَوِی الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٥٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اچھی صفات سے متصف لوگوں سے حدود کے علاوہ ان کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔“

٣٥٧٠: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ

---

[1] رواه مسلم (١٩/ ١٦٩٣)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٣٧٧) حسن، رواه أبو داود (٤٣٧٧)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٧٦) و النسائي (٨/ ٧٠ ح ٤٨٨٩۔ ٤٨٩٠) ☆ ابن جريج مدلس ولم يصرح بالسماع فالسند إلى عمرو بن شعيب: غير صحيح. ولبعض الحديث شواهد معنوية۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٧٥)۔

مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: قَدْرُوِيَ عَنْهَا وَ لَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ. ❶

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر ہو سکے مسلمان سے حدود دور رکھو، اگر کوئی بچاؤ کی راہ نکلتی ہو تو اس کی راہ چھوڑ دو، کیونکہ امام کا درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے اور اس کا مرفوع نہ ہونا زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۷۱: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَعَنْهَا الْحُدُوْدَ وَ اَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں ایک عورت سے زنا بالجبر کیا گیا تو آپ نے اس پر حد قائم نہ کی بلکہ اس سے زیادتی کرنے والے پر حد قائم کی۔ راوی نے ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے مہر مقرر کیا یا کہ نہیں۔

۳۵۷۲: وَعَنْهُ، اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَ انْطَلَقَ وَ مَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: اِنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوْا الرَّجُلَ فَاَتَوْابِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: ((اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ)) وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا: ((ارْجُمُوْهُ)) وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں ایک عورت نماز پڑھنے کے لیے نکلی تو ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانپ لیا اور زبردستی اس سے زنا کر لیا، اس نے شور مچایا تو وہ چلا گیا، اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت گزری تو اس (عورت) نے کہا: فلاں شخص نے اس اس طرح میرے ساتھ کیا ہے، انہوں نے اس آدمی کو پکڑا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تو آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ''تم جاؤ اللہ نے تمہیں بخش دیا۔'' اور اس کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا: ''اسے رجم کر دو۔'' اور فرمایا: ''اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ اہل مدینہ کرتے تو وہ ان کی طرف سے قبول ہو جاتی۔''

۳۵۷۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَبِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ فَاَمَرَبِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو شادی شدہ ہے تو پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا۔

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٢٤) ☆ يزيد بن زياد الدمشقي متروك و له شواهد كلها ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٥٣) ☆ السند منقطع و حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٤) و أبو داود (٤٣٧٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٣٨) ☆ ابن جريج و أبو الزبير مدلسان وعنعنا۔

٣٥٧٤: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، اَنَّ سَعَدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلَى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذُوْا لَهُ عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً)). [1] رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلقت اور مریض تھا لیکن وہ ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں سو شاخیں ہوں اور پھر اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔'' شرح السنہ، اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی طرح ہے۔

٣٥٧٥: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَ الْمَفْعُوْلَ بِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس شخص کو قوم لوط کا سا کام کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔''

٣٥٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتَى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ)) قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَاشَأْنُ الْبَهِيْمَةِ؟ قَالَ: مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذَالِكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چوپائے کے ساتھ برا فعل کرے تو اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس (چوپائے) کو بھی قتل کر دو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا، چوپائے کو کس لیے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ اٹھانے کو ناپسند فرمایا جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو۔

٣٥٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخْوَفَ مَااَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق قوم لوط کے عمل میں ملوث ہونے کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔''

٣٥٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٠٣ ح ٢٥٩١) و ابن ماجه (٢٥٧٤)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٦) و ابن ماجه (٢٥٦١)۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٥ وسنده حسن و اللفظ له) وأبو داود (٤٤٦٤ و سنده حسن) و ابن ماجه (٢٥٦٤ سنده ضعيف وعنده زيادة)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٥٧ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٥٦٣) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف ضعفه الجمهور۔

فَجلَدَهٗ مِائَةً وَ كَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَالَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنوبکر بن لیث قبیلے کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے سو کوڑے مارے، کیونکہ وہ کنوارا تھا، پھر آپ نے اس شخص سے عورت کے خلاف گواہ طلب کیے، (جب وہ اس سے عاجز آ گیا) تو اس عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اس نے جھوٹ کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد قذف (اسی کوڑے سزا) قائم کی۔

۳۵۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ، قَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَ الْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میری براءت کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو اس کو ذکر فرمایا، جب آپ منبر سے اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو ان پر حد قائم کی گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۸۰: عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهٗ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۵۸۰: نافع سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ بنت ابی عبید نے اسے بتایا کہ امارت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خُمس کی ایک لونڈی سے زنا بالجبر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو کوڑے مارے اور لونڈی کو کوڑے نہ مارے کیونکہ اس نے اسے مجبور کیا تھا۔

۳۵۸۱: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَ اِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَیَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَیَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ؟**)) قَالَ: بِفُلَانَةٍ قَالَ: ((**هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**هَلْ بَاشَرْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**هَلْ جَامَعْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَ قَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ اَتَى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٦٧) ☆ القاسم بن فياض مختلف فيه وضعفه ابن معين وغيره والجرح فيه مقدم۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٧٤) [والترمذي (٣١٨٠ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٥٦٧)] ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البيهقي (٨/ ٢٥٠)۔ [3] رواه البخاري (٦٩٤٩)۔

النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزّال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ماعز بن مالک یتیم تھے اور میرے والد کی کفالت میں تھے، انہوں نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تو میرے والد نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اپنی حرکت کے متعلق انہیں بتاؤ شاید کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے لیے نجات کی کوئی سبیل نکل آئے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، (وہ کہتا رہا) حتی کہ اس نے چار مرتبہ ایسے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے چار مرتبہ یہ بات کی ہے، بتاؤ تم نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے)؟'' اس نے عرض کیا: فلاں عورت کے ساتھ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے ساتھ ملاپ کیا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس سے جماع کیا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے، اسے حرہ کی طرف لے جایا گیا، جب اس نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو وہ برداشت نہ کر سکا تو وہ (رجم کی جگہ سے) بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جا لیا جبکہ اس کے دیگر رفقاء پیچھے رہ گئے انہوں نے اونٹ کے پنڈلی کی ہڈی اسے ماری اور قتل کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔''

۳۵۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے وہ قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے، اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔''

۳۵۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤١٩) وانظر ح ٣٥٦٧ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٠٥ ح ١٧٩٧٦) ☆ فيه ابن لهيعة (ضعيف بعد اختلاطه و مدلس) عن عبد الله بن سليمان عن محمد بن راشد المرادي (مجهول غير معروف) عن عمرو بن العاص رضي الله عنه به إلخ، المرادي عن عمرو: منقطع۔

[3] **حسن**، رواه رزين (لم أجده) و رواه أحمد (١/ ٢١٧ ح ١٨٧٥، ١/ ٣١٧ ح ٢٩١٤) [و البخاري في الأدب المفرد (٨٩٢) و عبد بن حميد (٥٨٩) والحاكم (٤/ ٣٥٦)] ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند أحمد (٢٩١٤) و سنده حسن و للحديث شواهد۔

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے۔''

٣٥٨٤: وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَ قَهُمَا وَ اَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا. ❶

۳۵۸۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل اور مفعول) کو جلا دیا، جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرا دی۔

٣٥٨٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِامْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد کے ساتھ بُرا فعل کرے یا وہ عورت کی پیٹھ (دبر) میں بد فعلی کرے۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٥٨٦: وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ. وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: اَنَّهُ قَالَ: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ: ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ)) وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ. ❸

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔'' امام ترمذی نے سفیان ثوری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث، حدیثِ اول: ''جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اسے قتل کر دو۔'' سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے۔

٣٥٨٧: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ، وَ لَا تَاْخُذُكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قریب و بعید (نسب کے لحاظ سے یا قوت کے لحاظ سے) پر اللہ کی حدود نافذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم جاری کرنے) میں کسی ملامت گر کی ملامت تمہارے آڑے نہ آئے۔''

٣٥٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

---

❶ لم أجده. ☆ و فی الباب رواية ، قال ابن حجر: "هو ضعيف جدًا" (الدراية ٢/ ١٠٣ ح ٦٦٧) و انظر تنقيح الرواة (٢/ ٩٢) و روى ابن أبي شيبة (٩/ ٥٢٩ ح ٢٨٣٢٨) بسند صحيح عن ابن عباس فی حد اللوطي قال: "ينظر أعلى بناء فی القرية فيرمى به منكسًا ثم يتبع بالحجارة." يعني حد اللوطي القتل بالحجارة وغيرها۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١١٦٥)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٥) و أبو داود (٤٤٦٥)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٥٤٠) ☆ عبيدة بن الأسود مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

فِیْ بِلَادِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کر دینا، اللہ کے شہروں پر چالیس راتیں بارش ہونے سے بہتر ہے۔''

۳۵۸۹: وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❷

۳۵۸۹: امام نسائی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٥٣٧) ☆ فيه سعد بن سنان الحنفي الحمصي: متروك، رماه الدارقطني وغيره بالوضع وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ٧٥-٧٦ ح ٤٩٠٨) ☆ فيه جرير بن يزيد: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٥٠٧) وغيره۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۵۹۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (مالیت کی چوری) پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

۳۵۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے تین درہم مالیت کی ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا۔

۳۵۹۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ چور پر لعنت کرے کہ وہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور وہ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۵۹۳: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”درخت پر لگے ہوئے پھل اور شگوفے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٨٩) و مسلم (٢/ ١٦٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٩٨) و مسلم (٦/ ١٦٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٩٩) و مسلم (م٧/ ١٦٨٧)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٣٩ ح ١٦٢٨ مطولاً) و الترمذي (١٤٤٩) و أبو داود (٤٣٨٨) و النسائي (٨/ ٨٦۔٨٨ ح ٤٩٦٣۔٤٩٧٣) و الدارمي (٢/ ١٧٤ ح ٢٣٠٩۔٢٣١٤) و ابن ماجه (٢٥٩٣)۔

٣٥٩٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ: ((**مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

٣۵٩۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درختوں پر لگے ہوئے پھل (کی چوری) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسے گودام میں محفوظ کر لینے کے بعد چوری کیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ گیا تو پھر اس پر قطع (ہاتھ کاٹنا) ہے۔“

٣٥٩٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنِ الْمَكِّىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَ لَا فِىْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

٣۵٩۵: عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین المکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لٹکے ہوئے پھلوں (کی چوری) میں قطع ہے نہ پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانور (کی چوری) میں، جب وہ (جانور) باڑے میں پناہ گزیں ہوں اور پھل گودام میں محفوظ ہو تو پھر اس کی چوری پر قطع ہے جب وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔“

٣٥٩٦: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣۵٩٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈاکو پر قطع (ہاتھ کاٹنا) نہیں (اس کی سزا الگ ہے)، اور جو شخص بڑے بڑے ڈاکے ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔“

٣٥٩٧: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((**لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَ لَا مُنْتَهِبٍ وَ لَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [4]

٣۵٩٧: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے، ڈاکہ ڈالنے والے اور جھپٹ کر مال حاصل کرنے والے پر ”قطع“ نہیں۔“

٣٥٩٨: وَرُوِىَ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِى الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ: اِنِّىْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِىْ بِهٖ**)). [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٧١٠) و النسائي (٨/ ٨٤-٨٥ ح ٤٩٦٠)۔ [2] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٨٣١ ح ١٦١٧) ☆ السند مرسل و له شاهد عند النسائي (٨/ ٨٦ ح ٤٩٦٢)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٩١)۔
[4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٤٨ و قال: حسن صحيح) و النسائي (٨/ ٨٨-٨٩ ح ٤٩٨٥) و ابن ماجه (٢٥٩١) والدارمي (٢/ ١٧٥ ح ٢٣١٥)۔ [5] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٢٠-٣٢١ بعد ح ٢٦٠٠ بدون سند) [ومالك (٢/ ٨٣٤-٨٣٥ ح ١٦٢٤ مرسل) و النسائي (٨/ ٦٩-٧٠ ح ٤٨٨٧ حسن) و ابن ماجه (٢٥٩٥ حسن) وأبو داود (٤٣٩٤ وسنده حسن) وغيرهم، وهو حسن بالشواهد]۔

۳۵۹۸: اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو وہ اپنی چادر کا سرہانہ بنا کر مسجد میں سو گئے، ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادر پکڑ لی تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اس (قطع) کا ارادہ نہیں کیا تھا، وہ (چادر) اس (چور) پر صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا۔''

۳۵۹۹: وَرَوٰى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ. [1]

۳۵۹۹: امام ابن ماجہ نے اسی طرح عبداللہ بن صفوان عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰: وَ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۳۶۰۰: اور امام دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱: وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: **((لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: **((فِي السَّفَرِ))** بَدَلَ: **((الْغَزْوِ))**. [3]

۳۶۰۱: بُسر بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔'' البتہ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے غزوہ کے بجائے ''سفر'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۶۰۲: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي السَّارِقِ: **((اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ))**. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۳۶۰۲: ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا: ''اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دو اور اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔''

۳۶۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **((اقْطَعُوْهُ))** فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: **((اقْطَعُوْهُ))** فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: **((اقْطَعُوْهُ))** فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: **((اقْطَعُوْهُ))** فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: **((اقْتُلُوْهُ))** فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹ

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (۲۵۹۵)۔ [2] **حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۱۷۲ ح ۲۳۰۴)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (۱۴۵۰) و الدارمي (۲/ ۲۳۱ ح ۲۴۹۵) و أبو داود (۴۴۰۸) و النسائي (۸/ ۹۱ ح ۴۹۸۲)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/ ۳۲۶ بعد ح ۲۶۰۲) [والدارقطني (۳/ ۱۸۰ ح ۳۳۵۹)] ☆ فيه الواقدي وهو كذاب متروك و الحديث الآتي يغني عنه۔

[5] **حسن**، رواه أبو داود (۴۴۱۰) والنسائي (۸/ ۹۰-۹۱ ح ۴۹۸۱ وقال: هذا حديث منكر و مصعب بن ثابت: ليس بالقوي) ☆ مصعب: حسن الحديث، وثقه الجمهور و للحديث شواهد عند النسائي (۴۹۸۰) وغيره۔

دو۔" اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے (دوسری چوری میں) دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا ہاتھ کاٹ دو۔" اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا پاؤں کاٹ دو" اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر چوتھی مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا پاؤں کاٹ دو۔" اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے قتل کر دو۔" ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اسے گھسیٹ کر کنویں میں پھینک دیا اور اس پر پتھر ڈال دیے۔

٣٦٠٤: وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ)). [1]

۳۶۰۴: اور انہوں نے شرح السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو پھر اسے داغ دو۔"

٣٦٠٥: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ؓ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید ؓ بیان کرتے ہیں، ایک چور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

٣٦٠٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْبِنَشٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۶۰۶: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو خواہ ایک "نش" (بیس درہم) ہی ملے۔"

الفصل الثالث

فصل ثالث

٣٦٠٧: عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ فَقَالُوْا: مَاكُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ: ((لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

۳۶۰۷: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، ایک چور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٢٧ بعدح ٢٦٠٢) [والحاكم (٤/ ٣٨١ ح ٨١٥٠) و صححه ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٤٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤١١) والنسائي (٨/ ٩٢ ح ٤٩٨٥، ٤٩٨٦ وقال: الحجاج بن أرطاة ضعيف لا يحتج به) و ابن ماجه (٢٥٨٧) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤١٢) و النسائي (٨/ ٩١ ح ٤٩٨٣) وابن ماجه (٢٥٨٩)۔

[4] **صحيح**، رواه النسائي (٨/ ٧٢ ح ٤٩٠٠) [و أصله في صحيح البخاري (٣٧٣٣)]۔

دیا، تو انہوں (صحابہ) نے عرض کیا: ہمارا آپ کے متعلق یہ گمان نہیں تھا کہ آپ اس کے متعلق یہ کچھ کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر (بفرضِ محال) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی ہوتیں تو میں (بلاتفریق) ان کا ہاتھ بھی کاٹتا۔''

۳۶۰۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا غلام لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں کیونکہ اس نے میری اہلیہ کا آئینہ چرالیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر قطع نہیں اور وہ تمہارا خادم ہے، اس نے تمہارا سامان اٹھالیا ہے۔

۳۶۰۹: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ!)). يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ)) قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ: تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۶۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، اسی میں میری سعادت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب لوگ کثرت سے موت کا شکار ہوں گے اور اس وقت قبر غلام کے عوض ملے گی؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم صبر کرنا۔'' حماد بن ابی سلیمان نے کہا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت پر اس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۸۳۹۔۸۴۰ ح ۱۶۲۹) ☆ ابن شهاب الزهري: مدلس و عنعن و مع ذلك صححه الحافظ ابن كثير في مسند الفاروق (۲/ ۵۱۱)! و له لون آخر عند الدارقطني (۳/ ۱۸۸ ح ۳۳۷۸)۔

[2] **ضعيف**، رواه أبو داود (۱۴۹۷، ۴۹۰۹) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند أحمد (۶/ ۲۱۵)۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

حدود کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۶۱۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

۳۶۱۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومیہ عورت، جس نے چوری کی تھی، کے واقعہ نے قریشیوں کو غمزدہ کر دیا تو انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سفارش کرے؟ پھر انہوں نے کہا: یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کر سکتے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ کھڑے ہوئے، خطبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے کہ جب ان میں سے خاندانی شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک مخزومیہ عورت (فاطمہ بنت اسود) تھی جو عاریۃً چیزیں لیا کرتی تھی اور پھر ان کی واپسی کا انکار کر دیا کرتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو اس کے خاندان والے اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے بات کی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی، پھر امام مسلم نے حدیث مذکورہ کے مطابق حدیث بیان کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۶۱۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧٥) و مسلم (٨/ ١٦٨٨)۔

حُدُوْدِ اللّٰهِ؛ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَ هُوَ يَعْلَمُهُ، لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ. وَ مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ. [1] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ: ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ)).

۳۶۱۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے نفاذ کے آگے حائل ہوگئی تو اس نے اللہ کی مخالفت کی، جس نے جانتے ہوئے کسی باطل (ناحق) کے بارے میں جھگڑا کیا تو وہ اس سے دست کش ہونے تک اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہتا ہے اور جس نے کسی مومن پر بہتان لگایا تو وہ کچ لہو کے کیچڑ میں رہے گا حتی کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا ہے۔'' احمد، ابوداود، اور بیہقی کی شعب الایمان میں ایک روایت ہے: ''جس نے کسی جھگڑے پر اعانت کی جبکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے حتی کہ وہ اس سے دست کش ہو جائے۔''

۳۶۱۲: وَعَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ: بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ، فَاَمَرَبِهٖ فَقُطِعَ، وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ تُبْ اِلَيْهِ)) فَقَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)) ثَلَاثًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [2] هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ.

۳۶۱۲: ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس سے مال برآمد نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم نے چوری نہیں کی۔'' اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور کی ہے، آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی لیکن وہ ہر مرتبہ اعتراف کرتا رہا، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اور پھر اسے آپ کے پاس لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔'' اور میں نے اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے اسی طرح پایا ہے۔

۳۶۱۳: وَ فِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَ الْيَاءِ. [3]

۳۶۱۳: اور مصابیح کے نسخوں میں ''ابوامیہ'' کی بجائے ''ابورمثہ'' ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲/ ۷۰ ح ۵۳۸۵) و أبو داود (۳۵۹۷) والبيهقي في شعب الإيمان (۷۶۷۳)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۳۸۰) و النسائي (۸/ ۶۷ ح ۴۸۸۱) و ابن ماجه (۲۵۹۷) والدارقطني (۲/ ۱۷۳ ح ۲۳۰۸) ☆ أبو المنذر لا يعرف وفي الباب حديث النسائي (۸/ ۸۹-۹۰ ح ۴۹۸۰) وسنده صحيح وصححه الحاكم (۴/ ۳۸۰) وهو يغني عنه۔

[3] **ضعيف**، ذكره في مصابيح السنة (۲/ ۵۵۳ ح ۲۷۲۱ بدون سند) و انظر الحديث السابق (۳۶۱۲)۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب نوشی پر حد قائم کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٦١٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَ النِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. [1]

۳۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی پر کھجور کی ٹہنیاں اور جوتے مارے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

٣٦١٥: وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَ الْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ. [2]

۳۶۱۵: اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ شراب نوشی پر چالیس جوتے اور شاخیں مارا کرتے تھے۔

٣٦١٦: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اِمْرَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَ نِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۶۱۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے شروع کے دور میں شراب نوش کو لایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھوں، جوتوں اور اپنے کپڑوں کے ساتھ اسے مارتے تھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے حتیٰ کہ جب وہ حد سے بڑھ گئے اور سرکشی پر اُتر آئے تو انہوں نے اسّی کوڑے مارے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٣٦١٧: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)) قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهٗ وَلَمْ یَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٧٧٣) و مسلم (٣٦/ ١٧٠٦)۔

[2] رواه مسلم (٣٧/ ١٧٠٦)۔

[3] رواه البخاري (٦٧٧٩)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٤٤)۔

۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل نہیں کیا۔

۳۶۱۸: وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ. [1]

۳۶۱۸: امام ابوداؤد نے اسے قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کیا ہے۔

۳۶۱۹: وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَ ابْنِ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةُ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ الشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَاقْتُلُوْهُ)). [2]

۳۶۱۹: ابوداؤد اور ترمذی کی دوسری روایت اور نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت، جن میں ابن عمر، معاویہ، ابو ہریرہ اور شرید رضی اللہ عنہم ہیں، سے ''اسے قتل کر دو۔'' تک مروی ہے۔

۳۶۲۰: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۶۲۰: عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب ایک شخص کو، جس نے شراب پی رکھی تھی، لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ان میں سے کسی نے اسے جوتوں کے ساتھ مارا، کسی نے لاٹھی کے ساتھ مارا اور کسی نے اسے کھجور کی سبز شاخ کے ساتھ مارا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے خاک اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔

۳۶۲۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَ الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((بَكِّتُوْهُ)) فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَاخَشِيْتَ اللّٰهَ وَ مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤٨٥) ☆ قبيصة بن ذويب صحابي صغير ، له رؤية و مراسيل الصحابة مقبولة، رضي الله عنهم۔ [2] **صحيح**، رواه النسائي (فى الكبرى ٣/ ٢٥٥ ح ٥٢٩٦ و الصغرى ٨/ ٣١٤ ح ٥٦٦٥) و أبو داود (٤٤٨٤) وابن ماجه (٢٥٧٢) و أحمد (٢/ ٢٨٠) عن أبي هريرة رضي الله عنه و سنده صحيح و رواه ابن ماجه (٢٥٧٣) و أبو داود (٤٤٨٢) و الترمذي (١٤٤٤) عن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه و رواه أبو داود (٤٤٨٣) وأحمد (٢/ ١٣٦ ح ٦١٩٧) والنسائي (٨/ ٣١٣ ح ٥٦٦٤) و الدارمي (٢/ ١٧٥-١٧٦ ح ٢٣١٨) و النسائي فى الكبرى (٥٣٠١) و أحمد (٤/ ٣٨٨-٣٨٩) و الحاكم (٤/ ٣٧٢) عن الشريد رضي الله عنه و صححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي (!)۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤٨٩)۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٧٧-٤٤٧٨)۔

۳۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے کپڑے سے اور کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے ملامت کرو۔'' وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: تو اللہ سے نہ ڈرا، تجھے اللہ کا خوف نہ آیا اور تجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا نہ آئی، اور کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرح نہ کہو، اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ تم کہو: اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔''

۳۶۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَضَحِكَ فَقَالَ: ((اَفَعَلَهَا؟)) وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۶۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے شراب پی تو وہ مدہوش ہو گیا۔ وہ راستے میں جھومتا ہوا ملا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جایا جانے لگا۔ جب وہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو وہ بھاگ کر عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور ان سے چمٹ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، اور فرمایا: ''کیا اس نے یہ کیا؟'' اور آپ نے اس کے متعلق کچھ بھی نہ کہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۶۲۳: عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخْعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: مَاكُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتُ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهُ لَوْمَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَالِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَسُنَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں، میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اپنے دل میں کسی قسم کا افسوس نہیں کروں گا۔ لیکن اگر شرابی پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی طرف سے دیت دوں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۳۶۲۴: وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَ اِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٧٦) [والنسائي في الكبرى (٥٢٩٠ وابن جريج صرح بالسماع عنده) وصححه الحاكم (٤/ ٣٧٣) ووافقه الذهبي]۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٧٨) و مسلم (٣٩/ ١٧٠٧)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٤٢ ح ١٦٣٣) ☆ هذا منقطع و أسنده الطحاوي كما في الاستذكار (٨/ ٧) وسنده حسن، وللحديث شواهد۔

۳۶۲۴: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے حد شراب کے متعلق مشورہ طلب کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اسے اسّی کوڑے ماریں، کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تو وہ مدہوش ہو جاتا ہے اور جب مدہوش ہو جاتا ہے تو وہ ہذیانی کیفیت میں اول فول باتیں کرتا ہے۔ اور جب وہ اول فول باتیں کرتا ہے تو پھر افترا پردازی کرتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد میں اسّی کوڑے مارے۔

---

1. بخاری، کتاب الحدود، باب مایکره من لعن شارب الخمر وانه لیس بخارج من الملة، رقم:٦٧٨٠۔
2. بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، رقم:٦٧٧٧۔

بَابُ مَالَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

جس شخص پر حد قائم کی جائے اس پر بد دعا کرنے کی ممانعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٦٢٥: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَايُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ! مَاعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣٦٢٥: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کے جرم میں اس پر حد نافذ کی تھی، ایک روز اسے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے مارنے کا حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، لوگوں میں سے کسی نے کہہ دیا، اے اللہ اس پر لعنت فرما، کتنی ہی بار اسے (شراب نوشی کے جرم میں) لایا جا چکا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ بھیجو، اللہ کی قسم! میں جو جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے۔''

٣٦٢٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٣٦٢٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے پی رکھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مارنے والا تھا، کوئی جوتوں کے ساتھ اور کوئی اپنے کپڑے کے ساتھ مارنے والا تھا، جب وہ واپس ہوا تو کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٦٢٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا

[1] رواه البخاري (٦٧٨٠)۔

[2] رواه البخاري (٦٧٧٧)۔

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَالِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: ((اَنِكْتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. وَقَالَ: ((حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ: ((فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟)) قَالَ: اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: ((اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟)) فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ)) فَقَالَا: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسلمی (ماعز رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام کام (زنا) کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے اعراض فرماتے رہے، پانچویں مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ فرمائی تو پوچھا: ''کیا تم نے اس سے جماع کیا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ''حتیٰ کہ تمہاری یہ چیز (شرم گاہ) اس عورت کی اس چیز (شرم گاہ) میں گم ہوگئی۔'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس طرح سلائی سرمے دانی میں اور رسی کنویں میں داخل ہو (کر غائب ہو) جاتی ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو آدمی حلال طور پر اپنی اہلیہ کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے اس قول و اقرار سے کیا چاہتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیں، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اس آدمی کو دیکھو جس کی اللہ نے ستر پوشی کی تھی، اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، پھر کچھ دیر چلے حتیٰ کہ آپ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جس نے اپنی ٹانگ اٹھا رکھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟'' ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اسے کون کھائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ابھی جو اپنے بھائی کی عزت خراب کی وہ اسے کھانے سے بھی زیادہ سنگین ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب جنت کی نہروں میں غوطہ زنی کر رہا ہے۔''

۳۶۲۸: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس گناہ کی حد قائم کر

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٢٨)۔

[2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣١١ ح ٢٥٩٤) [وأحمد (٥/ ٢١٤۔٢١٥)] ☆ وله شاهد في الصحيح: "فمن أصاب من ذلك شيئًا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له" فالحديث حسن۔

دی گئی تو وہ (حد) اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔''

۳۶۲۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے موجب حد کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اللہ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے، اور جو شخص کسی موجب حد گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اس سے درگزر فرمائے تو اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ وہ کسی چیز پر مؤاخذہ فرمائے جس سے اس نے درگزر فرمایا ہو۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٢٦) وابن ماجه (٢٦٠٤) ☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

تعزیر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٦٣٠: عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۳۰: ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٦٣١: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔''

٣٦٣٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُوْدِيُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ اِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی (مسلمان) آدمی سے کہے: اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو، اور جب کہے: اے ہیجڑے! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو شخص کسی محرم خاتون سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٤٨) و مسلم (٤٠/١٧٠٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٩٣)۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٤٦٢) ☆ إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف و داود بن حصين عن عكرمة: منكر۔

٣٦٣٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

٣٦٣٣: عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسا آدمی پاؤ جس نے اللہ کی راہ (مال غنیمت) میں خیانت کی ہو تو اس کا سامان جلا دو اور اسے مارو۔'' ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦١) و أبو داود (٢٧١٣) ☆ صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف، والحديث ضعفه البيهقي (٩/ ١٠٣) وغيره۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

شراب اور شراب نوش کی وعید کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٦٣٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۶۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شراب ان درختوں کھجور اور انگور سے تیار ہوتی ہے۔“

٣٦٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّهٗ قَدْنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ، وَهِىَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ: اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❷

۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا تو فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہو چکی، اور وہ پانچ اشیاء: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے تیار ہوتی ہے، اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

٣٦٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَ مَانَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا وَ عَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❸

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب شراب حرام کی گئی، ہم انگوروں کی شراب کم پاتے تھے، اور ہماری زیادہ تر شراب خشک اور تازہ کھجور سے تیار ہوتی تھی۔

٣٦٣٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَنَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔“

---

❶ رواه مسلم (١٣/ ١٩٨٥)۔

❷ رواه البخاري (٥٥٨٨)۔

❸ رواه البخاري (٥٥٨٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٨٦) و مسلم (٦٧/ ٢٠٠١)۔

٣٦٣٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور وہ اسی پر دوام کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔''

٣٦٣٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوَمُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَاطِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ: ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک آدمی آیا تو اس نے نبی ﷺ سے، اپنے ملک میں جوار سے تیار ہونے والی مزر نامی پی جانے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بے شک یہ بات اللہ کے ذمہ ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا تو اللہ اسے ((طينة الخبال)) پلائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ((طينة الخبال)) کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ۔''

٣٦٤٠: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَ قَالَ: ((انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تازہ کھجور اور خشک کھجور کو ملانے، منقی اور تازہ کھجور کو ملانے اور کچی کھجور اور تازہ کھجور ملانے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ تیار کرو۔''

٣٦٤١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

٣٦٤٢: وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۶۴۲: وائل حضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا، انہوں نے عرض کیا: میں اسے دوائی کے لیے بناتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دوائی نہیں، وہ تو بیماری ہے۔''

---

[1] رواہ مسلم (٧٣/ ٢٠٠٣)۔ [2] رواہ مسلم (٧٢/ ٢٠٠٢)۔
[3] رواہ مسلم (٢٦/ ١٩٨٨)۔ [4] رواہ مسلم (١١/ ١٩٨٣)۔
[5] رواہ مسلم (١٢/ ١٩٨٤)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٦٤٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَّهْرِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

٣٦٤٣: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شراب پیتا ہے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ دوبارہ پی لے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ سہ بارہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرے تو اللہ کی توبہ قبول نہیں کرتا، اور وہ اسے جہنمیوں کے پیپ کی نہر سے پلائے گا۔“

٣٦٤٤: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما. ❷

٣٦٤٤: امام نسائی، ابن ماجہ اور امام دارمی نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٦٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

٣٦٤٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“

٣٦٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

٣٦٤٦: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب ’فرق‘ (سو رطل) نشہ آور ہو تو اس کا چلو بھر پینا بھی حرام ہے۔“

٣٦٤٧: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٦٢ وقال: حسن) ☆ عطاء بن السائب: اختلط فالسند ضعيف لاختلاطه ولأصل الحديث شواهد دون قوله: "فإن تاب لم يتب الله عليه" وهو قول منكر، لم يصح عن رسول الله ﷺ.

❷ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٨/ ٣١٧ ح ٥٦٧٣) و ابن ماجه (٣٣٧٧) و الدارمي (٢/ ١١١ ح ٢٠٩٦).

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٦٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٨١) و ابن ماجه (٣٣٩٣).

❹ **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٣١ ح ٢٥٥٠٦) و الترمذي (١٨٦٦ وقال: حسن) و أبو داود (٣٦٨٧).

وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۳۶۴۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گندم سے شراب ہوتی ہے، جو سے شراب ہوتی ہے۔ کھجور سے شراب ہوتی ہے، انگور سے بھی اور شہد سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔'' ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْهُ وَ قُلْتُ: اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ: ((اَهْرِيْقُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک یتیم بچے کی شراب تھی، جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور میں نے عرض کیا، وہ یتیم کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بہا دو۔''

۳۶۴۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّیْ اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ: ((اَهْرِقِ الْخَمْرَوَاكْسِرِ الدِّنَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ضَعَّفَهٗ وَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ: اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ: ((اَهْرِقْهَا)) قَالَ: اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ: ((لَا)). [3]

۳۶۴۹: انس رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں نے اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کے لیے شراب خریدی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب بہا دو اور (اس کے) برتن توڑ دو۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا، اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم بچوں کے ورثہ میں آنے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بہا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا میں اسے سرکہ نہ بنا لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۶۵۰: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور قویٰ میں سستی پیدا کرنے والی ہر چیز سے منع فرمایا ہے۔''

۳۶۵۱: وَعَنْ دَيْلَمَ الْحِمْيَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ وَ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَ اِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَ عَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ: ((هَلْ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (١٨٧٢) و أبو داود (٣٦٧٦) و ابن ماجه (٣٣٧٩)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٦٣ وقال: حسن) [وله شواهد]۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٩٣) و أبو داود (٣٦٧٥) [و أصله عند مسلم (١٩٨٣) بالاختصار] ☆ لم يصب من ضعفه، ليث بن أبي سليم: لم ينفرد به، بل تابعه السدي و للحديث شواهد۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٨٦) ☆ حكم بن عتيبة مدلس و عنعن۔

يُسْكِرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاجْتَنِبُوْهُ)) قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ: ((إِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۶۵۱: دیلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں اور وہاں مشقت والا کام کرتے ہیں، ہم اس گندم سے شراب تیار کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے کام اور اپنے علاقے کی سردی کے مقابلے میں قوت حاصل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے اجتناب کرو۔'' میں نے عرض کیا: لوگ اسے ترک کرنے والے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے لڑائی کرو۔''

۳۶۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب جوئے، نرد رچھوٹے طبلے اور غبیراء (شراب کی ایک قسم) سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

۳۶۵۳: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَ لَا مَنَّانٌ وَ لَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: ((وَ لَا وَلَدُ زِنْيَةٍ)) بَدَلَ: ((قَمَّارٍ)). [3]

۳۶۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کا نافرمان، قمار، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' دارمی۔ اور انہی کی ایک روایت میں قمار کے بجائے ولد زنا ہے۔

۳۶۵۴: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَأَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَ الْأَوْثَانِ وَ الصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ حَلَفَ رَبِّيْ عَزَّوَ جَلَّ بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَ لَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِيْ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [4]

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لیے باعث رحمت اور باعثِ ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور میرے رب نے آلاتِ موسیقی، بتوں، صلیبوں اور رسوماتِ جاہلیت ختم کرنے کا مجھے حکم فرمایا اور میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم اٹھا کر فرمایا: ''میرے جس بندے نے شراب کا ایک گھونٹ پیا تو میں اسی مثل اسے پیپ پلاؤں گا اور جس نے میرے ڈر کی وجہ سے اسے ترک کر دیا تو میں اسے شراب طہور پلاؤں گا۔''

۳۶۵۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَ

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (۳۶۸۳)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (۳۶۸۵)۔

[3] حسن دون قوله: "ولا قمار"، رواه الدارمي (۲/ ۱۱۲ ح ۲۰۹۹۔۲۱۰۰) [و النسائي (۸/ ۳۱۸ ح ۵۶۷۵ وهو حديث حسن] ☆ قوله: "ولا قمار" لم أجده و الباقي حسن۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۷ ح ۲۲۵۷۱) ☆ فرج بن فضالة الحمصي (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدًا) عن القاسم عنه۔

الْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ يُقِرُّ فِىْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تین قسم کے لوگوں: ہمیشہ شراب پینے والے، والدین کے نافرمان اور دیوث جو اپنے اہل و عیال میں زنا برقرار رکھنے والا ہو، پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔''

٣٦٥٦: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۳۶۵۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ: ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کا یقین کرنے والا، جنت میں نہیں جائیں گے۔''

٣٦٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب نوشی پر دوام اختیار کرنے والا اگر (اسی حالت میں) فوت ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بت کے پجاری کی طرح ملاقات کرے گا۔''

٣٦٥٨: وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❹

۳۶۵۸: امام ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٦٥٩: وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِى التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ. ❺

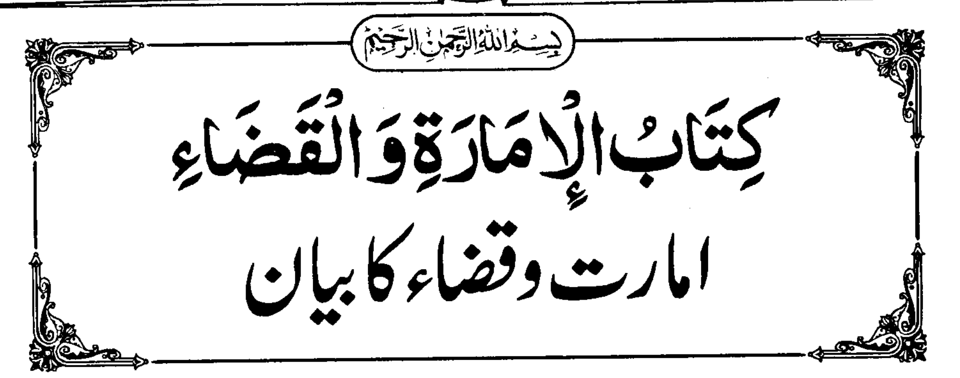
۳۶۵۹: امام بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبیداللہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے کہا: امام بخاری نے محمد بن عبداللہ عن ابیہ سے التاریخ میں ذکر کیا ہے۔

٣٦٦٠: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِىْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❻

۳۶۶۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں شراب پی لوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی پوجا کرلوں۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٦٩ ح ٥٣٧٢) و النسائي (٥/ ٨٠-٨١ ح ٢٥٦٣)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٩ ح ١٩٧٩٨ مطولاً) ☆ فيه أبو حريز عبد الله بن الحسين ضعفه الجمهور، و للحديث شواهد ضعيفة ولبعض الحديث شواهد قوية و لكنه ضعيف بهذا السياق۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٧٢ ح ٢٤٥٣) ☆ وسنده ضعيف لجهالة الراوي و الحديث الآتي شاهد له، و له شواهد كثيرة۔ ❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٣٧٥)۔
❺ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٥٩٧، نسخة محققة: ٥٢٠٨ وسنده ضعيف) و البخاري في التاريخ الكبير (١/ ١٢٩ ح ٣٨٦) و انظر الحديث السابق (٣٦٥٨ فإنه شاهد له)۔
❻ **إسناده صحيح موقوف**، رواه النسائي (٨/ ٣١٤ ح ٥٦٦٦)۔



الفصل الاول — فصل اول

٣٦٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَمَنْ یُطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ، وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٣٦٦١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور امام ڈھال ہے اس کے زیر سایہ قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بچا جاتا ہے، اگر اس نے اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا اور عدل کیا تو اس وجہ سے اس کے لیے اجر ہے، اور اگر اس نے اس کے علاوہ کچھ کہا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔“

٣٦٦٢: وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٦٦٢: ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی ناک اور کان کٹے غلام کو تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری راہنمائی کرے تو پھر اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

٣٦٦٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

٣٦٦٣: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی حبشی غلام کو، جس کا سر انگور کی طرح چھوٹا سا ہو، تم پر عامل (گورنر) مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

٣٦٦٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٩٧٥) و مسلم (٣٣/ ١٨٣٥)۔

[2] رواه مسلم (٣١١/ ١٢٩٨)۔

[3] رواه البخاري (٧١٤٢)۔

كَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۶۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر ہر پسند و ناپسند میں سمع و اطاعت لازم ہے بشرطیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے، جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت کرنا ہے۔''

۳۶۶۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معصیت میں کوئی اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف معروف (شرعی امور) میں ہے۔''

۳۶۶۶: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَ الْمَكْرَهِ، وَ عَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَ عَلٰى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَ عَلٰى أَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ:۔ وَ عَلٰى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۶۶۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے تنگی و آسانی، نشاط و ناگواری، اپنے نظر انداز کیے جانے اور دوسروں کو ترجیح دیے جانے پر، امیر کو معزول نہ کرنے پر، ہر جگہ حق بات کرنے پر اور اللہ (کی رضامندی کے معاملے) میں، ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع و اطاعت اختیار کرنے پر بیعت کی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: جب تک ہم دلیل کے مطابق امیر میں اللہ کا صریح کفر نہ دیکھیں اس سے دستِ اطاعت نہ کھینچیں۔''

۳۶۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۶۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہم سمع و اطاعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے: ''اس (معاملے) میں جس کی تم استطاعت رکھو۔''

۳۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۳۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ صبر

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤١) و مسلم (٣٨/ ١٨٣٩)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٥٧) و مسلم (٣٩/ ١٨٤٠)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٥٥۔٧٠٥٦) و مسلم (٤٢/ ١٧٠٩)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٠٢) و مسلم (٩٠/ ١٨٦٧)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٣) و مسلم (٥٥/ ١٨٤٩)۔

کرے، کیونکہ جو شخص بالشت برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔''

٣٦٦٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، اَوْيَدْعُوْلِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَ مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِیْ بِسَيْفِهٖ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَ لَا يَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ، فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٦٦٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اطاعت چھوڑ کر، جماعت سے الگ ہو کر، فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔ جو شخص اندھے پرچم تلے قتال کرتا ہے، عصبیت کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے، یا عصبیت کی مدد کرتا ہے، اور وہ اس حالت میں قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت پر قتل ہوتا ہے۔ جو شخص میری امت کے خلاف تلوار سونت کر نکل آتا ہے اور وہ اس (امت) کے نیک و فاجر کو مارتا ہے اور وہ نہ تو کسی مومن کی پروا کرتا ہے اور نہ کسی معاہد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔''

٣٦٧٠: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ. وَ شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((لَا،مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ، اَلَا مَنْ وُلِّیَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِیْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَلْيَكْرَهْ مَايَأْتِیْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَ لَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٦٧٠: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین امام وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہیں، تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں دعائیں کرتے ہیں، اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہیں ناپسند کرتے ہیں، تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس وقت ہم انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں، نہیں! جب تک وہ تم میں نماز کا اہتمام کرائیں، سن لو! جس پر کوئی حاکم وسرپرست مقرر کیا جائے اور وہ اللہ کی کسی معصیت کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی معصیت کو ناپسند کرے اور وہ اطاعت سے دست کش نہ ہو۔''

٣٦٧١: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ، تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَ مَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَ لٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ)). قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا؛ مَاصَلَّوْا، لَا؛

---

[1] رواہ مسلم (٥٣/ ١٨٤٨)۔

[2] رواہ مسلم (٦٦/ ١٨٥٥)۔

مَاصَلَّوْا)) اَیْ: مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَبِقَلْبِہٖ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

۳۶۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے بعض افعال کو اچھا جانو گے اور بعض کو بُرا، جس نے انکار کیا تو وہ مداہنت ونفاق سے بری ہو گیا اور جس نے نہ پسندیدگی کا اظہار کیا تو وہ (وبال سے) بچ گیا، لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے پیچھے لگا (تو وہ نفاق وبال میں شریک ہو گیا)۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔'' یعنی جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا اور اپنے دل سے انکار کیا۔

۳۶۷۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَ اُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: ((اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ، وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ❷

۳۶۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''تم عنقریب میرے بعد ترجیح دینے کو اور ایسے امور کو دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہوں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا حق انہیں دو اور اپنا حق اللہ سے طلب کرو۔''

۳۶۷۳: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَۃُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَانَبِیَّ اللّٰہِ! اَرَأَیْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَیْنَا اُمَرَاءُ یَسْأَلُوْنَا حَقَّھُمْ، وَ یَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا، فَاِنَّمَا عَلَیْھِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَاحُمِّلْتُمْ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❸

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو عرض کیا: اللہ کے نبی! مجھے بتائیں اگر ہم پر ایسے امراء مقرر ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں جبکہ ہمارے حق سے ہمیں محروم رکھیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، جو ان کی ذمہ داری ہے وہ اس کے مکلّف ہیں، اور جو تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کے ذمہ دار و مکلّف ہو۔''

۳۶۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ خَلَعَ یَدًا مِنْ طَاعَۃٍ، لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لَا حُجَّۃَ لَہٗ، وَ مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ، مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❹

۳۶۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے (امیر کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ روزِ قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت وعذر نہیں ہو گا، اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی سی موت مرا۔''

---

❶ رواہ مسلم (٦٤، ٦٣ / ١٨٥٤)۔

❷ متفق علیه، رواه البخاري (٧٠٥٢) ومسلم (٤٥ / ١٨٤٣)۔

❸ رواه مسلم (٤٩ / ١٨٥٦)۔

❹ رواه مسلم (٥٨ / ١٨٥١)۔

٣٦٧٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ، وَ سَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((فُوْا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٦٧٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے امور کی سرپرستی واصلاح انبیا علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے بعد ایک اور نبی آ جاتا جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور البتہ عنقریب بہت سے خلفاء ہوں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (ترتیب وار) پہلے اور پھر اس کے بعد والے کی بیعت پوری کرو، تم ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ ان سے اس چیز کے بارے میں سوال کرنے والا ہے جو اس نے انہیں نگہبانی وحکمرانی عطا کی ہے۔''

٣٦٧٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٦٧٦: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

٣٦٧٧: وَعَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٦٧٧: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب مختلف قسم کے فسادات ہوں گے، جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے تو اسے تلوار کے ساتھ قتل کر دو خواہ وہ کوئی ہو۔''

٣٦٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٣٦٧٨: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص تمہارے پاس آئے، جبکہ تمہارا معاملہ شخصِ واحد پر مجتمع ہو، اور وہ شخص تمہاری قوت کو بکھیرنا یا تمہاری جمعیت کو منتشر کرنا چاہتا ہو تو اسے قتل کر دو۔''

٣٦٧٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ بَايَعَ اِمَامًا، فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ، فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ، فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ، فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٥٥) و مسلم (٤٤/ ١٨٤٢)۔

[2] رواه مسلم (٦١/ ١٨٥٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٩/ ١٨٥٢)۔

[4] رواه مسلم (٦٠/ ١٨٥٢)۔

[5] رواه مسلم (٤٦/ ١٨٤٤)۔

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی امام کی بیعت کر لے، اس کی اطاعت اختیار کر لے اور وہ اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ لگ جائے تو پھر وہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے، اور پھر اگر کوئی اور آ کر اس (امام اول یا بیعت کرنے والے) کو ہٹانے کی کوشش کرے تو پھر دوسرے کی گردن اڑا دو۔''

٣٦٨٠: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۰: عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''امارت طلب نہ کرنا، کیونکہ اگر تمہاری خواہش پر وہ تمہیں دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے، اور اگر وہ تمہاری طلب و خواہش کے بغیر تمہیں عطا کی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔''

٣٦٨١: وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۶۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب تم امارت ملنے کی حرص و کوشش کرو گے، اور روزِ قیامت وہ (تمہارے لیے) باعث ندامت ہو گی، اس کا ملنا اچھا ہے اور اس کا چھن جانا برا ہے۔''

٣٦٨٢: وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَ نَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ: ((يَا أَبَاذَرٍّ! إِنِّيْ أَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَإِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَ لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل (گورنر) کیوں نہیں مقرر فرما دیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور آدمی ہو، جبکہ وہ ایک امانت ہے، جس شخص نے اسے اس کے حق کے مطابق نہ لیا اور نہ اس کی ذمہ داریوں کو نبھایا تو وہ روزِ قیامت اس شخص کے لیے باعث رسوائی و ندامت ہو گی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں، میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کی سرپرستی قبول کرنا۔''

٣٦٨٣: وَعَنْ أَبِیْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ. فَقَالَ: أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَاوَلَّاكَ اللّٰهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّا وَاللّٰهِ! لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٦) و مسلم (١٣/ ١٦٥٢)۔

[2] رواه البخاري (٧١٤٨)۔

[3] رواه مسلم (١٧، ١٦/ ١٨٢٥)۔

اَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ))۔ وَ فِی رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَانَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو چچا زاد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ نے جن امور پر آپ کو سرپرست بنایا ہے ان میں سے بعض پر ہمیں امیر مقرر فرما دیں، اور دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! بے شک ہم اس کام پر کسی ایسے شخص کو امیر نہیں بناتے جو اس کا مطالبہ کرے اور نہ ہی اس کی حرص رکھنے والے شخص کو حکمران بناتے ہیں۔''

دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اپنے عمل پر کسی ایسے شخص کو عامل مقرر نہیں کرتے جو اس کی خواہش کرتا ہے۔''

٣٦٨٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے اس شخص کو بہترین پاؤ گے جو اس امر (حکومت وامارت) کو انتہائی ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں مبتلا نہ ہو جائے۔''

٣٦٨٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰی بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۶۸۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو، حکمران جو لوگوں کا نگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو۔''

٣٦٨٦: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَامِنْ وَالٍ يَلِیْ رَعِيَّتَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو حکمران مسلمانوں کے کسی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٩، ٢٢٦١) و مسلم (١٤/ ١٧٣٣، ١٥/ ١٧٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٨٨) و مسلم (١٩٩/ ٢٥٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٣٨) و مسلم (٢٠/ ١٨٢٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٥١) و مسلم (٢٢/ ١٤٢)۔

معاملات کا ذمہ دار بنے اور وہ ان سے مخلص نہ ہو اور اسے اسی حالت میں موت آ جائے تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔''

۳۶۸۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ، اِلَّالَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ جس بندے کو کسی رعیت کا نگہبان بنائے اور وہ ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

۳۶۸۸: وَعَنْ عَائِذِبْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ شَرَّالرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدترین نگہبان، ظالم شخص ہے۔''

۳۶۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ؛ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ؛ فَارْفُقْ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو شخص میری امت کا حکمران بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر، اور جس شخص کو میری امت کا حکمران بنایا جائے اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔''

۳۶۹۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، اور وہ لوگ اپنے حکم میں، اپنے اہل خانہ سے اور اپنی رعیت کے معاملات میں انصاف کرتے ہیں۔''

۳۶۹۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ، اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۳۶۹۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کسی کو خلیفہ مقرر فرمایا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں، ایک مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اسے اس پر آمادہ کرتا ہے جبکہ ایک مشیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اسے اس پر آمادہ کرتا ہے اور بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٥٠) و مسلم (٢١/ ١٤٢)۔
[2] رواه مسلم (٢٣/ ١٨٣٠)۔ [3] رواه مسلم (١٩/ ١٨٢٨)۔
[4] رواه مسلم (١٨/ ١٨٢٧)۔ [5] رواه البخاري (٧١٩٨)۔

٣٦٩٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۳۶۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کے ہاں وہ مقام تھا جو حکمران کے ہاں کوتوال کا ہوتا ہے۔

٣٦٩٣: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّابَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْمَلَّكُوْاعَلَيْهِمْ بِنْتَ كَسْرٰى قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَأَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۳۶۹۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسری کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٦٩٤: عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ. وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُثِّيِّ جَهَنَّمَ، وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۳۶۹۴: حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں پانچ چیزوں: جماعت سے وابستہ رہنے، سمع واطاعت، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جس شخص نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی، مگر یہ کہ وہ لوٹ آئے، اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا اس کا شمار جہنمیوں میں سے ہوگا۔ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور وہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔''

٣٦٩٥: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ اَبُوْبِلَالٍ: اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❹

۳۶۹۵: زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں، میں ابوبکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس تھا جبکہ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اور اس نے باریک لباس پہنا ہوا تھا، (یہ دیکھ کر) ابو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو اس نے فاسقوں جیسا لباس پہن رکھا ہے، ابوبکرہ نے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے سلطان کی زمین میں

---

❶ رواه البخاري (٧١٥٥)۔ ❷ رواه البخاري (٤٤٢٥)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٣٠ ح ١٧٣٠٢ مختصرًا) و الترمذي (٢٨٦٣ وقال: حسن صحيح غريب)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٢٤)۔

اہانت کی تو اللہ اس کی اہانت کرے گا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٦٩٦: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

٣٦٩٦: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔''

٣٦٩٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ، اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْيُوْبِقَهُ الْجَوْرُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷

٣٦٩٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس افراد کے امیر کو بھی اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوگا حتی کہ (اس کا) عدل اسے آزاد کرادے گا، یا (اس کا) ظلم اسے ہلاک کرادے گا۔''

٣٦٩٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ! لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا، يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا)). ❸ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَمْ يَكُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰى شَيْءٍ)).

٣٦٩٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امراء کے لیے ویل (ہلاکت وتباہی یا جہنم کی ایک وادی) ہے۔ ناظمین کے لیے ویل ہے اور امانت رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، روز قیامت لوگ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ معلق ہوتیں وہ زمین وآسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام کے ذمہ داری وسرپرستی قبول نہ کرتے۔''

اور امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ثریا کے ساتھ معلق ہوتے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ سونپی جاتی۔''

٣٦٩٩: وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَ لٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

٣٦٩٩: غالب قطان ایک آدمی سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناظم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ناظموں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں، لیکن (اکثر) ناظم جہنم میں ہوں گے۔''

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٤٤ ح ٢٤٥٥ وسنده ضعيف) ☆ فيه الزبرقان مجهول، ذكره ابن حبان في الثقات وقال: لا أدري من هو و لا ابن من هو؟ (٤/ ٢٦٥) وروى البخاري (٧٢٥٧) و مسلم (١٨٤٠) واللفظ له: "لا طاعة في معصية الله، إنما الطاعة في المعروف" تقدم (٣٦٦٥) وهو يغني عنه۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٤٠ ح ٢٥١٨، نسخة محققة: ٢٥٥٧) ☆ و للحديث شواهد كثيرة۔

❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٥٩-٦٠ ح ٢٤٦٨) و أحمد (٢/ ٣٥٢) [و صححه الحاكم (٤/ ٩١ ح ٧٠١٦) وابن حبان (الموارد: ١٥٥٩ و سنده حسن) و له طريق آخر عند الحاكم (٤/ ١٩١) و صححه ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٣٤) ☆ فيه غير واحد من المجهولين۔

۳۷۰۰: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَ مَاذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((أُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، وَأُولَئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۷۰۰: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''میں نادانوں کی امارت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد کچھ امراء ہوں گے، جو شخص ان کے پاس جائے ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے تو ایسے لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئیں گے، اور جو شخص ان کے پاس جائے نہ ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہی لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔''

۳۷۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَ مَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ [2] وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ((مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ،وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا)).

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگل میں رہنے والا سخت دل ہوتا ہے۔ شکار کا پیچھا کرنے والا غافل ہوتا ہے اور بادشاہ کے پاس جانے والا فتنے کا شکار ہو جاتا ہے۔''
اور ابوداود کی روایت میں ہے: ''جو شخص بادشاہ کے ساتھ لگا رہتا ہے تو وہ فتنے کا شکار ہو جاتا ہے، جس قدر کوئی شخص بادشاہ کے قریب ہوتا ہے وہ اسی قدر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔''

۳۷۰۲: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ! إِنْ مُتَّ وَ لَمْ تَكُنْ أَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيفًا)).رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ [3]

۳۷۰۲: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (از راہ محبت) اس کے کندھوں پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ''قدیم! اگر تم امیر، منشی اور ناظم بنے بغیر فوت ہوئے تو تم کامیاب ہوئے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦١٤ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ١٦٠ ح ٤٢١٢)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٥٧ ح ٣٣٦٢) و الترمذي (٢٢٥٦ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ١٩٥-١٩٦ ح ٤٣١٤) وأبو داود (٢٨٥٩) ☆ فيه أبو موسى شيخ يماني: جهله ابن القطان وغيره و وثقه ابن حبان والترمذي فهو حسن الحديث و قال: ابن حجر في التقريب: "مجهول من السادسة و وهم من قال إنه إسرائيل بن موسى." ٥ حديث: من لزم السلطان افتتن إلخ رواه أبو داود عن أبي هريرة (٢٨٦٠) و فيه شيخ من الأنصار: لم أعرفه (فالسندضعيف)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٣٣) ☆ صالح بن يحيى: لين، و أبوه مستور۔

٣٧٠٣: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ**)) يَعْنِى: الَّذِىْ يُعَشِّرُ النَّاسَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِىُّ [1]

٣٧٠٣: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ٹیکس وصول کرنے والا (یعنی وہ شخص جو لوگوں سے خلاف شرع ٹیکس وصول کرتا ہے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

٣٧٠٤: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ، وَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا**)). وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((**وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، اِمَامٌ جَائِرٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

٣٧٠٤: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور بلند مرتبہ، عادل حاکم ہوگا اور اس سے دور، بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٧٠٥: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [3]

٣٧٠٥: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے فضیلت والا جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہتا ہے۔“

٣٧٠٦: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِىُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ. [4]

٣٧٠٦: امام احمد اور امام نسائی نے اسے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے۔

٣٧٠٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ، اِنْ نَسِىَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَ اِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ، اِنْ نَسِىَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [5]

٣٧٠٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سچا وزیر عنایت فرما دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد کرا دیتا ہے اور اگر اسے خود ہی یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے، اور جب وہ اس کے ساتھ اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے بُرا وزیر مقرر کر دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٤٣ ح ١٧٤٢٦) و أبو داود (٢٩٣٧) و الدارمي (١/ ٣٩٣ ح ١٦٧٣) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (٤/ ١٠٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٥٥ ح ١١٥٤٥ ، ٣/ ٢٢ ح ١١١٩٢) و الترمذي (١٣٢٩) ☆ عطية العوفي : ضعيف مدلس۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٧٤ وقال : حسن غريب) و أبو داود (٤٣٤٤) و ابن ماجه (٤٠١١) ☆ سنده ضعيف و للحديث شواهد وهو بها حسن ، وانظر الحديث الآتي (٣٧٠٦)۔ [4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٩ ح ١١١٦٠ مختصرًا) والنسائي (٧/ ١٦١ ح ٤٢١٤)۔ [5] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٣٢) و النسائي (٧/ ١٥٩ ح ٤٢٠٩ مختصرًا)۔

نہیں کراتا، اور اگر اسے یاد ہو تو پھر وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔‘‘

۳۷۰۸: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِى النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو حکمران لوگوں کے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے تو وہ انہیں خراب کر دیتا ہے۔‘‘

۳۷۰۹: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جب تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم انہیں خراب کر دو گے۔‘‘

۳۷۱۰: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِیْ يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ؟)) قُلْتُ: اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ، قَالَ: ((اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۷۱۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم اس وقت کیا کرو گے جب میرے بعد حکمران اس مال غنیمت کو اپنے پاس ہی رکھ لیں گے؟‘‘ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا، پھر قتال کروں گا حتی کہ آپ سے آملوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟ صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے آملو۔‘‘

الفصل الثالث

فصل ثالث

۳۷۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((اَلَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ، وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ، وَ حَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ)). ❹

۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا تم جانتے ہو، روزِ قیامت اللہ عزوجل

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٨٩)۔ ❷ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٥٩) [و أبو داود (٤٨٨٨) وسنده ضعيف و له شاهد عند البخاري في الأدب المفرد (٢٤٨) وسنده حسن وبه صح الحديث]۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٥٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٦٩ ح ٢٤٩٠٢) ☆ عبدالله بن لهيعة مدلس وعنعن۔

کے سائے کی طرف سبقت لے جانے والے کون ہوں گے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں کلمۂ حق (پیش کیا) جاتا ہے تو وہ اسے قبول کرتے ہیں، جب اس سے حق بات کہنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے بیان کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو وہ اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں۔''

٣٧١٢: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((ثَلَاثَةٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ: اَلْإِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدْرِ)). ❶

٣٧١٢: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق تین چیزوں کا اندیشہ ہے: ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنے، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا۔''

٣٧١٣: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَيَّامٍ: ((اِعْقِلْ يَا اَبَاذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ)). فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ، قَالَ: ((اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ، وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ)). ❷

٣٧١٣: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ روز مجھے فرماتے رہے: ''ابوذر! جو کچھ تجھے بتایا جا رہا ہے اسے یاد کرلو۔'' جب اس کے بعد ساتواں روز ہوا تو فرمایا: ''میں تیرے ظاہری و باطنی امور میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور جب تو برائی کر بیٹھے تو پھر نیکی کر، اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا خواہ تمہارا کوڑا گر پڑے، اور امانت نہ رکھ اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔''

٣٧١٤: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِيْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرُّهُ، اَوْ اَوْبَقَهُ اِثْمُهُ، اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَاٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❸

٣٧١٤: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دس یا اس سے زائد افراد کے امور کی سرپرستی قبول کی تو روزِ قیامت وہ اللہ عزوجل کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کی نیکی اسے کھول دے گی یا اس کا گناہ اسے ہلاک کر دے گا۔ امارت کا آغاز ملامت، اس کا وسط باعث ندامت اور اس کا آخر روزِ قیامت باعث رسوائی ہوگا۔''

٣٧١٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَامُعَاوِيَةُ! اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ)) قَالَ:

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٩٠ ح ٢١١٢١) ☆ محمد بن قاسم الأسدي ضعيف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٨١ ح ٢١٩٠٦) ☆ فيه ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه وللحديث سند آخر ضعيف عند أحمد و الطحاوي في شرح مشكل الآثار (١/ ٣٩ ح ٤٦)۔

❸ **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٧ ح ٢٢٦٥٦) [و الطبراني في مسند الشاميين (١٥٨٠)] ☆ يزيد بن أيهم هذا غير يزيد بن أبي مالك، وهو مجهول الحال، روى عنه جماعة و ذكره ابن حبان فى الثقات و لحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني فى الكبير (١٢/ ١٣٥ ح ١٢٦٨٩) و الأوسط (٢٨٨)۔

فَمَازِلْتُ اَظُنُّ اَنِّی مُبْتَلًى بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيْتُ. ❶

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ! اگر تمہیں حکمرانی مل جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ میں نبی ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کسی عمل کے ذریعے آزمایا جاؤں گا حتی کہ میں آزمائش سے دوچار ہوگیا۔

۳۷۱۶: وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ، وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❷

۳۷۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ستر کی دہائی کے آغاز سے اور نوعمروں کی حکومت سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' یہ چھ احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں، اور امام بیہقی نے حدیثِ معاویہ ''دلائل النبوۃ'' میں نقل کی ہے۔

۳۷۱۷: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ)). ❸

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے تم ہو گے ویسے تم پر حکمران مقرر کیے جائیں گے۔''

۳۷۱۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، يَأْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَ عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَاِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ)). ❹

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بادشاہ، زمین پر اللہ کا سایہ ہے، جہاں اس کا ہر مظلوم بندہ پناہ حاصل کرتا ہے، جب وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے، اور رعیت کے ذمہ شکر کرنا ہے، اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت کے ذمہ صبر کرنا ہے۔''

۳۷۱۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ، وَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ)). ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠١ ح ١٧٠٥٧) [والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٤٦)] ☆ في سماع سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص من معاوية رضي الله عنه نظر. وانظر سير أعلام النبلاء (٣/ ٣٣١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٢٦ ح ٨٣١٩۔٨٣٢٠ و أخطأ من ضعفه) ☆ أبو صالح مولى ضباعة و ثقه الترمذي و ابن حبان و الذهبي فهو حسن الحديث۔ ❸ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٩١، نسخة محققة: ٧٠٠٦) ☆ يحيى بن هاشم: كذاب و السند مظلم، و له شاهد موضوع عند الديلمي فى الفردوس (٤٩١٨)۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعيب الإيمان (٧٣٦٩، نسخة محققة: ٦٩٨٤) ☆ فيه سعيد بن سنان الحمصي: متروك۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٧١، نسخة محققة: ٦٩٨٦) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف، و علل أخرى۔

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک روزِ قیامت اللہ کے بندوں میں سے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر شخص عدل کرنے والا نرم مزاج حکمران ہوگا۔ جبکہ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک مقام ومرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص ظالم اور سخت مزاج بادشاہ ہوگا۔''

۳۷۲۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ، اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ، وَ رِوَايَتُهٗ ضَعِيْفٌ. [1]

۳۷۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف ڈراؤنی نظر سے دیکھا تو روزِ قیامت اللہ اسے ڈرائے گا۔'' امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور یحییٰ سے مروی حدیث [رقم ۳۷۱۷] کے بارے میں فرمایا: یہ روایت منقطع ہے اور اس کی روایت ضعیف ہے۔

۳۷۲۱: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ، وَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ، قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ، وَ اِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَ الرَّاْفَةِ، وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَ لٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَ التَّضَرُّعِ كَيْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۳۷۲۱: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل رحمت وشفقت کے ساتھ ان پر پھیر دیتا ہوں، اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے دل ناراضی اور سزا کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ انہیں بُرے عذاب سے دوچار کرتے ہیں، اپنے آپ کو بادشاہوں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر اور تضرع میں مصروف رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں۔'' اسے ابونعیم نے حلیہ میں بیان کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٦٨، نسخة محققة: ٧٠٦٤) ☆ هذا فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمٰن بن رافع و هما ضعيفان و رواه ابن أنعم الإفريقي (ضعيف) عن مسلم بن يسار عن رجل من بني سليم إلخ. ○ حديث يحيى بن هاشم تقدم (٣٧١٧).

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٢/ ٣٨٨) [و الطبراني في الأوسط (٨٩٥٧)] ☆ فيه وهب بن راشد: متروك، و فيه خلاص بن عمرو عن أبي الدرداء إلخ.

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۷۲۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ: ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۲۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کسی صحابی کو کسی کام پر مبعوث فرماتے تو آپ ﷺ فرماتے: ''(لوگوں کو اجر و ثواب کی) خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا اور آسانی پیدا کرنا تنگی پیدا نہ کرنا۔''

۳۷۲۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، سکون پہنچاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔''

۳۷۲۴: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا، وَلَا تَخْتَلِفَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷۲۴: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ان کے دادا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: ''آسانی پیدا کرنا، تنگی پیدا نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا، اتفاق رکھنا اور اختلاف پیدا نہ کرنا۔''

۳۷۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد شکنی کرنے والے کے لیے روز قیامت جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں شخص کی عہد شکنی (کا نتیجہ) ہے۔''

۳۷۲۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٤) و مسلم (٦/ ١٧٣٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٥) و مسلم (٨/ ١٧٣٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٤) و مسلم (٧/ ١٧٣٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧٨) و مسلم (١٠/ ١٧٣٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٨٦) و مسلم (١٤/ ١٧٣٧)۔

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا۔''

۳۷۲۷: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَفِی رِوَايَةٍ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۷۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کی پشت پر ایک جھنڈا ہوگا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے مطابق بلند کیا جائے گا، سن لو! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۷۲۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ، وَ خَلَّتِهِمْ، وَفَقْرِهِمْ، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ، وَ خَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ)). فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ. [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِاَحْمَدَ: ((اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ، وَحَاجَتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ)).

۳۷۲۸: عمرو بن مُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ جس شخص کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا سرپرست بنا دے اور وہ ان کی ضرورت، ان کی شکایت اور ان کی حاجتوں کی پورا کرنے میں رکاوٹ بن جائے تو اللہ اس کی ضرورت وشکایت اور اس کی حاجت پوری کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر کیا۔

ترمذی اور احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ اس کی ضرورت، حاجت اور محتاجی کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۲۹: عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ وَلِّيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوِ الْمَظْلُوْمِ، اَوْذِی

[1] رواه مسلم (١٦، ١٥/ ١٧٣٨)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٤٨) و الترمذي (١٣٣٢۔١٣٣٣ وقال: غريب) و أحمد (٤/ ٢٣١ ح ١٨١٩٦ ، ٢٤٣٠٠)۔

الْحَاجَةِ، اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهُ اَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ)). [1]

۳۷۲۹: ابوشماخ ازدی اپنے چچازاد سے، جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جسے لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپی جائے، پھر وہ مسلمانوں یا مظلوموں یا حاجت مندوں کی ضرورتوں سے دروازے بند کر لے تو اللہ اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت، جبکہ وہ انتہائی ضرورت مند ہو، اپنی رحمت کے دروازے بند کر لیتا ہے۔''

۳۷۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا: وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبِسُوْا رَقِيْقًا، وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ، فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ، ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ. [2] رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ ((شُعَبِ الْاِيْمَانِ)).

۳۷۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنے عمال (حکمران) بھیجتے تو ان پر شرط قائم کرتے کہ تم ترکی گھوڑے پر سواری نہ کرو گے اور نہ چھنا ہوا آٹا (میدہ) کھاؤ گے، نہ باریک (عمدہ) لباس پہنو گے اور نہ لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے اپنے دروازے بند کرو گے، اگر تم نے ان میں سے کوئی کام بھی کیا تو تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے، پھر آپ انہیں الوداع کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلتے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٨٤، نسخة محققة: ٦٩٩٩) [وأحمد (٣/ ٤٤١، ٤٨٠)] ☆ أبو الشماخ: لم أجد من وثقه و باقي السند حسن وانظر مجمع الزوائد (٥/ ٢٣) و حسنه المنذري في الترغيب والترهيب (٣/ ١٧٨) و له شواهد عند أبي داود (٢٩٤٨) وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٩٤، نسخة محققة: ٧٠٠٩) ☆ عاصم بن أبي النجود عن عمر: منقطع فيما أرى، وله شاهد ضعيف عند أحمد (٥/ ٢٣٨) من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه، فيه شريك القاضي مدلس و عنعن و علل أخرى۔

بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

حکمرانی کرنے اوراس سے ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٧٣١: عَنْ اَبِی بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٣٧٣١: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حاکم غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

٣٧٣٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَ أَخْطَأَ، فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٣٧٣٢: عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حاکم فیصلہ کرتے وقت کوشش کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور جب فیصلہ کرے اور کوشش کے باوجود غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٧٣٣: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

٣٧٣٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٥٨) و مسلم (١٦/ ١٧١٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٥٢) و مسلم (١٥/ ١٧١٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٣٠ ح ٧١٤٥) و الترمذي (١٣٢٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥٧٢) وابن ماجه (٢٣٠٨)۔

٣٧٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ، وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ، وَ مَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٣٧٣٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قضا کا خواہشمند ہو اور وہ مطالبہ کرے تو اسے اس کی ذات کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اور جسے اس پر مجبور کر دیا جائے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ نازل فرما دیتا ہے جو اس کو درست رکھتا ہے۔''

٣٧٣٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

٣٧٣٥: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں، ان میں سے ایک جنتی اور دو جہنمی ہیں، وہ قاضی جنتی ہے جس نے حق پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا، اور وہ قاضی جس نے حق پہچان کر فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اور وہ آدمی جس نے جہالت کی بنا پر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔''

٣٧٣٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ؛ فَلَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٧٣٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مسلمانوں کی قضاء طلب کی اور وہ اسے میسر آ گئی، پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے، اور جس شخص کے عدل پر اس کا ظلم غالب رہا تو اس کے لیے جہنم ہے۔''

٣٧٣٧: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟)) قَالَ: اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟)) قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟)). قَالَ: اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَ لَا آلُوْ، قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ، وَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

٣٧٣٧: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: ''جب کوئی مقدمہ تمہارے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٢٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥٧٨) و ابن ماجه (٢٣٠٩) ☆ عبدالأعلى الثعلبي: ضعيف، وقال الهيثمي: "و الأكثر على تضعيفه" (مجمع الزوائد ١/ ١٤٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٧٣) و ابن ماجه (٢٣١٥) [و الترمذي (١٣٢٢ من طريق آخر وسنده ضعيف) ☆ خلف بن خليفة صدوق اختلط في آخره فالسند ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٧٥) ☆ فيه موسى بن نجدة: مجهول۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣٧ وقال: وليس إسناده عندي بمتصل) و أبو داود (٣٥٩٣) و الدارمي (١/ ٦٠ ح ١٧٠) ☆ فيه ناس من أصحاب معاذ: مجاهيل كلهم و لوكان فيهم ثقة لسماه الحارث: المجهول، و له شاهد موضوع و الحديث ضعفه البخاري و الدارقطني و الترمذي وغيرهم و أخطأ من صححه۔

سامنے پیش آئے گا تو تم کیسے فیصلہ کرو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟'' عرض کیا: پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق، فرمایا: ''اگر تم رسول اللہ (ﷺ) کی سنت میں نہ پاؤ؟'' عرض کیا: میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور کوئی کسر نہیں اٹھا رکھوں گا، وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (ازراہِ مسرت) میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رسول اللہ (ﷺ) کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جسے اللہ کے رسول (ﷺ) پسند فرماتے ہیں۔''

۳۷۳۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَ لَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ، وَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)) قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. [1] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: ((اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ)) فِيْ بَابِ: الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، جبکہ میں نوعمر ہوں اور مجھے قضا کے بارے میں علم بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک عنقریب اللہ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا فرمائے گا، جب دو آدمی تیرے پاس مقدمہ لے کر آئیں تو دوسرے فریق کی بات سنے بغیر پہلے فریق کے حق میں فیصلہ نہ کرنا کیونکہ یہ لائق تر ہے کہ تیرے لیے قضا واضح ہو جائے۔'' علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے قضا میں شک نہیں ہوا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ''میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا'' کو ہم ''باب الأقضية والشهادات'' میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ، فَاِنْ قَالَ: اَلْقِهِ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣١ و قال: حسن) و أبو داود (٣٥٨٢) و ابن ماجه (٢٣١٠) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و حنش بن المعتمر ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٣١٠) وغيره۔ ٥ حديث أم سلمة يأتي (٣٧٧٠) [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد ١/ ٤٣٠ ح ٤٠٩٧) و ابن ماجه (٢٣١١) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٣٣) ☆ مجالد: ضعيف، و السند ضعفه البوصيري۔

۳۷۳۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوگا، پھر وہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے پھینک دو، وہ اسے چالیس سال (کی مسافت کی گہرائی) کے گڑھے میں پھینک دے گا۔''

۳۷۴۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ)). [1]

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت عادل قاضی بھی یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے درمیان کبھی ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔''

۳۷۴۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِي رِوَايَةٍ: ((فَاِذَا جَارَ وَكَّلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ)). [2]

۳۷۴۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک قاضی ظلم نہ کرے تو اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔''

۳۷۴۲: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اِخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ، فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ، فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدُّرَّةِ، وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ! اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ، اِلَّاكَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَاِذَاتَرَكَ الْحَقَّ، عَرَجَاوَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۳۷۴۲: سعید بن میسب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے اس لیے انہوں نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو یہودی نے انہیں کہا: اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: تجھے کیسے پتہ چلا؟ یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تورات میں (لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ جو قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے، وہ دونوں اسے حق کے لیے درست رکھتے ہیں، اور اسے حق دینے کی کوشش کرتے ہیں، جب وہ حق چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں (آسمان کی طرف) اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٥ ح ٢٤٩٦٨) [وصححه ابن حبان (١٥٦٣) و حسنه الهيثمي (مجمع الزوائد ٤/ ١٩٢) وأشار المنذري إلى أنه حسن (الترغيب و الترهيب ٣/ ١٥٧)] ☆ فيه صالح بن سرج و ابن العلاء و ثقهما ابن حبان وحده من أئمة الجرح و التعديل فهما مستوران. انظر بلوغ المرام بتحقيقي (١١٩٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٣٠ و قال: غريب) و ابن ماجه (٢٣١٢)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (الموطأ ٢/ ٧١٩ ح ١٤٦١ و سنده صحيح)۔

٣٧٤٣: وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ: اَوَتُعَافِيْنِيْ؟ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: مَاتَكْرَهُ مِنْ ذَالِكَ وَ قَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَارَاجَعَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

٣٧٤٣: ابن موہب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: لوگوں کے درمیان قاضی بننا قبول کرو۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھے معاف نہیں فرما دیتے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اسے ناپسند کیوں کرتے ہیں، جبکہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے۔ انہوں کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلے کرے تو یہ زیادہ لائق ہے کہ وہ (قاضی) سے برابر برابر رہ جائے۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد انہیں نہیں کہا۔

٣٧٤٤: وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ: قَالَ: فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ. فَقَالَ: اِنَّ اَبِيْ لَوْاَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْاَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ سَالَ جِبْرِيْلَ علیہ السلام، وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُهٗ. وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ، فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ)). وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ، فَاَعِيْذُوْهُ)) وَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ، وَ قَالَ: لَا تُخْبِرْ اَحَدًا. [2]

٣٧٤٤: رزین کی نافع کی سند سے مروی روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: امیر المؤمنین! میں دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہیں کروں گا، انہوں نے فرمایا: آپ کے والد تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے والد کو کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیا کرتے تھے، اگر رسول اللہ ﷺ کو کسی مسئلہ میں الجھن ہوتی تو وہ جبریل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے، جبکہ میں ایسا کوئی شخص نہیں پاتا جس سے میں پوچھ لوں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کی پناہ حاصل کی تو اس نے ایک عظیم ذات کی پناہ حاصل کی۔'' اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کرلے تو اسے پناہ دے دو۔'' اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے قاضی بناؤ۔ انہوں نے اس سے درگزر کیا اور فرمایا: کسی کو نہ بتانا۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٢٢ وقال: غريب، ليس إسناده عندي بمتصل) ☆ فيه عبد الملك بن أبي جميلة: مجهول و السند منقطع ـ [2] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وله شاهد عند أحمد (١/ ٦٦ ح ٤٧٥) وسنده ضعيف، فيه أبو سنان عيسى بن سنان القسملي ضعيف و شاهد آخر عند الترمذي (١٣٢٢، انظر الحديث السابق) وسنده ضعيف ـ

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حکمرانوں کے وظائف اوران کے تحائف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۷٤٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم: ((مَا اُعْطِیْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ، اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ تم سے روکتا ہوں، میں تو تقسیم کرنے والا ہوں میں تو اسی جگہ پر خرچ کرتا ہوں جہاں کے متعلق مجھے حکم دیا جاتا ہے۔“

۳۷٤٦: وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رضی الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم: ((اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ اللہ کے مال (بیت المال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روز قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔“

۳۷٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ یَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے فرمایا: ”میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل خانہ کے اخراجات کے لیے کافی تھا، مجھے مسلمانوں کے معاملات کے حوالے سے مشغول کر دیا گیا ہے لہٰذا آل ابوبکر اس مال سے کھائیں گے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے لیے کام کریں گے۔

---

[1] رواه البخاري (٣١١٧)۔

[2] رواه البخاري (٣١١٨)۔

[3] رواه البخاري (٢٠٧٠)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٧٤٨: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۷۴۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم جس شخص کو کسی کام پر مقرر کریں اور اسے تنخواہ بھی دیں، اور پھر اس کے علاوہ جو مال وہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔''

٣٧٤٩: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۷۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں (امارت کا) کام کیا تو آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی۔

٣٧٥٠: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ، فَرُدِدْتُّ فَقَالَ: ((اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ؟ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ، فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ، وَ مَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَاغَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۷۵۰: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا، جب میں چلا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیج کر مجھے واپس بلالیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تمہاری طرف (قاصد) کیوں بھیجا؟ (اس لیے کہ تمہیں کوئی وصیت کروں) تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا، کیونکہ (اگر تم لوگے تو) وہ خیانت ہوگی، اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کو روز قیامت لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے اسی لیے تمہیں بلایا تھا، اب تم اپنے کام کے لیے جاؤ۔''

٣٧٥١: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِبْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ، فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ:۔ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہمارا عامل (حکمران، گورنر) ہو (اور اگر اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیت المال میں سے حق مہر ادا کر کے) شادی کر لے۔ اگر اس کا خادم نہ ہو تو وہ خادم خرید لے اور اگر اس کی رہائش نہ ہو تو وہ رہائش خرید لے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جس نے اس کے علاوہ کچھ حاصل کیا تو وہ خیانت کرنے والا ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٤٣) [وصححه ابن خزيمة (٢٣٦٩) و الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٠٦) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٤٤) [ومسلم (١٠٤٥)]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣٥ وقال: حسن غريب) ☆ داود الأودي: ضعيف۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٤٥)۔

۳۷۵۲: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عُمِّلَ مِنكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ، يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ، قَالَ: ((وَ مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((وَ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ، فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهُ، وَ مَانُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَ اَبُوْدَاوُدَ، وَ اللَّفْظُ لَهُ. [1]

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہمارے کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے اور وہ اس میں سے سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی بڑی چیز ہم سے چھپا لے تو وہ خیانت کرنے والا ہے، وہ روز قیامت اسے لے کر آئے گا۔'' (یہ بات سن کر) انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی تفویض کردہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کس لیے؟'' اس نے عرض کیا: میں نے آپ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ کہتا ہوں، ہم جس شخص کو عامل مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ وہ حاصل ہونے والی ہر قلیل وکثیر چیز پیش کرے۔ اور پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ اسے لے لے اور جس چیز سے اسے روک دیا جائے تو وہ اس سے رک جائے۔'' مسلم، ابوداود۔ اور الفاظ حدیث ابوداود کے ہیں۔

۳۷۵۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. [2]

۳۷۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۷۵۴: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [3]

۳۷۵۴: امام ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۷۵۵: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ وَزَادَ: ((وَالرَّائِشَ)) يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا. [4]

۳۷۵۵: امام احمد نے اسے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ((وَالرَّائِشَ)) یعنی جو دونوں (رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے) کے درمیان معاملہ طے کراتا ہے (اس پر بھی لعنت فرمائی)۔

۳۷۵۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ

---

[1] رواه مسلم (۳۰/ ۱۸۳۳) و أبو داود (۳۵۸۱)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۵۸۰) و ابن ماجه (۲۳۱۳)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۳۳۷ و قال: حسن صحيح)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۲۷۹) و البيهقي في شعب الإيمان (۵۵۰۳، نسخة محققة: ۵۱۱۵) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف و شيخه أبو الخطاب مجهول۔

وَثِيَابَكَ، ثُمَّ ائْتِنِي)). قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((يَاعَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ، وَأَزْعَبُ لَكَ زُعْبَةً مِنَ الْمَالِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاكَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، قَالَ: ((نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1] وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: ((نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)).

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں اپنا اسلحہ اور کپڑے جمع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردوں، وہ بیان کرتے ہیں، میں حاضر خدمت ہوا تو آپ وضو فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''عمرو! میں نے تمہاری طرف پیغام بھیجا تھا کہ میں تمہیں کسی مہم پر روانہ کروں، اللہ تمہیں سلامت رکھے، تمہیں مال غنیمت عطا فرمائے اور میں تمہیں کچھ مال عطا کروں گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ہجرت مال کی خاطر نہیں تھی، وہ تو محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال مال، صالح مرد کے لیے اچھا ہے۔'' شرح السنہ اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''صالح انسان کے لیے حلال مال بہتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۵۷: عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شِفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کی سفارش کی، اور وہ اسے (سفارش کرنے) کی وجہ سے کوئی تحفہ پیش کرے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔''

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/ ۹۱ ح ۲٤۹٥) و أحمد (٤/ ۱۹۷، ۲۰۲ ح ۱۷۹۱٥، ۱۷۹۷٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳٥٤۱) ☆ عبدالله بن وهب مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۷۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1] وَ فِي شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ)).

۳۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو محض ان کے دعوی کی بنیاد پر دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعوی کرنے لگیں، لیکن قسم مدعی علیہ کے ذمے ہے۔''
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم کی شرح میں فرمایا: بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ''لیکن مدعی کے ذمے دلیل و گواہی پیش کرنا ہے اور جو شخص انکار کرے اس کے ذمے قسم ہے۔''

۳۷۵۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۵۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لیے قصداً جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ روز قیامت جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر ناراض ہوگا۔'' اللہ تعالی نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں......''

۳۷۶۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَ اِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق

---

[1] رواه مسلم (١/ ١٧١١) و شرح النووي (١٢/ ٣) و السنن الكبرى للبيهقي (١٠/ ٢٥٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٤٩) و مسلم (٢٢٠/ ١٣٨)۔

[3] رواه مسلم (٢١٨/ ١٣٧)۔

حاصل کیا تو اللہ نے اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا۔'' (یہ بات سن کر) کسی آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواہ وہ پیلو کی شاخ ہو۔''

٣٧٦١: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ، فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٧٦١: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں، تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل دوسرے کی نسبت زیادہ فصاحت کے ساتھ پیش کرلے اور میں جو اس سے سنوں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دے دی جائے تو وہ اسے حاصل نہ کرے، (گویا اس طرح) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔''

٣٧٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٧٦٢: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخت جھگڑالو شخص اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ شخص ہے۔''

٣٧٦٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٧٦٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا۔

٣٧٦٤: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلَى أَرْضٍ لِيْ، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ، لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَكَ يَمِيْنُهُ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِيْ عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ)). فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: ((لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا؛ لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٣٧٦٤: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی حضر موت سے اور ایک آدمی کندہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، کندی نے عرض کیا: یہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے، اس کا اس پر کوئی حق نہیں، نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس سے قسم لے لو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو ایک فاجر شخص ہے، وہ قسم کی کوئی پروا نہیں کرتا ہے اور نہ کسی چیز سے پرہیز کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اس سے یہی کچھ مل سکتا ہے۔'' جب وہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٦٧) و مسلم (٤/ ١٧١٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٥٧) و مسلم (٥/ ٢٦٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٣/ ١٧١٢)۔

[4] رواه مسلم (٢٢٣/ ١٣٩)۔

(کندی) قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے اس کا ناحق مال کھانے کے لیے قسم اٹھائی تو یہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔''

۳۷٦٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ ادَّعٰى مَالَيْسَ لَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۷٦۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو کہ اس کی نہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

۳۷٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۷٦٦: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین گواہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ یہ وہ ہے جو اس (گواہی) کے طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی پیش کر دے۔''

۳۷٦۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ، وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷٦۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ (صحابہ کرام) سب سے بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں (تابعین)۔ اور پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر کچھ ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت لے جائے گی۔''

۳۷٦٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ، فَاَسْرَعُوْا، فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۳۷٦٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو انہوں نے (قسم اٹھانے میں) جلدی کی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ قسم کے بارے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ ان میں سے کون حلف اٹھائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۷٦٩: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَ الْيَمِيْنُ

---

[1] رواه مسلم (۱۱۲/ ٦۱)۔

[2] رواه مسلم (۱۹/ ۱۷۱۹)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۳٦۵۱) و مسلم (۲۱۲/ ۲۵۳۳)۔

[4] رواه البخاري (۲٦۷٤)۔

عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے۔''

۳۷۷۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ: ((مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ، فَقَالَ: ((لَا، وَلٰكِنِ اذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((إِنَّمَا أَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا دو آدمیوں کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، جنہوں نے میراث کے متعلق آپ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا، اِن دونوں کے پاس کوئی دلیل و گواہی نہیں تھی۔ اِن دونوں کا محض دعویٰ ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو (حقیقت میں) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔'' (یہ سن کر) دونوں میں ہر ایک عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول! میرا یہ حق میرے ساتھی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''(ایسے) نہیں، تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تقسیم کر لو، پھر دونوں قرعہ اندازی کرو پھر تم دونوں میں سے ہر ایک اپنا حصہ اپنے ساتھی کے لیے حلال قرار دے۔'' دوسری روایت میں ہے فرمایا: ''اس چیز کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی اس لیے میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔''

۳۷۷۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۳۷۷۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر دعویٰ کیا، اور ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کیا کہ اس نے اپنے چوپائے کو جفتی کرایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق اس شخص کے حق میں فیصلہ فرمایا جس کے وہ (قبضہ) میں تھا۔

۳۷۷۲: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. ❹ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ، وَ ابْنِ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٤١) [وله شواهد]۔

❷ **حسن**، رواه أبو داود (٣٥٨٤، ٣٥٨٥)۔

❸ **إسناده موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٠٦ ح ٢٥٠٤) [و الشافعي في الأم (٢/ ٢٣٨)] ☆ فيه إبراهيم بن أبي يحيى (متروك) عن إسحاق بن أبي فروة (كذاب) عن عمر بن الحكم عن جابر به إلخ۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦١٥، ٣٦١٥ الرواية الثانية) و النسائي (٨/ ٢٤٨ ح ٥٤٢٦) و ابن ماجه (٢٣٣٠)۔

۳۷۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا تو ان میں سے ہر ایک نے دو گواہ پیش کیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔
نسائی اور ابن ماجہ میں انہیں سے مروی حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دونوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

۳۷۷۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ وَ لَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ . فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے کسی جانور کے بارے میں جھگڑا کیا اور ان دونوں کے پاس کوئی گواہی نہیں تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم پر قرعہ اندازی کرو۔'' (جس کا قرعہ نکل آئے وہ قسم دے)

۳۷۷٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ: ((اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، مَالَهُ عِنْدَكَ شَیْءٌ)) یَعْنِی لِلْمُدَّعِیْ.رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قسم لینے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ تمہارے پاس اس شخص (یعنی مدعی) کی کوئی چیز نہیں۔''

۳۷۷۵: وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ رَجُلٍ مِنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ، فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَلَكَ بَیِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا . قَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ: ((اِحْلِفْ)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذَنْ یَحْلِفَ وَ یَذْهَبَ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ الْاٰیَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۷۷۵: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری اور ایک یہودی کی کچھ مشترکہ زمین تھی، اس نے میرے حصے کا انکار کر دیا میں اپنا مقدمہ لے کر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا: ''قسم اٹھاؤ۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔''

۳۷۷٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَ رَجُلًا مِنْ حَضْرَ مَوْتَ، اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ اَرْضٍ مِنَ الْیَمَنِ، فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْ هٰذَا، وَهِیَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ: ((هَلْ لَكَ بَیِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهُ، وَاللّٰهِ! مَایَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْهُ؟ فَتَهَیَّاَ الْكِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ . فَقَالَ رَسُوْلُ

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٦١٨) و ابن ماجه (٢٣٤٦)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٢٠)۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٦٢١) و ابن ماجه (٢٣٢٢) [و البخاري (٢٣٥٧) و مسلم (١٣٨)]۔

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ، اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ)). فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ اَرْضُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۷۷۶: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کندی اور حضرمی شخص نے یمن کی زمین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا تو حضرمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے والد نے میری زمین غصب کر لی تھی اور وہ اب اس کے قبضہ میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، لیکن میں اس سے قسم لوں گا (اس طرح کہ) اللہ کی قسم! وہ نہیں جانتا کہ بے شک میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا ہے، کندی قسم کے لیے تیار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ شخص ''اجذم'' ہوگا۔'' (یعنی اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی۔) چنانچہ اس کندی نے عرض کیا: وہ زمین اس کی ہی ہے۔

۳۷۷۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَ مَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ، اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِي قَلْبِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۳۷۷۷: عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور جس شخص نے اللہ کی پختہ قسم اٹھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر (جھوٹ) داخل کر دیا تو روزِ قیامت تک اس کے دل میں ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۷۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ، وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے خواہ وہ سبز مسواک کے متعلق ہو تو اس کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیا جاتا ہے یا اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔''

۳۷۷۹: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۷۷۹: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی، جب آپ فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین مرتبہ فرمایا: ''جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''پلیدی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٢٢، ٣٢٤٤) [وصححه ابن حبان (١١٩٠) و ابن الجارود (١٠٠٥) والحاكم (٤/ ٢٩٥) ووافقه الذهبي]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٢٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٧٢٧ ح ١٤٧٢) و أبو داود (٣٢٤٦) و ابن ماجه (٢٣٢٥)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٩٩) و ابن ماجه (٢٣٧٢) [والترمذي (٢٢٩٩)] ☆ حبيب بن النعمان: مستور، وثقه ابن حبان وحده، وزياد العصفري أبو سفيان: مجهول الحال۔

یعنی بتوں کی پوجا سے بچو اور جھوٹی بات (جھوٹی گواہی) سے بچو، اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے اس کی طرف یک سو ہو جاؤ۔''

٣٧٨٠: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ التِّرمِذِيُّ، عَنْ اَيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَ ةَ. ❶

٣٧٨٠: امام احمد اور امام ترمذی نے ایمن بن خریم سے روایت کیا ہے البتہ ابن ماجہ نے قراءت کا ذکر نہیں کیا۔

٣٧٨١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِی وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❷ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُبْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

٣٧٨١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، جس شخص پر حد قائم کی گئی ہو اس کی گواہی بھی منظور نہیں اور نہ دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے خلاف، اور ولاء (آزادی) کے بارے میں متہم شخص کی گواہی جائز نہیں اور نہ قرابت کے بارے میں متہم شخص کی اور نہ ہی اہل بیت (یعنی خاندان) کے بارے میں ایسے شخص کی گواہی جائز ہے جس کا خرچہ اس خاندان کے ذمہ ہو۔'' ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

٣٧٨٢: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِيْهِ)). وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

٣٧٨٢: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد کی شہادت (گواہی) جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، نہ زانی مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ زانیہ عورت کی اور دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے متعلق گواہی جائز نہیں، اور خاندان کے زیر کفالت شخص کی اس خاندان کے متعلق گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

٣٧٨٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْيَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

٣٧٨٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گنوار کی بستی میں رہائش پذیر شخص کے خلاف گواہی جائز نہیں۔''

٣٧٨٤: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰی بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٢١ ح ١٩١٠٥ عن خريم بن فاتك، ٤/ ٣٢١ ح ١٩١٠٩ عن أيمن بن خريم) و الترمذي (٢٣٠٠) ☆ انظر الحديث السابق (٣٧٧٩) لعلته۔ ❷ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٩٨) ☆ وقال الدارقطني (٤/ ٢٤٤): "يزيد هذا ضعيف، لا يحتج به" وهو متروك و لبعض الحديث شواهد۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٠٠۔٣٦٠١)۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٦٠٢) و ابن ماجه (٢٣٦٦)۔

فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۷۸۴: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو آپ نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے کہا: ''میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عجز و نادانی پر ملامت فرماتا ہے، بلکہ تمہیں احتیاط کرنی چاہیے، جب کوشش کے باوجود کوئی خلاف توقع واقعہ غالب آجائے تو تم کہو: ''میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''

۳۷۸۵: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ. [2]

۳۷۸۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت پر قید میں رکھا۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۸۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۷۸۶: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بٹھائے جائیں گے۔

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣٦٢٧) ☆ رواية بقية عن بحير محمولة على السماع۔

[2] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣٦٣٠) و الترمذي (١٤١٧ و قال: حسن) و النسائي (٨/ ٦٧ ح ٤٨٧٩-٤٨٨٠)

[3] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٤/ ٤ ح ١٦٢٠٣) و أبو داود (٣٥٨٨) ☆ مصعب بن ثابت الزبيري: ضعيف من جهة سوء حفظه و قال الهيثمي في مجمع الزوائد: "و الأكثر على تضعيفه" (١/ ٢٥)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ
جہاد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٣٧٨٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِيْهَا)) قَالُوْا: أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَى الْجَنَّةِ. وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ (خواہ) اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اپنی پیدائش کی سرزمین میں بیٹھا رہا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم اس کے متعلق لوگوں کو خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے، جب تم اللہ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور جنت کی نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں۔“

٣٧٨٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہے، قیام کرتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور نمازوں میں کوتاہی نہیں کرتا حتی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔“

٣٧٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِیْ، اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٧٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٨٧) و مسلم (١١٠/ ١٨٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦) و مسلم (١٠٣/ ١٨٧٦)۔

۳۷۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اپنی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلنے والے شخص کو، جو محض مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی بنا پر نکلتا ہے، اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا یا اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

۳۷۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّىْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ بہت سے ایسے مومن ہیں جنہیں مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہیں اور میرے پاس ان کے لیے سواریوں کا انتظام بھی نہیں تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں۔''

۳۷۹۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۹۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ بند ہونا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس (کے مل جانے یا اسے خرچ کر دینے) سے بہتر ہے۔''

۳۷۹۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَغَدْوَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

۳۷۹۳: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهٖ، وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ، وَ اَمِنَ الْفَتَّانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٩٧) و مسلم (١٠٦ / ١٨٨٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٩٢) و مسلم (١١٣ / ١٨٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤١٥) و مسلم (١١٣ / ١٨٨١)۔

[4] رواه مسلم (١٦٣ / ١٩١٣)۔

رات مورچہ بند ہونا ایک ماہ کے روزوں اور اس کے قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ (اسی جگہ) فوت ہو جائے تو اس کا وہ عمل جو وہ کیا کرتا تھا، جاری رہتا ہے، اس کا (جنت سے) رزق جاری کر دیا جاتا ہے، اور وہ (قبر میں) فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔''

۳۷۹۴: وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۷۹۴: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں گرد آلود ہونے والے پاؤں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

۳۷۹۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَ قَاتِلُهٗ فِی النَّارِ اَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کا قاتل (مجاہد) جہنم کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

۳۷۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عَنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، یُطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ، کُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً، طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ، یُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَ یَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْیَقِیْنُ، لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۷۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی بہترین ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، وہ جب کبھی خوف یا فریادی کی آواز سنتا ہے تو وہ اس (گھوڑے) کی پشت پر (تیز رفتاری کی وجہ سے) اڑتا ہوا جاتا ہے وہ قتل اور موت کو اس کی ممکنہ جگہ سے تلاش کرتا ہے، یا پھر اس آدمی کی زندگی بہترین ہے جو اپنی بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں پھرتا ہے، وہ نماز پڑھتا ہے، زکوۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے، یہ دیگر لوگوں سے خیر و بھلائی پر ہے۔''

۳۷۹۷: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ، فَقَدْ غَزَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو تیار کیا تو اس نے بھی جہاد کیا، جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل خانہ میں جانشینی کا حق ادا کیا تو اس نے بھی جہاد کیا۔''

۳۷۹۸: وَعَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ

---

[1] رواه البخاري (۲۸۱۱)۔
[2] رواه مسلم (۱۳۰/ ۱۸۹۱)۔
[3] رواه مسلم (۱۲۵/ ۱۸۸۹)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۴۳) و مسلم (۱۳۶، ۱۳۵/ ۱۸۹۵)۔

أُمَّهَاتِهِمْ، وَ مَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَاشَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۷۹۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجاہدین کی خواتین کی حرمت، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں پر، ان کی ماؤں کی حرمت جیسی ہے، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل خانہ کی جانشینی کرتا ہے اور وہ ان کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو روزِ قیامت اسے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (مجاہد) اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، تمہارا کیا خیال ہے (وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا)؟''

۳۷۹۹: وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۷۹۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی مہار والی اونٹنی لے کر آیا تو اس نے عرض کیا، یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے روزِ قیامت سات سو اونٹنیاں ہیں وہ سب مہار والی ہوں گی۔''

۳۸۰۰: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل قبیلہ کے بنولحیان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک (دشمن کی طرف) اٹھ کھڑا ہو، اور اجر ان دونوں کو ملے گا۔''

۳۸۰۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر قیامت تک لڑتی رہے گی۔''

۳۸۰۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، اور اللہ جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، تو وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا

---

[1] رواه مسلم (۱۳۹/ ۱۸۹۷)۔
[2] رواه مسلم (۱۳۲/ ۱۸۹۲)۔
[3] رواه مسلم (۱۳۷/ ۱۸۹٦)۔
[4] رواه مسلم (۱۷۲/ ۱۹۲۲)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۰۳) و مسلم (۱۰۵/ ۱۸۷٦)۔

لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔''

۳۸۰۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَافِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی جنتی دنیا کی طرف لوٹ کر آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ زمین کی ہر چیز اسے میسر آجائے، ماسوائے شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے، کیونکہ اس نے مرتبہ شہادت میں جو عزت دیکھی ہے، اس وجہ سے وہ دس مرتبہ شہید کر دیا جانا (پسند کرے گا)۔''

۳۸۰۴: وَعَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ الْآيَةَ. قَالَ: اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ، نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوْا قَالُوْا: يَا رَبِّ! نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۰۴: مسروق بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت: ''اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ تصور نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ان کے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔'' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے متعلق (رسول اللہ ﷺ) سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں، وہ جنت (کے میووں) سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آجاتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر فرماتا ہے: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش رکھیں، ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے اور وہاں سے من پسند چیزیں کھاتے ہیں، رب تعالیٰ ان سے تین مرتبہ یہی سوال فرمائے گا، جب وہ دیکھیں گے کہ ان سے پوچھے بغیر انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں حتی کہ ہم تیری راہ میں پھر شہید کر دیے جائیں، جب اس نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔''

۳۸۰۵: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَلَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)).

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨١٧) و مسلم (١٠٩ / ١٨٧٧)۔

[2] رواه مسلم (١٢١/ ١٨٨٧)۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَيُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۰۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا، بہترین اعمال میں سے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ہاں، اگر تو اس حال میں شہید کر دیا جائے کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، آگے بڑھنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کیا کہا تھا؟“ اس نے عرض کیا، آپ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، کیونکہ جبریل (علیہ السلام) نے اس بارے میں مجھے یہی کہا ہے۔“

۳۸۰۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۰۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہے۔“

۳۸۰۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) مسکراتا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ اس طرح ہے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ اس قاتل پر (اپنی رحمت سے) رجوع فرماتا ہے۔ (وہ مسلمان ہو جاتا ہے) وہ بھی شہید کر دیا جاتا ہے۔“

۳۸۰۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۸۰۸: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صدقِ دل سے اللہ سے شہادت طلب کرتا ہے تو وہ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دیتا ہے، خواہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔“

---

[1] رواه مسلم (۱۱۷/ ۱۸۸۵)۔

[2] رواه مسلم (۱۲۰/ ۱۸۸٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۲٦) و مسلم (۱۲۸/ ۱۸۹۰)۔

[4] رواه مسلم (۱۵۷/ ۱۹۰۹)۔

۳۸۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہا وَ هِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ رضی اللہ عنہ اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَ كَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَ اِنْ كَانَ غَيْرَ ذَالِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ: ((يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَ اَنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ربیّع بنت براء رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں بتائیں گے، وہ غزوہ بدر میں شہید کر دیے گئے تھے، انہیں نامعلوم تیر لگا تھا، اگر تو وہ جنت میں ہے۔ تو میں صبر کروں گی اور اگر اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہے تو پھر میں ان پر خوب رووں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام حارثہ! جنت میں کئی درجات ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس بریں میں ہے۔''

۳۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)). قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے حتی کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے، اور مشرکین بھی پہنچ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کا عرض زمین و آسمان کی مانند ہے۔'' عمیر بن حُمام رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب، بہت خوب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں یہ بات: بہت خوب، بہت خوب، کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! صرف اس امید نے کہ میں بھی جنتیوں میں سے ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جنتیوں میں سے ہو۔'' انہوں نے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے، پھر کہا: اگر میں اپنی کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ ایک طویل زندگی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، ان کے پاس جو کھجوریں تھیں، وہ انہوں نے پھینک دیں، پھر مشرکین کے ساتھ قتال کیا حتی کہ وہ شہید کر دیے گئے۔

۳۸۱۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، قَالَ: ((اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں کسے شہید شمار کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا،

---

[1] رواه البخاري (۲۸۰۹)۔

[2] رواه مسلم (۱۴۵/ ۱۹۰۱)۔

[3] رواه مسلم (۱۶۵/ ۱۹۱۵)۔

اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو میری امت کے شہید قلیل ہوئے، جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص طاعون کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔''

۳۸۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْسَرِيَّةٍ، تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، اِلاَّ كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْسَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ وَتُصَابُ، اِلاَّتَمَّ اُجُوْرُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت یا لشکر جہاد کرتا ہے وہ مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آتا ہے تو اس نے اپنے اجر میں سے دو تہائی حصے جلد (دنیا میں) حاصل کر لیے، اور جو جماعت یا لشکر (جہاد میں) زخمی ہوتا ہے اور شہید ہوتا ہے تو وہ مکمل اجر پاتا ہے۔''

۳۸۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں اس کا خیال آیا تو وہ نفاق کی موت مرا۔''

۳۸۱۴: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانَهٗ، فَمَنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۱۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ایک آدمی مالِ غنیمت کی خاطر قتال کرتا ہے، دوسرا آدمی شہرت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی آدمی اپنا مقام و مرتبہ دکھانے کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کی راہ میں کون (مقبول) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ کی راہ میں ہے۔''

۳۸۱۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا، مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلاَّ كَانُوْا مَعَكُمْ)). وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((اِلاَّ شَرِكُوْكُمْ فِی الْاَجْرِ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: ((وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

---

[1] رواہ مسلم (١٥٤/ ١٩٠٦)۔

[2] رواہ مسلم (١٥٨/ ١٩١٠)۔

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (٢٨١٠) و مسلم (١٤٩/ ١٩٠٤)۔

[4] رواہ البخاري (٤٤٢٣)۔

”مدینہ میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، کہ تم جہاں بھی گئے اور جس وادی سے گزرے تو وہ تمہارے ساتھ ہی تھے۔“
ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو مدینہ ہی میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(ہاں) وہ مدینہ ہی میں تھے، کیونکہ عذر نے انہیں روک رکھا تھا۔“

٣٨١٦: وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه . [1]

۳۸۱۶: امام مسلم نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٨١٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)). [2]

۳۸۱۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں (کی خدمت) میں مجاہدہ (انتہائی کوشش) کر۔“
ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے والدین کے پاس چلا جا اور ان سے اچھی طرح سلوک کر۔“

٣٨١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ”فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت (باقی) ہے، اور جب تم سے (جہاد میں) نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکلو۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٨١٩: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا، جو ان سے دشمنی کرے گا یہ اس پر غالب رہیں گے، حتی کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال سے قتال کرے گا۔“

٣٨٢٠: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْيَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهٖ

[1] رواه مسلم (١٥٩/ ١٩١١)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٤) و مسلم (٥/ ٢٥٤٩)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٨٣) و مسلم (٤٤٥/ ١٣٥٣)۔
[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٨٤)۔

بِخَيْرٍ؛ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کو تیار کیا نہ کسی مجاہد کے گھر میں اچھا جانشین بنا تو اللہ روز قیامت سے پہلے اسے کسی سخت مصیبت سے دوچار کرے گا۔''

۳۸۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَأَلْسِنَتِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو۔''

۳۸۲۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ، تُوْرَثُوا الْجِنَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۳۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ اور کافروں کے سرداروں کی گردنیں اڑاؤ، تم بہشتوں کے وارث بنا دیے جاؤ گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۳: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ. [4]

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں مورچہ بند ہونے کی حالت میں وفات پانے والے کے سوا ہر میت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے، مگر اس کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔''

۳۸۲۴: وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ. [5]

۳۸۲۴: اور دارمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۲۵: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ؛ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً؛ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ، وَ مَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [6]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٠٣)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٠٤) و النسائي (٦/ ٧ ح ٣٠٩٨) والدارمي (٢/ ٢١٣ ح ٢٤٣٦) ☆ وله شاهد في المختارة للضياء المقدسي (٥/ ٣٦ ح ١٦٤٢)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٥٤) ☆ فيه عثمان الحمصي: ليس بالقوي و لقوله: "افشوا السلام و أطعموا الطعام" شواهد صحيحة فالحديث صحيح دون قوله "واضربوا الهام"۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٢١ وقال: حسن صحيح) و أبوداود (٢٥٠٠)۔

[5] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٢١١ ح ٢٤٣٠) [و أحمد (٤/ ١٥٠، ١٥٧) و الحاكم (٢/ ١٤٤) و سنده حسن]۔

[6] **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٥٧ و قال: صحيح) و أبو داود (٢٥٤١) و النسائي (٦/ ٢٥ ح ٣١٥٣)۔

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے ''فواق ناقہ'' (اونٹنی کا دودھ دھوتے وقت جب ایک بار تھن دبا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اسے دبایا جاتا ہے تو اس دوبارہ دبانے کے درمیانی وقفے) کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا، یا وہ کسی حادثہ کا شکار ہوا تو وہ (زخم) جس قدر (دنیا میں) تھا اس سے کہیں زیادہ ہو کر روز قیامت آئے گا، اس کا رنگ زعفران کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہوگی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا نکلا تو اس پر شہداء کی مہر و علامت ہوگی۔''

۳۸۲٦: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۸۲٦: خُریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اس کے لیے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے۔''

۳۸۲۷: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۸۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں خیمہ دینا، اللہ کی راہ میں خادم عنایت کرنا اور اللہ کی راہ میں اچھی سواری پیش کرنا سب سے افضل صدقہ ہے۔''

۳۸۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] وَ زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى: ((فِيْ مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا)). وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا)).

۳۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ڈر سے روئے وہ جہنم میں نہیں جائے گا حتی کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے، کسی بندے پر اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔''
امام نسائی نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''مسلمان کے نتھنے میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''بندے کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے، اور بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

۳۸۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٢٥ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٤٩ ح ٣١٨٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٢٧ وقال: حسن غريب صحيح)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٣٣ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٦/ ١٤ ح ٣١١٥ والرواية الثالثة ٦/ ١٣ ح ٣١١٣)۔

اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرا دیتی ہے۔''

۳۸۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ، فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَقَالَ ((لَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۸۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک گھاٹی کے پاس سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے یہ بھلا محسوس ہوا تو انہوں نے کہا: اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤں تو میں اس گھاٹی میں رہائش اختیار کر لوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی خواہش مت کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا اس کا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے، اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے ''فواق ناقہ'' (تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیانی وقفے) جتنا اللہ کی راہ میں قتال کیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔''

۳۸۳۱: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے۔''

۳۸۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۳۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص مجھ پر پیش کیے گئے: شہید، عفت و عصمت والا جو سوال کرنے سے بچتا ہے اور وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت اچھے انداز میں کی اور اپنے مالکوں سے بھی خیر خواہی کی۔''

۳۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ، قَالَ: ((طُوْلُ الْقِيَامِ)). قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٣٩ وقال: حسن غريب)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٥٠ و قال: حسن)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٦٧ وقال: حسن غريب) و النسائي (٦/ ٣٩۔٤٠ ح ٣١٧١)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٤٢ وقال: حسن)۔

قِيْلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ)) قِيْلَ: فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] وَ فِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَاغُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)). قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ.

۳۸۳۳: عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طویل قیام۔'' پھر پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق صدقہ کرے۔'' عرض کیا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: ''جس نے اللہ کی حرام کردہ چیز کو چھوڑ دیا۔'' پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: ''جس نے اپنے مال اور اپنی جان سے مشرکین کے ساتھ جہاد کیا۔'' عرض کیا گیا: کون سا قتل زیادہ باعث شرف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔''

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حج مقبول۔'' پھر عرض کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں لمبا قیام ہو۔'' پھر اس کے بعد والی روایت پر دونوں (امام ابوداود اور امام نسائی) کا اتفاق ہے۔

۳۸۳٤: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُلَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۸۳۴: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعامات ہیں: اسے پہلے قطرہ خون گرنے پر بخش دیا جاتا ہے، اس کا جنت میں ٹھکانا اسے دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے، وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا اس کا ایک یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کرائی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

۳۸۳۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اثر جہاد کے بغیر اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ (اس شخص کے دین) میں نقص و خلل ہوگا۔''

---

[1] **إسناده حسن،** رواه أبو داود (١٤٤٩) والنسائي (٥/ ٥٨ ح ٢٥٢٧ وسنده حسن).

[2] **حسن،** رواه الترمذي (١٦٦٣ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٢٧٩٩). [3] **إسناده ضعيف،** رواه الترمذي (١٦٦٦ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٧٦٣) ☆ فيه إسماعيل بن رافع: ضعيف الحفظ.

٣٨٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ [1] وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٣٨٣٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید قتل ہونے کی اتنی بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔'' ترمذی، نسائی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٨٣٧: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَاَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ: فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

٣٨٣٧: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، اللہ کے ڈر سے گرنے والا آنسو اور اللہ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور دو نشانوں سے مقصود ایک نشان وہ ہے جو اللہ کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان اللہ کے کسی فریضہ کی ادائیگی کی صورت میں رونما ہونے والا ہے (مثلاً سجدہ وغیرہ کے نشان)۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٨٣٨: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٨٣٨: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج کرنے یا عمرہ کرنے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے علاوہ سمندر کا سفر نہ کرو، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔''

٣٨٣٩: وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْئُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ، وَالْغَرِيْقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٨٣٩: ام حرام رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سمندر (کے سفر) میں چکرانے والے شخص کو قے آ جائے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے، اور جو شخص ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔''

٣٨٤٠: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَاتَ، اَوْ قُتِلَ، اَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ اَوْ بَعِيْرُهُ، اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ، اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ شَهِيْدٌ، وَ اِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٦٨) و النسائي (٦/ ٣٦ ح ٣١٦٣) و الدارمي (٢/ ٢٠٥ ح ٢٤١٣) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٦٩)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٨٩) ☆ فيه بشير بن مسلم: مجهول و الحديث ضعفه البخاري وغيره۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٤٩٣)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبـو داود (٢٤٩٩) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٧٨-٧٩) فرده الذهبي] ☆ بقية صرح بالسماع وقال الذهبي: وعبدالرحمٰن بن غنم لم يدركه مكحول فيما أظن. (تلخيص المستدرك ٢/ ٧٨-٧٩)۔

۳۸۴۰: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اور وہ فوت ہو جائے یا اسے قتل کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ اسے گرا دے یا کوئی زہریلی چیز اسے ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی قسم کی موت سے اللہ کی مشیت سے فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔''

۳۸۴۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جہاد سے) واپس آنا جہاد کی طرح ہے۔''

۳۸۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْغَازِیْ اَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِیْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد کرنے والے کے لیے اس کا اجر ہے اور جہاد پر تیار کرنے والے کے لیے تیاری کا اجر بھی ہے اور جہاد کرنے کا اجر بھی ہے۔''

۳۸۴۳: وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمُ الْاَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، یَقْطَعُ عَلَیْكُمْ فِیْهَا بُعُوْثٌ، فَیَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ، فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ، ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یُعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَیْهِمْ: مَنْ اَكْفِیْهِ بَعْثَ كَذَا؟ اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم پر علاقے فتح کیے جائیں گے اور فوجیں مجتمع ہوں گی اس میں سے چند دستے تشکیل دیے جائیں گے، ایک شخص (بلا اجرت) جانا پسند نہیں کرے گا اور وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا، پھر وہ ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنی خدمات پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ شخص جس کی جگہ میں لشکر میں شرکت کروں، سن لو! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (وہ ثواب سے محروم رہے گا)۔''

۳۸۴۴: وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ: اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغَزْوِ وَ اَنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَكْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَهٗ ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَةٌ، اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ، فَجِئْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ: ((مَا اَجِدُ لَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِیْرَهُ الَّتِیْ تُسَمّٰی)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۴۴: یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کا اعلان فرمایا: تو میں اس وقت عمر رسیدہ شخص تھا، میرے پاس کوئی خادم بھی نہیں تھا، میں نے اپنی طرف سے کفایت کرنے کے لیے ایک اجیر تلاش کیا چنانچہ مجھے ایک آدمی مل گیا، میں نے اس کے لیے تین دینار طے کیے، جب مال غنیمت آیا تو میں نے اسے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس غزوہ میں اس کے لیے ان تین مقررہ دینار کے علاوہ دنیا و آخرت میں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٨٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٢٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٢٥) ☆ فيه أبو سورة ابن أخي أبي أيوب: ضعيف۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٢٧)۔

کچھ اور نہیں پاتا۔"

٣٨٤٥: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ يَبْتَغِىْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اَجْرَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٨٤٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ دنیا کا مال ومتاع چاہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔"

٣٨٤٦: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَ اجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ، وَ اَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْاِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِى الْاَرْضِ؛ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [2]

٣٨٤٦: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہاد دو قسم کا ہے، رہا وہ شخص جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا، امام وامیر کی اطاعت کی، انتہائی قیمتی مال خرچ کیا، اپنے ساتھی کو آسانی وسہولت فراہم کی اور فساد سے اجتناب کیا تو ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب باعث اجر ہے، دوسرا وہ شخص جس نے فخر وریا نیز شہرت کی خاطر جہاد کیا، امام وامیر کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پیدا کیا تو وہ ثواب کے ساتھ واپس نہیں آتا۔"

٣٨٤٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا؛ بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا، مُكَاثِرًا؛ بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا. يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلٰى اَىِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، اَوْ قُتِلْتَ، بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٨٤٧: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے ثابت قدمی اور ثواب کی امید رکھنے والے کی نیت سے جہاد کیا تو اللہ تمہیں اسی نیت کے مطابق صابر ومحتسب کے طور پر اٹھائے گا، اور اگر تم نے دکھلانے کے لیے اور تکاثر وتفاخر کے طور پر جہاد کیا تو اللہ تمہیں ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا، عبداللہ بن عمرو! تم نے جس بھی حالت پر قتال کیا یا تو قتل کر دیا گیا تو اللہ تمہیں اسی حالت پر اٹھائے گا۔"

٣٨٤٨: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِىْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَمْضِىْ لِاَمْرِىْ؟)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٨٤٨: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥١٦)۔ [2] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٦٦ ح ١٠٣٠ وهو موقوف/ حسن) و أبو داود (٢٥١٥ وسنده صحيح) و النسائي (٦/ ٤٩۔٥٠ ح ٣١٩٠۔٤٢٠٠)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥١٩) [وصححه الحاكم (٢/ ٨٥۔٨٦) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٣٧) ☆ حديث فضالة: والمجاهد من جاهد بنفسه (تقدم: ٣٤)۔

جب میں کسی آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجوں اور وہ میرے حکم کی مخالفت کرے تو تم اس کی جگہ کسی ایسے آدمی کو (امیر) بنالو جو میرے حکم کی تعمیل کرے۔''

وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ)) فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ.

اور فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا۔'' کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٨٤٩: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَ بَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ يُقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي ذَالِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَغُدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے تو ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزرا جس میں تھوڑا سا پانی اور سبزہ تھا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اسی جگہ قیام پذیر ہو جائے، اس نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے یہودیت کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا ہے اور نہ نصرانیت کے لیے بھیجا گیا ہے بلکہ مجھے تو دین توحید جو کہ آسان دین ہے دیکر بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اللہ کی راہ میں صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا (جہاد کی) صف میں قیام اس کی ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔''

٣٨٥٠: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى))**. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۸۵۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے (اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی) رسی حاصل کرنے کی نیت سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اسے اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔''

٣٨٥١: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **((مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))**. فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ. فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٦ ح ٢٢٦٤٧) ☆ فيه معان بن رفاعة (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدًا) عن القاسم عن أبي أمامة به إلخ - [2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٦/ ٢٤ ح ٣١٤٠) [وصححه ابن حبان (١٦٠٥) والحاكم (٢/ ١٠٩) ووافقه الذهبي]-

((وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ، مَابَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) قَالَ: وَمَاهِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۵۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کلمات پر تعجب کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات انہیں دوبارہ سنائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک اور چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ بندے کو جنت میں سو درجے بلند فرما دیتا ہے ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جیسے زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

۳۸۵۲: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ)). فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ: یَا اَبَامُوْسٰی! اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَقْرَأُ عَلَیْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ، فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِهٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰی قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۵۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' (یہ سن کر) ایک فقیر الحال شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا اور کہا: میرا تمہیں سلام پہنچے، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا، اور وہ اس کے ساتھ قتال کرتے کرتے شہید ہو گیا۔

۳۸۵۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: ((اَنَّهٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُكُمْ یَوْمَ اُحُدٍ، جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَأْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِیْلِهِمْ قَالُوْا: مَنْ یُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّةِ، لِئَلَّا یَزْهَدُوْا فِی الْجَنَّةِ، وَلَا یَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ﴾)) اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں داخل کر دیں، وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، جنت کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں معلق سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ بہترین کھانا پینا اور آرام

---

[1] رواه مسلم (١١٦/ ١٨٨٤)۔ [2] رواه مسلم (١٤٦/ ١٩٠٢)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٢٠) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٥٨٨، ٢٩٧) ووافقه الذهبي] ☆ ابن إسحاق صرح بالسماع وللحديث شواهد۔

گاہ پاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو کون بتائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی رغبت رکھیں اور لڑائی (جہاد) کے وقت سستی نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے کہا: میں تمہاری بات ان تک پہنچاؤں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت گمان کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔'' آخر آیت تک۔

٣٨٥٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا، وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِیْ یَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۳۸۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں مومنوں کی تین اصناف ہیں: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، (دوسرا) وہ شخص جس سے لوگوں کا جان و مال محفوظ ہو۔ تیسرا وہ شخص جب اسے طمع کا خیال آتا ہے تو وہ اسے اللہ عزوجل کی خاطر ترک کر دیتا ہے۔''

٣٨٥٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَامِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ یَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْكُمْ، وَاَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، غَیْرُ الشَّهِیْدِ)) قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَكُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [2]

۳۸۵۵: عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کے سوا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کی روح اس کا رب قبض کرلے اور وہ تمہاری طرف لوٹنے کو پسند کرے اور چاہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ اس کے لیے ہو۔'' ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا دنیا و مافیہا کے مل جانے سے زیادہ محبوب ہے۔''

٣٨٥٦: وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَةَ قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّیْ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ فِی الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلنَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ، وَالشَّهِیْدُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے چچا نے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، جنتی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، چھوٹے بچے جنتی ہیں، اور زندہ در گور کیے گئے جنتی ہیں۔''

٣٨٥٧: وَعَنْ عَلِیٍّ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ، وَاَبِیْ اُمَامَةَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہم كُلُّهُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٨ ح ١١٠٦٥) ☆ فيه رشدين بن سعد المصري ضعيف۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٣٣ ح ٣١٥٥)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٢١) ☆ حسناء مجهولة الحال و للحديث شواهد ضعيفة و فى الباب حديث يخالفه (انظر سنن أبي داود: ٤٧١٧) كأن بعض المؤدات فى الجنة و بعضهن فى النار . و الله أعلم۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَ مَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِ ذٰلِكَ، فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۸۵۷: علی، ابودرداء، ابوہریرہ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیجا اور وہ خود اپنے گھر میں رہا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا اجر ہے، اور جس نے بذات خود جہاد میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کیا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا اجر ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔''

۳۸۵۸: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ، فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ، اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ، اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شہداء کی چار قسمیں ہیں: ایک وہ مومن جو کامل ایمان والا جس نے دشمن سے ملاقات کی تو اس نے اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھایا حتی کہ وہ شہید کر دیا گیا، چنانچہ یہی وہ شخص ہے جس کی طرف لوگ روز قیامت اس طرح اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے۔'' اور انہوں نے اپنا سر اٹھایا حتی کہ ان کی ٹوپی گر پڑی، راوی بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی، فرمایا: ''(دوسرا) مومن آدمی کامل ایمان والا وہ ہے، جو دشمن سے ملاقات کرتا ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کی جلد میں طلح (کانٹے دار بڑا درخت جس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں) کے کانٹے چبھوئے جا رہے ہیں، پھر ایک نامعلوم تیر آتا ہے تو وہ اسے قتل کر دیتا ہے، یہ شخص دوسرے درجے کا ہے۔ (تیسرا) وہ مومن آدمی جس کی نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، وہ جب دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھاتا ہے، حتی کہ وہ شہید ہو جاتا ہے، یہ تیسرے درجے میں ہے، اور (چوتھا) وہ مومن آدمی جس نے (گناہ کر کے) اپنے نفس پر زیادتی کی، وہ دشمن سے ملتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل)

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٧٦١) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، الخليل بن عبدالله: لا يعرف" وفيه علة أخرى۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٤٤) ☆ أبو يزيد الخولاني مجهول الحال: لم يوثقه غير الترمذي فيما أعلم و قال في التقريب: "مجهول"۔

سچ کر دکھاتا ہے حتی کہ وہ قتل کر دیا جاتا، یہ شخص چوتھے درجے میں ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۵۹: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهِ: ((فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهِ: ((مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ؛ فَذَاكَ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہداء تین قسم کے ہیں: وہ مومن جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتی کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: ”یہ وہ شہید ہے جسے آزمایا گیا ہے، یہ اللہ کے عرش (کے سائے تلے) الٰہی خیمے میں ہوگا اور انبیا علیہم السلام کو اس پر فقط نبوت کے درجے کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی، (دوسرا) وہ مومن جس کے نیک اعمال ہوں گے اور برائیاں بھی ہوں گی، اس نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتی کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: ” منصب شہادت نے اسے گناہوں سے پاک کر دیا، اس کے گناہوں اور اس کی خطاؤں کو ختم کر دیا۔ کیونکہ تلوار خطاؤں کو نابود کرنے والی ہے، اور اسے اس کی پسند کے باب جنت سے داخل کر دیا گیا، اور (تیسرا) منافق جس نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا، یہ شخص آگ میں ہے، کیونکہ تلوار نفاق نہیں مٹاتی۔“

۳۸۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جِنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ رَاٰهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: ((أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ، وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۳۸۶۰: ابن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے، جب اسے رکھا گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی نمازِ جنازہ مت پڑھائیں کیونکہ یہ فاجر شخص ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٢٠٦-٢٠٧ ح ٢٤١٦ ، نسخة محققة : ٢٤٥٥) ☆ معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف ولكن رواه ابن حبان (الإحسان : ٤٦٤٤) و أحمد (٤/ ١٨٥-١٨٦) وغيرهما بسند حسن نحوه فالحديث حسن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٢٩٧ ، نسخة محققة : ٣٩٨٨) و أحمد بن منيع (كما فى المطالب العالية ٣/ ٥٤ ح ٩١١) ☆ فيه شعوذ بن عبد الرحمٰن : و ثقه ابن حبان وحده فيما أعلم و ابن عائذ عن عمر: مرسل ، و للحديث شاهد ضعيف عند الطبراني ، انظر مجمع الزوائد (٥/ ٢٨٨)۔

لوگوں کی طرف توجہ فرما کر پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے اسے اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس (کی قبر) پر مٹی ڈالی۔ اور فرمایا: ''تیرے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تو جہنمی ہے، جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔'' اور فرمایا: عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، لیکن تجھ سے عقیدہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

آلاتِ جہاد تیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٨٦١: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۶۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''اور جہاں تک ممکن ہو (ان کے مقابلے کے لیے) قوت تیار رکھو۔'' سن لو! بے شک قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔''

٣٨٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم عنقریب روم فتح کر لو گے، اور اللہ تمہارے لیے (ان کے شر کے مقابلے میں) کافی ہو گا، تم میں سے کوئی اپنے تیر کے ساتھ مشغول رہنے میں سستی نہ کرے۔''

٣٨٦٣: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۶۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے نافرمانی کی۔''

٣٨٦٤: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ: ((اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ! فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ)) لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ: ((مَا لَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: ((اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] رواه مسلم (١٦٧/ ١٩١٧)۔

[2] رواه مسلم (١٦٨/ ١٩١٨)۔

[3] رواه مسلم (١٦٩/ ١٩١٩)۔

[4] رواه البخاري (٣٥٠٧)۔

۳۸۶۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلہ کے لوگوں کے پاس تشریف لائے، وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، کیونکہ تمہارے باپ تیر انداز تھے، اور میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں۔'' انہوں نے اپنے ہاتھ روک لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیر اندازی کرو، اور میں آپ سب کے ساتھ ہوں۔''

٣٨٦٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے بچاؤ کر رہے تھے، اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہترین تیر انداز تھے، جب وہ تیر پھینکتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابوطلحہ کے تیر پر) نظر رکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تیر گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

٣٨٦٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔''

٣٨٦٧: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو بل دیتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فرما رہے تھے: ''گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ روزِ قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے، اور (اس خیر سے مراد) ثواب اور مالِ غنیمت ہے۔''

٣٨٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ، فَاِنَّ شِبَعَهٗ، وَرِيَّهٗ، وَرَوْثَهٗ، وَبَوْلَهٗ، فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس کی شکم سیری و سیرابی، اس کی لید اور اس کا پیشاب، روزِ قیامت اس کی میزان (نیکیوں کے پلڑے) میں ہوں گے۔''

٣٨٦٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ، وَالشِّكَالُ: اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى، اَوْفِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] رواه البخاري (٢٩٠٢)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥١) و مسلم (١٠٠/ ١٨٧٤)۔
[3] رواه مسلم (٩٧/ ١٨٧٢)۔
[4] رواه البخاري (٢٨٥٣)۔
[5] رواه مسلم (١٠٢، ١٠١/ ١٨٧٥)۔

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں ''الشکال'' ناپسند کیا کرتے تھے، ''الشکال'' یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو، یا اس کے دائیں ہاتھ اور اس کے بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

۳۸۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۸۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے ثنیۃ الوداع کے مابین گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان چھ میل ہے، اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیہ سے بنو زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے۔

۳۸۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی تھی اور وہ سب سے آگے رہتی تھی، ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا تو وہ اس سے آگے نکل گیا جو مسلمانوں پر ناگوار گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ اللہ کا دستور ہے کہ جو چیز دنیا میں عروج پر پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے پستی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۸۷۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِیَ بِهٖ، وَ مُنْبِلَهٗ، فَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ، وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهٗ؛ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ: ((وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْیَ بَعْدَمَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا)) اَوْقَالَ: ((كَفَرَهَا)). [3]

۳۸۷۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٢٠) و مسلم (٩٥/ ١٨٧٠)۔

[2] رواه البخاري (٢٨٧٢)۔

[3] **حسن**، الرواية الأولى: رواها الترمذي (١٦٣٧ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٨١١) والثانية: رواها أبو داود (٢٥١٣) و الدارمي (٢/ ٢٠٤-٢٠٥ ح ٢٤١٠)۔

آدمیوں کو جنت عطا فرمائے گا، تیر بنانے والا جو اپنے بنانے میں ثواب کی امید رکھتا ہو، اسے پھینکنے والا اور اسے (تیر انداز کو) پکڑانے والا، تیر اندازی کرو اور گھڑ سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا تمہاری گھڑ سواری سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ ہر وہ چیز جس سے انسان کھیلتا ہے اور اس کے ساتھ مشغول ہوتا ہے وہ باطل ہے، البتہ اس کا کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول ہونا حق ہے۔''

امام ابوداؤد اور امام دارمی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد، اس سے عدم رغبت کی بنا پر اسے ترک کر دیا تو وہ ایک نعمت تھی جسے اس نے ترک کر دیا۔'' یا فرمایا: ''اس کی ناشکری کی۔''

۳۸۷۳: وَعَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ، وَ مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَهُوَ لَهٗ عِدْلٌ مُحَرَّرٌ. وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1] وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ، وَالنَّسَائِیُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ، وَالتِّرْمِذِیُّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ، وَ فِیْ رِوَايَتِهِمَا: ((**مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) بَدَلَ: ((**فِی الْاِسْلَامِ**)).

۳۸۷۳: ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں (کسی کافر کو نشانے پر) تیر لگایا تو اسے جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گیا، جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تو وہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو روزِ قیامت اس کے لیے نور ہو گا۔''

امام ابوداود نے پہلا فقرہ، امام نسائی نے پہلا اور دوسرا جبکہ امام ترمذی نے دوسرا اور تیسرا فقرہ روایت کیا ہے، اور ان دونوں (بیہقی اور ترمذی) کی روایت میں ہے: ''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا۔'' یعنی ''اسلام'' کے بجائے ''اللہ کی راہ'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

۳۸۷٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۳۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انعام صرف تیر اندازی، اونٹ اور گھوڑے میں ہے۔''

۳۸۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ**)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3] وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: ((**مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِیْ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ، وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَ قَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ؛ فَهُوَ قِمَارٌ**)).

۳۸۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (گھڑ دوڑ کے مقابلے کے) دو گھوڑوں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٤١) وأبو داود (٣٩٦٥) و النسائي (٦/ ٢٦-٢٧ ح ٣١٤٥) و الترمذي (١٦٣٨ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٠٠) و أبو داود (٢٥٧٤) و النسائي (٦/ ٢٢٦ ح ٣٦١٥، ٣٦١٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٩٥-٣٩٦ ح ٢٦٥٤) و أبو داود (٢٥٧٩) [وابن ماجه (٢٨٧٦)] ☆ فيه سفيان بن حسين: ثقة، لكنه ضعيف عن الزهري، وهذا من روايته عن الزهري۔

کے مابین ایک گھوڑا داخل کر دیا، اگر اسے اس کے سبقت لے جانے کا علم ہو تو پھر اس میں کوئی خیر نہیں، اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا علم نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔''

ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کر دیا یعنی اسے یقین نہیں کہ وہ آگے نکل جائے گا تو پھر یہ جوا نہیں، اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے مابین گھوڑا داخل کر دیا اور اسے یقین ہے کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ جوا ہے۔''

٣٨٧٦: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ**)) زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((**فِي الرِّهَانِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ. [1]

٣٨٧٦: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ جلب'' ہے اور نہ ''جنب'' راوی یحییٰ نے اپنی روایت میں ''گھڑ دوڑ'' کا اضافہ کیا ہے۔ جلب (مقابلہ میں شریک شخص اپنے کسی ساتھی کو کہے کہ راستہ میں میرے گھوڑے کو آواز لگا دینا جس سے یہ اور تیز دوڑے گا۔) جنب (پہلو مین دوڑنے والا وہ گھوڑا جس پر دوڑنے والا اپنے گھوڑے کے تھکنے کی صورت میں منتقل ہو جائے۔) ابوداؤد، نسائی، اور امام ترمذی نے اسے کچھ زائد الفاظ کے ساتھ باب الغصب میں روایت کیا ہے۔

٣٨٧٧: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِيْنِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَدْهَمَ، فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٣٨٧٧: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر گھوڑا وہ ہے جو انتہائی سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو، اس کا اوپر والا ہونٹ یا ناک سفید ہو، پھر وہ جس کی تین ٹانگیں سفید ہوں اور آگے والی دائیں ٹانگ گھوڑے کی رنگ کی ہو، اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو پھر وہ جس میں قدرے سرخی اور قدرے سیاہی ہو اور اس کے کان سیاہ ہوں وہ بھی اس کی مثل ہے۔''

٣٨٧٨: وَعَنْ اَبِيْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٣٨٧٨: ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہر ایسے گھوڑے کو لازم پکڑو جو سرخ سیاہی مائل اور سیاہ کانوں والا ہو اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں، یا وہ گھوڑا جو سرخ ہو، اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا سیاہ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں۔''

٣٨٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٨٧٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرخ رنگ کے گھوڑے میں برکت ہے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٨١) و النسائي (٦/ ٢٢٨ ح ٣٦٢١) و الترمذي (١١٢٣ وقال: حسن صحيح)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٦) و الدارمي (٢/ ٢١٢ ح ٢٤٣٣)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٤٣) و النسائي (٦/ ٢١٨-٢١٩ ح ٣٥٩٥) ☆ عقيل بن شبيب: مجهول و لبعض الحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ١٦٣٣) والترمذي (١٦٩٦-١٦٩٧) وغيرهما۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٥٤٥)۔

٣٨٨٠: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُ هَا، وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٨٨٠: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''گھوڑے کی پیشانی، گردن اور دم کے بال مت کاٹو، کیونکہ اس کی دم اس کے لیے باعث پنکھا ہے (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھنے والی چیز کو اڑاتی ہے۔) اس کی گردن کے بال اسے گرم رکھتے ہیں، جبکہ اس کی پیشانیوں کے ساتھ خیر و بھلائی بندھی ہوئی ہے۔''

٣٨٨١: وَعَنْ اَبِىْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا۔ اَوْقَالَ: اَكْفَالِهَا۔ وَقَلِّدُوْهَا، وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

٣٨٨١: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے باندھو (انہیں رکھو اور پالو) اور ان کی پیشانیوں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرو اور ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو۔ لیکن تانت نہ ڈالو۔''

٣٨٨٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُوْرًا، مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ: اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَاَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٣٨٨٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اللہ کے بندے تھے آپ کو احکامات نافذ کرنے پر مامور کیا گیا تھا، آپ نے تین چیزوں کے علاوہ دیگر لوگوں سے الگ کوئی خصوصیت ہمیں عنایت نہیں فرمائی، آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اچھی طرح مکمل وضو کریں، ہم صدقہ نہ کھائیں اور ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی کے لیے نہ چڑھائیں۔

٣٨٨٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

٣٨٨٣: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر سواری فرمائی، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے ہاں بھی اسی کے مثل (خچر) ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو جانتے نہیں۔''

٣٨٨٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٤٢) ☆ رجل أو رجال من بني سليم: لم أعرفهم، و نصر: مستور، ولبعض الحديث شواهد صحيحة۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٥٣) و النسائي (٦/ ٢١٨۔٢١٩ ح ٣٥٩٥) ☆ عقيل مجهول كما تقدم (٣٨٧٨) و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٠١ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٦/ ٢٢٤، ٢٢٥ ح ٣٦١١)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٦٥) و النسائي (٦/ ٢٢٤ ح ٣٦١٠)۔ [5] **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٩١ وقال: حسن غريب) أبو داود (٢٥٨٣) و النسائي (٨/ ٢١٩ ح ٥٣٧٦) والدارمي (٢/ ٢٢١ ح ٢٤٦١)۔

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی دستی چاندی کی تھی۔

۳۸۸۵: وَعَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۳۸۸۵: ہود بن عبداللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۸۶: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوپر تلے دو زریں تھیں۔

۳۸۸۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَائُهُ اَبْيَضَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹا پرچم سفید رنگ کا تھا۔''

۳۸۸۸: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، لِيَسْاَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن قاسم نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کے متعلق پوچھنے کے لیے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ''وہ سیاہ دھاری دار تھا۔''

۳۸۸۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم سفید رنگ کا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۸۹۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ❻

۳۸۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔

۳۸۹۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٠)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (١٥٩٠) و ابن ماجه (٢٨٠٦)۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٨١ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٨١٨)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٩٧ ح ١٨٨٣٠) و الترمذي (١٦٨٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٥٩١)۔

❺ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٧٩ وقال: غريب) و أبو داود (٢٥٩٢) و ابن ماجه (٢٨١٧)۔

❻ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٦/ ٢١٧۔٢١٨ ح ٣٥٩٤) ☆ فيه سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عنعنا۔

قَالَ: ((مَاهٰذِهٖ؟ اَلْقِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُاللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۸۹۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی دیکھا اس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، اور تم پر یہ اور اس کی مثل لازم ہیں، اور کامل نیزے تم پر لازم ہیں، کیونکہ اللہ ان کے ذریعے تمہیں دین میں مدد عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں میں اقتدار عطا کرے گا۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٨١٠) ☆ فيه أشعث بن سعيد السمان: متروك وعبدالله بن بسر الحبراني: ضعيف۔

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

آدابِ سفر کا بیان

الفصل الأوّل

فصل اول

٣٨٩٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

٣٨٩٢: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے، اور آپ ﷺ جمعرات کے روز روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

٣٨٩٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِى الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ؛ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ)). ❷ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٣٨٩٣: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کی ان خرابیوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار تنہا ایک رات کا بھی سفر نہ کرے۔''

٣٨٩٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَاجَرَسٌ)) ❸ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٣٨٩٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قافلے کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے۔''

٣٨٩٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ)) ❹ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٣٨٩٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹی، شیطان کے ساز ہیں۔''

٣٨٩٦: وَعَنْ اَبِىْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِىْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، اَوْقِلَادَةٌ اِلَّاقُطِعَتْ)) ❺ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

---

❶ رواه البخاري (٢٩٥٠)۔

❷ رواه البخاري (٢٩٩٨)۔

❸ رواه مسلم (١٠٣/ ٢١١٣)۔

❹ رواه مسلم (١٠٤/ ٢١١٤)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٥) و مسلم (١٠٥/ ٢١١٥)۔

۳۸۹۶: ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا کہ ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا پٹہ یا کوئی پٹہ نہ رہنے دیا جائے، وہ سب کاٹ دیے جائیں۔''

۳۸۹۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ. فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں چلو تو اونٹ کو زمین سے اس کا حق دو، (انہیں چرنے دو)، اور جب تم قحط سالی میں چلو تو پھر تیزی سے چلو، جب تم رات کے وقت پڑاؤ ڈالو تو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ رات کے وقت وہ چوپاؤں کی راہیں اور زہریلی چیزوں کا ٹھکانا ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو پھر جب تک ان (اونٹوں) کا گودا باقی ہے جلدی سے سفر کرو۔''

۳۸۹۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ)) قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَأَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۹۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس دوران اچانک ایک آدمی سواری پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ دائیں بائیں دیکھنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس کوئی سواری نہیں، جس شخص کے پاس زادِ سفر زیادہ ہو تو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی بہت اصناف کا ذکر فرمایا، حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کو زائد چیز پر کوئی حق نہیں۔

۳۸۹۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کی ایک قسم ہے، وہ آپ میں سے ہر ایک کو اس کی نیند اور اس کے کھانے پینے سے باز رکھتا ہے، لہٰذا جب وہ سفر کا مقصد حاصل کر لے تو اسے اپنے اہل خانہ کے پاس جلد آ جانا چاہیے۔''

۳۹۰۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ،

---

[1] رواه مسلم (۱۷۸ / ۱۹۲٦)۔

[2] رواه مسلم (۱۸ / ۱۷۲۸)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۴۲۹) و مسلم (۱۷۹ / ۱۹۲۷)۔

وَاَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ، فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۰۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے بچوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا جاتا، اسی طرح آپ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی لخت جگر (حسن یا حسین رضی اللہ عنہما) کو لایا گیا تو آپ نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں ایک سواری پر تین سوار ہو کر داخل کیے گئے۔

۳۹۰۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ. [2] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آ رہے تھے جبکہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھیں۔

۳۹۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب سفر سے واپس آتے تو) وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے پہلے پہر یا پچھلے پہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۳۹۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک (گھر سے) غائب رہے تو وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے۔''

۳۹۰۴: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت (شہر میں) داخل ہو تو اپنی اہلیہ کے پاس نہ جاؤ حتی کہ جس کا خاوند غائب رہا ہے وہ غیر ضروری بالوں کی صفائی کر لے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے۔''

۳۹۰۵: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [6]

---

[1] رواه مسلم (٦٦/ ٢٤٢٨)۔

[2] رواه البخاري (٦١٨٥)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (١٨٠٠) و مسلم (١٨٠/ ١٩٢٨)۔

[4] متفق عليه ، رواه البخاري (٥٢٤٤) و مسلم (١٨٣/ ١٩٢٨)۔

[5] متفق عليه ، رواه البخاري (٥٢٤٦) و مسلم (١٨٢/ ١٩٢٨)۔

[6] رواه البخاري (٣٠٨٩)۔

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔

۳۹۰۶: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۰۶: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو دن کو چاشت کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تھے، جب آپ داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں کی خاطر وہاں تشریف رکھتے۔

۳۹۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ: ((اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ)) [2] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۹۰۸: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا)) وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۹۰۸: صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے دن کے پہلے حصے میں برکت فرما:'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مجاہدین کا دستہ یا لشکر روانہ فرماتے تو آپ انہیں دن کے آغاز میں روانہ فرماتے تھے، صخر ایک تاجر تھے، وہ اپنا مالِ تجارت شروع دن میں بھیجا کرتے تھے، وہ صاحب ثروت بن گئے اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔

۳۹۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ)). [4] رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

۳۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سر شام سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٨٨) مسلم (٧٤/ ٧١٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٠٨٨)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (١٢١٢ وقال: حسن) و أبو داود (٢٦٠٦) و الدارمي (٢/ ٢١٤ ح ٢٤٤٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٧١)۔

جاتی ہے۔"

٣٩١٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ [1]

٣٩١٠: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تنہا سفر کرنے والا ایک شیطان ہے، دو مسافر دو شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے ایک قافلہ ہیں۔"

٣٩١١: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٩١١: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تین افراد سفر کر رہے ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔"

٣٩١٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

٣٩١٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔"

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٩١٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ، وَيُرْدِفُ، وَيَدْعُوْ لَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٩١٣: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لشکر کے پیچھے چلا کرتے تھے، آپ ضعیف کو چلاتے اور (پیدل کو) اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔

٣٩١٤: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ)). فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذَالِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٩٧٨ ح ١٨٩٧) و الترمذي (١٦٧٤ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٦٠٧) والنسائي [في الكبرى (٨٨٤٩)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٠٨) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن وله شواهد كلها ضعيفة و لم يصب من حسنه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٥٥) و أبو داود (٢٦١١) والدارمي (٢/ ٢١٥ ح ٢٤٤٣) ☆ فيه جرير بن حازم والزهري مدلسان و عنعنا۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٣٩)۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٢٨)۔

۳۹۱۴: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب صحابہ کرام کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہونا یہ شیطان کی طرف سے ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے جہاں بھی پڑاؤ ڈالا تو وہ باہم اس طرح مل جاتے کہ اگر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے تو وہ ان سب پر آ جائے۔

۳۹۱۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، كَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ زَمِيْلَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَ تْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَا: نَحْنُ نَمْشِىْ عَنْكَ. قَالَ: ((مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّىْ، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا)) [1] رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۳۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر کے دن ہم تین تین آدمی ایک اونٹ پر سوار تھے، ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے، راوی بیان کرتے ہیں، جب (پیدل چلنے کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آتی تو وہ عرض کرتے، آپ کی طرف سے ہم پیدل چلتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہونہ میں اجر حاصل کرنے میں تم دونوں سے زیادہ بے نیاز ہوں۔''

۳۹۱٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ (کہ ان پر سوار ہو کر اور انہیں روک کر باتیں کرتے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ وہ تمہیں ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں تم مشقت اٹھائے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے، اور تمہارے لیے زمین بنائی تم اس پر اپنی ضرورتیں پوری کرو۔''

۳۹۱۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے، تو ہم پہلے جانوروں (یعنی سواریوں) سے بوجھ اتارتے اور پھر نفل نماز پڑھتے تھے۔

۳۹۱۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْشِىْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا، اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِىْ)). قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۹۱۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ اسی دوران ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٣٥-٣٦ ح ٢٦٨٦) [و أحمد (١/ ٤١١) و ابن حبان (الموارد: ١٦٨٨) وصححه الحاكم على شرط مسلم (٣/ ٢٠) ووافقه الذهبي]۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٦٧)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٥١)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٧٣ وقال: غريب) و أبو داود (٢٥٧٢)۔

کے پاس ایک گدھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس پر سوار ہو جائیں، اور وہ خود پیچھے ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (پیچھے نہ ہٹو)، تم اپنی سواری کی اگلی جانب بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو، مگر یہ کہ تم اس (اگلی جانب) کو میرے لیے مختص کر دو۔'' اس نے عرض کیا، میں نے آپ کو اجازت دی، پھر آپ سوار ہوئے۔

۳۹۱۹: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ. فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ. وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا)) كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لیے ہیں تم میں سے کوئی ایک اپنے بہترین اونٹوں کے ساتھ نکلتا ہے جنہیں اس نے خوب فربہ کیا ہوتا ہے، لیکن وہ ان میں سے کسی اونٹ پر نہیں بیٹھتا، اور وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو کہ تھک چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے سوار نہیں کرتا، لیکن شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔'' سعید کہا کرتے تھے، میں سمجھتا ہوں کہ ان سے یہ ہودج مراد ہیں جنہیں لوگ دیباج ریشم سے ڈھانپتے ہیں۔

۳۹۲۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: ((اِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا، اَوْقَطَعَ طَرِيْقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۳۹۲۰: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تو لوگوں نے (زائد از ضرورت جگہیں گھیر کر) منزلوں کو تنگ کر دیا، اور راستے بند کر دیے، نبی ﷺ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔''

۳۹۲۱: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَادَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۳۹۲۱: جابر ؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کا اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۲۲: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٦٨) ☆ رجاله ثقات ولكن سعيد بن أبي هند "لم يلق أبا هريرة" قاله أبو حاتم الرازي (انظر المراسيل ص ٧٥) فالسند منقطع۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٢٩)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٧٧)۔

وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔

۳۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَالِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا اَصْحَابُهُ، وَقَالَ: اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰهُ، فَقَالَ: ((مَامَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَمَعَ اَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَقَالَ: ((لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا، اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا، ان کے ساتھی صبح ہی روانہ ہوگئے اور انہوں نے (دل میں) کہا: میں کچھ تاخیر کر لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتا ہوں اور پھر ان سے جاملوں گا، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھی اور آپ نے انہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کس نے روک رکھا؟“ انہوں نے عرض کیا، میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھوں گا اور پھر ان کے ساتھ جاملوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم زمین بھر کی چیزیں خرچ کر دو تو تم ان کے جلدی جانے کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔“

۳۹۲٤: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔“

۳۹۲۵: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ)). [4] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

۳۹۲۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے، جس نے کسی خدمت کے ذریعے ان پر سبقت حاصل کر لی تو وہ لوگ ماسوائے شہادت کے کسی اور عمل کے ذریعے اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔“

---

[1] رواه مسلم (٣١٣/ ٦٨٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٢٧) ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس وعنعن، و تفرد به كما قال البيهقي (٣/ ١٨٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (كتاب اللباس باب في جلود النمور ح ٤١٣٠) ☆ فيه قتادة مدلس و عنعن و حديث أبي داود (٢٥٥٥) لا يستشهد له، هو غير هذا المتن۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٤٠٧، نسخة محققة: ٨٠٥٠) ☆ فيه أبو طاهر أحمد بن الحسين: نا علي بن عبد الرحيم الصفار و لم أعرفهما و الباقي: سنده حسن۔

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

کفار کے نام خط لکھنے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۲۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ، فَاِذَا فِيْهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ﴿يَااَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا، وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.[1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَقَالَ: ((اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ)) وَقَالَ: ((بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ)).

۳۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیصر کے نام خط لکھا تاکہ آپ اسے اسلام کی طرف دعوت دیں، آپ ﷺ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر اس کی طرف بھیجا اور اسے حکم فرمایا کہ وہ اسے عظیم بصری کے حوالے کرے تاکہ وہ اسے قیصر تک پہنچائے، اس میں لکھا ہوا تھا:

((بسم اللہ الرحمن الرحیم))

''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے''

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے ہرقل عظیم روم کی طرف، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں، اسلام لاؤ سالم رہو گے۔ اسلام لاؤ! اللہ تمہیں تمہارا اجر دوبار دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا، اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں، اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور ہم اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں، پس اگر وہ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔'' بخاری، مسلم۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول کی طرف سے'' پھر ((اریسیین)) کے بجائے ((الیریسیین)) اور ((بداعیة الاسلام)) کے بجائے ((بدعایة الاسلام)) کے الفاظ ہیں۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷) و مسلم (۷۴/ ۱۷۷۳)۔

۳۹۲۷: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰی كِسْرٰی مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰی كِسْرٰی فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهٗ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کسریٰ کے نام خط بھیجا اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے سربراہ بحرین کے حوالے کرے، چنانچہ سربراہ بحرین نے یہ خط کسریٰ کے حوالے کیا، جب اس نے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا، ابن مسیّب بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ پارہ پارہ کر دیے جائیں۔

۳۹۲۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰی كِسْرٰی وَاِلٰی قَيْصَرَ وَاِلٰی النَّجَاشِيِّ وَاِلٰی كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰی عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش کے نام خط لکھا اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی، اور یہ وہ نجاشی نہیں جس کی نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔

۳۹۲۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰی جَيْشٍ اَوْسَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: ((اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ۔ اَوْخِلَالٍ۔ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِالْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۹۲۹: سلیمان بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر یا کسی دستے پر کوئی

[1] رواه البخاري (٤٤٢٤)۔
[2] رواه مسلم (٧٥/ ١٧٧٤)۔
[3] رواه مسلم (٣/ ١٧٣١)۔

امیر مقرر فرماتے تو آپ خاص طور پر اسے اللہ کا خوف اختیار کرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا حکم فرماتے، پھر فرماتے: ''اللہ کی راہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے قتال کرو جہاد کرو، خیانت، عہد شکنی اور مثلہ مت کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملاقات کرو تو انہیں تین چیزوں کی طرف دعوت دو اور وہ ان میں سے جو قبول کر لیں وہی تم ان سے قبول کر لو اور ان سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اگر تمہاری بات مان لیں، تو اِن سے قبول کر لو، اور اِن سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں ان کے گھر سے دار المہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو پھر ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہوں گے اور ان کی وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین کی ہوں گی، اگر وہ وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ دیہاتوں میں رہائش پذیر مسلمانوں جیسا ہوگا، اللہ کے احکام ان پر ویسے ہی جاری کیے جائیں گے جیسے دیگر مومنوں پر جاری ہوں گے، اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے تو تب ان کے لیے مالِ غنیمت اور مالِ فے میں سے حصہ ہوگا ورنہ نہیں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرو، اگر وہ آپ کی بات مان لیں تو ان کی طرف سے قبول کرو اور ان سے لڑائی مت کرو، اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے قتال کرو، جب تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور اگر وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان دو تو انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان مت دینا، بلکہ انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان دینا، کیونکہ اگر تم نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان کو توڑا تو یہ اس سے سہل تر ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی امان توڑو۔ اور اگر تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم پر نہ نکالو، بلکہ تم انہیں اپنے حکم پر نکالو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کر سکو گے یا نہیں۔''

۳۹۳۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: ((یَااَیُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۹۳۰: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ان ایام میں سے کسی روز جس میں آپ دشمن سے ملے زوال آفتاب کا انتظار فرمایا، پھر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب فرمایا: ''لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کرو۔ لیکن جب تم آمنے سامنے ہو جاؤ تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

۳۹۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَمْ یَكُنْ یَغْزُوْبِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْهِمْ، فَاِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٦٥ـ٢٩٦٦) و مسلم (٢٠/ ١٧٤٢)۔

سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمُسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمُكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ، وَاللّٰهِ! مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَأُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو آپ اس وقت تک جہاد کا آغاز نہ فرماتے جب تک صبح نہ ہو جاتی پھر آپ ان کا جائزہ لیتے، اگر آپ ﷺ اذان سنتے تو ان سے لڑائی نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو پھر ان پر حملہ کر دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ہم رات کے وقت وہاں پہنچ گئے، پس جب صبح ہوئی تو آپ نے اذان نہ سنی، آپ سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا، اور میرے قدم، نبی ﷺ کے قدم کے ساتھ لگ رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ (کام کی غرض سے) اپنی ٹوکریوں اور بیلچوں کے ساتھ ہماری طرف آئے، جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر سمیت (آ گئے ہیں)، وہ قلعہ بند ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، خیبر تباہ ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو ان کے ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔''

۳۹۳۲: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۳۲: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک تھا، اگر آپ دن کے آغاز میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو آپ انتظار فرماتے حتیٰ کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز (ظہر) کا وقت ہو جاتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۹۳۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ دن کے پہلے پہر قتال نہ کرتے تو آپ ﷺ انتظار فرماتے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت نازل ہوتی۔

۳۹۳۴: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَاِذَا زَالَتِ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦١٠) ومسلم (١٢٠ / ١٣٦٥)۔ [2] رواه البخاري (٣١٦٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٥٥)۔

الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ اَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَالِكَ: تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۹۳۴: قتادہ، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا جب فجر نمودار ہو جاتی تو آپ (قتال سے) رک جاتے حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا، جب وہ طلوع ہو جاتا تو آپ قتال کرتے، جب نصف النہار ہو جاتا تو آپ رک جاتے حتی کہ سورج ڈھل جاتا، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ عصر تک قتال کرتے پھر آپ رک جاتے تھے حتی کہ نمازِ عصر پڑھتے، پھر آپ قتال کرتے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں، اس وقت کہا جاتا تھا: نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں، اور مومن اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

۳۹۳۵: وَعَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْسَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۳۵: عصام مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ''جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو سنو تو پھر تم کسی کو قتل نہ کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۳۶: عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضي الله عنه اِلَى اَهْلِ فَارِسَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلَى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاِ فَارِسَ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [3]

۳۹۳۶: ابووائل بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کے نام خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم و مہران اور فارس کے سرداروں کے نام، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، اما بعد! ہم تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں، اگر تم انکار کرو تو تم اپنے ہاتھوں جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو، کیونکہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فارسی شراب پسند کرتے ہیں۔ اور اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے۔

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦١٢) ☆ قتادة مدلس و عنعن و حديث الترمذي (١٦١٣) يغني عنه۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٤٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٣٥) ☆ ابن عصام لا يعرف حاله۔

[3] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (لم أجده) [وروى الحاكم (٣/ ٢٩٩) و الطبراني فى الكبير (٤/ ١٠٥ ح٣٨٠٦) و علي بن الجعد فى مسنده (٢٣٠٤/ ٢٣٩٤)] ☆ فيه شريك القاضي مدلس و عنعن و له شواهد باطلة فى البداية والنهاية (٦/ ٣٤٨) و غيرها والحديث حسنه الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/ ٣١٠)!۔

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

جہاد میں قتال (کے اجر وثواب) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۹۳۷: عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۳۷: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے غزوہ احد کے روز عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' اس نے وہ کھجوریں، جو کہ اس کے ہاتھ میں تھیں، پھینک دیں، پھر قتال کیا حتی کہ شہید کر دیا گیا۔

۳۹۳۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۳۸: کعب بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ اس کے علاوہ کسی اور کا توریہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک ہوا جسے رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں لڑا، اس میں آپ کو دور دراز کا سفر، بے آب وگیاہ راستوں اور بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا تھا لہذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے ان کے معاملے کو واضح کر دیا تا کہ وہ اپنے غزوہ کے لیے خوب تیاری کر لیں، آپ ﷺ نے جس سمت جانا تھا وہ انہیں بتا دی۔

۳۹۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۹۳۹: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی ایک دھوکہ ہے۔''

۳۹۴۰: وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٦) و مسلم (١٤٣/ ١٨٩٩)۔

[2] رواه البخاري (٤٤١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٣٠) و مسلم (١٧/ ١٧٣٩)۔

[4] رواه مسلم (١٣٠/ ١٨١٠)۔

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے جاتیں وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

٣٩٤١: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى، وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں ان کے سامان کے پاس رہا کرتی تھی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی۔

٣٩٤٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

٣٩٤٣: وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے محلوں میں رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر شب خون مارا جائے جس میں ان کی عورتیں اور ان کے بچے ہلاک ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ اپنے آباء کے تابع ہیں۔“

٣٩٤٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ   حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ. ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے، حسان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق شعر کہا: ”بنولؤی کے سرداروں کے لیے بویرہ پر (کھجوروں کے درختوں کو) جلانا آسان ہوا جو کہ پھیلا ہوا تھا۔“ اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا وہ (سب) اللہ کے حکم سے تھا۔“

٣٩٤٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ رضي الله عنه أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۹۴۵: عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) نافع رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خط لکھا جس میں انہوں نے انہیں (یعنی مجھے) یہ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں (یعنی نافع کو) خبر دی کہ نبی ﷺ نے بنو مصطلق پر اس وقت حملہ کیا جب وہ مریسیع کے مقام پر اپنے مویشیوں میں غافل تھے، آپ ﷺ نے جنگجوؤں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا۔

---

[1] رواه مسلم (١٤٢/ ١٨١٢)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٥) و مسلم (٢٥/ ١٧٤٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٢) و مسلم (٢٦/ ١٧٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٣١-٤٠٣٢) و مسلم (٣٠/ ١٧٤٦)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤١) و مسلم (١/ ١٧٣٠)۔

٣٩٤٦: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا: ((إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَحَدِيْثُ سَعْدٍ: ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ)) سَنَذْكُرُ: فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [1]

۳۹۴۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر کے موقع پر ہم اور قریش ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور کچھ تیر اپنے پاس محفوظ رکھو۔“

اور سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”تمہاری مدد نہیں کی جاتی......“ ہم عنقریب باب فضل الفقراء میں ذکر کریں گے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا......“ باب المعجزات میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٩٤٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه، قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا. [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۹۴۷: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بدر کے مقام پر ہمیں رات کے وقت ہی تیار کر دیا تھا۔

٣٩٤٨: وَعَنِ الْمُهَلَّبِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ [3]

۳۹۴۸: مہلب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دشمن تم پر شب خون مارے تمہارا شعار (کوڈ ورڈ) یہ ہونا چاہیے: حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔“

٣٩٤٩: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ: عَبْدُاللّٰهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ. [4] رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۳۹۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجرین کا شعار (کوڈ ورڈ) ”عبداللہ“ اور انصار کا شعار ”عبدالرحمٰن“ تھا۔

٣٩٥٠: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [5]

---

[1] رواه البخاري (٢٩٠٠) ٥ حديث سعد يأتي (٥٢٣٢) و حديث البراء يأتي (٥٨٧٦)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٧٧ وقال: ضعيف) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن و محمد بن حميد: ضعيف۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٨٢ وقال: حسن صحيح غريب)، أبو داود (٢٥٩٧)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٩٥) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و قتادة مدلس و عنعن۔

[5] **حسن**، رواه أبو داود (٢٦٣٨)۔

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں جہاد کیا، ہم نے ان پر شب خون مارا، ہم انہیں قتل کرتے، اور اس رات ہمارا شعار تھا: أَمِتْ، أَمِتْ یعنی مارو، مارو۔

٣٩٥١: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ قتال کے وقت (اللہ کے ذکر کے علاوہ) شور و شغب کو ناپسند کرتے تھے۔

٣٩٥٢: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ)) اَيْ صِبْيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۵۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو زندہ رکھو۔''

٣٩٥٣: وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ: ((أَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۵۳: عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''اُبنیٰ پر صبح کے وقت حملہ کر اور (ان کی کھیتیاں اور درخت) جلا دے۔''

٣٩٥٤: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۹۵۴: ابو اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر فرمایا: ''جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو پھر ان پر تیر چلاؤ اور جب تک وہ تمہارے بہت قریب نہ آ جائیں تلواریں نہ سونتو۔''

٣٩٥٥: وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((اُنْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ: ((مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ)) وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((قُلْ لِخَالِدٍ: لَا تَقْتُلِ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۹۵۵: رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے لوگوں کو کسی چیز کے گرد جمع دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا: دیکھ وہ لوگ کس لیے جمع ہیں؟'' وہ آیا تو اس نے عرض کیا: ایک مقتولہ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٥٦) ☆ قتادة و الحسن مدلسان و عنعنا۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٨٣ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٢٦٧٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٦) [وابن ماجه (٢٨٤٣)] ☆ صالح بن أبي الأخضر: ضعيف يعتبر به و فيه علة أخرى۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٦٤) ☆ فيه إسحاق بن نجيح غير الملطي: مجهول، ومالك بن حمزة: مستور۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٦٩)۔

عورت کے گرد جمع ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو جنگجو نہ تھی۔'' ہراول دستے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا: ''خالد سے کہو: کسی عورت کو قتل کرو نہ کسی اجیر (اجرتی) کو۔''

۳۹۵۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوْا، وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۵۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر چلو، کسی بہت بوڑھے شخص کو قتل کرو نہ کسی چھوٹے بچے کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور نہ خیانت کرو، اپنا مال غنیمت اکٹھا کرو، (اپنے امور کی) اصلاح کرو اور احسان کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

۳۹۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ، فَنَادٰى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ، اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ)) فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ، وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ، فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بدر کا دن تھا تو عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا، اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید بن عتبہ) اور اس کا بھائی (شیبہ بن ربیعہ) بھی آ گیا تو عتبہ نے کہا: مقابلے پر کون آتا ہے؟ اس کی اس للکار کا انصار کے نوجوانوں نے جواب دیا تو اس نے پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے اسے بتایا تو اس نے کہا: ہمارا تم سے کوئی سروکار نہیں، ہم تو اپنے چچا زادوں سے لڑنا چاہتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمزہ! اٹھو، علی! اٹھو، عبیدہ بن حارث! اٹھو۔'' حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور میں شیبہ کی طرف، جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان دو دو وار ہوئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے مقابل کو زخمی کیا، پھر ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم نے عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیا۔

۳۹۵۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: ((بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَ اَنَا فِئَتُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوُهُ وَقَالَ: ((لَا، بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ)). قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: ((اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ)). وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: ((كَانَ يَسْتَفْتِحُ)) وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ: ((اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ)) فِيْ بَابِ: فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٤) ☆ خالد بن الفرز: ضعيف، ضعفه ابن معين وغيره ولم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١١٧ ح ٩٤٨) و أبو داود (٢٦٦٥) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و له شواهد مرسلة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧١٦ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٤٧) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مدلس مختلط ۔ ٥ حديث أمية بن عبدالله يأتي (٥٢٤٧) و حديث أبي الدرداء يأتي (٥٢٤٦)۔

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ کیا، لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ گئے اور ہم نے مدینہ منورہ پہنچ کر پناہ لی، اور ہم نے کہا: ہم مارے گئے، پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم تو فرار ہونے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو، اور میں تمہاری جماعت ہوں (کہ فرار کے زمرے میں نہیں، بلکہ تم جماعت کے پاس آئے ہو)۔'' ترمذی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں اسی طرح ہے، اور فرمایا: ''بلکہ جانے والے ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔''

اور ہم امیہ بن عبداللہ سے مروی حدیث ((کان یستفتح)) اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔ باب فضل الفقراء میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۵۹: عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً. [1]

۳۹۵۹: ثوبان بن یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٦٢) ☆ فيه عمر بن هارون: متروك وللحديث شواهد ضعيفة، انظر بلوغ المرام بتحقيقي (١٣٠٦)۔

بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ

قیدیوں کے حکم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٩٦٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

٣٩٦٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ان لوگوں پر خوش ہوتا ہے جو پابند سلاسل جنت میں داخل کئے جائیں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''جنہیں بیڑیاں پہنا کر جنت کی طرف چلایا جائے گا۔''

٣٩٦١: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ)) فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

٣٩٦١: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دورانِ سفر مشرکین میں سے ایک جاسوس آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ آپ کے ساتھیوں کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا، پھر غائب ہوگیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے تلاش کرو اور اسے قتل کردو۔'' چنانچہ میں نے اسے قتل کردیا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرمادیا۔

٣٩٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَاَنَاخَهٗ، وَجَعَلَ یَنْظُرُ، وَفِیْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْخَرَجَ یَشْتَدُّ فَاَتٰی جَمَلَهٗ، فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ، فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ وَعَلَیْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ، فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ، فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوْا: ابْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ: ((لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

٣٩٦٢: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن قبیلے سے جہاد کیا، اس اثنا میں کہ ہم چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ایک آدمی سرخ اونٹ پر آیا تو اس نے اسے بٹھا دیا اور وہ جائزہ لینے

---

[1] رواه البخاري (٣٠١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٥١) و مسلم (٤٥/ ١٧٥٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٥١) ومسلم (٤٥/ ١٧٥٤)۔

لگا، اس وقت ہم میں ضعف و سستی تھی، سواریاں کم تھیں جبکہ ہم میں سے بعض پیادہ تھے، وہ آدمی اچانک ہمارے بیچ میں سے نکلا تیزی سے اپنے اونٹ کے پاس آیا اسے کھڑا کیا اور اونٹ اسے تیزی کے ساتھ لے گیا، میں بھی تیزی سے روانہ ہوا حتی کہ میں نے اونٹ کی لگام پکڑ لی، اسے بٹھایا پھر میں نے اپنی تلوار سونت لی، میں نے اس آدمی کا سر قلم کر دیا اور اونٹ لے آیا، اس کا ساز و سامان اور اس کا اسلحہ بھی اس پر لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے میرا استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ نے بتایا: ابن اکوع نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا سارا ساز و سامان اس کے لیے ہے۔''

٣٩٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِكُمْ))** فَجَآءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ))**. قَالَ: فَاِنِّیْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّةُ، قَالَ **((لَقَدْ حَكَمْتَ فِیْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ))** وَفِیْ رِوَایَةٍ: **((بِحُكْمِ اللّٰهِ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٩٦٣: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بنو قریظہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر رضامند ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب وہ قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے سردار کا استقبال کرو۔'' چنانچہ وہ آئے اور بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ تمہارے فیصلے پر رضامند ہوئے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجو قتل کر دیے جائیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ان کے درمیان اللہ بادشاہ کا فیصلہ کیا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کے حکم کے مطابق (فیصلہ کیا ہے)۔''

٣٩٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ، سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: **((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟))** فَقَالَ: عِنْدِیْ يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ؛ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ، وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی كَانَ الْغَدُ، فَقَالَ لَهُ: **((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟))** فَقَالَ: عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهُ: **((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟))** فَقَالَ: عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ))** فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ! مَا كَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِيْنِكَ، فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَیَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ، وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَا ذَا تَرٰی؟ فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٤٣ والرواية الثانية: ٣٨٠٤) و مسلم (٦٤/ ١٧٦٩)۔

اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا ، وَلٰكِنِّيْ أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا وَاللهِ! لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، وہ بنو حنیفہ کے ثمامہ بن اثال نامی شخص کو پکڑ لائے جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: محمد ﷺ! خیر ہے، اگر تم نے قتل کیا تو صاحب خون کو قتل کرو گے، اگر احسان کرو گے تو قدردان پر احسان کرو گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مطالبہ کریں آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتیٰ کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: میرا وہی خیال ہے جو میں نے تمہیں کہا تھا، اگر احسان کرو گے تو ایک قدردان پر احسان کرو گے، اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے، جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہو مطالبہ کرو آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتیٰ کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: میرا وہی موقف ہے جو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگر تم احسان کرو گے تو ایک قدردان شخص پر احسان کرو گے اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر تمہیں مال چاہیے تو پھر جتنا چاہو مطالبہ کرو تمہیں دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثمامہ کو کھول دو۔“ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے درختوں کی طرف گیا، غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ محمد ﷺ! روئے زمین پر آپ کا چہرہ مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا جبکہ اب آپ کا چہرہ مجھے تمام چہروں سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے، اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین مجھے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، اب آپ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کے لشکر نے مجھے گرفتار کر لیا جبکہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ میرے بارے کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت سنائی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم فرمایا، جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے انہیں کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کر لیا ہے، اللہ کی قسم! جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ فرما دیں یمامہ سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ مسلم، امام بخاری نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ: ((**لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٧٢) و مسلم (٥٩/ ١٧٦٤)۔

[2] رواه البخاري (٣١٣٩)۔

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا، پھر وہ ان ناپاکوں کے متعلق سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔''

۳۹۶۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِهٖ، فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ کے اسی آدمی مسلح ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر اچانک حملہ کرنے کی غرض سے جبلِ تنعیم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتر آئے، آپ نے انہیں مغلوب کر کے گرفتار کر لیا، لیکن آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہی ذات ہے جس نے وادیٔ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے روکے رکھے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے رکھے۔''

۳۹۶۷: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلاً مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ، فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ: ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ)). [2] وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ، تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ہمیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز قریش کے چوبیس سرداروں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں بدر کے ایک بند کنویں میں ڈال دیا گیا جو کہ خبیث اور خبیث بنا دینے والا تھا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو آپ میدان قتال میں تین راتیں قیام فرماتے، چنانچہ جب بدر میں تیسرا روز ہوا تو آپ نے رخت سفر باندھنے کا حکم فرمایا، سواریاں تیار کر دی گئیں، پھر آپ چلے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے پیچھے چلنے لگے، حتیٰ کہ آپ اس کنویں کے کنارے، جس میں سردارانِ قریش کی لاشیں پھینکی گئی تھیں، کھڑے ہو گئے اور آپ انہیں ان کے اور ان کے آباء کے نام لیکر پکارنے لگے: ''فلاں بن فلاں! فلاں بن فلاں! اور تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے، چنانچہ ہمارے رب نے جس چیز کا ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے سچ پا لیا، تمہارے رب نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اسے سچا پایا؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مردہ جسموں سے کلام فرما رہے

---

[1] رواه مسلم (١٣٢/ ١٨٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٧٦ و الرواية الثانية: ١٢٧٠) و مسلم (٧٨/ ٢٨٧٥)۔

ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔'' بخاری، مسلم۔
اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ نے انہیں زندہ کر دیا حتی کہ باعث توبیخ و تحقیر، انتقام و حسرت اور ندامت، انہیں آپ ﷺ کی بات سنا دی۔

٣٩٦٨: وَعَنْ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُهَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ: ((فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: اَمَّا السَّبْيَ، وَاَمَّا الْمَالَ)) قَالُوْا: فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْجَاءُوْا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاءُكُمْ اَمْرَكُمْ)). فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْطَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣٩٦٨: مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ ان کے اموال اور ان کے قیدی لوٹا دیے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو، خواہ قیدی، خواہ مال۔'' انہوں نے عرض کیا، ہم اپنے قیدی لینا چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے پھر اللہ کے شایان شان اس کی ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! تمہارے بھائی مسلمان ہو کر آئے ہیں، میری رائے تو یہی ہے کہ ان کے قیدی انہیں لوٹا دیے جائیں، تم میں سے جو کوئی شخص بخوشی بے لوث ایسے کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے اور اگر تم میں سے کوئی اپنا حصہ لینا پسند کرتا ہو تو وہ انتظار کرے حتی کہ اللہ ہمیں جو سب سے پہلے مال فے عطا فرمائے تو ہم اسے وہی چیز عطا کر دیں گے، لہٰذا اب وہ ایسا کر لے (کہ قیدی واپس کر دے)۔'' لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے یہ کام خوشی سے کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی، تم لوٹ جاؤ حتی کہ تمہارے رؤساء تمہارا معاملہ ہمارے سامنے پیش کریں۔'' لوگ لوٹ گئے، ان کے رؤساء نے ان سے بات چیت کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ وہ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

٣٩٦٩: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيْمَ اُخِذْتُ؟ قَالَ: ((بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ)) فَتَرَكَهُ وَمَضٰى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَحِمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَجَعَ، قَالَ: ((مَاشَأْنُكَ؟)) قَالَ: اِنِّيْ مُسْلِمٌ.

[1] رواه البخاري (٢٣٠٧)۔

فَقَالَ: ((لَوْقُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)). قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثقیف، بنو عُقیل کے حلیف تھے، ثقیف (قبیلے) نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابی قید کر لیے، اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کا ایک آدمی قید کر لیا اور اسے باندھ کر پتھریلی زمین پر پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی: محمد! محمد! مجھے کس لیے پکڑا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے حلیف ثقیف کے جرم کے بدلہ میں۔“ آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑا اور آگے چل دیے، اس نے پھر آواز دی، محمد! محمد! رسول اللہ ﷺ کو اس پر ترس آ گیا اور واپس تشریف لا کر فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اس وقت کہتے جب کہ تم اپنے معاملے کے خود مختار تھے تو تم مکمل فلاح پا جاتے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ان دو آدمیوں، جنہیں ثقیف نے قید کر رکھا تھا، کے بدلے میں چھوڑ دیا۔ (یعنی تبادلہ کر لیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۹۷۰: عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: ((اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا، وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِیْ لَهَا!)) فَقَالُوْا: نَعَمْ. وَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: ((كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا تو زینب رضی اللہ عنہا نے ابو العاص (اپنے خاوند) کے فدیہ میں مال بھیجا اور اس میں اپنا ہار بھی بھیجا جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا جو انہوں نے انہیں ابو العاص کے ساتھ شادی کے موقع پر عطا کیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس (ہار) کو دیکھا تو ان (زینب رضی اللہ عنہا) کی خاطر آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مناسب سمجھو تو اس کی خاطر قیدی کو رہا کر دو اور اس کا ہار بھی واپس کر دو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) ٹھیک ہے، اور نبی ﷺ نے ابو العاص سے یہ عہد لیا کہ وہ زینب کو میرے پاس (مدینہ) آنے کی اجازت دے دے، اور رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک آدمی کو (مکہ) بھیجا تو فرمایا: ”تم دونوں یاجج کے مقام پر ہونا حتی کہ زینب تمہارے پاس سے گزریں تو تم اس کے ساتھ ہو لینا حتی کہ تم انہیں (یہاں مدینہ) لے آنا۔“

۳۹۷۱: وَعَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِیْ مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ،

[1] رواه مسلم (٨/ ١٦٤١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٧٦ ح ٢٦٨٩٤) و أبو داود (٢٦٩٢)۔

وَمَنَّ عَلٰى اَبِىْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بدر کو قید کیا تو آپ نے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کیا اور ابوعزہ جمحی پر (بلا معاوضہ آزاد کرنے کا) احسان کیا۔

۳۹۷۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: ((النَّارُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۷۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: بچوں کے لیے کون (کفیل) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تم اپنی جان کی فکر کرو تمہارے لیے) آگ ہے۔''

۳۹۷۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ، يَعْنِىْ اَصْحَابَكَ فِى اُسَارٰى بَدْرٍ: الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلاً مِثْلُهُمْ**)) قَالُوْا: اَلْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''جبریل علیہ السلام کا نزول ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں کہ آئندہ سال اتنے ہی (ستر) ان میں سے شہید کر دیے جائیں گے۔'' انہوں نے عرض کیا، فدیہ قبول کرتے ہیں، اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے قتل کیے جائیں۔ ترمذی' اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۷٤: وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِىْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ، فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكَشَفُوْا عَانَتِىْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُوْنِىْ فِى السَّبْيِ. [4] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۳۹۷۴: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قریظہ کے قیدیوں میں تھا، ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا، وہ دیکھتے کہ جس کے زیر ناف بال اُگے ہوتے اسے قتل کر دیا جاتا اور جس کے بال نہ ہوتے اسے قتل نہ کیا جاتا، انہوں نے میری شرمگاہ سے پردہ اٹھایا اور دیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔

۳۹۷٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِىْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ، قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ! مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِىْ دِيْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ، فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((**مَا اُرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتّٰى**

[1] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٧٨ بعد ح ٢٧١١) بدون السند عن الشافعي وللحديث شواهد ضعيفة في السير و التاريخ۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٨٦) ☆ إبراهيم النخعي مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٦٧) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٠٤) و ابن ماجه (٢٥٤١) و الدارمي (٢/ ٢٢٣ ح ٢٤٦٧)۔

يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا)) وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: ((هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صلح حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو ان کے مالکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم! یہ لوگ آپ کے دین میں رغبت رکھنے کے پیش نظر آپ کے پاس نہیں آئے، بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا، اللہ کے رسول! انہوں نے سچ کہا ہے، آپ انہیں لوٹا دیجیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا: ''جماعت قریش! میں سمجھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے حتیٰ کہ اللہ تم پر ایسے شخص کو بھیجے جو اس (تعصب) پر تمہاری گردنیں اڑا دے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لوٹانے سے انکار کر دیا، اور فرمایا: ''وہ اللہ کے لیے آزاد کردہ ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۷۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ، وَ لَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، انہوں نے واضح طور پر (لفظ اَسْلَمْنَا) ہم نے اسلام قبول کر لیا نہ کہا، بلکہ انہوں نے (لفظ صَبَأْنَا) ہم بے دین ہوئے کہا، اس پر خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنے لگے اور قیدی بنانے لگے' اور انہوں نے ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی دیا حتیٰ کہ ایک روز ایسے ہوا کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل کروں گا نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، حتیٰ کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اس سے تیرے حضور براءت کا اعلان کرتا ہوں۔''

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۷۰۰) ☆ محمد بن إسحاق عنعن و رواه الترمذي (۳۷۱۵) من حديث شريك القاضي به وهو مدلس وعنعن۔

[2] رواه البخاري (۷۱۸۹)۔

بَابُ الْاَمَانِ

امان دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۷۷: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهٖ؟)) فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ)). فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ، قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ!)) قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ: وَذٰلِكَ ضُحًی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَتْ: اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ)). [1]

۳۹۷۷: ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ ایک کپڑے سے آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں، میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے (خود) عرض کیا: میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی کے لیے خوش آمدید۔'' جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے، اور ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ماں کے بیٹے علی ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ ایک شخص فلان بن ہبیرہ کو قتل کر دیں جبکہ میں نے اس کو پناہ دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی! تم نے جسے پناہ دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی۔'' ام ہانی بیان کرتی ہیں: یہ چاشت کا وقت تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ بیان کرتی ہیں، میں نے خاوند کے رشتہ داروں میں سے دو آدمیوں کو امان دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جسے امان دی، ہم نے بھی اسے امان دی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۹۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ)) يَعْنِیْ تُجِيْرُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۷۱) و مسلم (۸۲/ ۳۳۶) و الترمذي (۱۵۷۹)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۵۷۹ وقال: حسن غريب)۔

۳۹۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک عورت، قوم کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔''

۳۹۷۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ، اُعْطِىَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۹۷۹: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے کسی شخص کو جان کی امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو روز قیامت اسے عہد شکنی کا پرچم دیا جائے گا۔''

۳۹۸۰: وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، اَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ، فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهٗ، حَتّٰى يَمْضِىَ اَمَدُهٗ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ)). قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۸۰: سلیم بن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کی طرف سفر جاری رکھتے حتی کہ جب مدت معاہدہ پوری ہو جاتی تو آپ ان پر حملہ کر دیتے، ایک آدمی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، وفا کرو، عہد شکنی نہ کرو، لشکر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کا کسی قوم سے کوئی عہد ہو تو وہ عہد کو توڑے نہ اسے منعقد کرے (کوئی تبدیلی یا تجدید نہ کرے) حتی کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ برابری کی سطح پر ان کی طرف معاہدہ توڑنے کا پیغام بھیج دے۔'' چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

۳۹۸۱: وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِىْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُلْقِىَ فِىْ قَلْبِىَ الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ وَاللّٰهِ! لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا. قَالَ: ((اِنِّىْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِىْ نَفْسِكَ الَّذِىْ فِىْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْلَمْتُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۸۱: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت و صداقت ڈال دی گئی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عہد شکنی نہیں کروں گا، نہ قاصد کو روکوں گا، تم واپس چلے جاؤ، اگر تمہارے دل میں وہ

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۹۱ ح ۲۷۱۷) [وابن ماجه (۲۶۸۸) و أحمد (۵/ ۲۲۳۔۲۲۴)]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۵۸۰ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۷۵۹)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۵۸)۔

چیز ہوئی جواب تمہارے دل میں ہے تو پھر لوٹ آنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں گیا اور پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا۔

۳۹۸۲: وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ: ((اَمَا وَاللّٰهِ! لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ (کذاب) کی طرف سے آئے ہوئے دو آدمیوں سے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر قاصدوں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔''

۳۹۸۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَوْفُوْا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ ـ يَعْنِي الْاِسْلَامَ ـ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ: حَسَنٌ] وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ: ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ)) فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ. [2]

۳۹۸۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''جاہلیت کے عہد پورے کرو، کیونکہ اسلام اسے مضبوط کرتا ہے لیکن اسلام میں کوئی اور نیا عہد نہ کرو۔'' (اسے امام ترمذی نے حسین بن ذکوان عن عمرو کے طریق سے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے) اور علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''مسلمان برابر ہیں......'' کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۸۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: جَاءَ ابْنُ النَّوَاحَةِ وَ ابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلَمَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا: ((اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۳۹۸۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن نواحہ اور ابن اثال مسیلمہ کے قاصد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، اگر میں کسی قاصد کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت بن گئی کہ قاصد کو قتل نہیں کیا جائے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٨٧-٤٨٨ ح ١٦٠٨٥) و أبو داود (٢٧٦١)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٨٥) ٥ حديث علي تقدم (٣٤٧٥)۔ [3] **ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٩٠-٣٩١ ح ٣٧٠٨) ☆ المسعودي اختلط: روى عنه يزيد بن هارون و أبو النضر هاشم بن القاسم و عبد الرحمٰن بن مهدي و تابعه سفيان الثوري وسنده ضعيف و لحديثه شواهد ضعيفة عند أبي داود (٢٧٦٢) وغيره۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

مال غنیمت کی تقسیم اوراس میں خیانت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم میں سے پہلے کسی کے لیے بھی مالِ غنیمت حلال نہیں تھا، یہ اس لیے (حلال کیا گیا) کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال فرمادیا۔''

۳۹۸٦: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ))۔ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟)) فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهُ عِنْدِیْ فَاَرْضِهِ مِنِّیْ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: لَاهَا اللّٰهِ، اِذًا لَا يَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ فَاَعْطِهِ)) فَاَعْطَانِيْهِ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِی الْاِسْلَامِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۸٦: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین کے سال ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم (مشرکین سے) ملے تو مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا ہوا، میں نے ایک مشرک شخص کو دیکھا جو ایک مسلمان شخص پر غالب آچکا تھا، میں نے اس کے پیچھے سے اس کی رگ گردن پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی، وہ میری طرف متوجہ ہوا تو اس نے مجھے اس قدر دبایا کہ مجھے اس کے (دبانے) سے اپنی موت نظر آنے لگی، لیکن موت اس پر آ گئی اور اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم (ہی ایسے تھا)، پھر وہ (مسلمان) لوٹے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو فرمایا: ''جس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٢٤) و مسلم (٣٢/ ١٧٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٢١) و مسلم (٤١/ ١٧٥١)۔

نے کسی مقتول کو قتل کیا اوراس پراس کے پاس دلیل ہوتو اس (مقتول) کا ساز وسامان اس (قاتل) کے لیے ہے۔'' میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات فرمائی، میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات فرمائی تو میں کھڑا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوقتادہ! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟'' میں نے آپ کو بتایا تو ایک شخص نے کہا ''اس نے سچ کہا، اوراس کا ساز وسامان میرے پاس ہے اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ (اور مال میرے پاس ہی رہنے دیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اللہ کا شیر جو اللہ اوراس کے رسول کی طرف سے قتال کرتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ساز وسامان تجھے دیں گے، تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، پس اسے دو۔'' چنانچہ اس نے اسے مجھے دے دیا، میں نے اس سے بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا، اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے حالتِ اسلام میں جمع کیا تھا۔

٣٩٨٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ ، سَهْمًالَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٩٨٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد آدمی اوراس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ اس شخص کے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

٣٩٨٨: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ: اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ ، اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما : اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٩٨٨: یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا جس میں اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر مال غنیمت کی تقسیم کے وقت غلام اور عورت موجود ہوں تو کیا ان کا حصہ نکالا جائے گا؟ انہوں نے یزید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے جواب لکھواں دونوں کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں البتہ تھوڑا سا دے دیا جائے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب لکھا: تم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عورتیں جہاد کیا کرتی تھیں، اور کیا ان کا حصہ مقرر کیا جاتا تھا؟ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عورتیں جہاد میں شریک ہوتی تھیں، وہ مریضوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، انہیں مال غنیمت میں سے دیا جاتا تھا، رہا حصہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

٣٩٨٩: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٦٣) و مسلم (٥٧ / ١٧٦٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣٩٠/ ١٨١٢ و الرواية الثانية ١٣٧/ ١٨١٢)۔

مَعَهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَاصَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ، وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ، وَاَعْقِرُبِهِمْ حَتّٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ، حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ، وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ، حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْقَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ**)). قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رباح، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، کے ساتھ اپنے اونٹ بھیجے، اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمٰن فزاری نے اچانک رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر دھاوا بول دیا، میں ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف رخ کر کے تین بار آواز دی، لڑائی کا وقت آ گیا، پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا، میں ان پر تیر برسا رہا تھا اور رجزیہ شعر پڑھ رہا تھا: میں ابن اکوع ہوں، اور آج رذیل لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ چنانچہ میں ان پر تیر برساتا رہا اور ان کی سواریوں کو زخمی کرتا رہا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اونٹ میں نے ان کے قبضہ سے آزاد کروا لیے، اور میں پھر بھی ان کا پیچھا کر کے ان پر تیر اندازی کرتا رہا حتی کہ انہوں نے وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے، وہ جو بھی چیز پھینکتے میں اس پر پتھر کی نشانی لگاتا جاتا تاکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اسے پہچان سکیں، حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شہ سواروں کو دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن فزاری کو جا لیا اور اسے قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج ہمارا بہترین شہ سوار ابوقتادہ ہیں، اور ہمارا بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیے، ایک حصہ گھڑ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، آپ نے وہ دونوں میرے لیے جمع فرما دیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ واپس آتے ہوئے مجھے (اپنی اونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

۳۹۹۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن دستوں کو روانہ فرماتے تو ان میں سے بعض مجاہدین کو ان کے حصہ کے علاوہ خصوصی حصہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] رواه مسلم (۱۳۲/ ۱۸۰۷)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۳۵) و مسلم (۴۰/ ۱۷۵۰)۔

٣٩٩١: وَعَنْهُ، قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہمارے حصے کے علاوہ خمس میں سے بھی کچھ عطا فرمایا، سو مجھے خمس سے ایک ''شارف'' ملی۔ شارف بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

٣٩٩٢: وَعَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَبَقَ عَبْدٌ لَهُ، فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو دشمن نے اسے پکڑ لیا، مسلمان ان پر غالب آ گئے تو وہی گھوڑا رسول اللہ ﷺ کے دور میں مجھے لوٹا دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے، ان کا ایک غلام فرار ہو کر رومیوں سے جا ملا، جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو نبی ﷺ کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے لوٹا دیا۔

٣٩٩٣: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ؟! فَقَالَ: ((اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)) قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے، جبکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک رشتہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔'' جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کے درمیان کچھ بھی تقسیم نہ فرمایا۔

٣٩٩٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۹۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس بستی میں (بلا قتال) داخل ہو جاؤ اور وہاں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (سے حاصل ہونے والے مال) کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، پھر وہ (باقی) تمہارے لیے ہے۔''

٣٩٩٥: وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده بهذ اللفظ وعنده لون آخر: ٣١٣٥، انظر الحديث السابق) و مسلم (٣٨/ ١٧٥٠)۔
[2] رواه البخاري (٣٠٦٧)۔
[3] رواه البخاري (٤٢٢٩)۔
[4] رواه مسلم (٤٧/ ١٧٥٦)۔

اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روزِ قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔''

۳۹۹۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ. [2]

۳۹۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اس میں آپ نے خیانت کا ذکر کیا اور آپ نے اس معاملے کو سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ''میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ شخص مجھے کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں اس سے کہوں کہ: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور وہ آدمی کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو، وہ شخص کہے، اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کوئی نفس (یعنی مملوک) ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر چادر حرکت کر رہی ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا، میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر کوئی غیر ناطق چیز (سونا، چاندی وغیرہ) ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔''

---

[1] رواه البخاري (۳۱۱۸)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۷۳) و مسلم (۲۴/ ۱۸۳۱)۔

٣٩٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ: اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلَّا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٩٩٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مدعم نامی ایک غلام بطورِ ہدیہ پیش کیا، مدعم، رسول اللہ ﷺ کی سواری کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اسے نامعلوم جانب سے ایک تیر آ لگا جس سے وہ قتل ہو گیا، لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت میں سے، اس کی تقسیم سے پہلے، جو چادر چوری کی تھی وہ اس پر آگ بھڑکا رہی ہے۔'' جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تسمہ یا دو تسمے آگ (میں جانے کے سبب) سے ہیں۔''

٣٩٩٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ: كَرْكَرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٣٩٩٨: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کرکرہ نامی شخص، نبی ﷺ کے سامان پر مامور تھا، وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا سامان دیکھنے لگے تو انہوں نے ایک چادر پائی جو اس نے چوری کی تھی۔

٣٩٩٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٣٩٩٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوات میں ہمیں شہد اور انگور ملتے تو ہم انہیں کھا لیتے تھے، اور انہیں اوپر (آپ ﷺ) تک نہیں پہنچاتے تھے۔

٤٠٠٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((مَا اُعْطِيْكُمْ)) فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ. [4]

٤٠٠٠: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ خیبر میں مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے اٹھا لیا، اور کہا: میں آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف (دیکھ کر) مسکرا رہے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٠٧) و مسلم (١٨٣/ ١١٥)۔

[2] رواه البخاري (٣٠٧٤)۔

[3] رواه البخاري (٣١٥٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٥٣) و مسلم (٧٢/ ١٧٧٢) ٥ حديث أبي هريرة تقدم (٣٧٤٥)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”میں جو تمہیں عطا کروں“ باب رزق الولاۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٠٠١: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ ـ اَوْقَالَ: فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَى الْاُمَمِ ـ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۴۰۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے مجھے تمام انبیا علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے۔“ یا فرمایا: ”میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔“

٤٠٠٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ ـ يَعْنِیْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ـ: ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ)). فَقَتَلَ اَبُوْطَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ❷

۴۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اس کا ساز و سامان اسی کا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس روز بیس آدمی قتل کیے اور انہوں نے ان کا ساز و سامان لے لیا۔

٤٠٠٣: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں قتل ہو جانے والے شخص کے ساز و سامان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اس کے قاتل کا ہے، اور آپ نے مقتول کے ساز و سامان سے خمس نہیں نکالا۔

٤٠٠٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِیْ جَهْلٍ، وَكَانَ قَتَلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۰۰۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر ابوجہل کی تلوار مجھے اضافی طور پر عطا فرمائی اور انہوں (ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ) نے اسے قتل کیا تھا۔

٤٠٠٥: وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِی اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِیْ، فَكَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَكَلَّمُوْهُ اَنِّیْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَلِیْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا، فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ، فَاَمَرَلِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ، وَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٥٣ وقال: حسن صحيح)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٢٩ ح ٢٤٨٧) [و أبو داود (٢٧١٨) و مسلم (١٨٠٩ مطولاً)]۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٢١)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧٢٢) ☆ فيه أبو عبيدة: لم يسمع من أبيه، فالسند منقطع۔

اَرْقِیْ بِهَا الْمُجَانِیْنَ، فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهٖ: اَلْمَتَاعَ. [1]

۴۰۰۵: ابولحم کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے مالکوں کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھا، انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ میں ایک غلام ہوں، آپ نے میرے متعلق حکم فرمایا تو مجھے تلوار حمائل کی گئی، اور میں اسے گھسیٹ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سامان میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے آپ کو ایک دم سنایا جو کہ میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا، آپ نے اس میں سے کچھ الفاظ ترک کر دینے اور کچھ رکھ لینے کا حکم دیا۔ ترمذی' ابوداؤد' البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ متاع پر ختم ہو جاتی ہے۔

٤٠٠٦: وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُسِمَتْ خَیْبَرُ عَلٰی اَهْلِ الْحُدَیْبِیَةِ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَیْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ، فِیْهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَاَعْطَی الْفَارِسَ سَهْمَیْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ، وَاَتَی الْوَهْمُ فِیْ حَدِیْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَیْ فَارِسٍ. [2]

۴۰۰۶: مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کا مالِ غنیمت اہل حدیبیہ پر تقسیم کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا: لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، اس میں سے تین سو گھڑ سوار تھے، آپ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

اور امام ابوداود نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے۔ مجمع سے مروی حدیث میں وہم ہے کہ انہوں نے کہا: تین سو گھڑ سوار تھے، جبکہ وہ صرف دو سو تھے۔

٤٠٠٧: وَعَنْ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفَّلَ الرُّبُعَ فِی الْبَدْاَةِ، وَالثُّلُثَ فِی الرَّجْعَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ نے شروع شروع میں لڑنے والوں کو مالِ غنیمت میں سے چوتھائی حصہ زائد عطا فرمایا، اور واپسی پر لڑائی کرنے والوں کو تہائی حصہ زائد عطا فرمایا۔

٤٠٠٨: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ یُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس تشریف لانے سے پہلے مالِ غنیمت خمس نکالنے کے بعد چوتھائی اور واپس لوٹتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تہائی حصہ اضافی طور پر عطا فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٥٥٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٧٣٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٣٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٥٠)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٤٩)۔

٤٠٠٩: وَعَنْ اَبِی الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ، فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ**)) لَاَعْطَيْتُكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۰۹: ابوجویریہ جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِامارت میں روم کی سرزمین پر مجھے ایک سرخ گھڑا ملا جس میں دینار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، معن بن یزید نامی، صحابی ہمارے امیر تھے جو کہ بنو سلیم قبیلے سے تھے، میں نے وہ گھڑا ان کی خدمت میں پیش کردیا، انہوں نے اسے مسلمانوں کے مابین تقسیم کردیا اور مجھے بھی سب کے برابر ہی حصہ دیا، پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ خمس نکالنے کے بعد اضافی حصہ دیا جائے گا تو میں تمہیں ضرور دیتا۔''

٤٠١٠: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ: فَاَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا: جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهُ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (حبشہ سے) واپس آئے تو ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملاقات ہوئی جب خیبر فتح ہو چکا تھا، آپ نے ہمارا حصہ بھی مقرر فرمایا: یا یوں کہا: آپ نے ہمیں عطا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے یا تو ان لوگوں کو حصہ دیا جو اس غزوہ میں شریک تھے یا پھر ہمارے کشتی کے ساتھیوں یعنی جعفر اور ان کے رفقا کو دیا۔

٤٠١١: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((**صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ**)) فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: ((**اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ، لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، صحابہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' یہ سن کر صحابہ کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔'' ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہود کا ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

٤٠١٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً، اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِيْ

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٥٣)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٢٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٤٥٨ ح ١٠١٠) و أبو داود (٢٧١٠) و النسائي (٤/ ٦٤ ح ١٩٦١)۔

النَّاسِ ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ ، فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَالِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، قَالَ: ((أَسَمِعْتَ بِلاَلاً نَادٰى ثَلاَثًا؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ؟)) فَاعْتَذَرَ ، قَالَ: ((كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَنْ اَقْبَلَهُ عَنْكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے تو وہ عام اعلان کرتے جس پر صحابہ کرام وہ مالِ غنیمت لے کر حاضر ہوتے جوان کے پاس ہوتا، آپ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم کرتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے کر آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر کس چیز نے تجھے اسے لانے سے منع کیا؟'' اس نے معذرت پیش کی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم اسے قیامت کے روز لاؤ گے، میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔''

٤٠١٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خیانت کرنے والے کے مال و متاع کو جلا دیا اور اس کی پٹائی کی۔

٤٠١٤: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۱۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔''

٤٠١٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [4]

۴۰۱۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠١٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حصوں کی تقسیم سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

٤٠١٧: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ،

---

[1] **إسناده حسن** ، رواه أبو داود (٢٧١٢)۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٧١٥) ☆ الوليد: شامي وقال البخاري في زهير بن محمد: "ماروى عنه أهل الشام فإنه مناكير"۔ [3] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٧١٦) ☆خبيب: مجهول، وجعفر بن سعد: ضعفه الجمهور۔ [4] **سنده ضعيف** ، رواه الترمذي (١٥٦٣ وقال: غريب) ☆محمد بن إبراهيم الباهلي مجهول و في شيخه نظر و لبعض الحديث شواهد۔

[5] **سنده حسن** ، رواه الدارمي (٢/ ٢٢٦ ح ٢٤٧٩ ، نسخة محققة : ٢٥١٩)[والطبراني فى الكبير ٨/ ٢٢٠ ح ٧٧٧٤ وقبله: ٧٥٩٤]۔

فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَ تْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ مال (غنیمت) خوش منظر اور خوش ذائقہ ہے، چنانچہ جس نے اسے بقدر استحقاق حاصل کیا تو وہ اس کے لیے باعث برکت بنا دیا جائے گا، اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں من پسند تصرف کرتے ہیں، ان کے لیے روزِ قیامت آگ ہی ہے۔''

٤٠١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ. ❷

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے روز اپنی تلوار ذوالفقار حصہ سے زیادہ لی۔ ابن ماجہ اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، اور یہ وہی ہے جو آپ ﷺ نے غزوہ احد کے روز خواب میں دیکھی تھی۔

٤٠١٩: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۰۱۹: رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مالِ غنیمت کے کسی جانور پر سواری نہ کرے حتی کہ جب اسے لاغر کر دے تو اسے اس میں واپس لوٹا دے، اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتی کہ جب اسے بوسیدہ کر دے تو اسے اس میں واپس کر دے۔''

٤٠٢٠: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَايَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۰۲۰: محمد بن ابومجاہد، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے دور میں طعام میں سے بھی پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ انہوں نے کہا: غزوہ خیبر میں ہمیں کھانا ملا، ہر آدمی آتا اور وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لیتا اور پھر واپس چلا جاتا۔

٤٠٢١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٧٤ و قال: حسن صحيح)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه [أحمد ١/ ٢٧١ ح ٢٤٤٥] و ابن ماجه (٢٨٠٨) و الترمذي (١٥٦١ وقال: حسن)۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٢١٥٩)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٠٤)۔

الْخُمُسُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لشکر کو کھانا اور شہد ملا تو ان میں سے خمس نہ لیا گیا۔

۴۰۲۲: وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نَقْسِمُهُ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۰۲۲: عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام قاسم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ہم اسے تقسیم نہیں کیا کرتے تھے، حتی کہ جب ہم اپنی منزلوں کو لوٹتے تو ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوتی تھیں۔

۴۰۲۳: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ، فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۴۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”دھاگہ اور سوئی بھی (مالِ غنیمت میں) جمع کرا دو اور خیانت سے بچو، کیونکہ روزِ قیامت وہ خیانت کرنے والے کے لیے باعثِ عار ہو گی۔“

۴۰۲۴: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ. ❹

۴۰۲۴: امام نسائی نے اسے ”عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ“ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا - وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ - اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ)) فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ)). فَقَالَ: اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى، فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۰۲۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے قریب ہوئے تو آپ نے اس کی کوہان سے ایک بال پکڑا پھر فرمایا: ”لوگو! اس مالِ غنیمت سے میرے لیے کوئی چیز نہیں اور یہ (بال تک) بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اٹھائی البتہ خمس، اور خمس بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جائے گا، تم دھاگہ اور سوئی تک جمع کرا دو۔“ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک ٹکڑا سا تھا، اس نے عرض کیا: میں نے اسے جھل کو صحیح کرنے کے لیے لیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۰۱)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۷۰۶) ☆ ابن حرشف: مجهول۔

❸ **سنده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۲۳۰ ح ۲۴۹۰، نسخة محققة: ۲۵۳۰)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۶/ ۲۶۲-۲۶۴ ح ۲۷۱۸)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۶۹۴)۔

نے فرمایا: ''وہ چیز جو میری اور بنوعبدالمطلب کی ہے وہ تیرے لیے ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اگر معاملہ اس قدر سنگین ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، اوراس نے اسے پھینک دیا۔

٤٠٢٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ: ((**وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۲۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی، اور جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پہلو سے چند بال پکڑے پھر فرمایا: ''تمہارے اموال غنیمت میں سے خمس کے علاوہ میرے لیے اتنی چیز بھی حلال نہیں، جبکہ خمس بھی تمہارے مصالح پر خرچ کیا جاتا ہے۔''

٤٠٢٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا**)). وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ، وَفِيْهِ: ((**اِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ**)). وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. [2]

۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بنو ہاشم قبیلے کے ہمارے یہ بھائی، آپ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ان کی فضیلت کا ہمیں انکار نہیں کیونکہ اللہ نے آپ کو ان میں پیدا فرمایا، بنو مطلب کے ہمارے بھائیوں کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے انہیں عطا فرما دیا جبکہ ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری اور ان کی قرابت ایک ہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کر کے فرمایا: ''بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک چیز ہیں۔'' شافعی۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت اسی طرح ہے، اور اس میں ہے: ہم اور بنو مطلب نہ تو دور جاہلیت میں الگ تھے اور نہ اسلام میں الگ ہیں۔ اور ہم اور وہ ایک چیز ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٢٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٥٥)۔

[2] **حسن**، رواه الشافعي في الأم (٤/ ١٤٦ و سنده ضعيف) و أبو داود (٢٩٨٠ وهو حديث صحيح) و النسائي (٧/ ١٣٠ ح ٤١٤٢ و هو حديث حسن) [و أصله عند البخاري (٤٢٢٩)]۔

شِمَالِيْ، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: أَيْ عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، قَالَ: وَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِيْ تَسْأَلَانِيْ عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: ((**أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟**)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: ((**هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟**)) فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: ((**كِلَاكُمَا قَتَلَهُ**)). وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۸: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوۂ بدر کے روز صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو نوعمر لڑکوں کے درمیان تھا، میں نے تمنا کی کہ میں اِن دونوں سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں اِن میں سے ایک نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: چچا جان! آپ ابو جاہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں الگ نہیں ہوں گا حتی کہ ہم سے جلد اجل کو پہنچنے والا فوت ہو جائے۔ اس کی اس بات سے مجھے بہت تعجب ہوا، بیان کرتے ہیں، پھر دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور اس نے بھی مجھ سے وہی بات کی، اتنے میں میں نے ابوجہل کو لوگوں میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں، وہ دونوں اپنی تلواروں کے ساتھ اس کی طرف لپکے اور اس پر وار کیا حتی کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟'' اِن دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھ کر فرمایا: ''تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل کے ساز و سامان کے متعلق معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فیصلہ فرمایا، جبکہ وہ دونوں آدمی (لڑکے) معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

٤٠٢٩: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((**مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ؟**)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ، فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ. [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون دیکھ کر ہمیں یہ بتائے گا کہ ابوجہل کس حالت

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤١) و مسلم (٤٢ / ١٧٥٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٢٠) و مسلم (١١٨ / ١٨٠٠)۔

میں ہے؟'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس پر حملہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈا (قریب المرگ) ہو گیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اسے داڑھی سے پکڑ کر کہا: تو ابوجہل ہے؟ اس نے کہا: تم نے ایک آدمی ہی تو قتل کیا ہے؟ ایک دوسری روایت میں ہے: اس نے کہا: کاش کوئی غیر کاشتکار مجھے قتل کرتا۔

٤٠٣٠: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْ مُسْلِمًا)). ذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَاَجَابَهُ بِمِثْلِ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ: ((اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرٰی، اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ. [1]

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ دیا اور میں بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا وہ مجھے ان میں سے زیادہ پسندیدہ تھا، چنانچہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: فلاں شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ (میں اسے) مسلمان (سمجھتا ہوں)۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے تین بار ایسے ہی عرض کیا، اور آپ نے انہیں ایسے ہی جواب ارشاد فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں آدمی کو دیتا ہوں، جبکہ دوسرا شخص (جسے میں نہیں دیتا) اس کی نسبت مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس اندیشے کے پیش نظر دیتا ہوں کہ وہ اپنے چہرے کے بل جہنم میں نہ ڈالا جائے۔'' بخاری، مسلم۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کلمہ ہے جبکہ ایمان عمل صالح ہے۔

٤٠٣١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ، يَعْنِیْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُبَايِعُ لَهٗ)) فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''بے شک عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں، اور میں ان کی بیعت کرتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا، جبکہ آپ نے ان کے علاوہ کسی اور غیر حاضر شخص کے لیے حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

٤٠٣٢: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم میں ایک اونٹ کے بدلے میں دس بکریاں مقرر فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٧) و مسلم (٢٣٧ / ١٥٠)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٢٦)۔

[3] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٦) [و أصله متفق عليه (البخاري: ٢٤٨٨ ومسلم: ١٩٦٨)]۔

٤٠٣٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، [فَجَمَعَ] الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَاْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا. وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انبیا علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے شادی کی اور وہ اسے اپنے گھر لانا چاہتا ہے مگر وہ اسے تاحال اپنے گھر نہیں لا سکا اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا اور اس نے اس کی چھتیں بلند نہیں کیں، اور نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہے اور وہ اس کے بچے کا منتظر ہے۔ انہوں نے جہاد کا ارادہ کیا، اور وہ نماز عصر یا اس کے قریب اس بستی کے قریب پہنچے (جس کے ساتھ جہاد کرنا تھا) اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے ٹھہرا دے، لہذا اسے ٹھہرا دیا گیا حتی کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی، انہوں نے مال غنیمت جمع کیا، آگ اسے جلانے کے لیے آئی مگر اس نے اسے نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی خائن ہے، ہر قبیلے سے ایک آدمی میری بیعت کرے، ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گیا، نبی نے فرمایا: تم میں خائن ہے۔ وہ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک سر لائے اور اسے مالِ غنیمت میں رکھا گیا، پھر آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ نقل کیا ہے: ”ہم سے پہلے مالِ غنیمت کسی کے لیے حلال نہیں تھا، پھر اللہ نے ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال فرما دیا، اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔“

٤٠٣٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا، اَوْ عَبَاءَةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ،)) ثَلَاثًا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: اَلَا! اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتی کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٢٤) و مسلم (٣٢/ ١٧٤٧)۔

[2] رواه مسلم (١٨٢ / ١١٤)۔

نے کہا: فلاں شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے، جو اُس نے خیانت کی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ابنِ خطاب! جاؤ اور تین بار اعلان عام کر دو کہ جنت میں (کامل) مومن داخل ہوں گے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نکلا اور تین بار اعلان کیا: سن لو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔

بَابُ الْجِزْيَةِ

جزیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٠٣٥: عَنْ بَجَالَةَ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ، فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ: إِذَا اَمَّرَ أَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

۴۰۳۵: بجالہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال پہلے اِن کی طرف سے ہمارے پاس ایک خط آیا کہ مجوسیوں کے ہر اس جوڑے کے درمیان علیحدگی کرو جو آپس میں ایک دوسرے کے محرم ہوں، اور عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے حتی کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ''جب کسی امیر کو کسی لشکر پر مقرر فرماتے.....'' **باب الكتاب إلى الكفار** میں ذکر کی گئی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٠٣٦: عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ، يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ، دِيْنَارًا، اَوْعِدْلَهٗ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ: ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۰۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافری کپڑا جو کہ یمن میں ہوتا ہے، لینے کا حکم فرمایا۔

٤٠٣٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

---

❶ رواه البخاري (٣١٥٦) ٥ حديث بريدة، تقدم (٣٩٢٩)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٣٨) [والترمذي (٦٢٣) و النسائي (٢٤٥٥) و ابن ماجه (١٨٠٣)] ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٢٣ ح ١٩٤٩) و الترمذي (٦٣٣) و أبو داود (٣٠٥٣) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة، منها طريق أحمد (١/ ٢٥٣، ٣١٣)۔

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک ملک میں دو قبلے (یعنی دین) درست نہیں اور نہ کسی مسلمان پر جزیہ ہے۔''

۴۰۳۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دَوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ، فَاَتَوْا بِهٖ، فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ، وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کی طرف بھیجا، وہ اسے گرفتار کرکے آپ کی خدمت میں لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جان بخشی فرما دی اور فریقین کے مابین جزیہ پر صلح ہوگئی۔

۴۰۳۹: وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَبِيْ اُمِّهٖ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۳۹: حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محصول تو یہود و نصاریٰ پر ہے، مسلمانوں پر عشر نہیں۔''

۴۰۴۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَا، وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَأْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ نہ تو ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ وہ ہمارا وہ حق دیتے ہیں جو ان پر عائد ہوتا ہے اور ہم بھی ان سے اپنا حق (زبردستی) حاصل نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ انکار کریں اور تمہیں زبردستی لینا پڑے تو لو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۰۴۱: عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۴۰۴۱: اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر فرمایا، اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ضروریات زندگی اور تین دن کی ضیافت۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۰۳۷) ☆ محمد بن إسحاق عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۴۷۴ ح ۱۵۹۹۲) و أبو داود (۳۰۴۸) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و رجل من بكر بن وائل، لعله حرب وإلا فمجهول۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (۱۵۸۹)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۲۷۹ ح ۶۲۳)۔

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٠٤٢: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الْهَدْيَ، وَاَشْعَرَ، وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ))** ثُمَّ قَالَ: **((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يَسْاَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا))** ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! مَازَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ، اِذْجَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ: اِذْجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((اُكْتُبْ: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ))**. فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَوْكُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ. اُكْتُبْ: مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ))**. فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنْ لَا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ عَلَيْنَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: **((قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا، ثُمَّ احْلِقُوْا))** ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: **﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾** الْاٰيَةَ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهٗ اَبُوْبَصِيْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْبَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ! جَيِّدًا، اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ، فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ، وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا))** فَقَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ! صَاحِبِيْ، وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ. فَجَاءَ اَبُوْبَصِيْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((وَيْلُ**

اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ، قَالَ: وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللّٰهِ! مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ، فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۰۴۲: مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ صلح حدیبیہ کے سال اپنے ہزار سے چند سینکڑے زیادہ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، قربانی کا نشان لگایا اور اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا، اور چل پڑے حتیٰ کہ جب آپ ثنیہ پر پہنچے جہاں سے اتر کر اہل مکہ تک پہنچا جاتا تھا، وہاں آپ کی سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی، لوگوں نے حل، حل کہہ کر اٹھانے کی کوشش کی اور کہا کہ قصواء کسی عذر کے بغیر اڑی کر گئی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''قصواء نے اڑی نہیں کی اور اس کا یہ مزاج بھی نہیں، لیکن ہاتھیوں کو روکنے والے نے اسے روک لیا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اللہ کی حرمات کی تعظیم کرنے کے متعلق مجھ سے جو مطالبہ کریں گے میں وہی تسلیم کرلوں گا۔'' پھر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا اور وہ تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی، آپ اہل مکہ کی گزرگاہ چھوڑ کر حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں برائے نام پانی تھا، لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنے لگے اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سارا پانی اس کنویں سے کھینچ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا، پھر انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے اس (پانی) میں رکھ دیں، اللہ کی قسم! ان کے لیے پانی خوب ابلتا رہا حتیٰ کہ وہ اس جگہ سے آسودہ ہو کر واپس ہوئے، وہ اسی اثنا میں تھے کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، پھر عروہ بن مسعود آپ ﷺ کے پاس آیا، اور حدیث کو آگے بیان کیا، کہ سہیل بن عمرو آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی۔'' (اس پر) سہیل نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو بیت اللہ سے کیوں روکتے اور آپ سے قتال کیوں کرتے؟ بلکہ آپ محمد بن عبداللہ لکھیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے میری تکذیب کی ہے، (اچھا) لکھو، محمد بن عبداللہ، پھر سہیل نے کہا: اور اس شرط پر معاہدہ ہے کہ اگر ہماری طرف سے کوئی آدمی، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کے پاس آئے گا؟ آپ اسے ہمیں لوٹائیں گے، جب تحریر سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ، قربانی کرو، پھر سر منڈاؤ۔'' پھر مومن عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے اہل ایمان جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں ......'' اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا کہ وہ ان (مومن عورتوں) کو (کفار کی طرف) واپس نہ کریں، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ حق مہر واپس کر دیں، پھر آپ مدینہ تشریف لے آئے تو قریش کے ابوبصیر، جو کہ مسلمان تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، قریش نے ان کی تلاش میں دو آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے

---

[1] رواه البخاري (١٦٩٤)۔

انہیں ان کے حوالے کر دیا، وہ انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوئے حتی کہ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور کھجوریں کھانے لگے، ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے، مجھے دکھاؤ میں بھی دیکھوں، اس شخص نے ان کو (تلوار) دے دی تو انہوں نے اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کا کام تمام کر دیا جبکہ دوسرا فرار ہو کر مدینہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے کوئی خوف زدہ منظر دیکھا ہے۔'' اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا ہے اور میں قتل کیا ہی جانے والا ہوں، اتنے میں ابوبصیر بھی آ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ماں برباد ہو، اگر ساتھی مل جائے تو یہ لڑائی کی آگ بھڑکا دے گا۔'' جب انہوں نے سنا تو وہ سمجھ گئے کہ آپ مجھے ان کے حوالے کر دیں گے، وہ وہاں سے نکل کر ساحل سمندر پر آ گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ابوجندل بن سہل رضی اللہ عنہ بھی (مکہ سے) بھاگے اور ابوبصیر سے آ ملے، اب قریش کا جو بھی آدمی اسلام لا کر بھاگتا تو وہ ابوبصیر سے آ ملتا، حتی کہ ان کی ایک جماعت بن گئی، اللہ کی قسم! ان کو ملک شام کے لیے روانہ ہونے والے کسی بھی قریشی قافلے کا پتہ چلتا تو وہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتے، انہیں قتل کرتے اور ان کا مال چھین لیتے، قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ آپ انہیں اپنے پاس بُلا لیں۔ اب جو شخص آپ کے پاس آ جائے تو وہ مامون رہے گا، (اس پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس) بُلا بھیجا۔

٤٠٤٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ، فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین شرائط پر صلح کی، مشرکین میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اسے واپس کیا جائے گا، اور مسلمانوں کی طرف سے جو اُن کے پاس آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اور وہ اگلے سال مکہ آئیں گے اور تین دن قیام کریں گے، اور وہ اپنا اسلحہ تلوار، کمان وغیرہ چھپا کر (نیام میں بند کر کے) لائیں گے۔ اتنے میں ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنی بیڑیوں میں جھکڑے ہوئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا۔

٤٠٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ مَنْ جَاءَ نَامِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ! اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ نَامِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط عائد کی کہ تمہاری طرف سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے تمہیں واپس نہیں کریں گے، اور جو شخص ہماری طرف سے تمہارے پاس آئے گا تو تم اسے ہمیں واپس کرو گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم (یہ شرط) لکھ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جو شخص ہماری

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٨) و مسلم (٩٢/ ١٧٨٣)۔

[2] رواه مسلم (٩٣/ ١٧٨٤)۔

طرف سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ نے اسے دور کر دیا، اور جو شخص ان کی طرف سے ہمارے پاس آئے گا تو اللہ اس کے لیے عنقریب کوئی خلاصی کی راہ پیدا فرما دے گا۔''

٤٠٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾. فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: ((قَدْ بَايَعْتُكِ)) كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللّٰهِ! مَامَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کی بیعت کے بارے میں فرمایا کہ نبی ﷺ اس آیت کے مطابق ان کا امتحان لیا کرتے تھے: ''اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں اور اس بات پر آپ سے بیعت کریں......'' تو ان میں سے جو ان شرائط کی پابندی کا اقرار کر لیتی تو آپ ﷺ اسے فرماتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی۔'' آپ ان سے بیعت فقط زبانی طور پر لیتے۔ اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٠٤٦: عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ، يَأْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ، وَعَلَى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۴۶: مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال لڑائی بند رکھنے کا معاہدہ کیا، اس عرصہ میں لوگ امن سے رہیں گے، کسی غلط فہمی کا شکار ہوں گے اور نہ ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھائیں گے (جان و مال کا تحفظ ہوگا)۔

٤٠٤٧: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اٰبَاءِهِمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، اَوِ انْتَقَصَهُ، اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رحمہ اللہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بیٹوں کی ایک جماعت سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! جس نے کسی ذمی شخص پر ظلم کیا یا اس کی حق تلفی کی یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر جزیہ عائد کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو روزِ قیامت میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

٤٠٤٨: وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ))

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧١٣) ومسلم (٨٨/ ١٨٦٦)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٦٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٥٢) ☆ عدة أبناء أصحاب رسول الله ﷺ مجهولون كلهم۔

قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا ، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا . تَعْنِيْ صَافِحْنَا. قَالَ: ((اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَّاحِدَةٍ)). رواه...... [1]

۴۰۴۸: امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواتین کی جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''(میں نے ان امور میں تمہاری بیعت لی) جن کی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سو عورتوں کے لیے میری بات وہی ہے جو ایک عورت کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٤٩: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ ، فَاَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ- يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ- يُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا: لَا نُقِرُّبِهَا ، فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ ، وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، فَقَالَ: ((اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ)). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: ((اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ ، فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَاَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهُ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهِ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا)) فَلَمَّا دَخَلَهَا ، وَمَضَى الْاَجَلُ ، اَتَوْا عَلِيًّا ، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا ، فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے انکار کر دیا کہ وہ آپ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دیں حتی کہ آپ نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ آئندہ سال آئیں گے، اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب انہوں نے تحریر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لکھوانا چاہا کہ یہ وہ بات ہے جس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مصالحت کی، انہوں نے کہا: ہم اس کا اقرار نہیں کرتے، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکتے، لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔'' پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لفظ رسول اللہ مٹا دیں۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ (کے نام) کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا جبکہ آپ بہتر طور پر نہیں لکھ سکتے تھے، آپ نے لکھا کہ یہ صلح نامہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہے جب آپ مکہ میں

---

[1] إسناده صحيح ، رواه [الترمذي (١٥٩٧ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٧/ ١٤٩ ح ٤١٨٦) و ابن ماجه (٢٨٧٤) و مالك (٢/ ٩٨٢ ح ١٩٠٨)]-

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٢٦٩٩) ومسلم (٩٠/ ١٧٨٣)-

داخل ہوں گے تو تلوار نیام میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے اگر کوئی آدمی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جائیں گے اور اگر آپ کے صحابہ میں سے کوئی قیام کرنا چاہے گا آپ اسے منع نہیں کریں گے، چنانچہ جب (اگلے سال) وہ (مکہ میں) آئے اور مدت قیام پوری ہوگئی تو وہ لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی سے کہو کہ مدت قیام پوری ہو چکی ہے لہٰذا یہاں سے چلے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْیَهُوْدِ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٠٥٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((یَامَعْشَرَ یَهُوْدَ، اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۰۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد میں تھے اسی دوران نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”(میرے ساتھ) یہود کی طرف چلو۔“ ہم آپ کے ساتھ چلے حتی کہ ہم مدرسہ میں پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”جماعت یہود! اسلام قبول کر لو، بچ جاؤ گے، جان لو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس سرزمین سے نکال دوں، تم میں سے جو شخص اپنے مال میں سے کوئی چیز پائے تو وہ اسے بیچ ڈالے۔“

٤٠٥١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: ((نُقِرُّکُمْ مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰهُ)) وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَائَهُمْ، فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ، فَقَالَ: یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ، تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ؟ فَقَالَ: هٰذِهٖ کَانَتْ هُزَیْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ، فَقَالَ: کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ، فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَاَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَاِبِلًا، وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَیْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۴۰۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہودِ خیبر کو ان کے اموال پر برقرار رکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تمہیں برقرار رکھے گا۔“ اور میں انہیں نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بنی ابوالحقیق سے ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ ہمیں نکالتے ہیں جبکہ محمد (ﷺ) نے ہمیں (اپنے گھروں میں) برقرار رکھا اور ہمیں اموال پر بھی کام کرنے دیا۔ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو بھول گیا ہوں، تیری کیا حالت ہو گی جب تجھے خیبر

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣١٦٧) و مسلم (٦١/ ١٧٦٥)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٣٠)۔

سے نکال دیا جائے گا اور تیری جوان اونٹنی تیرے ساتھ دوڑے گی۔ اس نے کہا: کہ ابوالقاسم (ﷺ) کی طرف سے مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! تم جھوٹ کہہ رہے ہو، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا، اور انہیں ان کے پھلوں کے بدلے، مال، اونٹ، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں۔

٤٠٥٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى بِثَلَاثَةٍ قَالَ: ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ: فَاُنْسِيْتُهَا. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، فرمایا: ”مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفد آئیں تو انہیں ان کی ضرورت کی چیزیں فراہم کرنا جیسے میں انہیں فراہم کرتا تھا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ﷺ نے تیسری چیز کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، یا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی۔

٤٠٥٣: وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا)). [2] رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ)).

۴۰۵۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا حتی کہ میں اس میں صرف مسلمانوں ہی کو رہنے دوں گا۔“ مسلم اور ایک روایت میں ہے: ”اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ)) وَقَدْ مَرَّ فِىْ بَابِ الْجِزْيَةِ.

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک ہی حدیث ہے: ”ایک ریاست میں دو قبلے (یعنی دو دین) نہیں ہو سکتے۔“ جو کہ باب الجزیۃ میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٥٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٠٥٣) و مسلم (٢٠/ ١٦٣٧)۔

[2] رواه مسلم (٦٣/ ١٧٦٧)۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا ، وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا)) . فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ . [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمینِ حجاز سے جلاوطن کر دیا، اور جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر پر غالب آئے تو آپ نے یہود و نصاریٰ کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا تھا، اور جب آپ اس سرزمین پر غالب آئے تھے تو وہ زمین اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی، یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان زمینوں کو چھوڑ دیں تا کہ وہ (یہود) کھیتی باڑی کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا عرصہ ہم چاہیں گے تم کو رکھیں گے۔'' انہیں رکھا گیا حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی امارت میں انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٣١٥٢) و مسلم (٦/ ١٥٥١)۔

بَابُ الْفَيْءِ

مالِ فے کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٤٠٥٥: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ ﷺ فِىْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿قَدِيْرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِىَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۵۵: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے مال فے میں جس چیز کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کو خاص کیا تھا، وہ چیز آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دی گئی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’اللہ نے ان میں سے اپنے رسول کو جو عطا فرمایا...... قدیر تک‘‘ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھی، آپ اس مال سے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے تھے، اور جو باقی بچ جاتا وہ آپ ﷺ اس مد میں خرچ کرتے جہاں اللہ کا مال خرچ ہونا چاہیے۔

٤٠٥٦: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِى النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِىَ فِى السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۵۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو نضیر کا مال اس مد میں تھا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو خاص طور پر عطا فرمایا کیونکہ اس کے حصول کے لیے مسلمانوں نے کوئی لشکر کشی نہیں کی، چنانچہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، آپ اسے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے رہے اور جو بچ جاتا اسے آپ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے اسلحہ اور گھوڑوں پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

٤٠٥٧: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِىْ يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْاٰهِلَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٩٤) و مسلم (٤٩/ ١٧٥٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٠٤) و مسلم (٤٨/ ١٧٥٧)۔

حَظَّيْنِ، وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا، فَدُعِيْتُ، فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۵۷: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ فے آتا تو آپ اسے اسی روز تقسیم فرما دیتے، آپ شادی شدہ کو دو حصے دیتے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے، مجھے بلایا گیا اور آپ نے مجھے دو حصے دیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا، پھر میرے بعد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا تو انہیں ایک حصہ دیا گیا۔

٤٠٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلَ مَاجَاءَهُ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال فے میں سے کوئی چیز آتی تو آپ سب سے پہلے انہیں عطا فرماتے جو (غلامی سے) آزاد کیے گئے ہوتے تھے۔

٤٠٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِيَ بِظُبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نگینوں کی ایک تھیلی پیش کی گئی تو آپ نے اسے آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے مابین تقسیم فرما دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام ہر دو میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

٤٠٦٠: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمًا الْفَيْءَ، فَقَالَ: مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز مالِ فے کا ذکر کیا تو فرمایا: میں اس مال فے کا تم سے زیادہ حق دار ہوں اور نہ ہم میں سے کوئی اور اس کا زیادہ حق دار ہے، ہم اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے مراتب پر ہیں، کوئی آدمی اپنے قبولِ اسلام میں سبقت رکھنے والا ہے، کوئی اپنی شجاعت والا ہے، کوئی آدمی عیال دار ہے اور کوئی آدمی ضرورت مند ہے۔

٤٠٦١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ فَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ،

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٥٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٥١)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٥٢)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٥٠) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس و عنعن ۔

فَلَيَأْتِيَنَّ الدَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِينُهُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ''صدقات (زکوۃ) تو فقراء اور مساکین کے لیے ہیں...... علیم حکیم۔'' تک تلاوت فرمائی۔ فرمایا یہ (آیت) ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جان لو جو تم نے مالِ غنیمت حاصل کیا اس میں سے خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے...... مسافر'' تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: یہ ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو جو دیا...... حتی کہ وہ فقراء کے لیے'' تک پہنچے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے۔'' پھر فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے، اگر میں زندہ رہا تو سرو حمیر (یمن کے شہر) کے چرواہے کو مشقت اٹھائے بغیر اس سے اس کا حصہ پہنچ جائے گا۔

۴۰۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ اَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا: بَنُو النَّضِيرِ، وَخَيْبَرُ، وَفَدَكُ، فَاَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهِ، وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبْسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيلِ، وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۶۲: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال یہ تھا: رسول اللہ ﷺ کے لیے تین مقامات کا مال مخصوص تھا، بنو نضیر، خیبر اور فدک کا۔ بنو نضیر کی زمین وہ آپ ﷺ کی ضروریات کے لیے مختص تھی، فدک مسافروں کے لیے مختص اور خیبر کی زمین کو رسول اللہ ﷺ نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، دو حصے مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے نفقہ کے لیے مقرر فرمایا۔ آپ کے اہل خانہ کے نفقہ سے جو بچ جاتا وہ آپ فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۰۶۳: عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ، وَاَنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبَى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ، وَاَنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ، يَعْنِي عَلٰى عَهْدِ

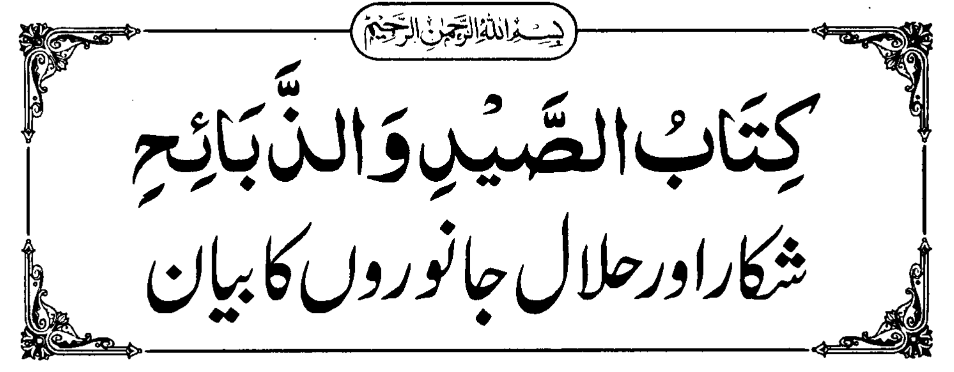
[1] إسناده صحيح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۱۳۸ ح ۲۷٤۰) [و عبد الرزاق في المصنف (۲۰۰٤۰)]۔

[2] سنده ضعيف، رواه أبو داود (۲۹٦۷) ☆ الزهري صرح بالسماع في أصل الحديث و لكنه عنعن في هذا اللفظ وهو مدلس مشهور۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۶۳: مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے فدک مخصوص تھا، آپ اس میں سے (اپنے اہل خانہ پر) خرچ کرتے، بنو ہاشم کے چھوٹوں پر خرچ کرتے اور اسی میں سے ان کے غیر شادی شدہ افراد کی شادی کیا کرتے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ فدک آپ انہیں عطا فرما دیں، آپ نے انکار فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معاملہ اسی طرح رہا، آپ کے بعد جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے ان دونوں حضرات نے کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر مروان نے اسے جاگیر بنا لیا، پھر وہ عمر بن عبدالعزیز کے لیے ہو گئی، میں نے دیکھا کہ یہ وہ مال ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا، لہٰذا اسے لینے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اسی جگہ لوٹا دیا ہے جہاں پر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں تھا۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٧٢) ☆ فيه مغيرة بن مقسم مدلس و عنعن و السند منقطع۔



اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٤٠٦٤: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷛ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ، فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْكُلْ؛ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ، وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۶۴: عدی بن حاتم ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا چھوڑو تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو، اگر وہ تمہارے لیے پکڑ لے اور تم اسے زندہ پالو تو اسے ذبح کرو، اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ اس نے (شکار کو) قتل کر دیا اور اس سے کھایا نہیں تو پھر اسے کھالو، اور اگر اس نے کھالیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے، اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا دیکھو اور شکار کو مردہ پاؤ تو اسے مت کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس نے قتل کیا، اور جب تم تیر چلاؤ تو اللہ کا نام لے کر چلاؤ پھر اگر وہ شکار تمہیں ایک روز بعد ملے اور تم اس میں صرف اپنے تیر ہی کا نشان دیکھو تو پھر اگر چاہو تو کھالو، اور اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو اسے مت کھاؤ۔''

٤٠٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: ((كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَاِنْ قَتَلْنَ)) قُلْتُ: اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ . قَالَ: ((كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۶۵: عدی بن حاتم ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم (شکار کے لیے) سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے جو تمہارے لیے پکڑا ہے کھالیں۔'' میں نے عرض کیا، اگر وہ مار ڈالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ مار ڈالیں۔'' میں نے عرض کیا: ہم معراض (پروں کے بغیر تیر) پھینکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ نوک کی طرف سے شکار میں گھس جائے تو کھالیں اور اگر اسے چوڑائی والے حصے کی طرف سے لگے اور وہ قتل ہو جائے تو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٥) و مسلم (٦/ ١٩٢٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٧) و مسلم (١/ ١٩٢٩)۔

اسے مت کھائیں، کیونکہ وہ چوٹ لگنے سے مرا ہے۔''

٤٠٦٦: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ لِي قَالَ: ((أَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوْا فِيهَا، وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا، وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۶۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہائش پذیر ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں، اور اسی سرزمین پر میں اپنی کمان اور اپنے غیر سدھائے ہوئے اور سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرتا ہوں، تو میرے لیے کیا درست ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے جو اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن میسر آجائیں تو پھر ان میں مت کھاؤ، اور اگر میسر نہ آئیں تو پھر انہیں دھو کر ان میں کھالو۔ اور تم نے اپنی کمان سے جو شکار کیا ہے اگر تم نے اس پر اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھالو، اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا ہے اور اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھالو اور تم نے اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے جو شکار کیا ہے اگر اسے ذبح کرلو تو کھالو۔''

٤٠٦٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۶۷: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے اپنا تیر (شکار پر) پھینکا اور وہ (شکار) تیری نظروں سے اوجھل ہوگیا، پھر تم نے اسے پالیا تو اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا سکتے ہو۔''

٤٠٦٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۰۶۸: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں، جو تین روز بعد اپنا شکار پاتا ہے، فرمایا: ''اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھالے۔''

٤٠٦٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَانَدْرِي أَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: ((اذْكُرُوْا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوْا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٨) و مسلم (٨/ ١٩٣٠)۔
[2] رواه مسلم (٩/ ١٩٣١)۔
[3] رواه مسلم (١٠/ ١٩٣١)۔
[4] رواه البخاري (٢٠٥٧)۔

٤٠٧٠: وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا، فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۰۷۰: ابوطفیل (عامر بن واثلہ) بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی خاص چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی خاص ایسی چیز عطا نہیں فرمائی جو آپ نے دیگر لوگوں کو نہ بتائی ہو۔ البتہ یہ چیز ہے جو کہ میری تلوار کے نیام میں ہے، انہوں نے ایک صحیفہ نکالا اس میں درج تھا: ”غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ لعنت کرے، زمین کے نشان (حدود) چوری کرنے والے پر اللہ لعنت کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جس نے زمین کے نشانات (ملکیتی حدود) بدل ڈالے (اللہ اس پر لعنت فرمائے)“ ”اپنے والد پر لعنت کرنے والے پر اللہ لعنت کرے اور بدعتی شخص کو پناہ دینے والے شخص پر اللہ لعنت کرے۔“

٤٠٧١: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: ((مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ، فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُ: اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں، جبکہ ہمارے پاس چھریاں نہیں، کیا ہم سرکنڈے کے ساتھ ذبح کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو خون بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ، (جبکہ) دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا درست نہیں، اور میں تمہیں اس کے متعلق تفصیلاً بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے، اور رہا ناخن تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔“ (کفار پر حملہ کرنے کے بعد) ہم کو اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا تو ایک آدمی نے اس پر ایک تیر چلایا اور اسے روک لیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں، ان میں سے جو بے قابو ہو جائے تو تم اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔“

٤٠٧٢: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بکریاں تھی جو سلع پہاڑ پر چر رہی تھیں، ہماری ایک لونڈی نے ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس کے ساتھ اسے ذبح کر دیا، انہوں نے

---

[1] رواه مسلم (٤٧/ ١٩٧٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٨) و مسلم (٢٠/ ١٩٦٨)۔

[3] رواه البخاري (٣٣٠٤)۔

نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

٤٠٧٣: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شُفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔''

٤٠٧٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْغَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے کسی چوپائے یا کسی اور چیز کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

٤٠٧٥: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو کسی ذی روح چیز کو باندھ کر نشانہ بازی کرے۔

٤٠٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کے لیے) ہدف نہ بناؤ۔''

٤٠٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِى الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِى الْوَجْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٧٨: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ، قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [6]

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغ دیا۔''

---

[1] رواه مسلم (٥٧/ ١٩٥٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٤) و مسلم (٥٨/ ١٩٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٥) و مسلم (١٩٥٨/٥٩)۔

[4] رواه مسلم (٥٨م/ ١٩٥٧)۔

[5] رواه مسلم (١٠٦/ ٢١١٦)۔

[6] رواه مسلم (١٠٧/ ٢١١٦)۔

٤٠٧٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ، فَوَافَيْتُهٗ فِىْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں (کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگا دیں)، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے والا آلہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ صدقہ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔

٤٠٨٠: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِىْ مِرْبَدٍ فَرَاَيْتُهٗ يَسِمُ شَاءً، حَسِبْتُهٗ قَالَ: فِىْ اٰذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۸۰: ہشام بن زید رحمۃ اللہ علیہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ باڑے میں تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: آپ ان (بکریوں) کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٠٨١: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ، اَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ: ((اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ؟ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ اسے پتھر اور لاٹھی کے کنارے سے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خون بہاؤ جس کے ساتھ چاہو، اور اللہ کا نام لو۔“

٤٠٨٢: وَعَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: ((لَوْ طَعَنْتَ فِىْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا فِى الضُّرُوْرَةِ. [4]

۴۰۸۲: ابو العشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور سینے کے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٢) ومسلم (١٠٩/ ٢١١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤٢) ومسلم (١١٥/ ٢١١٩)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٢٤) و النسائي (٧/ ١٩٤ ح ٤٣٠٩)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٨١ وقال: غريب) و أبو داود (٢٨٢٥) و النسائي (٧/ ٢٢٨ ح ٤٤١٣) و ابن ماجه (٣١٨٤) والدارمي (٢/ ٨٢ ح ١٩٧٨)۔ ☆ قال البخاري في أبي العشراء: "في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر"۔

بالائی حصے (لبہ) پر چھری چلانے سے ہی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے اس کی ران پر زخم لگایا تو بھی تیرے لیے کافی ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ کسی گرے پڑے جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ضرورت کے تحت ہے۔

٤٠٨٣: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**مَاعَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ، اَوْبَازٍ، ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ**)) قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((**اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کسی کتے یا باز کو سدھایا، پھر تم نے اسے اللہ کا نام لے کر چھوڑا تو اس نے جو تمہارے لیے محفوظ رکھا اسے کھا۔'' میں نے عرض کیا، اگر وہ مار دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اس نے اسے مار دیا اور اس میں سے کچھ نہ کھایا تو وہ اس نے تمہارے لیے ہی محفوظ رکھا ہے۔''

٤٠٨٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِسَهْمِيْ. قَالَ: ((**اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيْهِ اَثَرَسَبُعٍ فَكُلْ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں اور اگلے روز میں اس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں یقین ہو گیا کہ تمہارے ہی تیر نے اسے مارا ہے اور تم نے اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھا تو پھر کھاؤ۔''

٤٠٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِكَلْبِ الْمَجُوْسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روک دیا گیا۔

٤٠٨٦: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ، نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ، قَالَ: ((**فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا، فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۰۸۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم مسافر لوگ ہیں، ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں، ہمیں ان کے برتن ہی دستیاب ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ان کے علاوہ نہ پاؤ تو انہیں پانی کے ساتھ دھو لو پھر ان میں کھاؤ پیو۔''

٤٠٨٧: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى، وَفِيْ رِوَايَةٍ: سَاَلَهُ رَجُلٌ،

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٥١) ☆ مجالد ضعيف۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (لم أجده بهذا اللفظ ورواه بلفظ آخر: ٢٨٤٩) [والترمذي (١٤٦٨)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦٦) [وابن ماجه (٣٢٠٩)] ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس وفيه علة أخرى و الحديث ضعفه البوصيري۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٦٤ وقال: حسن صحيح)۔

فَقَالَ: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۸۷: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، اور ایک روایت میں ہے: ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ بعض کھانوں سے میں اجتناب کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دل میں کوئی خلجان محسوس نہ کرو کہ اس میں تم نے عیسائیوں کی مشابہت اختیار کی ہے۔'' (کیونکہ وہ بھی اپنے علاوہ کسی کا کھانا نہیں کھاتے۔)

٤٠٨٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے، اور یہ وہ ہے جسے باندھ کر تیر مارے جائیں۔

٤٠٨٩: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ، وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِيْ بُطُوْنِهِنَّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: سُئِلَ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، فَقَالَ: اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِالشَّيْءُ فَيُرْمٰى. وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ، فَقَالَ: الذِّئْبُ اَوِالسَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۸۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز درندوں میں سے ہر کچلی (سے شکار کرنے) والے اور پرندوں میں سے ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے، پالتو گدھے کے گوشت سے، باندھ کر تیر اندازی کیے جانے والے اور ''خلیسہ'' کے کھانے سے اور جنگ میں گرفتار ہونے والی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں، ابوعاصم سے ''مجثمہ'' کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی پرندے یا کسی چیز کو باندھ کے اس پر تیر اندازی کی جائے، اور ان سے ''خلیسہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، کوئی شخص بھیڑیے یا درندے سے اس کا شکار چھڑائے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے قبل اس کے ہاتھ میں مر جائے۔

٤٠٩٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ، زَادَ ابْنُ عِيْسٰى: هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۹۰: ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ سے منع فرمایا ہے، ابن عیسیٰ نے

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٦٥ وقال: حسن) و أبو داود (٣٧٨٤)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٧٣ وقال: غريب)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٧٤) ☆ أم حبيبة: لم أجد من وثقها وللحديث شواهد كثيرة دون: "الخليسة"۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٢٦) ☆ عمرو بن عبدالله بن الأسوار اليماني: ضعفه الجمهور والجرح مقدم۔

اضافہ نقل کیا ہے، یہ (شریطہ) وہ ذبیحہ ہے کہ اس کی جلد کاٹ دی جائے اور اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں، پھر اسے چھوڑ دیا جائے حتی کہ وہ مر جائے۔

٤٠٩١: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۴۰۹۱:۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنین (پیٹ کے بچے) کی ماں کا ذبح کرنا اُس کا ذبح کرنا ہے۔''

٤٠٩٢: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه. [2]

۴۰۹۲: اور امام ترمذی نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٠٩٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ، اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَأْكُلُهٗ؟ قَالَ: ((كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ، فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اونٹنی، گائے اور بکری ذبح کرتے ہیں اور ہم ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، تو کیا ہم اسے پھینک دیں یا اسے کھالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو کھالو، کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ہے۔''

٤٠٩٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا، سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۴۰۹۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی چڑیا یا اس سے اوپر (چھوٹے یا بڑے) پرندے کو ناحق قتل کیا تو اللہ اس کے قتل کے متعلق اس سے پوچھے گا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ذبح کرے اور پھر اسے کھالے، اور وہ اس کا سر کاٹ کر اسے مت پھینکے۔''

٤٠٩٥: وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ، وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۰۹۵: ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے دنبوں کی چکیاں کاٹ لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے تو وہ (کٹا ہوا حصہ) مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٢٨) و الدارمي (٢/ ٨٤ ح ١٩٨٥)۔ [2] صحيح، رواه الترمذي (١٤٧٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٢٧) و ابن ماجه (٣١٩٩) ☆ مجالد ضعيف ضعفه الجمهور وحديث ابن حبان (الموارد: ١٠٧٧، سنده حسن) يغني عنه۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٦٦ ح ٦٥٥١) و النسائي (٧/ ٢٣٩ ح ٤٤٥٠) و الدارمي (٢/ ٨٤ ح ١٩٨٤)۔

[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٨٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٨٥٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٩٦: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ، فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ، فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَبِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ. [1]

۴۰۹۶: عطاء بن یسار، بنو حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹنی چرایا کرتا تھا، اس نے اونٹنی میں موت کے آثار دیکھے تو اس نے اسے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا، چنانچہ اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں مار دیا حتی کہ اس کا خون بہا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔

اور مالک کی روایت میں ہے کہ اس نے تیز لکڑی کے ساتھ اسے ذبح کیا۔

٤٠٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَابَّةٍ فِى الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ)) [2] رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۴۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمام سمندری جانور بنی آدم کے لیے حلال کیے ہیں۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٢٣) و مالك (٢/ ٤٨٩ ح ١٠٧٦)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (٤/ ٢٦٧ ح ٤٦٦٦) ☆ فيه حمزة بن عمرو النصيبي: ضعيف جدًا متهم۔

بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ

کتے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٠٩٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ، نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]

۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کمی کی جاتی ہے۔''

٤٠٩٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْزَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے یا شکاری یا کھیتی کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔''

٤١٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِى النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کتے مارنے کا ہمیں حکم فرمایا حتی کہ عورت جنگل سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مارنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''تم دو نقطوں والے سیاہ کتے کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

٤١٠١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ غَنَمٍ اَوْمَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٨٠) و مسلم (٥٠/ ١٥٧٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٢٢) و مسلم (٥٨/ ١٥٧٥)۔

[3] رواه مسلم (٤٧/ ١٥٧٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٢٣) ومسلم (٤٦/ ١٥٧١)۔

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے یا بکریوں یا ریوڑ کی حفاظت والے کتے کے سوا دیگر کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤١٠٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ، لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ)). [1] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ: ((وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

۴۱۰۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔“ ابوداؤد، دارمی۔

اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو گھر والے شکاری کتے، کھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتا پالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔“

٤١٠٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپاؤں کے درمیان لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٤٥) و الدارمي (٢/ ٩٠ ح ٢٠١٣) و الترمذي (١٤٨٩ وقال: حسن) والنسائي (٧/ ١٨٥ ح ٤٢٨٥) [و ابن ماجه (٣٢٠٥)] ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني (الكبير ١١/ ٣٤٩) و أبي يعلى (٢٤٤٢) و ابن حبان (الموارد: ١٠٨٣، الإحسان: ٥٦٢٩) وغيرهم و حديث أبي داود (٢٨٤٦) يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٠٨) [و أبو داود (٢٥٦٢)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وفيه علل أخرى وله شاهد ضعيف۔

بَابُ مَا یَحِلُّ اَکْلُهُ وَمَا یَحْرُمُ

ان چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤١٠٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”درندوں میں سے کچلی والے جانور کا کھانا حرام ہے۔“

٤١٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں میں سے کچلی والے ہر جانور اور پرندوں میں سے پنجے (سے شکار کرنے) والے ہر پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے۔

٤١٠٦: وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۴۱۰۶: ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

٤١٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ، وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

٤١٠٨: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَیْءٌ؟)). قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۴۱۰۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اسے شکار کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہارے

---

[1] رواه مسلم (١٥/ ١٩٣٣)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ١٩٣٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٢٧) و مسلم (٢٣/ ١٩٣٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٢٤) و مسلم (٣٦/ ١٩٤١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٢١) و مسلم (٦٣/ ١١٩٦)۔

پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے، آپ ﷺ نے اس سے وہ ٹانگ لے کر اسے تناول فرمایا۔

٤١٠٩: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَاطَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مرالظہران کے پاس ایک خرگوش کو دوڑایا، میں اسے پکڑ کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا کولہا اور اس کی دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے انہیں قبول فرمایا۔

٤١١٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۱۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

٤١١١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدٌ: اَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ، فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خالد بن ولید کی اور ابن عباس کی خالہ ہیں، انہوں نے ان کے ہاں بھنا ہوا سانڈا پایا، میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے سانڈے سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پایا نہیں جاتا اس لیے میں طبعی طور پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے اپنے قریب کر لیا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔

٤١١٢: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۱۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔

٤١١٣: وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ﷺ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [5]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٧٢) و مسلم (٥٣/ ١٩٥٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٣٦) و مسلم (٤٠/ ١٩٤٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٣٧) و مسلم (٤٤/ ١٩٤٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٧) و مسلم (٩/ ١٦٤٩)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٩٥) و مسلم (٥٢/ ١٩٥٢)۔

۴۱۱۳: ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، سات غزوات میں شرکت کی، ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔

٤١١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَمِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطْعِمُوْنَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ**)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوۂ جیش الخبط میں شرکت کی، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر مقرر کیے گئے، ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے تو سمندر نے ایک بہت بڑی مردہ مچھلی باہر پھینکی، ہم نے اس جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی اور اسے عنبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہم نے اسے نصف ماہ تک کھایا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی اور اونٹ سوار اس کے نیچے سے گزر گیا، جب ہم واپس گئے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تمہاری طرف جو رزق نکالا ہے اسے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

٤١١٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْأُخَرِ دَاءً**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۱۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح پانی میں غوطہ دے کر باہر پھینکے، کیونکہ اس کے دو میں سے ایک پر میں شفاء جبکہ دوسرے میں بیماری ہے۔''

٤١١٦: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْهَا فَقَالَ: ((**أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۱۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور بقیہ (گھی) کھا لو۔''

٤١١٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اُقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ**)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِيْ أَبُوْلُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَالِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ.

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٦٢) ومسلم (١٧/ ١٩٣٥)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٨٢)۔

[3] رواه البخاري (٥٥٣٨)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۱۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سانپوں کو قتل کرو اور خاص کر دو لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو، کیونکہ وہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور حمل گرا دیتے ہیں۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اثنا میں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑا تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: اسے مت مارو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ کیونکہ وہ ان (گھروں) کو آباد رکھنے والے ہیں۔

٤١١٨: وَعَنْ اَبِی السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ، اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَاِذَا فِیْهِ حَیَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ، فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ، فَقَالَ: اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كَانَ فِیْهِ فَتًی مِنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَنْصَافِ النَّهَارِ، فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ، فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ**))، فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ، ثُمَّ رَجَعَ، فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ، فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ، وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ، فَقَالَتْ لَهٗ: اُكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ، فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ، فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ، فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا: اَلْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی؟ قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهٗ، وَقُلْنَا: اُدْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا، فَقَالَ: ((**اِسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ، فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ**)). وَقَالَ لَهُمْ: ((**اِذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ**)). وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: ((**اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا، فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۱۱۸: ابوسائب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے کوئی آہٹ سنی، ہم نے دیکھا کہ وہ سانپ تھا، میں اسے قتل کرنے کے لیے جلدی سے اٹھا جبکہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، میں بیٹھ گیا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: اس کمرے میں ہمارا ایک نو بیاہتا نوجوان تھا، انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف نکلے، وہ نوجوان نصف النہار کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٩٧) و مسلم (١٢٨/ ٢٢٣٣)۔

❷ رواه مسلم (١٤٠/ ٢٢٣٦)۔

سے اجازت حاصل کر کے اپنی اہلیہ کے پاس آ جایا کرتا تھا، چنانچہ ایک روز اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اپنا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے متعلق بنو قریظہ کا خطرہ ہے۔'' اس نے اپنا اسلحہ لیا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا (جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو) اس نے دیکھا کہ اس کی اہلیہ دروازے پر ہے، اس نے غیرت میں آ کر اس کی طرف نیزہ بڑھایا تا کہ وہ اسے مارے، اس نے اسے کہا اپنا نیزہ روکیں اور کمرے میں جا کر دیکھیں کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑے اژدھے کو کنڈل مارے زمین پر دیکھا تو اس نے نیزہ اس میں گھونپ دیا، پھر وہ باہر آ گیا اور اسے گھر میں گاڑ دیا سانپ اس (نیزے) پر تڑپنے لگا، معلوم نہیں ہو سکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان؟ راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا اور ہم نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہمارے لیے زندہ فرما دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے مغفرت طلب کرو۔'' پھر فرمایا: ''ان گھروں کے کچھ مکین ہیں، جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اسے تین بار گھر سے نکلنے پر مجبور کرو اگر وہ چلا جائے (تو ٹھیک) ورنہ اسے مار دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں جن ہیں، جو اسلام قبول کر چکے ہیں، جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اسے تین روز خبردار کرو، پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔''

٤١١٩: وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: ((كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی گئی آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔''

٤١٢٠: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق رکھا۔

٤١٢١: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ مار دیا تو اس کے لیے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کے لیے اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم (نیکی لکھی جاتی ہے)۔''

٤١٢٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٥٩) و مسلم (١٤٢/ ٢٢٣٧)۔

[2] رواه مسلم (١٤٤/ ٢٢٣٨)۔

[3] رواه مسلم (١٤٧/ ٢٢٤٠)۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چیونٹی نے کسی نبی (علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے مسکن کو جلا دینے کا حکم فرمایا تو اسے جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور آپ نے ایک ایسی جماعت کو جلا دیا جو تسبیح کرتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤١٢٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۱۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب چوہیا گھی میں گر جائے، اگر وہ جامد ہو تو اس (چوہیا) کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو نکال کر پھینک دو، اور اگر وہ گھی مائع حالت میں ہو تو پھر اس کے قریب نہ جاؤ۔''

٤١٢٤: وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [3]

۴۱۲۴: اور امام دارمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤١٢٥: وَعَنْ سَفِيْنَةَ رضي الله عنه قَالَ: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَحْمَ حُبَارٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۱۲۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

٤١٢٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا. [5] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانور کے کھانے اور اس کے دودھ (پینے) سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا ہے۔

٤١٢٧: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [6]

۴۱۲۷: عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈے کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٩) و مسلم (١٤٨ / ٢٢٤١)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢ / ٢٣٢۔ ٢٣٣ ح ٧١٧٧) و أبو داود (٣٨٤٢) ☆ الزهري مدلس و عنعن، و معمر: خالفه الثقات فيه والحديث ضعفه البخاري والترمذي وغيرهما۔ [3] **صحيح**، رواه الدارمي (٢ / ١٠٩ ح ٢٠٨٩۔٢٠٩٢ ح ٢١٢٨۔ ٢١٣١۔ ٢١٣١) و للحديث طرق عند البخاري (٢٣٥۔٢٣٦) وغيره۔ ☆ لفظ الدارمي: "خذوها (ألقوها) و ما حولها فا طرحوه، [وكلوا] " يعني كلوا السمن الباقي۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٩٧) [والترمذي (١٨٢٨ وقال: غريب)] ☆ بريه: إبراهيم بن عمر ضعفه الجمهور۔ [5] **حسن**، رواه الترمذي (١٨٢٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٧٨٥ وسنده ضعيف، ٣٧٨٧، ٣٧١٩، الرواية الثانية)۔ [6] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٩٦)۔

٤١٢٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بلی کے گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤١٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ -يَعْنِیْ يَوْمَ خَيْبَرَ- اَلْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ، وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت سے، کچلی والے درندوں اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤١٣٠: وَعَنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❸

۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤١٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ، فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی خَضَائِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ خیبر میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی، یہود (آپ ﷺ کی خدمت میں) آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ لوگوں نے ان کے پھل دار درختوں سے پھل اتارنے میں بہت جلدی کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! ذمیوں سے ناحق مال لینا حلال نہیں۔''

٤١٣٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، اَلْمَيْتَتَانِ: اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: اَلْكَبِدُ وَالطِّحَالُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ ❺

۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو خون حلال کیے گئے ہیں، دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے، جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

٤١٣٣: وَعَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❻ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰی اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰی جَابِرٍ رضی اللہ عنہ.

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٤٨٠) و الترمذي (١٢٨٠ وقال: غريب)۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٧٨)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٩٠) و النسائي (٧/ ٢٠٢ ح ٤٣٣٦۔٤٣٣٧) [وابن ماجه (٣١٩٨)] ☆ فيه صالح بن يحيى بن المقدام: لين الحديث و أبوه مستور والحديث ضعفه موسى بن هارون الحافظ وغيره۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٠٦) و انظر الحديث السابق (٤١٣٠) لعلته۔

❺ **ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٧ ح ٥٧٢٣ موقوف) و ابن ماجه (٣٢١٨، ٣٣١٤ وسنده ضعيف) و الدارمي (٤/ ٢٧١۔٢٧٢) ☆ عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف و تابعه أخواه وهما ضعيفان۔ ☆☆ سنده ضعيف جدًا وله شاهد موقوف صحيح عند البيهقي (١/ ٢٥٤) وله حكم المرفوع وهو يغني عنه۔ ❻ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٥) و ابن ماجه (٣٢٤٧) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٠ ح٣١٦٧) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن۔

۴۱۳۳: ابوزبیر رحمہ اللہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز کو سمندر باہر (ساحل کی طرف) پھینک دے اور اس سے پانی اتر جائے تو اسے کھاؤ، اور جو اس میں مر جائے اور سطح سمندر پر تیرنے لگے تو اسے مت کھاؤ۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔

امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اکثر کا یہ موقف ہے کہ یہ روایت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

٤١٣٤: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: ((اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ، لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ضَعِيْفٌ. 1

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ کا کثیر لشکر ہے، میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام قرار دیتا ہوں۔'' ابوداؤد' محی السنہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے۔

٤١٣٥: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ، وَقَالَ: ((اِنَّهٗ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ 2

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز (کے وقت) کی اطلاع دیتا ہے۔''

٤١٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرغ کو بُرا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔''

٤١٣٧: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، قَالَ: قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِی الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا: اِنَّا نَسْئَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا، فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 4

۴۱۳۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اسے کہو: ہم تجھے نوح اور سلیمان بن داود علیہم السلام کے عہد کا حوالہ دیتے ہیں کہ تو ہمیں ایذا نہ پہنچا۔ اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسے قتل کر دو۔''

٤١٣٨: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ، اَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: ((مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ 5

۴۱۳۸: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، عکرمہ نے کہا: میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ

---

1 **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٣) ☆ سليمان التيمي مدلس وعنعن وتابعه أبو العوام ولم يوثقه غير ابن حبان۔

2 **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٩ ح ٣٢٧٠) [و أبو داود، انظر الحديث الآتي]۔

3 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥١٠١)۔ 4 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٨٥ وقال: حسن غريب) وأبو داود (٥٢٦٠) ☆ فيه محمد بن أبي ليلى: ضعيف ضعفه الجمهور۔

5 **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٥ ح ٣٢٦٥) [وعبد الرزاق (١٩٦١٧) وأبو داود (٥٢٥٠)] ☆ موسى بن مسلم الطحان شك في وصل الحديث فالحديث معلول۔

آپ ﷺ سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سانپ کے انتقام کے خوف سے انہیں چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

٤١٣٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا سَالَمْنَاهُمْ، مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سے ہماری ان (سانپوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی، اور جس نے ڈر کے پیش نظر ان میں سے کسی (سانپ) کو (مارے بغیر) چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

٤١٤٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو، اور جو شخص ان کے انتقام سے ڈر گیا وہ مجھ سے نہیں۔“

٤١٤١: وَعَنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَانِ- يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ- فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۱۴۱: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم چاہ زم زم کی صفائی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

٤١٤٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِيْ كَأَنَّهُ قَضِيْبُ فِضَّةٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۱۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاندی کی سلاخ کی مثل سفید سانپوں کے علاوہ تمام سانپوں کو مار ڈالو۔“

٤١٤٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ، فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخَرِ شِفَاءً، فَإِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٥٢٤٨)۔ [2] سنده ضعيف، رواه أبو داود (٥٢٤٩) و النسائي (٦/ ٥١ ح ٣١٩٥) ☆ شريك مدلس و عنعن وأحاديث أبي داود (٥٢٤٨، ٥٢٥٢) وغيره تغني عنه۔

[3] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٥٢٥١) ☆ مروان بن معاوية مدلس و عنعن و في سماع عبد الرحمٰن بن سابط من العباس رضي الله عنه نظر۔ [4] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٥٢٦١) ☆ إبراهيم النخعي لم يسمع من ابن مسعود رضي الله عنه فالسند منقطع و لا ينفع إبراهيم أن يروي عن جماعة من أصحابه التابعين أو أتباع التابعين: الذين لا نعرفهم بأسمائهم كلهم عن ابن مسعود رضي الله عنه، و المغيرة بن مقسم مدلس و عنعن۔

[5] صحيح، رواه أبو داود (٣٨٤٤)۔

ڈبودے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے، جبکہ دوسرے میں شفا ہے، وہ اپنے اس پر کے ذریعے (گرنے سے) بچتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے اسے مکمل طور پر ڈبودو۔‘‘

٤١٤٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ، فَاِنَّ فِی اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا، وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً، فَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۱۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب مکھی کھانے میں گر جائے تو اسے ڈبودیں، کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہے جبکہ دوسرے میں شفا ہے، اور وہ زہر والے پر کو مقدم رکھتی ہے اور شفا والے پر کو مؤخر۔‘‘

٤١٤٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّخْلَةِ وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۴۱۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤١٤٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْكُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُكُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ، وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ، وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ، وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتَلَا: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا﴾ اَلْاٰیَةَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۱۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل جاہلیت کچھ چیزیں کھایا کرتے تھے اور کچھ چیزیں بطور کراہت چھوڑ دیا کرتے تھے، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اس نے حلال کردہ چیزوں کو حلال اور اپنی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا، اس نے جن چیزوں کو حلال کیا وہ حلال ہے اور جن کو حرام کیا وہ حرام ہے، اور جس سے خاموشی اختیار کی تو وہ قابل مؤاخذہ نہیں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’فرما دیجیے! میری طرف جو وحی کی گئی ہے، میں اس میں کھانے والے کے لیے جو وہ کھاتا ہے، مردار، بہتا ہوا خون، خنزیر کے گوشت کے سوا کوئی اور چیز حرام نہیں پاتا۔‘‘

٤١٤٧: وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٢٦١ ح ٢٨١٥) [وابن ماجه (٣٥٠٤) والنسائي (٧/ ١٧٨-١٧٩ ح ٤٢٦٧)]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٦٧) والدارمي (٢/ ٨٨-٨٩ ح ٢٥٥٠) [وابن ماجه (٣٢٢٤)] ☆ الزهري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٠٠)۔ [4] رواه البخاري (٤١٧٣)۔

۴۱۴۷: زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں، میں اس وقت ہنڈیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا، جن میں گدھوں کا گوشت تھا۔

٤١٤٨: وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه يَرْفَعُهُ: ((اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۱۴۸: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: ''جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم یہ ہے کہ اس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے ہیں، ایک قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ وہ پڑاؤ ڈالتے ہیں، اور کوچ کرتے ہیں۔''

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٥ بعد ح ٣٢٦٤ بدون السند) [والطحاوي في مشكل الآثار (٤/ ٩٥، نسخة جديدة ٧/ ٣٨١ ح ٢٩٤١ وسنده حسن) وابن حبان (الإحسان: ٦١٢٣، ٦١٥٦) والحاكم (٢/ ٤٥٦)]۔

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٤١٤٩: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۱۴۹: سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لڑکے کے پیدا ہونے پر عقیقہ ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے تکلیف دور کرو (اس کا سر منڈاؤ اور اسے نہلاؤ)۔''

٤١٥٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے، اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔

٤١٥١: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ حَنَّكَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۵۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر مکہ میں میرے پیٹ میں تھے، انہوں نے کہا، میں نے اسے قبا میں جنم دیا، پھر میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی تو میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا، پھر آپ نے کھجور منگائی اسے چبایا اور اپنا لعاب دہن لگا کر اسے اس کے منہ میں ڈالا اور گھٹی دی، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اور یہ (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) اسلام (ہجرت کے بعد مدینہ) میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤١٥٢: عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا)) قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ

[1] رواه البخاري (٥٤٧١-٥٤٧٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠١ / ٢٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٩) و مسلم (٢٦ / ٢١٤٦)۔

يَقُوْلُ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُوْلُ: ((عَنِ الْغُلَامِ)). اِلٰى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [1]

۴۱۵۲: ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''پرندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو۔'' (فال لینے کے لیے انہیں نہ اڑاؤ) انہوں نے بیان کیا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ اور ان کا نر یا مادہ ہونا تمہارے لیے مضر نہیں۔'' ابوداود، ترمذی۔ اور نسائی کی روایت: ''لڑکے کی طرف سے......'' آخر تک ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤١٥٣: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنَّ فِيْ رِوَايَتِهِمَا ((رَهِيْنَةٌ)) بَدَلَ: ((مُرْتَهَنٌ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ: ((وَيُدَمّٰى)) مَكَانَ: ((وَيُسَمّٰى)) وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَيُسَمّٰى)) اَصَحُّ. [2]

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے میں گروی ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے۔'' احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی۔ لیکن ان دونوں (ابوداود اور نسائی) کی روایت میں ((مرتھن)) کی جگہ ((رھینۃ)) کے الفاظ ہیں۔ اور مسند احمد اور ابوداود کی روایت میں ((ویسمّی)) کی بجائے ((ویدمّی)) کے الفاظ ہیں۔ اور امام ابوداود نے فرمایا: لفظ ((ویسمّی)) زیادہ صحیح ہے۔

٤١٥٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! احْلِقِيْ رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً)) فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ. [3]

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری ذبح کی، اور فرمایا: ''فاطمہ! اس کا سر مونڈ اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر۔'' چنانچہ ہم نے ان بالوں کا وزن لیا تو ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کم تھا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن علی بن حسین کی علی بن ابی طالب سے ملاقات ثابت نہیں۔

٤١٥٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٣٥) و الترمذي (١٥١٦) و النسائي (٧/ ١٦٥ ح ٤٢٢٣)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٢ ح ٢٠٣٩٥) و الترمذي (١٥٢٢ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٣٧ وسنده ضعيف ۔ ٢٨٣٨ وهو حسن) و النسائي (٧/ ١٦٦ ح ٤٢٢٥)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥١٩) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار عنعن والسند منقطع . محمد بن علی بن الحسين لم يدرك عليًا رضي الله عنه و للحديث شاهد ضعيف عند البيهقي (٩/ ٣٠٤)۔

وَعِنْدَالنَّسَائِيِّ: كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. [1]

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا۔ ابوداؤد۔ اور نسائی کی روایت میں دو دو مینڈھوں کا ذکر ہے۔

٤١٥٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ، فَقَالَ: ((لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ)) كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ: ((مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۱۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ''عقوق'' کو پسند نہیں کرتا۔'' گویا آپ نے یہ نام ناپسند فرمایا، اور فرمایا: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے ذبح کرنا پسند کرے تو وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔''

٤١٥٧: وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِىْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۴۱۵۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

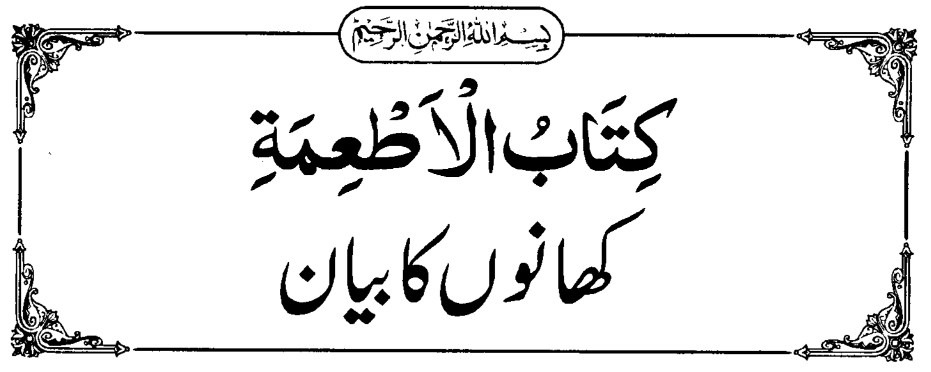
فصل ثالث

٤١٥٨: عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا فِى الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهٗ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهٗ وَنَلْطَخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: وَنُسَمِّيْهِ. [4]

۴۱۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس کا خون لگاتا، اور جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے اور اس کا سر مونڈتے اور زعفران لگاتے تھے۔ ابوداؤد۔ اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور ہم اس کا نام رکھتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٤١) و النسائي (٧/ ١٦٥-١٦٦ ح ٤٢٢٤)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٤٢) و النسائي (٧/ ١٦١-١٦٤ ح ٤٢١٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٤) وأبو داود (٥١٠٥) ☆ فيه عاصم بن عبيدالله ضعيف ضعفه الجمهور و له شاهدان موضوعان عند البيهقي في شعب الإيمان (٨٦١٩ فيه يحيى بن العلاء: كذاب و ٨٦٢٠ فيه محمد بن يونس الكديمي: كذاب) ذكر تهما للرد عليهما ولا يستشهد بهما . فائدة: الأذان فى أذن المولود صحيح، و عليه كان العمل (بلا إنكار) يعني أجمعت الأمة على مشروعية العمل به في عهد الترمذي وغيره و الإجماع حجة شرعية۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٤٣) ورزين (لم أجده) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ٢٣٨) ووافقه الذهبي وله شاهد تقدم (٤١٥٢)]۔



الفصل الاول — فصل اول

٤١٥٩: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۵۹: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر پرورش لڑکا تھا اور (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف گھومتا تھا، (یہ حرکت دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

٤١٦٠: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۶۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک شیطان اس کھانے کو، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کھانا حلال سمجھتا ہے۔''

٤١٦١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے، تمہارے لیے نہ تو رات گزارنے کے لیے کوئی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا، اور جب آدمی داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، تم نے رات گزارنے کی جگہ پا لی، اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پا لی اور شام کا کھانا بھی پا لیا۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٧٦) و مسلم (١٠٨/ ٢٠٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠٢/ ٢٠١٧)۔

[3] رواه مسلم (١٠٣/ ٢٠١٨)۔

٤١٦٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔''

٤١٦٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس کے ساتھ پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔''

٤١٦٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے، اور آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

٤١٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ، فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ (کھانے کے) کس حصے میں برکت ہے۔''

٤١٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ چاٹنے یا چٹانے سے پہلے اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔''

٤١٦٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَانِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ، فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا

---

[1] رواه مسلم (١٠٥/ ٢٠٢٠)۔

[2] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٠٢٠)۔

[3] رواه مسلم (١٣١/ ٢٠٣٢)۔

[4] رواه مسلم (١٣٣/ ٢٠٣٣)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٥٦) و مسلم (١٣٠، ١٢٩/ ٢٠٣١)۔

يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان تمہارے ہر معاملے میں، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہو۔''

٤١٦٨: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۱۶۸: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

٤١٦٩: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى خِوَانٍ، وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ، قِيْلَ لِقَتَادَةَ، عَلٰى مَا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۱۶۹: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ میز پر رکھ کر کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی۔ قتادہ سے پوچھا گیا: وہ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دستر خوان پر۔

٤١٧٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میدے کی روٹی اور سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی (یعنی کھائی) ہو۔

٤١٧١: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ: مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْخَلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَا فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۴۱۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب سے اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا زندگی بھر نہ میدہ کی روٹی دیکھی اور نہ چھلنی، ان سے دریافت کیا گیا، تم پھر بن چھنے جو کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کا آٹا بناتے اور پھونک مارتے جو چیز اڑنی ہوتی وہ اڑ جاتی، اور جو باقی رہ جاتا ہم اسے گوندھ کر روٹی بناتے اور اسے کھا لیتے تھے۔

٤١٧٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاعَابَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

---

[1] رواه مسلم (١٣٥/ ٢٠٣٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٣٩٨-٥٣٩٩)۔

[3] رواه البخاري (٥٣٨٦)۔

[4] رواه البخاري (٥٣٨٥)۔

[5] رواه البخاري (٥٤١٣)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٠٩) و مسلم (١٨٧/ ٢٠٦٤)۔

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ نے اسے پسند کیا تو کھا لیا اور اگر ناپسند کیا تو اسے چھوڑ دیا۔

٤١٧٣: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْكُلُ اَكْلاً كَثِيْرًا، فَاَسْلَمَ، وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيْلاً، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًا وَاحِدٍ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا، جب وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا، نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

٤١٧٤-٤١٧٥: وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ، وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَلْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ. [2]، [3]

۴۱۷۴-۴۱۷۵: امام مسلم نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف مسند روایت ہے۔

٤١٧٦: وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ، فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى، فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)). [4]

۴۱۷۶: اور صحیح مسلم کی دوسری روایت جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک کافر شخص مہمان ٹھہرا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا دودھ دھویا گیا، اس نے اس کا سارا دودھ پی لیا، پھر دوسری کا دودھ دھویا گیا تو اس نے وہ بھی پی لیا، پھر ایک اور کا دودھ دھویا گیا، اس نے اسے بھی پی لیا حتی کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اگلے روز اس نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا، اس کا دودھ دھویا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا، پھر دوسری کے متعلق حکم دیا گیا تو وہ دوسری کا سارا دودھ نہ پی سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

٤١٧٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِى الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِى الْاَرْبَعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو (آدمیوں) کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے جبکہ تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

---

[1] رواه البخاري (٥٣٩٣)۔

[2] رواه مسلم (١٨٤/ ٢٠٦١)۔

[3] رواه مسلم (١٨٢/ ٢٠٦٠)۔

[4] رواه مسلم (١٨٦/ ٢٠٦٣)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٩٢) و مسلم (١٧٨/ ٢٠٥٨)۔

٤١٧٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے، دو کا کھانا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

٤١٧٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تلبینہ (جو کا دلیہ) دل کے مریض کے لیے راحت بخش اور غم کو ہلکا کرنے والا ہے۔''

٤١٨٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا جو کہ اس نے (خصوصی طور پر) تیار کیا تھا، میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش خدمت کیا جس میں کدو اور خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلیٹ کے کناروں میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ میں اس روز سے کدو پسند کرتا ہوں۔

٤١٨١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ، فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کی دستی آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس سے کاٹ کر تناول فرما رہے ہیں۔ اتنے میں آپ کو نماز کے لیے آواز دی گئی تو آپ نے اس (دستی) کو اور اس چھری کو جس کے ساتھ آپ کاٹ رہے تھے رکھ دیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نیا) وضو نہیں فرمایا۔

٤١٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیزیں اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

٤١٨٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ، فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهٖ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ

---

❶ رواہ مسلم (١٧٩/ ٢٠٥٩)۔

❷ متفق علیه، رواہ البخاري (٥٤١٧) و مسلم (٩٠/ ٢٢١٦)۔

❸ متفق علیه، رواہ البخاري (٢٠٩٢) و مسلم (١٤٤/ ٢٠٤١)۔

❹ متفق علیه، رواہ البخاري (٢٠٨) و مسلم (٩٣/ ٣٥٥)۔

❺ رواہ البخاري (٥٤٣١)۔

بِهٖ وَيَقُوْلُ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے اسے منگایا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔''

٤١٨٤: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام)). [2]

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھنبی مَن (بنی اسرائیل کے من و سلویٰ) کی نوع میں سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے۔'' بخاری، مسلم۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''وہ (کھنبی) اس مَن میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔''

٤١٨٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۸۵: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔

٤١٨٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُ)) فَقِيْلَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (مکہ کے قریب) مرالظہران کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم پیلو چن رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ رنگ کی چنو کیونکہ وہ زیادہ اچھی ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔''

٤١٨٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔
ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

٤١٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں ایک

---

[1] رواه مسلم (١٦٦/ ٢٠٥٢)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٠٨) و مسلم (١٥٧/ ٢٠٤٩، ١٦٠/ ٢٠٤٩)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٤٠) و مسلم (١٤٧/ ٢٠٤٣)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٤٣) و مسلم (١٦٣/ ٢٠٥٠)۔
[5] رواه مسلم (١٤٩، ١٤٨/ ٢٠٤٤)۔
[6] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٩) و مسلم (١٥١/ ٢٠٤٥)۔

ساتھ نہ اٹھائے۔

٤١٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا یَجُوْعُ اَھْلُ بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَ: ((یَا عَائِشَةُ! بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ، جِیَاعٌ اَھْلُهٗ)) قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں رہتے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں تو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

٤١٩٠: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اس روز اس کے لیے زہر باعث نقصان ہے نہ جادو۔''

٤١٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً، وَاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَةِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالیہ کی عجوہ (کھجور) میں شفا ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔''

٤١٩٢: وَعَنْھَا، قَالَتْ: کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْهِ نَارًا، اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَآءُ، اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۱۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا کہ ہم اس میں (چولہے میں) آگ نہیں جلاتے تھے، ہمارا کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا، البتہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت آ جاتا تھا۔

٤١٩٣: وَعَنْھَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُھُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۴۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے دو دن (مسلسل) گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، ان دو (دنوں) میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔

٤١٩٤: وَعَنْھَا، قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [6]

۴۱۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم نے دو سیاہ چیزیں (کھجور اور پانی) شکم سیر ہو کر

---

[1] رواہ مسلم (١٥٣، ١٥٢/ ٢٠٤٦)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٥٤٤٥) و مسلم (١٥٥/ ٢٠٤٧)۔

[3] رواہ مسلم (١٥٦/ ٢٠٤٨)۔

[4] متفق علیه، رواہ البخاري (٦٤٥٨) و مسلم (٢٦/ ٢٩٧٢)۔

[5] متفق علیه، رواہ البخاري (٦٤٥٥) و مسلم (٢٥/ ٢٩٧١)۔

[6] متفق علیه، رواہ البخاري (٥٣٨٣) و مسلم (٣١/ ٢٩٧٥)۔

نہیں کھائیں۔

٤١٩٥: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۹۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا تمہارے پاس تمہاری چاہت کے مطابق کھانے پینے کی وافر چیزیں نہیں ہیں؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لیے ردی قسم کی کھجوریں بھی نہیں تھیں۔

٤١٩٦: وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۹۶: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور اس سے جو بچ جاتا وہ میرے لیے بھیج دیتے، ایک روز آپ نے ایک پیالہ میری طرف بھیجا جس میں سے آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ سے دریافت کیا، کیا وہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا، جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں، میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

٤١٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا)) أَوْ قَالَ: ((فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، أَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ.)) وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا، فَقَالَ: ((قَرِّبُوْهَا)) إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: ((كُلْ، فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے۔'' یا فرمایا: ''وہ ہماری مسجد سے دور رہے، یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' اور نبی ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف قسم کی سبزیاں تھیں، آپ ﷺ نے اس میں سے بو محسوس کی اور فرمایا: ''اسے اپنے کسی ساتھی کے پاس لے جاؤ۔'' اور فرمایا: ''کھاؤ، کیونکہ میں اس سے ہم کلام ہوتا ہوں جس سے تم ہم کلام نہیں ہوتے۔''

٤١٩٨: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۱۹۸: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اناج ماپ لیا کرو، تمہیں اس میں برکت عطا کی جائے گی۔''

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ٢٩٧٧)۔

[2] رواه مسلم (١٧٠/ ٢٠٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٥٥) و مسلم (٧٣/ ٥٦٤)۔

[4] رواه البخاري (٢١٢٨)۔

٤١٩٩: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دستر خوان اٹھالیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ وبابرکت حمداللہ کے لیے ہے، کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی، اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے رب!''

٤٢٠٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے کے اس طرز عمل سے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے یا وہ کوئی چیز پیئے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے۔''

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الدُّنْيَا، فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ہم عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث: ''ماشبع ال محمد'' اور '' خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا'' ان شاءاللہ تعالیٰ ''باب فضل الفقراء'' میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٢٠١: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُرِّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا، وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهٖ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: ((اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۴۲۰۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ کھانا پیش کیا گیا، میں نے کوئی کھانا نہیں ایسا دیکھا کہ ہم نے کھایا ہو اور اس کے شروع میں بہت زیادہ برکت ہو اور اس کے آخر میں بہت کم برکت ہو، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے اس پر اللہ کا نام لیا، پھر کوئی ایسا شخص بیٹھا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا اس وجہ سے شیطان نے اس کے ساتھ کھایا (اس لیے برکت اٹھ گئی)۔''

٤٢٠٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ ❹

❶ رواه البخاري (٥٤٥٨)۔ ❷ رواه مسلم (٨٩/ ٢٧٣٤) ٥ حديث عائشة يأتي (٥٢٣٧) و حديث أبي هريرة يأتي أيضًا (٥٢٣٨)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٢٧٥ ح ٢٨٢٤) [والترمذي في الشمائل (١٨٧)] ☆ حبيب بن أوس و ثقه ابن حبان وحده و ابن لهيعة مدلس و عنعن۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٥٨ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٧٦٧)۔

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو وہ کہے: ''اس کا آغاز و اختتام اللہ کے نام سے۔''

٤٢٠٣: **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((**مَازَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهٗ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی حتی کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ لقمہ جب اس نے اسے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' تو (یہ سن کر) نبی ﷺ مسکرا دیے، پھر فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتی کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب کچھ قے کر دیا۔''

٤٢٠٤: **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''

٤٢٠٥: **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۲۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر کرنے والا، صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔''

٤٢٠٦: **وَرَوَاهُ** ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ. [4]

۴۲۰۶: امام ابن ماجہ اور امام دارمی نے سنان بن سنہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

٤٢٠٧: **وَعَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى، وَسَوَّغَهٗ، وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۲۰۷: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کھانا کھاتے یا کوئی چیز نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا اور اسے حلق سے اترنے والا بنایا اور پھر اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔''

٤٢٠٨: **وَعَنْ** سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٦٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٩٠) و أبو داود (٣٨٥٠) [وابن ماجه (٣٢٨٣ بسند آخر فيه "مولى لأبي سعيد" مجهول و علة أخرى.) والترمذي (٣٤٥٧ وسندهما ضعيف)] ☆ و إسماعيل بن رياح و أبوه مجهولان و للحديث طرق كلها ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٨٦ وقال: حسن غريب)۔ [4] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٧٦٤) و الدارمي (٢/ ٩٥ ح ٢٠٣٠)۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٥١)۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے۔''

٤٢٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُدِّمَ اِلَیْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا: اَلَا نَاْتِیْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا ہم آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے وضو کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کا ارادہ کروں۔''

٤٢١٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❸

۴۲۱۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٢١١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اُتِیَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِیْدٍ، فَقَالَ: ((كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهَا؛ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِیْ وَسْطِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ، وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا یَاْكُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ یَاْكُلُ مِنْ اَسْفَلِهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا)). ❹

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ثرید کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے وسط سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت وسط میں نازل ہوتی ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ پیالے (پلیٹ) کے بالائی حصے سے نہ کھائے بلکہ وہ اس کے نچلے حصے (یعنی اپنے آگے اور قریب) سے کھائے، کیونکہ برکت اس کے بالائی حصے سے نازل ہوتی ہے۔''

٤٢١٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا رُؤِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا یَطَاُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۲۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی آپ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤٦) و أبو داود (٣٧٦١) ☆ فيه قيس بن الربيع ضعفه الجمهور من جهة حفظه و قال أحمد: "هو منكر، ما حدث به إلا قيس بن الربيع"۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٤٧ وقال: حسن) و أبو داود (٣٧٦٠) و النسائي (١/ ٨٥ ح ١٣٢) [ومسلم (١١٨/ ٣٧٤) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣١٤)]۔ ❸ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٢٦١)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٨٠٥) و ابن ماجه (٣٢٧٧) والدارمي (٢/ ١٠٠ ح ٢٠٥٢) و أبو داود (٣٧٧٢)۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٧٠)۔

کے پیچھے دو آدمی چلتے ہوئے دیکھے گئے۔

٤٢١٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهٗ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی، وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ، وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۲۱۳: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ ہم نے کنکریوں کے ساتھ اپنے ہاتھ صاف کر لیے۔

٤٢١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ، فَنَهَسَ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کی دستی پیش کی گئی اور آپ دستی کا گوشت پسند فرمایا کرتے تھے، آپ نے دانتوں کے ساتھ اس سے نوچ لیا۔

٤٢١٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ؛ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ، وَانْهَسُوْهُ، فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ. [3]

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھری کے ساتھ (پکے ہوئے) گوشت کو مت کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، بلکہ اسے دانتوں کے ساتھ کھاؤ، کیونکہ ایسا کرنا زیادہ لذیز اور کھانے میں زیادہ سہل ہے۔'' ابوداود، بیہقی فی شعب الایمان' اور دونوں نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں۔

٤٢١٦: وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ وَعَلِیٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ: ((**مَهْ يَا عَلِیُّ! فَاِنَّكَ نَاقِهٌ**)) قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**يَا عَلِیُّ! مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ؛ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۴۲۱۶: ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے، ہمارے گھر میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تناول فرمانے لگے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! باز رہو، کیونکہ تم ابھی ابھی صحت یاب ہوئے ہو۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! یہ کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے زیادہ موزوں ہے۔''

٤٢١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ

---

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٣٠٠)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٣٧ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٣٠٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٧٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٩٨) ☆ فيه أبو معشر نجيح: ضعيف۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٣٦٤ ح ٢٧٥٩٣) و الترمذي (٢٠٣٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٣٤٤٢)۔

الْاِيْمَان ❶

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن (ہنڈیا، دیگچی) کے پیندے کے ساتھ لگا ہوا کھانا پسند تھا۔

٤٢١٨: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۲۱۸: نبیشہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٢١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ہاتھ پر چکنائی لگی ہو اور وہ اسے دھوئے بغیر سو جائے پھر کوئی چیز اسے کاٹ لے تو وہ شخص اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

٤٢٢٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روٹی اور حیس (کھجور، پنیر اور گھی) سے تیار شدہ ثرید بہت مرغوب تھا۔

٤٢٢١: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ؛ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

۴۲۲۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے ہے۔''

٤٢٢٢: وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: لَا، اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: ((هَاتِيْ، مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ)). ❻ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٨٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٩٢٤) [والحاكم (٤/ ١١٥-١١٦) وصححه الذهبي]. ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٧٦ ح ٢١٠٠١) و الترمذي (١٨٠٤) وابن ماجه (٣٢٧١) و الدارمي (٢/ ٩٦ ح ٢٠٣٣) ☆ أم عاصم: لم أجد لها توثيقًا.

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٦٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٨٥٢) وابن ماجه (٣٢٩٧).

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٨٣) ☆ فيه رجل من أهل البصرة مجهول و سقط ذكره في المستدرك (٤/ ١١٦) فصححاه (!). ❺ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٥١) و ابن ماجه (٣٣١٩) و الدارمي (٢/ ١٠٢ ح ٢٠٥٨) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ١٢٢) ووافقه الذهبي]. ❻ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤١) ☆ أبو حمزة الثمالي ثابت بن أبي صفية ضعيف رافضي وللحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (٤/ ٥٤ ح ٦٨٧٥) فيه سعدان بن الوليد مجهول الحال: لم أجد من وثقه و روى أحمد (٣/ ٣٥٣ ح ١٤٨٠٧) عن جابر قال قال رسول الله ﷺ: ((نعم الإدام الخل، ما أقفر بيت في خل.)) وسنده حسن وانظر صحيح مسلم (٢٠٥٢).

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟'' میں نے عرض کیا، میرے پاس صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے آؤ، جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٢٢٣: وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: ((هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ)) وَاَكَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۲۲۳: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: ''یہ اس کا سالن ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔

٤٢٢٤: وَعَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِيْ، فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ، وَقَالَ: ((اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاتِهِنَّ، ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۲۲۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں شدید بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا جس سے میں نے اپنے دل پر اس کی ٹھنڈک محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تو دل کے مریض ہو، تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب آدمی ہے۔ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ ڈالے، پھر وہ تجھے کھلا دے۔''

٤٢٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ: ((يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔ ترمذی۔ امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اس کی حرارت اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٢٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں چیر کر ان میں سے کیڑے نکالنے لگے۔

٤٢٢٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ، فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ، فَسَمّٰى وَقَطَعَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

❶ **ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٥٩، ٣٢٦٠، ٣٨٣٠) [والترمذي في الشمائل (١٨٢)] ☆ يحيى بن العلاء: متروك متهم بالكذب و في الطريق الثاني يزيد بن أبي أمية الأعور: مجهول و حفص بن غياث مدلس و عنعن۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٧٥) ☆ فيه عبد الله بن أبي نجيح مدلس و عنعن و في سماع مجاهد من سعد بن أبي وقاص نظر وفيه علة أخرى۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٤٣) و أبو داود (٣٨٣٦)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٣٢)۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨١٩)۔

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ٹکڑا پیش کیا گیا، آپ نے چھری منگائی، اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹا۔

٤٢٢٨: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ: ((اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ. 1

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور رنگے ہوئے چمڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے جس چیز کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے، اور اس نے جس چیز کے متعلق سکوت اختیار کیا تو وہ ایسی چیز کے زمرے میں ہے جس سے درگزر فرمایا۔'' ابن ماجہ، ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

٤٢٢٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَّلَبَنٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ، فَجَاءَ بِهٖ، فَقَالَ: ((فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا؟)) قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ: ((ارْفَعْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. 2

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس گندم کے سفید آٹے کی روٹی ہو جو گھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو'' صحابہ میں سے ایک آدمی اٹھا اور وہ اسے بنا کر آپ کی خدمت میں لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (گھی) کس چیز میں تھا؟'' اس نے عرض کیا: سانڈھے کی جلد سے بنے ہوئے برتن میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ، اور ابوداؤد نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٢٣٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 3

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر پکا ہوا (کھانے میں کچھ حرج نہیں)

٤٢٣١: وَعَنْ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ: اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 4

۴۲۳۱: ابوزیاد بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

---

1 **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٣٦٧) والترمذي (١٧٢٦) ☆ سيف بن هارون البرجمي ضعيف و فيه علة أخرى و للحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (٢/ ٣٧٥ ح ٣٤١٩)۔

2 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٨) وابن ماجه (٣٣٤١) ☆ فيه أيوب: ينظر فيه و لعله ابن خوط كما في النكت الظراف (٩/ ٧٥) و هو متروك۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٠٨ و ضعفه) و أبو داود (٣٨٢٨) ☆ فيه أبو إسحاق مدلس ومختلط و عنعن و لم يعلم تحديثه به قبل اختلاطه۔

4 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٢٩) ☆ خيار بن سلمة: لم يوثقه غير ابن حبان۔

آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز تھا۔

٤٢٣٢: وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرِ السُّلَمِيِّيْنِ رضی اللہ عنہما قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۳۲: بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ کے سامنے مکھن اور کھجور پیش کیا۔ آپ ﷺ مکھن اور کھجور پسند فرمایا کرتے تھے۔

٤٢٣٣: وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: أُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ، فَخَبَطْتُّ، بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا، وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَالَ: ((**يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ**)) ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: ((**يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ**)) ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: ((**يَا عِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں، میں اس کے اطراف میں ہاتھ مار رہا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے تناول فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا: ''عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔'' پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک پورے طباق میں گھوم رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ وہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔'' پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی نمی اپنے چہرے، بازوؤں اور سر پر مل لی۔ اور فرمایا: ''عکراش! یہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا وضو ہے۔''

٤٢٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((**إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ، وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ جو کا حریرہ بنانے کا حکم فرماتے، جب وہ بنایا جاتا تو آپ انہیں حکم فرماتے اسے گھونٹ گھونٹ پیو، نیز آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''یہ غم زدہ شخص کو قوت بخشتا ہے اور مریض کے دل کو فرحت بخشتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی خاتون پانی کے ذریعے اپنے چہرے سے میل دور کرتی

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٣٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤٨) ☆ فيه العلاء بن الفضل: ضعيف، و ابن عكراش، قال البخاري: "لا يثبت حديثه"۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٣٩)۔

ہے۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٢٣٥: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاءُ هَاشِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے، اور کھمبی مَن (من وسلویٰ) سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٣٦: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ، ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّلِيْ بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: ((مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ؟)) قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً، فَقَالَ لِيْ: ((اُقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ؟۔ اَوْ۔قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان تھا آپ نے ایک پہلو (ران) کے متعلق حکم فرمایا تو اسے بھونا گیا، پھر آپ نے چھری لی اور اس کے ساتھ اس سے میرے لیے کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے اطلاع دینے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پھینک دی اور فرمایا: ''اسے کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔'' مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مونچھیں لمبی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ دوں۔'' یا فرمایا: ''تم خود مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ لو۔''

٤٢٣٧: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَضَعُ يَدَهُ، وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! اِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا)). زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم کھانے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہیں فرماتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے، ایک مرتبہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٦٦ وقال: حسن غريب)۔

[2] **سنده صحيح**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٦٥) [و أبو داود (١٨٨) و أحمد (٤/ ٢٥٢، ٢٥٥)]۔

[3] رواه مسلم (١٠٢/ ٢٠١٧)۔

کھانے میں شریک ہوئے تو ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ رکھنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا وہ بھی اسی طرح تھا جیسے اسے دھکیلا جا رہا ہو آپ نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس کھانے پر، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، دسترس حاصل کر لیتا ہے، وہ اس بچی کو لے کر آیا تا کہ وہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تا کہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک اس (شیطان) کا ہاتھ، اس (بچی) کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۴۲۳۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا ، فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ ، فَأَكْثَرَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ)) وَأَمَرَ بِرَدِّهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام خریدنا چاہا تو آپ نے اس کے سامنے کھجوریں رکھیں، اس غلام نے بہت زیادہ کھجوریں کھا لیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک زیادہ کھانا بے برکتی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اسے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۳۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔''

۴۲۴۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ، فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ)). [3]

۴۲۴۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا لگا دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے پاؤں کے لیے زیادہ آرام دہ ہے۔''

۴۲۴۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ ، وَتَقُوْلُ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ [4]

۴۲۴۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تو آپ کے کہنے پر اسے ڈھانک دیا جاتا حتیٰ کہ اس کا جوش حرارت ختم ہو جاتا۔ اور وہ فرماتی تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایسا کرنا زیادہ باعث برکت

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٦٦١ ، نسخة محققة : ٥٢٧٣) [وابن عدي في الكامل (١/ ٢٤٤)] ☆ فيه أبو إسحاق الشيباني إبراهيم بن هراسة : كذاب متهم ـ

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣١٥) ☆ فيه عيسى الحناط : متروك و السند ضعفه البوصيري ـ

[3] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الدارمي (٢/ ١٠٨ ح ٢٠٨٦ ، نسخة محققة : ٢١٢٥) ☆ فيه موسى بن محمد بن إبراهيم: متروك ، والسند منقطع وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (٤/ ١١٩): "أحسبه موضوعًا وإسناده مظلم" ـ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٠٠ ح ٢٠٥٣ ، نسخة محققة: ٢٠٩١) [وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٧) و ابن حبان (الإحسان : ٥١٨٤ / ٥٢٠٧) والحاكم (٤/ ١١٨)] ☆ فيه الزهري: مدلس و عنعن ـ

ہے۔'' دونوں روایتیں امام دارمی نے نقل کیں۔

٤٢٤٢: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ لَحِسَهَا، تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ: اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۴۲۴۲: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے متعلق کہتا ہے: اللہ تمہیں جہنم سے آزادی عطا فرمائے جس طرح تم نے مجھے شیطان سے آزادی دی۔''

[1] **لم أجده**، رواه رزين (لم اجده) وانظرح ٤٢١٨۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

ضیافت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٢٤٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَدَلَ ((الْجَارِ)): ((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر و بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے ایک دوسری روایت میں: پڑوسی کے بجائے یہ الفاظ ہیں: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔“

٤٢٤٤: وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۲۴۴: ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور وہ ایک دن ایک رات ہے، اور ضیافت تین دن کے لیے ہے، اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اس قدر قیام کرے کہ وہ اسے تنگی میں مبتلا کر دے۔“

٤٢٤٥: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا: ((اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٨، و الرواية الثانية: ٦١٣٨) و مسلم (٧٥/ ٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٩) و مسلم (١٤/ ٤٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦١) و مسلم (١٧/ ١٧٢٧)۔

۴۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں بھیجتے ہیں، اور ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالو اور وہ مہمان نوازی کے مطابق تمہاری مہمان نوازی کریں تو اسے قبول کرو اور اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو پھر مہمان نوازی کا جو حق ہے وہ ان سے وصول کر سکتے ہو۔''

٤٢٤٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: ((**مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟** قَالَا: الْجُوْعُ، قَالَ: **وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَأَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا**)) فَقَامُوْا مَعَهٗ، فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَيْنَ فُلَانٌ؟**)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّیْ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ، وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ**)) فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَالِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((**وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ. [1]

۴۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی روز یا کسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہیں کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا؟'' انہوں نے عرض کیا، بھوک نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا جس نے تمہیں نکالا ہے، چلو!'' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔ آپ ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لائے لیکن وہ گھر پر نہیں تھے، جب اس کی اہلیہ نے آپ کو دیکھا تو کہا: خوش آمدید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی تشریف لے آئے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو پکار اٹھے: الحمدللہ، مہمانی کے لحاظ سے آج کا دن میرے لیے بہت ہی باعث عزت ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص گیا اور کھجوروں کا خوشہ لایا جس میں کچی، پکی اور عمدہ ہر قسم کی کھجوریں تھیں، اس نے عرض کیا، آپ انہیں تناول فرمائیں، اور خود اس نے چھری پکڑ لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''دودھ دینے والی بکری سے احتیاط کرنا۔'' اس نے ان کی خاطر بکری ذبح کی، انہوں نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ سیر و سیراب ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، پھر تم ان نعمتوں سے مستفید ہو کر واپس جاؤ گے۔''

---

[1] رواه مسلم (١٤/ ٢٠٣٨) ٥ حديث أبي مسعود تقدم (٣٢١٩)۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''انصار میں سے ایک آدمی تھا......'' باب الولیمة'' میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٢٤٧: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا؛ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتّٰى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ، كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). [1]

۴۲۴۷: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے لیکن وہ حقِ ضیافت سے محروم رہے تو اس کی نصرت کرنا ہر مسلمان پر حق ہے حتی کہ وہ اس کے مال اور اس کی زراعت سے اس کا حقِ ضیافت لے لے۔'' دارمی، ابوداؤد۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرا لیکن انہوں نے اس کی ضیافت نہ کی تو وہ اپنے حقِ ضیافت کے برابر ان کے مال سے لے سکتا ہے۔''

٤٢٤٨: وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّبِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ، اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ؟ قَالَ: ((بَلْ اَقْرِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۲۴۸: ابواحوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں تو وہ میری ضیافت نہ کرے لیکن اس کے بعد وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں اس کی ضیافت کروں یا اس کو بدلہ دوں (کہ ضیافت نہ کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ ضیافت کرو۔''

٤٢٤٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَاذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا وَهِيَ بِاُذُنِيْ: وَلَقَدْ رَدَدْتُّ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ، اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا، فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٩٨ ح ٢٠٤٣) و أبو داود (٣٧٥١ و الرواية الثانية: ٣٨٠٤) و سندها صحيح]۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٦ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٨٢-٢٨٣ ح ٣٣٢٠) [و أحمد (٣/ ١٣٨) والبيهقي (٧/ ٢٨٧) والطحاوي في مشكل الآثار (١/ ٤٩٨، ٤٩٩) و صححه العراقي و ابن الملقن وغيرهما] ☆ وله شاهد حسن لذاته عندالطحاوي في مشكل الآثار (٤/ ٢٤٢ ح ١٥٧٧) وبه صح الحديث۔

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ یا ان کے علاوہ کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی اور فرمایا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، لیکن انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز نہ سنائی حتی کہ آپ نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے بھی تین مرتبہ سلام کا جواب دیا لیکن آپ کو نہ سنایا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ، آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ نے جتنی بار بھی سلام کیا میں نے اسے سنا اور آپ کو جواب عرض کیا لیکن میں نے آپ کو (اس لیے) نہیں سنایا کہ میں پسند کرتا تھا کہ آپ سے زیادہ سے زیادہ سلامتی اور برکت حاصل کرسکوں، پھر وہ گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں منقی پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: ''نیکوکار تمہارا کھانا کھاتے رہیں، فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں۔''

٤٢٥٠: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ آخِیَّتِهٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی آخِیَّتِهٖ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْهُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ؛ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ، وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ. [1]

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کے مثل ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے دوڑتا پھرتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی لوٹ آتا ہے، اور مومن بھول جاتا ہے (غلطی کر بیٹھتا ہے) اور پھر ایمان کی طرف پلٹ آتا ہے، تم اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کرو۔''

٤٢٥١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَصْعَةٌ، یَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ یُقَالُ لَهَا: الْغَرَّاءُ، فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰی، اُتِیَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِیْهَا، فَالْتَفُّوْا عَلَیْهَا، فَلَمَّا کَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِیْ عَبْدًا کَرِیْمًا، وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِیْدًا)) ثُمَّ قَالَ: ((کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا یُبَارَكْ فِیْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [2]

۴۲۵۱: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برتن تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے، اسے غراء کہا جاتا تھا، جب وہ چاشت کا وقت ہونے پر نماز چاشت پڑھ لیتے تو وہ برتن لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا، پھر صحابہ کرام اس کے اردگرد جمع ہو جاتے، جب وہ زیادہ ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو زانوں ہو کر بیٹھ جاتے، کسی اعرابی نے کہا: یہ کس طرح بیٹھنا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے متواضع سخی بنایا ہے اور مجھے متکبر سرکش نہیں بنایا۔'' پھر فرمایا: ''اس (برتن) کے اطراف سے کھاؤ اور اس کے وسط کو چھوڑ دو اس میں برکت عطا کی جائے گی۔''

٤٢٥٢: وَعَنْ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ: ((فَلَعَلَّکُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ، وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٩٦٤، نسخة محققة: ١٠٤٦٠-١٠٤٦١) وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٩) [وأحمد (٣/ ٣٨، ٥٥)] ☆ فيه أبو سليمان الليثي: لم أجد من وثقه غير ابن حبان من المتقدمين وانظر مجمع الزوائد (١٠/ ٢٠١) و صحيح ابن حبان (الإحسان: ٦١٥)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٧٣)۔

يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا کھانا اجتماعی شکل میں کھایا کرو، اللہ کا نام لیا کرو (اس طرح) اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔“

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٥٣: عَنْ أَبِيْ عَسِيْبٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَّبِيْ فَدَعَانِيْ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّبِأَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّبِعُمَرَ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: ((أَطْعِمْنَا بُسْرًا)) فَجَآءَ بِعِذْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: ((لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ: فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، أَوْكِسْرَةٍ سَدَّبِهَا جُوْعَتَهُ، أَوْجُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا [2]

۴۲۵۳: ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر آپ، عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ چلتے گئے حتی کہ کسی انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے فرمایا: ”ہمیں پکی ہوئی کھجوریں کھلاؤ۔“ وہ ایک خوشہ لائے جسے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگایا اور اسے نوش فرمایا، پھر فرمایا: ”روزِ قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتی کہ وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھر گئیں، پھر عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روزِ قیامت ہم سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مگر تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا، وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانپتا ہے، یا روٹی کا ٹکڑا جس سے وہ اپنی بھوک مٹاتا ہے، یا وہ کمرہ جس میں وہ گرمی، سردی میں رہائش رکھتا ہے۔“ احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٦٤) [وابن ماجه (٣٢٨٦) و أحمد (٣/ ٥٠١)]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٨١ ح ٢١٠٤٩، نسخة محققة: ٢٠٧٦٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٠١)۔

٤٢٥٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ، فَيَقْبِضُ يَدَهٗ، وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ فِى الطَّعَامِ حَاجَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دستر خوان لگا دیا جائے تو دستر خوان اٹھائے جانے تک کوئی شخص نہ اٹھے، اور جب تک کھانے میں شریک تمام افراد فارغ نہ ہو جائیں تب تک کوئی شخص کھانے سے اپنا ہاتھ نہ روکے خواہ وہ سیر ہو جائے اور اگر اسے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو عذر پیش کر دینا چاہیے، ورنہ اس طرح اس کے ساتھ والے کو شرمندگی ہوگی اور وہ کھانے کی ضرورت کے باوجود اپنا ہاتھ روک لے گا۔''

٤٢٥٥: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا. [2]

۴۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر پر کھانے سے فارغ ہوتے تھے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٢٥٦: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ، قَالَ: ((لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا)). [3] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے وہ ہمیں عنایت فرما دیا، ہم نے عرض کیا، ہمیں کھانے کی چاہت نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو۔''

٤٢٥٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۴۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اکٹھے کھایا کرو، الگ الگ مت کھاؤ، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔''

٤٢٥٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ)). [5] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

---

[1] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٢٧٣، ٣٢٩٥) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٦٤) ☆ فيه عبدالأعلى بن أعين: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٠٣٧، نسخة محققة: ٥٦٣٦، ٩١٨٧) ☆ فيه عبد الرحمن بياع الهروي البغدادي روى عنه ابن معين و لم أجد من وثقه والخبر مرسل۔ [3] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٢٩٨)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٢٨٧) ☆ عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير ضعيف و حديث ابن ماجه (٣٢٥٥) يغني عنه ۔ [5] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣٥٨) ☆ فيه علي بن عروة: متروك و له شاهد موضوع عند ابن عدي في الكامل (٣/ ١١٧٣) فلا يستشهد به ۔

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جانا مسنون ہے۔''

٤٢٥٩: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ فِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ. [1]

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے کہا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

٤٢٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں کھانا کھلایا جائے اس میں خیر و برکت اس تیزی سے داخل ہوتی ہے، جس تیزی کے ساتھ چھری اونٹ کی کوہان کو کاٹتی ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٤٩، نسخة محققة: ٩٢٠٢) ☆ فيه سلم بن سالم (البلخي) ضعيف و عطاء الخراساني عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣٥٧) ☆ فيه جبارة بن مغلس: متهم بالكذب، و الصواب في السند: "المحاربي عبد الرحمٰن عن نهشل وهو ابن سعيد" و نهشل: متروك كذبه ابن راهويه۔

بَابٌ [فِیْ اَکْلِ الْمُضْطَرِّ]

اضطراری حالت میں کھانے کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ باب فصل اول سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٢٦١: عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: ((مَا طَعَامُكُمْ؟)) قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ، قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ: فَسَّرَهٗ لِيْ عُقْبَةُ: قَدْحٌ غُدْوَةً، وَقَدْحٌ عَشِيَّةً. قَالَ: ((ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ)) فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [1]

۴۲۶۱: فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا کھانا کیا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابونعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔“ آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔

٤٢٦٢: وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: ((مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا، فَشَانُكُمْ بِهَا)) مَعْنَاهُ: اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۴۲۶۲: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین پر ہوتے ہیں جہاں ہم بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہمارے لیے مردار کھانا کب حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم صبح یا شام کھانے کے لیے کوئی ترکاری نہ پاؤ، تب اس حالت میں تم مردار کھا سکتے ہو۔“

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

---

[1] **ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٧) ☆ فيه وهب بن عقبة : وثقه ابن حبان وحده وقال الحافظ في التقريب: "مستور" والحديث ضعفه البيهقي۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٨٨ ح ٢٠٠٢، نسخة محققة: ٢٠٣٩) ☆ حسان بن عطية: لم يسمع من أبي واقد الليثي رضي الله عنه فالسند منقطع۔

بَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٢٦٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ: وَ يَقُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ)). ❶

۴۲۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم۔
اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”یہ (تین سانس لینا) زیادہ پیاس بجھاتا ہے، صحت افزا ہے اور زیادہ باعث ہضم ہے۔“

٤٢٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٦٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَاخْتِنَاثُهَا: اَنْ يُّقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۲۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ موڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
اور ایک روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: مشکیزوں کا منہ موڑنا یہ ہے کہ اس کا دہانہ اُلٹا کر پھر اس سے پیا جائے۔

٤٢٦٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۲۶۶: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پیئے۔

٤٢٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِئْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٣١) و مسلم (١٢٣ / ٢٠٢٨)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٩) و مسلم (لم أجده)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٥) و مسلم (١١١ / ٢٠٢٣)۔
❹ رواه مسلم (١١٣ / ٢٠٢٤)۔
❺ رواه مسلم (١١٦ / ٢٠٢٦)۔

۴۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیئے، تم میں سے جو شخص بھول جائے تو وہ قے کر دے۔''

٤٢٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے ڈول میں آب زم زم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

٤٢٦٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ، حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ اُتِيَ بِمَآءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا، وَاَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز ظہر ادا کی پھر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے وہ کوفہ کے چبوترے پر بیٹھ گئے حتی کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے پانی پیا، اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، اور راوی نے ذکر کیا، آپ نے اپنا سر اور دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔

٤٢٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا؟)) فَقَالَ: عِنْدِي مَآءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ، فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَآءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَعَادَ، فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَآءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے، آپ نے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا جبکہ آدمی باغ کو پانی لگا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیرے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تالاب سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، میرے پاس رات کا باسی پانی ہے، وہ سائبان کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا پھر اس پر گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا (اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا، وہ آدمی دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پیا، جو کہ آپ کے ساتھ تھا۔

٤٢٧١: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)). [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٦٣٧) و مسلم (١٢٠/ ٢٠٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٦١٦)۔

[3] رواه البخاري (٥٦١٣)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٥٦٢٤) و مسلم (١/ ٢٠٦٥)۔

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔'' بخاری، مسلم۔
اور مسلم کی روایت میں ہے: ''بے شک جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے۔''

٤٢٧٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''باریک اور موٹا ریشمی کپڑا مت زیب تن کرو اور سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔''

٤٢٧٣: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاةٌ دَاجِنٌ، وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ أَنَسٍ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَدَحَ، فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ أَبُوْ بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِ أَبَابَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ، أَلَا فَيَمِّنُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۲۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا گیا اور پھر اس کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے گھر کے کنویں کا پانی ملایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، آپ کے بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوبکر کو دیں، لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا، پھر فرمایا: ''دایاں تو دایاں ہی ہے۔''
ایک روایت میں ہے: ''دائیں طرف والوں کو، دائیں طرف والوں کو، سنو! دائیں طرف والوں کو مقدم رکھو۔''

٤٢٧٤: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟)) فَقَالَ: مَاكُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَحَدِيْثُ أَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

۴۲۷۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا، آپ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جبکہ عمر رسیدہ لوگ آپ کے بائیں طرف تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ اشخاص کو دے دوں؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی بچی ہوئی چیز اپنے علاوہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسے ہی عطا فرمایا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٦) و مسلم (٤/ ٢٠٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٢ والرواية الثانية: ٢٥٧١) و مسلم (١٢٥/ ٢٠٢٩ والرواية الثانية: ١٢٦/ ٢٠٢٩)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥١) و مسلم (١٢٧/ ٢٠٣٠) ٥ حديث أبي قتادة سيأتي (٥٩١١)۔

ہم ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ باب المعجزات میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٢٧٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۲۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر بھی کھا پی لیا کرتے تھے۔ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٤٢٧٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۴۲۷۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی پی لیا کرتے تھے۔

٤٢٧٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ، اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۲۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پیو بلکہ دو اور تین گھونٹوں میں پیو اور جب تم پیو تو اللہ کا نام لو اور جب تم برتن منہ سے ہٹاؤ تو الحمدللہ کہو۔''

٤٢٧٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ؟ قَالَ: ((اَهْرِقْهَا)). قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: ((فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٨٠) و ابن ماجه (٣٣٠١) و الدارمي (٢/ ١٢٠ ح ٢١٣١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٨٣ وقال: حسن صحيح)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٢٨) و ابن ماجه (٣٤٢٨۔٣٤٢٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٨٥ وقال: غريب) ☆ يزيد بن سنان الجزري: ضعيف و شيخه كأنه يعقوب (ضعيف) وإلا فمجهول۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٨٧ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ١١٩ ح ٢١٧٢)۔

۴۲۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا، برتن میں گرا ہوا تنکا دیکھوں تو پھر (کیا کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے پھینک دو۔'' اس نے عرض کیا، میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے منہ سے پیالہ ہٹا، پھر سانس لے۔''

٤٢٨٠: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٨١: وَعَنْ كَبْشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ. [2]

۴۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے اس (مشکیزے) کے منہ کی طرف توجہ رکھی اور میں نے اس (مشکیزے کے منہ) کو کاٹ لیا۔
ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

٤٢٨٢: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. [3]

۴۲۸۲: امام زہری نے عروہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا شیریں مشروب زیادہ پسند تھا۔ ترمذی اور انہوں نے کہا: صحیح وہ ہے جو زہری کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا گیا ہے۔

٤٢٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ یوں دعا کرے: ''اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما، اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔'' اور جب دودھ پیئے تو یوں دعا کرے: ''اے اللہ اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔'' کیونکہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے سے کفایت کرے۔''

٤٢٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا، قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٧٢٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٢) و ابن ماجه (٣٤٢٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٩٥) ☆ الزهري مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (١/ ٣٣٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٥٥) و أبو داود (٣٧٣٠) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف وعمر بن حرملة مجهول وله شاهد ضعيف في الصحيحة للشيخ محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله (٢٣٢٠) وأخطأ من صححه۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٣٥)۔

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقیا سے آبِ شیریں لایا جاتا تھا، مشہور ہے کہ وہ مدینہ سے دو روز کی مسافت پر ایک چشمہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ، اَوْ اِنَاءٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [1]

۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں، یا کسی ایسے برتن میں، جس میں اس (سونے یا چاندی) میں سے کچھ ہو تو وہ شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی انڈیلتا ہے۔“

[1] **سنده ضعيف** ، رواه الدارقطني (١/ ٤٠ ح ٩٣ وقال: إسناده حسن) ☆ إبراهيم بن عبد الله بن مطيع و أبوه لم يوثقهما غير الدارقطني بتحسين حديثهما والله أعلم بهما۔

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

نقیع اور نبیذ کا بیان

نقیع: وہ شراب جو انگور، پانی میں بھگو کر بنائی جائے اور آگ میں نہ پکائی جائے۔

نبیذ: یہ وہ شربت ہے جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٢٨٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحِیْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهٗ: الْعَسَلَ، وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَآءَ، وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب پلایا، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔

٤٢٨٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ، وَلَهٗ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهٗ عِشَآءً، وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۲۸۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتی تھیں، جسے اوپر سے باندھ دیا جاتا تھا، اور اس کے نیچے بھی منہ تھا، ہم صبح نبیذ تیار کرتیں تو آپ اسے شام کو نوش فرما لیتے اور ہم شام کو تیار کرتیں تو آپ اسے صبح کو نوش فرما لیتے تھے۔

٤٢٨٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِیْ تَجِیْءُ، وَالْغَدَ، وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى، وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ، فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کے پہلے حصے میں نبیذ تیار کی جاتی، جب اس دن صبح ہوتی تو آپ اسے نوش فرماتے اور رات کو بھی پیتے، اگلے دن اور اگلی رات بھی نوش فرماتے اور اگلے روز عصر تک نوش فرما لیتے، اگر کچھ بچ جاتی آپ اسے خادم کو پلا دیتے یا پھر آپ کے حکم پر اسے انڈیل دیا جاتا۔

---

[1] رواہ مسلم (٨٩/ ٢٠٠٨)۔

[2] رواہ مسلم (٨٥/ ٢٠٠٥)۔

[3] رواہ مسلم (٧٩/ ٢٠٠٤)۔

٤٢٨٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِىْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، اگر وہ مشکیزہ نہ پاتے تو پھر آپ کے لیے پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

٤٢٩٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيْرِ، وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِىْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنائے ہوئے برتن، سبز گھڑے، روغن کیے ہوئے برتن اور لکڑی سے کریدے ہوئے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کا حکم فرمایا۔

٤٢٩١: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِىْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِىْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۹۱: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں (مذکورہ) ظروف (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا تھا، کوئی ظرف (برتن نہ تو) کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ اسے حرام کرتا ہے، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“
ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ”میں نے چمڑے کے برتنوں کے علاوہ دیگر برتنوں میں مشروبات (رکھنے، پینے) سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں پیو، مگر نشہ آور چیزیں مت پیو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٢٩٢: عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِىْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۴۲۹۲: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ کر شراب نوشی کریں گے۔“

---

[1] رواہ مسلم (٦٢/ ١٩٩٩)۔

[2] رواہ مسلم (٥٧/ ١٩٩٧، ٤٦/ ١٩٩٧)۔

[3] رواہ مسلم (٦٥/ ٩٧٧)۔

[4] **حسن**، رواہ أبو داود (٣٦٨٨) و ابن ماجه (٤٠٢٠)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٩٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ . قُلْتُ: اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۲۹۳: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا، کیا ہم سفید میں پی لیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

[1] رواه البخاري (٥٥٩٦)۔

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا

برتنوں اور دیگر چیزوں کو ڈھانپنے وغیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٢٩٤: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَأَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب سورج غروب ہو جائے یا جب تم شام کرو تو اپنے بچوں کو روک لیا کرو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، لیکن جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان (بچوں) کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، اپنے مشکیزے بند رکھو، ان پر اللہ کا نام لو، اپنے برتن ڈھانپ کر رکھو ان پر اللہ کا نام لو، خواہ کوئی معمولی چیز ہی ان پر رکھو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔''

٤٢٩٥: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِيْفُوا الْأَبْوَابَ، وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)). [2]

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کو باندھو، دروازے بند رکھو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اکٹھا کر لو کیونکہ (اس وقت) جن پھیل جاتے ہیں، اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔''

٤٢٩٦: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلٰى إِنَائِهِ عُوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)). [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٨٠) و مسلم (٩٧/ ٢٠١٢)۔

[2] رواه البخاري (٣٣١٦)۔

[3] رواه مسلم (٩٦/ ٢٠١٢)۔

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، دروازے بند رکھو، چراغ گل کر دو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا اور نہ بند دروازے کھولتا ہے اور نہ ہی کسی برتن سے ڈھکنا اٹھاتا ہے، اور اگر تم میں سے کوئی لکڑی کے سوا کوئی چیز نہ پائے تو وہ اسے ہی عرض کے بل اس پر رکھ دے اور اللہ کا نام لے، وہ ایسے ضرور کرے، کیونکہ چوہیا گھر کو اہل خانہ سمیت جلا دیتی ہے۔''

٤٢٩٧: وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ، قَالَ: ((لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَكُمْ وَصِبْیَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ)). ❶

۴۲۹۷: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب سورج غروب ہو جائے تو رات کی ابتدائی تاریکی غائب ہو جانے تک اپنے مویشی اور اپنے بچے نہ چھوڑو، کیونکہ اس وقت شیطان چھوڑے جاتے ہیں۔''

٤٢٩٨: وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ، قَالَ: ((غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ؛ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ، لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْسِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ)). ❷

۴۲۹۸: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہے جس میں وبا پھیلتی ہے، اور وہ وبا جب ایسے برتن سے گزرتی ہے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا کسی ایسے مشکیزے سے گزرتی ہے جس کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس میں داخل ہو جاتی ہے۔''

٤٢٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ حُمَیْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِیْعِ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْهِ عُوْدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ نقیع سے دودھ کا برتن لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں، خواہ تم عرض کے بل اس پر ایک لکڑی رکھ لیتے۔''

٤٣٠٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ)). ❹ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (کو جلتے ہوئے) مت چھوڑو۔''

٤٣٠١: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ، فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَاِذَانِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❺

---

❶ رواه مسلم (۹۸/ ۲۰۱۳)۔

❷ رواه مسلم (۹۹/ ۲۰۱٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٠٥، ٥٦٠٦) و مسلم (٩٥/ ٢٠١١)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٣) و مسلم (١٠٠/ ٢٠١٥)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٤) و مسلم (١٠١/ ٢٠١٦)۔

۴۳۰۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر اہل خانہ سمیت جل گیا، اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۳۰۲: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ؛ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ، وَأَقِلُّوا الْخُرُوْجَ إِذَا هَدَأَتِ الْأَرْجُلُ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِيْ لَيْلَةٍ مَا يَشَاءُ. وَأَجِيْفُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيْفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاكْفِئُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكُوا الْقِرَبَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) پڑھو، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، جب (رات کے وقت) لوگوں کی آمد و رفت ختم ہو جائے تو تم (گھروں سے) نکلنا کم کرو، کیونکہ اللہ عزوجل رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، اور دروازے بند رکھو اور ان پر اللہ کا نام لو، کیونکہ جب دروازہ بند کر دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو شیطان اسے نہیں کھولتا، برتن ڈھانپو اور خالی برتن الٹا کر کے رکھو اور مشکیزوں کے منہ بند رکھو۔''

۴۳۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ، فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ. فَقَالَ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقَكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۳۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک چوہیا بتی کھینچتے ہوئے آئی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس چٹائی پر رکھ دیا، جس پر آپ تشریف فرما تھے، اور اس نے درہم برابر چٹائی جلا دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس طرح کی کسی چیز کی اس طرح کے فعل پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔''

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۳۹۲ ح ۳۰۶۰) [وأبو داود (۵۱۰۳ مختصرًا وسنده حسن، ۵۱۰۴ وسنده ضعيف) والبخاري في الأدب المفرد (۱۲۳۳_۱۲۳۵) وأحمد (۳/ ۳۰۶، ۳۵۵) وأبو يعلى (۴/ ۲۱۱ ح ۲۳۲۷) وابن إسحاق صرح بالسماع عنده وسنده حسن]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۴۷) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة و حديث البخاري (۶۲۹۴_۶۲۹۶) و مسلم (۲۰۱۶) يغني عنه۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ
لباس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

٤٣٠٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھاری دار کپڑا زیب تن کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔

٤٣٠٥: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۳۰۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن کیا۔

٤٣٠٦: وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ هٰذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۰۶: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیوند لگی ہوئی ایک چادر اور ایک موٹی تہبند ہمیں دکھائی اور فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں روح قبض کی گئی۔

٤٣٠٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۳۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

٤٣٠٨: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

٤٣٠٩: وَعَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٣) و مسلم (٣٢/ ٢٠٧٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٣) و مسلم (٧٧/ ٢٧٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٨) و مسلم (٣٥، ٣٤/ ٢٠٨٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥٦) و مسلم (٣٨/ ٢٠٨٢)۔

[5] رواه مسلم (٣٧/ ٢٠٨٢)۔

مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نصف النہار کی گرمی میں اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ چادر کے کنارے سے سر ڈھانپ کر تشریف لانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

٤٣١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهٖ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''ایک بستر آدمی کے لیے، ایک اس کی اہلیہ کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا (اگر ہو تو وہ) شیطان کے لیے ہے۔''

٤٣١١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے۔''

٤٣١٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۳۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے۔''

٤٣١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۴۳۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹتا تھا، اس وجہ سے اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روزِ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

٤٣١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [6]

۴۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔''

---

[1] رواه البخاري (٥٨٠٧)۔

[2] رواه مسلم (٤١/ ٢٠٨٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٨) و مسلم (٤٨/ ٢٠٨٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٤) و مسلم (٤٤/ ٢٠٨٥)۔

[5] رواه البخاري (٢٤٨٤)۔

[6] رواه البخاري (٥٨٨٧)۔

٤٣١٥: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِىَ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے اور یہ کہ وہ اپنے پورے جسم پر اس طرح چادر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں، اور یہ کہ وہ ایک کپڑا اس طرح لپیٹ لے کہ شرم گاہ ننگی ہو۔''

٤٣١٦_٤٣١٧_٤٣١٨_٤٣١٩: وَعَنْ عُمَرَ، وَاَنَسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَبِىْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷، ❸، ❹، ❺

۴۳۱۶_۴۳۱۷_۴۳۱۸_۴۳۱۹: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

٤٣٢٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❻

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں صرف وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

٤٣٢١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْ نَشْرَبَ فِىْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❼

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے، ریشم اور دیباج (ریشم کی ایک قسم) پہننے اور اس پر بیٹھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

٤٣٢٢: وَعَنْ عَلِىٍّ ﷺ قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَىَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اِنِّىْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❽

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا، میں نے وہ پہن لیا، لیکن (بعد میں) میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے

---

❶ رواه مسلم (٧٠/ ٢٠٩٩)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٢٨) و مسلم (١٠/ ٢٠٦٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٢) و مسلم (٢٠٧٣)۔ ❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٣) و مسلم (١١/ ٢٠٦٩)۔ ❺ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٠٧٤)۔

❻ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٥) و مسلم (٧/ ٢٠٦٨)۔

❼ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٧) و مسلم (٤/ ٢٠٦٧)۔

❽ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦١٤) و مسلم (١٧/ ٢٠٧١)۔

تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو اسے تمہاری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر خواتین کی اوڑھنیاں بنا لو۔‘‘

٤٣٢٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، مگر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اجازت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے اپنی درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر انہیں بلند کر کے اس مقدار کی وضاحت فرمائی۔

٤٣٢٤: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ. [2]

۴۳۲۴: اور مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شام کے شہر) جابیہ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

٤٣٢٥: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا، مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ، وَقَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۳۲۵: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاکوں پر دیباج (ریشم) کا ٹکڑا لگا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ تھا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، نبی ﷺ اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے، ہم مریضوں کے لیے اسے دھوتے ہیں اور اس کے (پانی کے) ساتھ شفا حاصل کرتے ہیں۔

٤٣٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ. [4]

۴۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی رخصت عنایت فرمائی تھی۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت عنایت فرمائی۔

٤٣٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٢٩) و مسلم (١٢/ ٢٠٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٠٦٩)۔

[3] رواه مسلم (١٠/ ٢٠٦٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٩) و مسلم (٢٥/ ٢٠٧٦، ٢٦/ ٢٠٧٦)۔

((إِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهُمَا)). ❶

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۳۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، تم انہیں مت پہنا کرو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، میں نے عرض کیا، میں انہیں دھوڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ انہیں جلا ڈالو۔''

اور ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ''ایک روز نبی ﷺ باہر تشریف لائے.....'' باب مناقب اهل بيت النبی ﷺ میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۴۳۲۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو لباس میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

۴۳۲۹: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّصْغِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے آستین کلائی اور ہاتھ کے درمیانے جوڑ تک تھے۔ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قمیص زیب تن فرماتے تو آپ ﷺ آغاز دائیں طرف سے فرماتے تھے۔

۴۳۳۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ)). قَالَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''مومن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہونا

---

❶ رواه مسلم (٢٧/ ٢٠٧٧ ، ٢٨/ ٢٠٧٧) ٥ حديث عائشة يأتي (٦١٢٧)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٢ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٥)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٥)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٦)۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٩٣) و ابن ماجه (٣٥٧٣)۔

چاہیے، اور اگر وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں (لے جاتا) ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا: ''اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے۔''

۴۳۳۲: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۳۳۲: سالم اپنے والد سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑے کا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامے میں ہے۔ جو شخص ان میں سے کچھ بھی ازراہِ تکبر لٹکاتا ہے تو اللہ روزِ قیامت اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

۴۳۳۳: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [2]

۴۳۳۳: ابو کبشہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں سروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں (یعنی اوپر اٹھی ہوئی نہیں تھیں)۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

۴۳۳۴: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((تُرْخِي شِبْرًا)) فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: ((فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [3]

۴۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ نے ازار کا تذکرہ فرمایا تو انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! عورت کے لیے تہبند میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک بالشت نیچے لٹکائے۔'' انہوں نے عرض کیا: تب تو اس کے پاؤں ننگے ہونے کا امکان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ہاتھ، اور اس سے زیادہ نہیں۔''

۴۳۳۵: وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ: ((فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)). [4]

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب تو ان کے پاؤں نظر آئیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک ہاتھ (ازار) لٹکا لیں اور اس سے زیادہ نہیں۔''

۴۳۳۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [5]

۴۳۳۶: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں مزینہ قبیلہ کے ایک قافلے کے ساتھ نبی ﷺ کی

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٨٥) و النسائي (٨/ ٢٠٨ ح ٥٣٣٦) و ابن ماجه (٣٥٧٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٨٢) ☆ أبو سعيد عبدالله بن بسر: ضعيف۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩١٥ ح ١٧٦٥) و أبو داود (٤١١٧) و النسائي (٨/ ٢٠٩ ح٥٣٣٩۔٥٣٤١) و ابن ماجه (٣٥٨٠)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٧٣١ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٨/ ٢٠٩ ح ٥٣٣٨)۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٨٢)۔

خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آپ کی بیعت کی، درآنحالیکہ آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے، میں نے آپ کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو میں نے مہر نبوت کو چھوا۔

٤٣٣٧: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ، فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۳۳۷: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ طیب ہے اور اپنے مُردوں کو اسی میں کفناؤ۔''

٤٣٣٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو اپنے عمامے کا شملہ اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔ ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٣٣٩: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۳۹: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دستار باندھی۔ آپ ﷺ نے اس کے ایک کنارے کو آگے کی طرف اور دوسرے کنارے کو پیچھے کی طرف لٹکا دیا۔

٤٣٤٠: وَعَنْ رُكَانَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ. ❹

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنا ہے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔

٤٣٤١: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❺

۴۳۴۱: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لیے حلال کیا گیا ہے اور اس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔'' ترمذی، نسائی' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٣٤٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا، سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً،

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٣ ح ٢٠٤١٦) و الترمذي (٢٨١٠ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٤/ ٣٤ ح ١٨٩٧) و ابن ماجه (٣٥٦٧)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٣٦)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٩) ☆ شيخ من أهل المدينة: مجهول، كما قال المنذري وغيره۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٨٤) [وأبو داود (٤٠٧٨)] ☆ فيه أبو الحسن و أبو جعفر: مجهولان۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٢٠) و النسائي (٨/ ١٦١ ح ٥١٥١)۔

اَوْ قَمِيصًا ، اَوْرِدَآءً ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، یا قمیص یا چادر، پھر فرماتے: ''اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی اچھائی کا اور جس خیر و برکت کے لیے اسے بنایا گیا ہے، اس کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٤٣٤٣: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ)). [2]

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اور ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو شخص لباس پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' تو اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

٤٣٤٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشَةُ! اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ، فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ: صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ. [3]

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''عائشہ! اگر تم میرا ساتھ چاہتی ہو تو پھر تمہیں سوار کے زادِ راہ جتنی دنیا کافی ہونی چاہیے۔ تم مال داروں کی ہم نشینی سے بچو، اور کسی کپڑے کو پرانا و بوسیدہ مت خیال کرو حتی کہ تم اسے پیوند نہ لگا لو۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صالح بن حسان کی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اور محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

٤٣٤٥: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا تَسْمَعُوْنَ! اَلَا تَسْمَعُوْنَ! اَنَّ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٠).

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٥٨ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٣).

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٧٨٠) ☆ صالح بن حسان: متروك.

الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ' اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! سنو! سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے، سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے۔''

٤٣٤٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں لباسِ شہرت پہنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت لباسِ مذلت پہنائے گا۔''

٤٣٤٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔''

٤٣٤٨: وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: تَوَاضُعًا، كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ، تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۴۸: سوید بن وہب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں، وہ آدمی اپنے والد سے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے طاقت کے باوجود اور ایک روایت کے مطابق تواضع کے طور پر خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا، اللہ اسے عزت و کرامت کا جوڑا پہنائے گا، اور جس شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر (اپنے مرتبہ و معیار سے کم مرتبہ عورت سے) شادی کی تو اللہ اسے بادشاہت کا تاج پہنائے گا۔''

٤٣٤٩: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ. [5]

۴۳۴۹: امام ترمذی نے ان سے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث لباس روایت کی ہے۔

٤٣٥٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [6]

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦١) ☆ ابن إسحاق عنعن وحديث الطحاوي (مشكل الآثار ٤/ ١٥١) والطبراني (الكبير ١/ ٢٧٢ ح ٧٩٠ وسنده حسن) يغني عنه و لفظ الطبراني: "إن البذاذة من الإيمان، إن البذاذة من الإيمان"۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٣٩ ح ٦٢٤٥) و أبو داود (٤٠٢٩) و ابن ماجه (٣٦٠٦)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠ ح ٥١١٤) و أبو داود (٤٠٣١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٧٨) ☆محمد بن عجلان مدلس و عنعن و شيخه مجهول و فيه علة أخرى و لبعضه شاهد حسن عند الترمذي انظر الحديث الآتي۔

[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٨١ وقال: غريب) ☆ لفظ الحديث: "من ترك اللباس تواضعًا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يخيره من أي حلل الإيمان شاء يلبسها" وقوله حلل الإيمان: يعني ما يعطى أهل الإيمان من حلل الجنة۔ [6] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨١٩ وقال: حسن)۔

شک اللہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت کا اثر دکھائی دے۔‘‘

٤٣٥١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَاٰى رَجُلاً شَعِثًا، قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَأْسَهٗ؟)) وَرَاٰى رَجُلاً عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: ((مَاكَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ؟)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ایک پراگندہ بالوں والا شخص دیکھا اور فرمایا: ’’کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ساتھ وہ اپنے سر کے بال درست کر لیتا؟‘‘ اور آپ نے ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ’’کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے وہ اپنا لباس دھو لیتا؟‘‘

٤٣٥٢: وَعَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ: ((اَلَكَ مَالٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟)) قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ. قَالَ: ((فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [2]

۴۳۵۲: ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے غیر معیاری کپڑے پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ’’کیا تمہارے پاس مال ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مال کی کون سی نوع تمہارے پاس ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا: اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور غلام ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ نے تمہیں مال دے رکھا ہے تو پھر اللہ کی نعمت اور اس کی عزت و کرامت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔‘‘ اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٣٥٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی گزرا اس نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

٤٣٥٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ، وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ)). وَقَالَ: ((اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٧ ح ١٤٩١١) والنسائي (٨/ ١٨٣-١٨٤ ح ٥٢٣٨) [وأبو داود (٤٠٦٢)]۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٤٧٣ ح ١٥٩٨٢-١٥٩٨٤) والنسائي (٨/ ١٨٠-١٨١ ح ٥٢٢٥) والبغوي في شرح السنة (١٢/ ٤٧-٤٨ ح ٣١١٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٠٧ وقال: حسن غريب) وأبو داود (٤٠٦٩) ☆ هذا رواه إسرائيل عن أبي يحيى القتات و قال أحمد: "روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدًا۔ (الجرح والتعديل ٣/ ٤٣٣ وسند صحيح) والقتات ضعفه الجمهور۔

لَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❶

۴۳۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں نہ کُسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ہی میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو۔'' اور فرمایا: ''سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک ہو مگر رنگ نمایاں نہ ہو۔ جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک نہ ہو اور رنگ ہو۔''

٤٣٥٥: وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، اَوْ يَجْعَلَ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْبٰی وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❷

۴۳۵۵: ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دس (خصلتوں) سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے دانت باریک کرنے، سوئی کے ساتھ جسم گودنے، (چہرے یا پلکوں وغیرہ سے) بال اکھاڑنے، مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک ہی چادر (اوڑھنی) میں ہم خواب ہونے سے، یہ کہ آدمی عجمیوں کی طرح اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم لگائے، یا وہ اپنے کندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشم لگائے، لوٹ مار کرنے سے، چیتے کی کھال (کی زین) پر سواری کرنے سے اور صاحبِ اقتدار شخص کے سوا انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

٤٣٥٦: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ، وَالْمَيَاثِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوُدَ قَالَ: نَهٰی عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ. ❸

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قس کا ریشم پہننے اور زین پوش سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔

٤٣٥٧: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❹

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ریشمی زین پوش پر سوار ہو نہ چیتے کی کھال پر۔''

٤٣٥٨: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❺

۴۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٤٨) [والترمذي (٢٧٨٨)] ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة والحسن مدلسون وعنعنوا۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٤٩) و النسائي (٨/ ١٤٣-١٤٤ ح ٥٠٩٤) [وابن ماجه (٣٦٥٥)] ☆ فيه أبو عامر المعافري: لم أجد من وثقه۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٣٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٠٥١ و الرواية الثانية: ٤٠٥٠) والنسائي (٨/ ١٦٥-١٦٦ ح ٥١٩٨-٥١٧١ و بعدها) و ابن ماجه (٣٦٥٤) [وانظر صحيح مسلم (٢٠٧٨)]۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٢٩) و النسائي (لم أجده)۔
❺ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٥٨ بعد ح ٣١٣٠ بلا سند) و البخاري (٥٨٤٩، ٥٨٦٣)۔

٤٣٥٩: وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهٗ اَحْمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُدَ: وَهُوَ ذُوْوَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ. [1]

۴۳۵۹: ابورمثہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے سبز جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور آپ کے چند بالوں پر بڑھاپا نمایاں تھا اور آپ کے سفید بال مہندی لگانے کی وجہ سے سرخ تھے۔ ترمذی۔ اور ابوداود کی روایت میں ہے: آپ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لو تک تھیں اور ان پر مہندی کا اثر تھا۔

٤٣٦٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ شَاكِیًا فَخَرَجَ یَتَوَكَّأُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض تھے، آپ اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے باہر تشریف لائے، آپ پر قطر کی (یمنی) چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا، پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔

٤٣٦١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْیَهُوْدِیِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْهِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْهُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ: قَدْعَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۴۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ پر دو یمنی موٹے کپڑے تھے، جب آپ (دیر تک) بیٹھتے تو آپ کو پسینہ آجاتا اور وہ کپڑے آپ پر ثقیل ہو جاتے، فلاں یہودی کا ملک شام سے کپڑا آیا تو میں نے عرض کیا: اگر آپ اس کے پاس کسی آدمی کو بھیج کر خوشحالی کے وعدے تک اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو بہتر ہے)، آپ ﷺ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اس نے کہا: مجھے پتہ ہے کہ تم کیا چاہتے ہو، تم تو میرا مال ہتھیانا چاہتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جھوٹا ہے، حالانکہ اسے پتہ ہے کہ میں ان سب سے زیادہ متقی اور ان سب سے زیادہ بروقت ادائیگی کرنے والا ہوں۔''

٤٣٦٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ: ((**مَا هٰذَا؟**)) فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟**)) قُلْتُ: اَحْرَقْتُهٗ قَالَ: ((**اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ؟ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۶۲: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا، مجھ پر گلابی کسم کا رنگا ہوا کپڑا تھا،

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٨١٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٦٥)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٢ ح ٣٠٩٢) [والترمذي فی الشمائل (١٣٤) بتحقيقي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٢١٣ وقال: حسن صحيح غريب) و النسائي (٧/ ٢٩٤ ح ٤٦٣٢)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٦٨) ☆ شفعة: مستور، وثقه ابن حبان و جهله ابن القطان۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے آپ کی ناگواری کو جان لیا اور میں نے جا کر اس (کپڑے) کو جلا دیا، بعد ازاں نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے جلا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟ کیونکہ اسے عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

٤٣٦٣: وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۶۳: ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو خچر پر سوار ہو کر منیٰ میں خطاب کرتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ پر سرخ چادر تھی جبکہ علی رضی اللہ عنہ، آپ کے آگے تھے اور وہ آپ کی بات آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

٤٣٦٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے لیے کالی چادر تیار کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا، جب آپ کو اس میں پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو محسوس کی تو آپ نے اسے اتار دیا۔

٤٣٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے، اور اس کے پھندنے آپ ﷺ کے قدموں پر تھے۔

٤٣٦٦: وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبَاطِيَّ، فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: ((**اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ**)). فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ: ((**وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۶۶: دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں قبط (مصر) کے بنے ہوئے سفید باریک کپڑے پیش کیے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عنایت کیا اور فرمایا: ''اس کے دو ٹکڑے کر لینا، ان میں سے ایک سے قمیص بنا لینا اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دینا جس کی وہ اوڑھنی بنا لے۔'' جب وہ واپس مڑے تو فرمایا: ''اپنی اہلیہ کو کہنا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے تا کہ اس کے جسم کا پتہ نہ چلے۔''

٤٣٦٧: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: ((**لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پھیر دو، دو کی ضرورت نہیں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٧٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٤) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٥) ☆ عبيدة أبو خداش: مجهول۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١١٦)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١١٥) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن و وهب مولى أبي أحمد: مجهول۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٣٦٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِيْ إِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ. ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَازِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۳۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ میرا تہبند لٹک رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھ کر) فرمایا: ''عبداللہ! اپنا تہبند اونچا کرو۔'' میں نے اونچا کرلیا۔ پھر فرمایا: ''مزید اونچا کرو۔'' میں نے مزید اونچا کرلیا، میں اس کے بعد اس کا بہت خیال رکھتا رہا، لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: (تہبند) کہاں تک؟ انہوں نے فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔

٤٣٦٩: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۴۳۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے خیال رکھنے کے باوجود میرا تہبند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آپ ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔''

٤٣٧٠: وَعَنْ عِكْرِمَةَ رحمہ اللہ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ: لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْتَزِرُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۷۰: عکرمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ تہبند باندھتے تو اگلی جانب سے تہبند کا کنارہ اپنے پاؤں کی پشت پر رکھتے اور پچھلی جانب سے اسے اٹھا کر رکھتے تھے، میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں تہبند باندھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

٤٣٧١: وَعَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَأَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹

۴۳۷۱: عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پگڑیاں باندھا کرو، کیونکہ وہ فرشتوں کی علامت ہیں، اور ان کا شملہ اپنی پشت کے پیچھے چھوڑا کرو۔''

---

❶ رواه مسلم (٤٧/ ٢٠٨٦)۔ ❷ رواه البخاري (٣٦٦٥)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٩٦)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٢٦٢، نسخة محققة: ٥٨٥١) ☆ خالد بن معدان عن عبادة رضي الله عنه: منقطع و فيه علل أخرى منها الأحوص بن حكيم ضعيف ضعفه الجمهور۔

٤٣٧٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، أَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِی بَکْرٍ رضی اللہ عنہما دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ: ((يَا اَسْمَاءُ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا)) وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے رخ موڑ لیا اور فرمایا: ''اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ سوائے اس، اس کے دیکھنا درست نہیں۔'' آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

٤٣٧٣: وَعَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ)) ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۳۷۳: ابومطر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا، جب انہوں نے اسے پہنا تو یوں کہا: ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٤٣٧٤: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ، ثُمَّ عَمِدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ، كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۳۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا کی: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا، جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔'' پھر وہ شخص اس کپڑے کا قصد کرے جو اس نے پرانا کر دیا اور وہ اسے صدقہ کر دے تو وہ شخص دنیا اور آخرت میں اللہ کی حفظ و امان اور اس کی پناہ میں ہوتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٠٤) ☆ الوليد بن مسلم مدلس و عنعن و سعيد بن بشير: ضعيف حدث عن قتادة بمناكير، وقتادة مدلس وعنعن وابن دريك عن عائشة: منقطع، فالسند ظلمات، بعضها فوق بعض وأخطأ من حسنه۔
[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه [عبدالله بن] أحمد (١/ ١٥٧ ح ١٣٥٣، هذا من زوائد عبد الله بن أحمد على السند) ☆ فيه مختار بن نافع: ضعيف ومروان الفزاري مدلس و عنعن و أبو مطر البصري: مجهول، تركه حفص بن غياث، انظر تعجيل المنفعة (ص ٥٢٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٤٤ ح ٣٠٥) و الترمذي (٣٥٦٠) و ابن ماجه (٣٥٥٧) ☆ أبو العلاء: مجهول۔

٤٣٧٥: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ، قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۴۳۷۵: علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: حفصہ بنت عبدالرحمن، عائشہ کے پاس آئیں تو ان پر باریک چادر تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا، اور انہیں موٹی چادر پہنا دی۔

٤٣٧٦: وَعَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے پانچ درہم کی قطری قمیص زیب تن کر رکھی تھی، انہوں نے فرمایا: میری لونڈی کی طرف نظر اٹھاؤ اور اسے دیکھو، کیونکہ وہ گھر میں بھی ایسا کپڑا پہننا پسند نہیں کرتی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی میرے پاس اسی طرح کی ایک قمیص تھی، مدینہ میں جس بھی عورت کا (شادی کے موقع پر) بناؤ سنگار کیا جاتا تو وہ اسے مستعار لینے کے لیے میری طرف پیغام بھیجتی تھی۔

٤٣٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ، ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ، فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ، فَقِيْلَ: قَدْ اَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ)) فَجَآءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ، فَمَا لِيْ؟ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ تَلْبَسُهٗ، اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ تَبِيْعُهٗ)). فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [3]

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ریشمی قبا پہنی جو کہ آپ کو ہدیہ کی گئی تھی، پھر آپ نے جلدی سے اسے اتارا اور اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے اسے اتارنے میں بہت جلدی کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے اس سے روک دیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا اور وہ چیز مجھے دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں اس لیے نہیں دی کہ تم اسے پہن لو، بلکہ میں نے تو وہ تمہیں اس لیے دی کہ تم اسے بیچ دو۔'' انہوں نے وہ دو ہزار درہم میں بیچ دی۔

٤٣٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [4]

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو خالص ریشمی ہو، رہا ریشمی کنارہ یا وہ کپڑا جس کا تانا ریشمی ہو تو اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٤٣٧٩: وَعَنْ اَبِيْ رِجَاءٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩١٣ ح ١٧٥٨) ☆ مرجانة أم علقمة و ثقها ابن حبان و الترمذي (٨٧٦) والحاكم والذهبي وحديثها لا ينزل عن درجة الصحة۔ [2] رواه البخاري (٢٦٢٨)۔ [3] رواه مسلم (١٦/ ٢٠٧٠)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٥٥) ☆ خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و روى أحمد (١/ ٣١٣، أطراف المسند ٣/ ٩٥) بإسناد صحيح عن ابن عباس قال: "إنما نهى رسول الله ﷺ عن (الثوب) المصمت حريرًا"۔

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ. ❶

۴۳۷۹: ابورجاء بیان کرتے ہیں، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ان پر چادر تھی جس کا کنارہ خز (ریشم اور اُون سے بنا ہوا) تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جس شخص کو کوئی نعمت سے نوازے تو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر ظاہر ہو۔''

٤٣٨٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ. ❷ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرتے ہوئے جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

٤٣٨١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ پیو، صدقہ کرو اور پہنو، لیکن اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرو۔''

٤٣٨٢: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ، وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۳۸۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین لباس جس میں تمہیں اپنی قبروں اور اپنی مساجد میں اللہ سے ملاقات کرنی چاہیے وہ سفید لباس ہے۔''

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٨ ح ٢٠١٧٦ وسنده صحيح) وانظر بلوغ المرام بتحقيقي (٥٥١)۔

❷ رواه البخاري (كتاب اللباس باب ١ قبل ح ٥٧٨٣)۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٨١ ح ٦٦٩٥) و النسائي (٥/ ٧٩ ح ٢٥٦٠) و ابن ماجه (٣٦٠٥) ☆ قتادة عنعن و علقه البخاري فى أول كتاب اللباس (قبل ح ٥٧٨٣)۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٥٦٨) ☆ مروان بن سالم: متروك، و شريح بن عبيد: لم يسمع من أبى الدرداء رضي الله عنه كما قال المزي وغيره۔

بَابُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٤٣٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: ((**لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا**)) وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی حاصل کی، ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا، پھر اسے پھینک دیا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی حاصل کی جس پر محمد رسول اللہ نقش کیا گیا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کندہ نہ کرے۔'' اور جب آپ اسے پہنتے تو اس کے نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف کر لیتے۔

٤٣٨٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۳۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قس کے اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٣٨٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: ((**يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ؟!**)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۳۸۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا، اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے تو اسے اپنے ہاتھ پر رکھ لیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا، اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس نے کہا: اللہ کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦٦) و مسلم (٥٥/ ٢٠٩٢)۔

[2] رواه مسلم (٢٩/ ٢٠٧٨)۔

[3] رواه مسلم (٥٢/ ٢٠٩٠)۔

قسم! جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا۔

٤٣٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ: اَنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ. [1]

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے نام خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ صرف سربمہر خط ہی وصول کرتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے حلقے کی انگوٹھی بنوائی، اس میں "**محمد رسول الله**" نقش کیا گیا۔ مسلم

اور بخاری کی روایت میں ہے: انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: "محمد" ایک سطر میں، "رسول" ایک سطر میں اور "**الله**" ایک سطر میں تھا۔

٤٣٨٧: وَعَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔

٤٣٨٨: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهِ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّايَلِيْ كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، اس میں حبشی نگینہ تھا، آپ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٤٣٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۳۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی انگوٹھی اس (انگلی) میں تھی، اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

٤٣٩٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں اپنی اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ آپ ﷺ نے درمیانی اور اس کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کی طرف اشارہ کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٧٥، ٥٨٧٨) و مسلم (٥٨/ ٢٠٩٢)۔

[2] رواه البخاري (٥٨٧٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦٥) و مسلم (٦٢/ ٢٠٩٤)۔

[4] رواه مسلم (٦٣/ ٢٠٩٥)۔

[5] رواه مسلم (٦٥/ ٢٠٧٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٣٩١: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۳۹۱: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٤٣٩٢: وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. ❷

۴۳۹۲: امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٣٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٤٣٩٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر فرمایا: ''بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔''

٤٣٩٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونا پہننے سے منع فرمایا، ہاں البتہ ٹکڑوں کی شکل میں پہننے کی رخصت فرمائی۔

٤٣٩٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ: ((مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ؟)) فَطَرَحَهٗ، ثُمَّ جَآءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: ((مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ؟!)) فَطَرَحَهٗ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ؟ قَالَ: ((مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ)). ❻

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اسے فرمایا: ''مجھے کیا

---

❶ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٦٤٧)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٢٦) و النسائي (٨/ ١٧٤۔١٧٥ ح ٥٢٠٦)۔ ❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٢٧) و حديثه بطوله شاذ و لهذا المتن شاهد في صحيح مسلم (٢٠٩٥) وبه صح هذا المتن فقط دون المتن الطويل۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٩٦ ح ٧٥١) و أبو داود (٤٠٥٧) والنسائي (٨/ ١٦٠ ح ٥١٤٧۔ ٥١٥٠)۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٣٩) و النسائي (٨/ ١٦١ ح ٥١٥٢۔ ٥١٥٤)۔

❻ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٨٥ وقال: غريب) و أبو داود (٤٢٢٣) والنسائي (٨/ ١٧٢ ح ٥١٩٨) والبغوي في شرح السنة (١٢/ ٥٩ بعد ح ٣١٣٠) و الحديث المذكور تقدم (٣٢٠٢)۔

ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں؟'' اس شخص نے اسے پھینک دیا۔ پھر وہ آیا تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کیا ہے کہ میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟'' اس نے اسے پھینک دیا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چاندی سے اور وہ بھی مثقال سے کم ہو۔''

اور محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حق مہر کے بارے میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔''

٤٣٩٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ۔ يَعْنِي الْخَلُوْقَ۔ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۴۳۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دس باتیں ناپسند فرماتے تھے۔ زعفران لگانا، بڑھاپے کو (کالا خضاب لگا کر) تبدیلی کرنا، تہبند گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، موقع محل کے بغیر بناؤ سنگار ظاہر کرنا، شطرنج کھیلنا، معوذات کے علاوہ کسی اور ورد سے دم کرنا، منکے باندھنا، پانی (یعنی منی) کا اس کی اصل جگہ (شرم گاہ) کے بغیر خارج کرنا اور بچے کے دودھ کو خراب کرنا (یعنی مدت رضاعت میں عورت سے جماع کرنا) لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا گیا۔

٤٣٩٨: وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [2]

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی تھی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو، جس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر گھنٹی (گھونگرو) کے ساتھ شیطان ہے۔''

٤٣٩٩: وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۳۹۹: عبدالرحمن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی بنانہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، اچانک کوئی بچی ان کے پاس لائی گئی اس نے گھنگرو پہن رکھے تھے جن سے آواز آ رہی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس اس وقت تک مت آنے دینا جب تک تم اس کے گھنگرو نہیں کاٹ دیتے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٢٢) و النسائي (٨/ ١٤١ ح ٥٠٩١) ☆ عبدالرحمٰن بن حرملة صدوق وثقه الجمهور و لكن في سماعه من عبد الله بن مسعود رضي الله عنه نظر فالخبر معلول۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣٠) ☆ قال المنذري: "و مولاة لهم مجهولة و عامر (ابن عبدالله بن الزبير) لم يدرك عمر بن الخطاب"۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣١) ☆ في السند بنانة لا تعرف و ابن جريج مدلس وعنعن۔

٤٤٠٠: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۴۴۰۰: عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ کلاب کی لڑائی کے دن ان کے دادا عرفجہ بن اسد رضی اللہ عنہ کی ناک کاٹ دی گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگالی، وہ بدبودار ہوگئی تو نبی ﷺ نے اسے سونے کی ناک لگانے کا حکم دیا۔

٤٤٠١: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❷

۴۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے، لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔''

٤٤٠٢: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۴۴۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت نے سونے کا ہار پہنا تو روزِ قیامت اس کی گردن میں آگ کا ہار ڈالا جائے گا، اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو اللہ روزِ قیامت اس کے کان میں اسی کی مثل آگ ڈال دے گا۔''

٤٤٠٣: وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ؟ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۴۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواتین کی جماعت! تمہیں کیا ہے کہ تم چاندی کا زیور نہیں بناتی ہو، تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بناتی ہے اور اسے ظاہر کرتی ہے تو اسے اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٧٠ وقال: حسن) و أبو داود (٤٢٣٢) و النسائي (٨/ ١٦٣ـ١٦٤ ح ٥١٦٤ـ٥١٦٥)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٣٦) ☆ المراد بالحبيب: الرجل من الأولاد والإخوة وغيرهم و أما النساء فالذهب لهن حلال، و جاء في مسند أحمد (٤/ ٤١٤): "وحبيبته" و سنده ضعيف معلول، الراوي: لم يحفظ السند و خبره شاذ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٢٨) و النسائي (٨/ ١٥٧ح ٥١٤٢) ☆ محمود بن عمرو: و ثقه ابن حبان وحده و جهله الذهبي وغيره و ضعفه ابن حزم۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣٧) والنسائي (٨/ ١٥٧ح ٥١٤١) ☆ امراه ربعي: مجهولة، واسم أخت حذيفة بن اليمان: فاطمة رضي الله عنهما۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٠٤: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ: ((اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَاتَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیورات اور ریشم زیب تن کرنے والوں کو منع کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتے ہو تو تم اسے دنیا میں مت پہنو۔''

٤٤٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبِسَهُ، قَالَ: ((شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، اِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ)) ثُمَّ اَلْقَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور اسے پہن لیا، (پھر) فرمایا: ''اس نے آج مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف ڈالتا رہا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا۔

٤٤٠٦: وَعَنْ مَالِكٍ رحمه الله قَالَ: اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، فَاَنَا اَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [3]

۴۴۰۶: امام مالک بیان کرتے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ بچوں کو سونے کی کوئی چیز پہنائی جائے، کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے؛ سو میں اسے مردوں کے لیے پہننا ناپسند کرتا ہوں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ١٥٦ ح ٥١٣٩)۔ [2] **صحيح**، رواه النسائي (٨/ ١٩٤۔١٩٥ ح ٥٢٩١)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩١٢ بعد ح ١٧٥٦) ٥ و حديث أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن التختم بالذهب، متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٤) و مسلم (٢٠٨٩)۔

بَابُ النِّعَالِ

جوتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٤٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جن پر بال نہیں ہوتے تھے۔

٤٤٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔

٤٤٠٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ: ((اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَايَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جوتے کا استعمال زیادہ تر کرو، کیونکہ آدمی جب جوتے پہنے ہوئے ہوتا ہے تو وہ اس وقت سوار ہوتا ہے۔''

٤٤١٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو وہ دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں آخر پر ہو۔''

٤٤١١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَمْشِیْ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، وہ

---

[1] رواه البخاري (٥٨٥١)۔

[2] رواه البخاري (٥٨٥٧)۔

[3] رواه مسلم (٦٦/ ٢٠٩٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٦) و مسلم (٦٧/ ٢٠٩٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٥) و مسلم (٦٨/ ١٠٩٧)۔

دونوں جوتے اتار کر چلے یا پھر دونوں پہن کر چلے۔“

٤٤١٢: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۴۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے حتیٰ کہ وہ اپنا تسمہ مرمت کر لے، ایک موزے میں چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ اس طرح کپڑا لپیٹے کہ اس کے ہاتھ وغیرہ بھی باہر نہ نکل سکیں۔“

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٤١٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے دو تسمے تھے اور دہرے تھے۔

٤٤١٤: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص جوتا کھڑے ہو کر پہنے۔

٤٤١٥: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ. [4]

۴۴۱۵: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤١٦: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ. [5]

۴۴۱۶: قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوتے میں چلتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتے میں چلی تھیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٤٤١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [6]

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو وہ جوتے اتار کر اپنی ایک جانب رکھ لے۔

---

[1] رواه مسلم (٧١/ ٢٠٩٩)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٧٢ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٣٥) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٧٥ وقال: "غريب" قلت: فيه الحارث بن نبهان: متروك) و ابن ماجه (٣٦١٨ فيه أبو معاوية و الأعمش مدلسان وعنعنا) وانظر الحديث السابق۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٧٧، والرواية الثانية: ١٧٧٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف مدلس۔

[6] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٣٨) ☆ عبدالله بن هارون حجازي: مجهول۔

۴٤۱۸: وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. [1]

۴۴۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ سادہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ ابن ماجہ

اور امام ترمذی نے ابن بریدہ عن ابیہ کی سند سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور ان دونوں پر مسح کیا۔

[یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے]

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٥٤٩) والترمذي (٢٨٢٠ وقال: حسن) [وأبو داود (١٥٥)] ☆ دلهم ضعيف ولأصل الحديث شواهد۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

کنگھی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٤١٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حالت حیض میں بھی رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

٤٤٢٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا۔''

٤٤٢١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: اَوْفِرُوا اللُّحٰى، وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ، وَاَعْفُوا اللُّحٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''مونچھیں خوب کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

٤٤٢٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیرناف بال مونڈنے کے متعلق ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا کہ ہم (انہیں) چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

٤٤٢٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔''

٤٤٢٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثُّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٢٥) و مسلم (٩/ ٢٩٧)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩١) و مسلم (٥٠/ ٢٥٧)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٣) و مسلم (٥٢/ ٢٥٨)۔

[4] رواه مسلم (٥١/ ٢٥٨)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٩) و مسلم (٨٠/ ٢١٠٣)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ابو قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد عثمان بن عامر) کو بلایا گیا تو ان کا سر اور ان کی داڑھی ثغامہ (سفید گھاس) کی طرح سفید تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔''

٤٤٢٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس معاملے میں نبی ﷺ کہ حکم نہ ملتا تو آپ اس میں اہل کتاب سے موافقت کرنا پسند فرماتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بال سیدھے چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے، نبی ﷺ نے اپنی پیشانی کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں مانگ نکالی۔

٤٤٢٦: وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيْرَ بِالْحَدِيْثِ. [3]

۴۴۲۶: نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے نبی ﷺ کو ''قزع'' سے منع فرماتے ہوئے سنا، نافع سے پوچھا گیا: ''قزع'' کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈ دیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔ بخاری، مسلم۔ اور بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملا دیا ہے۔

٤٤٢٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((احْلِقُوْا كُلَّهٗ أَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا گیا تھا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا: ''سارا (سر) مونڈ دو یا سارا چھوڑ دو۔''

٤٤٢٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: ((أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: ''انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔''

٤٤٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ

---

[1] رواه مسلم (٧٩/ ٢١٠٢)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩١٧) و مسلم (٩٠/ ٢٣٣٦)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٢٠) و مسلم (١١٣/ ٢١٢٠)۔ [4] رواه مسلم (١١٢/ ٢١٢٠)۔
[5] رواه البخاري (٥٨٨٦)۔

بِالرِّجَالِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

٤٤٣٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔

٤٤٣١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ، اَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾؟ قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۴۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور بدن گدوانے والیوں پر، (چہرے اور پلکوں وغیرہ کے) بال نوچنے والیوں اور حسن کی خاطر دانتوں کو باریک وتیز کرنے والیوں پر، اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور میں اس پر لعنت نہ کروں؟ جبکہ وہ اللہ کی کتاب میں ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن جو آپ کہتے ہیں، میں نے تو وہ بات اس میں نہیں پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو تم یہ بات اس میں پالیتی، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ''اللہ کے رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں، میں نے اسے پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٣٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)) وَ نَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۴۴۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا ثابت ہے، اور آپ نے بدن گودنے سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ رواه البخاري (٥٨٨٥)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٣٧) و مسلم (١١٩/ ٢١٢٤)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٨٦) و مسلم (١٢٥/ ٢١٢٥)۔
❹ رواه البخاري (٥٧٤٠)۔

٤٤٣٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُلَبِّدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درآنحالیکہ آپ نے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا۔

٤٤٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے آدمی کے لیے زعفران کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

٤٤٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ، حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں جو بہترین خوشبو میسر ہوتی، وہ میں نبی ﷺ کو لگایا کرتی تھی حتی کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں پاتی تھی۔

٤٤٣٦: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ بِاَلُوَّةٍ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۳۶: نافع بیان کرتے ہیں، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما بخور (کی دھونی) لیتے تو آپ (کبھی) کافور ملائے بغیر صرف بخور والی لکڑی کی دھونی لیتے تھے اور (کبھی) وہ دھونی والی لکڑی پر کافور بھی ڈال لیا کرتے تھے، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٤٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ اَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی مونچھیں کتراتے تھے اور ابراہیم خلیل الرحمٰن صلوات الرحمٰن علیہ بھی مونچھیں کتراتے تھے۔

٤٤٣٨: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [6]

۴۴۳۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کتراتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

---

[1] رواه البخاري (٥٩١٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٤٦) و مسلم (٧٧/ ٢١٠١)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٢٣) و مسلم (٣٨/ ١١٨٩)۔ [4] رواه مسلم (٢١/ ٢٢٥٤)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٦٠ وقال: غريب) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة: ضعيفة، اعني: سماك ضعيف عن عكرمة و صحيح الحديث عن غيره۔

[6] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٦ ح ١٩٤٧٧) والترمذي (٢٧٦١ وقال: حسن صحيح) و النسائي (١/ ١٥ ح ١٣)۔

٤٤٣٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا. ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۴۴۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کو طول و عرض سے تراشتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٤٤٠: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی عَلَيْهِ خَلُوْقًا، فَقَالَ: ((اَلَكَ امْرَاَةٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ❷

۴۴۴۰: یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر خوشبو کا اثر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تمہاری بیوی ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دھو ڈال، پھر اسے دھو ڈال، پھر اسے دھو ڈال، پھر دوبارہ نہ کرنا۔''

٤٤٤١: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِهٖ شَیْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۴۴۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی، جس کے جسم پر خلوق (خوشبو کی ایک قسم) کا اثر ہو، نماز قبول نہیں کرتا۔''

٤٤٤٢: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں سفر سے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آیا تو میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے، انہوں (اہل خانہ) نے میرے زعفران کی خوشبو لگا دی، میں صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا: ''جاؤ اور اسے اپنے (بدن) سے دھو ڈالو۔''

٤٤٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ، وَخَفِیَ لَوْنُهٗ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِيْحُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ❺

۴۴۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو مگر اس کی مہک نہ ہو۔''

٤٤٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٦٢) ☆ فيه عمر بن هارون: متروك و كان حافظًا و هذا الحديث لا أصل له۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨١٦ وقال: حسن) و النسائي (٨/ ١٥٢ ح ٥١٢٤ـ٥١٢٥)☆ فيه أبو حفص: مجهول۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٧٨) ☆ فيه زيد و زياد جدا الربيع: مجهولان۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٧٦) [٢٢٥، ٤٦٠١] ☆ يحيى بن يعمر رواه عن رجل عن عمار بن ياسر رضي الله عنه والرجل مجهول و حديث أبي داود (٢٢٤) يغني عنه۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٨٧ وقال: حسن) و النسائي (٨/ ١٥١ ح ٥١٢٠ـ٥١٢١) ☆ فيه رجل مجهول وللحديث شواهد ضعيفة۔

❻ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٦٢)۔

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرکب قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

٤٤٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ، وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهٖ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر بہت زیادہ تیل لگایا کرتے تھے، اپنی داڑھی میں خوب کنگھی کیا کرتے تھے اور سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھا کرتے تھے، گویا آپ کا کپڑا ایسے تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

٤٤٤٦: وَعَنْ أُمِّ هَانِىءٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۴۴۶: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو تھے۔

٤٤٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهٖ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالتی تو میں آپ کے تالو سے بالوں کو الگ کرتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے درمیان لٹکا دیتی۔

٤٤٤٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ بلاناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٤٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَالِيْ أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ: مَالِيْ لَا أَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۴۴۹: عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے فضالہ بن عبید سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ناز و نعمت سے ہمیں منع کیا کرتے تھے، اس شخص نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٨٢ ح ٣١٦٤) [و الترمذي فى الشمائل (١٢٥، ٣٣)] ☆ فيه يزيد بن أبان الرقاشي: ضعيف مشهور۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٤١ح ٢٧٤٢٨ مختصرًا) وأبوداود (٤١٩١) والترمذي (١٧٨١ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٦٣١) ☆ فيه عبد الله بن أبي نجيح و سفيان مدلسان وعنعنا وقال البخاري: "ولا أعرف لمجاهد سماعًا من أم هاني"۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٨٩)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٥٦ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤١٥٩) و النسائي (٨/ ١٣٢ ح ٥٠٥٨) ☆هشام بن حسان مدلس وعنعن وحديث النسائي (٨/ ١٣٢ ح ٥٠٦١ سنده صحيح) يغني عنه۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٠) ☆ سعيد بن إياس الجريري اختلط و لم يثبت تحديثه به قبل اختلاطه وحديث النسائي (٨/ ١٨٥ ح ٥٢٤١) يغني عنه۔

آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم کبھی کبھار ننگے پاؤں چلا کریں۔

٤٤٥٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْیُكْرِمْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص کے بال ہوں وہ انہیں سنوار کر رکھے۔‘‘

٤٤٥١: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِهِ الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۴۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سفید بالوں (بڑھاپے) کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسمہ ہے۔‘‘

٤٤٥٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((یَكُوْنُ قَوْمٌ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۴۴۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہی سے کبوتروں کے سینوں کی طرح خضاب کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔‘‘

٤٤٥٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَیُصَفِّرُ لِحْیَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [4]

۴۴۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سبتی جوتے (جن پر بال نہیں ہوتے تھے) پہنا کرتے تھے، اور ورس (یمن کے علاقے کی ایک بوٹی) اور زعفران سے اپنی داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

٤٤٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: ((مَا اَحْسَنَ هٰذَا!)) قَالَ: فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: ((هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)). ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ: ((هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۴۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی، نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے مہندی لگائی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا خوب ہے یہ!‘‘ راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور وسمہ لگایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ اس سے بھی بہتر ہے۔‘‘ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ ان سب سے بہتر ہے۔‘‘

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٦٣)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٧٥٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٢٠٥) و النسائي (٨/ ١٣٩ ح ٥٠٨٠_٥٠٨٣)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢١٢) و النسائي (٨/ ١٣٨ ح ٥٠٧٨)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٨٦ ح ٥٢٤٦)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢١١) [وابن ماجه (٣٦٢٧)] ☆ فيه حميد بن وهب ضعفه البخاري وغيره وقال صاحب التقريب: "لين الحديث"۔

٤٤٥٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۴۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (سفید بالوں) کو بدل ڈالو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔''

٤٤٥٦_٤٤٥٧: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ. ❷، ❸

۴۴۵۶_۴۴۵۷: اور امام نسائی نے اسے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❹

۴۴۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید بال ختم نہ کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جس کا حالتِ اسلام میں بال سفید ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے بدلہ میں اس کی ایک غلطی ختم کر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

٤٤٥٩: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۴۴۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے حالت اسلام میں بال سفید ہوں تو روز قیامت اس کے لیے نور ہوگا۔''

٤٤٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❻

۴۴۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے بال کندھوں اور کانوں کی لو کے درمیان تھے۔

٤٤٦١: وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنه رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ، وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ)) فَبَلَغَ ذَالِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❼

۴۴۶۱: نبی ﷺ کے صحابی ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''خریم اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے اور نہ وہ اپنا تہبند لٹکاتا۔'' خریم کو یہ بات پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس سے لمبے بالوں کو اپنے کانوں تک کاٹ لیا اور اپنا

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٥٢ وقال: حسن صحيح)۔ ❷ **صحيح**، رواه النسائي (٨/ ١٣٧ ح ٥٠٧٦)۔
❸ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٣٧_١٣٨ ح ٥٠٧٧)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٠٢)۔
❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٣٤ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٢٧ ح ٣١٤٦) ☆ السند منقطع، سالم بن أبي الجعد لم يسمع من شرحبيل بن السمط (سنن أبي داود: ٣٩٦٧) ولبعض الحديث شواهد وحديث مسلم (١٥٠٩) يغني عنه۔ ❻ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٥٥ وقال: حسن غريب صحيح) و النسائي (١/ ١٢٨_١٢٩ ح ٢٣٤)۔
❼ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٠٨٩)۔

تہبند اپنی نصف پنڈلیوں تک اٹھالیا۔

٤٤٦٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ لِیْ ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ: لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری پیشانی کے بال لمبے تھے، میری والدہ نے مجھے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

٤٤٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: ((لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِیْ بَعْدَ الْيَوْمِ)). ثُمَّ قَالَ: ((اُدْعُوْا لِیْ بَنِیْ اَخِیْ)) فَجِیْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ: ((اُدْعُوْا لِیَ الْحَلَّاقَ)) فَاَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُوْسَنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۴۶۳: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلِ جعفر کو تین روز تک حالت غم میں رہنے دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔“ پھر فرمایا: ”میرے بھتیجوں کو بلاؤ۔“ ہمیں لایا گیا گویا ہم چوزے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حجام کو میرے پاس لاؤ۔“ آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔

٤٤٦٤: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم: ((لَا تَنْهِكِیْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ، وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ، وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ [3]

۴۴۶۴: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”ختنے کی جگہ زیادہ نہ کاٹو کیونکہ وہ عورت کے لئے زیادہ لذت والا اور خاوند کے لیے زیادہ پر لطف ہے۔“ ابوداود، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔

٤٤٦٥: وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِیْ صلى الله عليه وسلم يَكْرَهُ رِيْحَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۴۴۶۵: کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں، میرے حبیب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی مہک کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

٤٤٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! بَايِعْنِیْ فَقَالَ: ((لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِیْ كَفَّيْكِ، فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٩٦) ☆ فيه ميمون بن عبدالله: عن ثابت (وهو) مجهول و لعله ميمون بن أبان: مستور أي مجهول الحال۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤١٩٢) و النسائي (٨/ ١٨٢ ح ٥٢٢٩)۔

[3] **ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٧١) ☆ محمد بن حسان: شيخ لمروان بن معاوية: مجهول وقيل هو ابن سعيد المصلوب: كذاب وللحديث شاهدان ضعيفان عند البيهقي (٨/ ٣٢٤) [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٤) والنسائي (٨/ ١٤٢ ح ٥٠٩٣) ☆ كريمة: لم أجد من وثقها۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٥) ☆ وقال ابن حجر في غبطة و أم الحسن وجدتها: "وفي إسناده مجهولات ثلاث"۔

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھ سے بیعت لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم سے بیعت نہیں لوں گا حتی کہ تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ بدلو، گویا تیری ہتھیلیاں کسی درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔''

٤٤٦٧: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَوْمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ فَقَالَ: ((مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ؟)) قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ. قَالَ: ((لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ)) يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۴۴۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟'' اس عورت نے کہا: بلکہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم عورت ہوتی تو تم مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کا رنگ بدلتی۔''

٤٤٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بیماری کے بغیر بالوں میں بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، بال نوچنے والے اور اکھڑوانے والی، بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

٤٤٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۴۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا سا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا سا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

٤٤٧٠: وَعَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيْلَ لِعَائِشَةَ: اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَآءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا، ایک عورت (مردوں جیسے) جوتے پہنتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

٤٤٧١: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ، كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ، وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْسِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ اَنَّ مَامَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ مَارَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ: ((يَاثَوْبَانُ! اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٦) والنسائي (٨/ ١٤٢ ح ٥٠٩٢) ☆ صفية لا تعرف ومطيع: لين الحديث وقال أحمد: "هذا حديث منكر"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٧٠) ☆ عبدالله بن وهب مدلس وعنعن و لبعض الحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٩٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٩٩)۔

اَهْلِ فُلَانٍ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي اَكْرَهُ اَنْ يَأْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَاثَوْبَانُ! اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے تو آپ اپنے اہل خانہ میں سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے آخر پر ملتے اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے۔ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے، آپ جب تشریف لائے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل نہ ہوئے، جس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ آپ کے تشریف نہ لانے کا سبب پردہ اور کنگن ہیں، انہوں نے پردہ پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار دیے اور ان کے ٹکڑے کر دیے، وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے وہ کنگن لے لیے اور فرمایا: ''ثوبان! اسے آلِ فلاں کے پاس لے جاؤ، کیونکہ یہ میرے اہل سے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنی دنیا کی زندگانی میں نفیس چیزیں استعمال کریں، ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب (دریائی جانور کے دانت) کا ہار اور ہاتھی کے دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔''

٤٤٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اثمد کا سرمہ لگایا کرو، کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔'' اور ان کا گمان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین مرتبہ اس (آنکھ) میں اور تین مرتبہ اس (آنکھ) میں سرمہ لگاتے تھے۔

٤٤٧٣: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: ((اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ، وَالسَّعُوْطُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشِيُّ، وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ)) وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اصفہانی سرمہ لگایا کرتے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دوائی جس کے ذریعے تم علاج کرتے ہو وہ دوائی ہے، جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے، اور وہ دوائی جو ناک کے ذریعے ٹپکائی جائے اور پچھنے لگوانا اور جلاب لینا ہے اور بہترین سرمہ اصفہانی ہے کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے، اور سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوانا سب سے بہتر ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢١) و أبو داود (٤٢١٣) ☆ سليمان المنبهي و حميد الشامي: مجهولان۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٥٧ وقال: حسن) [وابن ماجه (٣٤٩٩)] ☆ عباد بن منصور ضعيف مدلس، ضعفه الجمهور وعنعن۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٤٨) ☆ فيه عباد بن منصور: ضعيف، ضعفه الجمهور من جهة حفظه ولبعض حديثه شواهد عند البخاري (٥٧١٢) وغيره۔

اور رسول اللہ ﷺ معراج کے سفر میں جس بھی جماعت ملائکہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے یہی کہا: آپ پچھنے لگوانے کا التزام کریں۔ترمذی،اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٤٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهَی الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ یَّدْخُلُوْا بِالْمَیَازِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا، پھر آپ ﷺ نے مردوں کو تہبند پہن کر جانے کی اجازت فرمائی۔

٤٤٧٥: وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ: قَدِمَ عَلٰی عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ. فَقَالَتْ: مِنْ اَیْنَ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ: فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَآئُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلٰی! قَالَتْ: فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِهَا، اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ رَبِّهَا)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فِیْ غَیْرِ بَیْتِهَا، اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۴۷۵: ابوملیح بیان کرتے ہیں، اہل حمص سے کچھ عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے بتایا: ملکِ شام سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: شاید کہ تم کورہ سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس نے اپنے اور رب کے درمیان حائل حجاب چاک کر دیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے گھر کے علاوہ، تو اس کے اور اللہ عزوجل کے مابین جو حجاب تھا وہ اس نے چاک کر دیا۔“

٤٤٧٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُوْنَ فِیْهَا بُیُوْتًا، یُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا یَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ، وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ، اِلَّا مَرِیْضَةً، اَوْنُفَسَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۴۷۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے سرزمین عجم فتح ہو جائے گی اور تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا، اس میں صرف مرد تہبند باندھ کر داخل ہوں اور خواتین کو ان میں جانے سے منع کرو مگر جو مریضہ ہو یا حالتِ نفاس میں ہو (اسے اجازت ہے)۔“

٤٤٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَیْهَا الْخَمْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٠٢ وقال: إسناده ليس بذاك القائم") و أبو داود (٤٠٠٩) ☆ و أبو عذرة: حسن الحديث، و السند قائم و الحمد لله۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٠٣ وقال: حسن) و أبو داود (٤٠١٠) [وابن ماجه (٣٧٥٠)]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠١١) [وابن ماجه (٣٧٤٨)] ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي وهو ضعيف مشهور۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨١٠ وقال: حسن غريب) و النسائي (١/ ١٩٨ ح ٤٠١ مختصرًا جدًا و حديثه حسن بالشاهد الحسن الذي رواه الترمذي فی سننه: ٢٨٠٢) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف و حديث النسائي حسن۔

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی اہلیہ کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دَور چلتا ہو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٧٨: عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ. وَزَادَفِيْ رِوَايَةٍ: وَقَدِاخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بال شمار کروں تو میں کر سکتا تھا، اور انہوں نے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا۔ ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب کیا جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی سے خضاب کیا۔

٤٤٧٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ: لِمَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْبَغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبَغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ دیا کرتے تھے حتی کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے بھر جاتے تھے، ان سے پوچھا گیا، آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو یہ رنگ سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے حتی کہ اپنا عمامہ بھی اسی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔

٤٤٨٠: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۴۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال دکھائے۔

٤٤٨١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمُخَنَّثٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَاَمَرَبِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٥) و مسلم (١٠٣/ ٢٣٤١)۔
[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٦٤) والنسائي (٨/ ١٤٠ ح ٥٠٨٨)۔
[3] رواه البخاري (٥٨٩٧)۔

اَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: ((اِنِّی نُهِیتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّینَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث (ہجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، وہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔''

۴۴۸۲: وَعَنِ الْوَلِیدِ بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّافَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ، جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِیْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۴۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو اہل مکہ اپنے بچے آپ کے پاس لانے لگے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، مجھے بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ میں نے خلوق (زعفران کے ساتھ مخلوط خوشبو) لگائی ہوئی تھی، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا۔

۴۴۸۳: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِیْ جُمَّةً، اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا)) قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَّنَهَا فِی الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۴۴۸۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میرے بال لمبے (کندھوں تک) ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر لیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور انہیں سنوار کر رکھ۔'' راوی نے کہا، اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی وجہ سے کہ ''بالوں کو سنوار کر رکھو'' دن میں دو مرتبہ بالوں کو تیل لگایا کرتے تھے۔

۴۴۸۴: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیَ الْمُغِيْرَةُ، قَالَتْ: وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، اَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَاْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكُمْ وَقَالَ: اَحْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا؛ فَاِنَّ هٰذَا زِیُّ الْيَهُوْدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۴۸۴: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میری بہن مغیرہ نے مجھے بتایا کہ تم ان دنوں چھوٹے بچے تھے اور تمہاری دو مینڈھیاں تھیں، انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا: ان دونوں کو مونڈ دو یا انہیں کتر دو کیونکہ یہ یہود کی زینت و عادت ہے۔

۴۴۸۵: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [5]

---

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٩٢٨) ☆ قال الدارقطني: "أبو هاشم و أبو يسار: مجهولان ولا يثبت الحديث" وقال الذهبي: "إسناد مظلم لمتن منكر۔" [2] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤١٨١) ☆ عبدالله الهمداني: مجهول، و خبره منكر، قاله ابن عبد البر۔ [3] ضعيف، رواه مالك (٢/ ٩٤٩ ح ١٨٣٣) ☆ يحيى بن سعيد الأنصاري لم يدرك أبا قتادة رضي الله عنه، فالسند منقطع و للحديث شواهد ضعيفة عند النسائي (٨/ ١٨٤ ح ٥٢٣٩) وغيره وفى الباب حديث صحيح: يخالفه، عند النسائي (٥٠٦١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٩٧) ☆ مغيرة بنت حسان: لم أجد من وثقها۔ [5] **حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٣٠ ح ٥٠٥٢) [والترمذي (٩١٤-٩١٥)]۔

۴۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اپنے سر کے بال مونڈنے سے منع فرمایا۔

٤٤٨٦: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ، وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۴۴۸۶: عطا بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی طرف اشارہ فرمایا، گویا آپ اسے اپنے بال اور داڑھی سنوارنے کا حکم فرما رہے ہیں، اس نے ویسے ہی کر لیا اور پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس سے بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں گویا وہ شیطان ہے۔''

٤٤٨٧: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ، فَنَظِّفُوْا ـ أُرَاهُ قَالَ: أَفْنِيَتَكُمْ ـ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)). قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

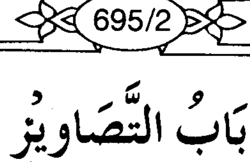
۴۴۸۷: ابن مسیّب سے روایت ہے، انہیں کہتے ہوئے سنا گیا کہ ''اللہ پاک ہے وہ (اپنے بندوں سے) صفائی و خوشبو پسند کرتا ہے، وہ نظیف ہے نظافت کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے کرم کرنے کو پسند کرتا ہے، وہ سخی داتا ہے سخاوت کرنے کو پسند کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو، اور یہود کی نقل مت اتارو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے مہاجر بن مسمار سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: عامر بن سعد نے اسے اپنے والد کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا مگر انہوں نے کہا: ''اپنے صحن صاف رکھو۔''

٤٤٨٨: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هٰذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيْمُ! قَالَ: رَبِّ! زِدْنِيْ وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیّب کو بیان کرتے ہوئے سنا، ابراہیم خلیل الرحمٰن سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی، انہوں نے سب سے پہلے ختنہ کیا، سب سے پہلے اپنی مونچھیں کتریں، سب سے پہلے بڑھاپا دیکھا تو عرض کیا، اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ابراہیم! وقار ہے۔ عرض کیا، اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٩ ح ١٨٣٤) ☆ السند مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٩٩ وقال: غريب) ☆ فيه خالد بن إلياس: متروك الحديث۔ [3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٢٢ ح ١٧٧٥)
☆ السند صحيح إلى سعيد بن المسيب رحمه الله و هذا من قوله و لم يخبر من حدثه ولعله من الاسرائيليات: أحاديث بني إسرائيل، والله أعلم۔



بَابُ التَّصَاوِيْرِ

تصاویر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٤٨٩: عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۸۹: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں کتے اور تصاویر ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٤٤٩٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِيْ، اَمَا وَاللّٰهِ! مَا اَخْلَفَنِيْ)). ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ، فَاَمَرَ بِهٖ، فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهٗ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: ((لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّهٗ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما، میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ غمگین ہو گئے اور فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے رات کے وقت مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئے، آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ آپ کی چار پائی کے نیچے کتے کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا، پھر جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آپ سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کل مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: ٹھیک ہے، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو، اگلے روز صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کتے مارنے کا حکم فرما دیا حتیٰ کہ چھوٹے باغوں کے کتے بھی مار دیے جائیں البتہ بڑے باغوں کے کتے چھوڑ دینے (یعنی نہ مارنے) کا حکم فرمایا۔

٤٤٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [3]

۴۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہوتی تھی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٤٩) و مسلم (٨٣/ ٢١٠٦)۔

[2] رواه مسلم (٨٢/ ٢١٠٥)۔

[3] رواه البخاري (٥٩٥٢)۔

٤٤٩٢: وَعَنْهَا، اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّارَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، مَاذَا اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)). وَقَالَ: ((اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (اپنی غلطی سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں، میں نے غلطی کیا کی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تکیہ کیسا ہے؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس پر ٹیک لگائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تصویروں والوں کو روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا، تم نے جو تخلیق کیا اسے زندہ کرو۔'' اور فرمایا: ''بے شک وہ گھر جس میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٤٤٩٣: وَعَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر کے دریچے پر پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، نبی ﷺ نے اسے پھاڑ ڈالا، اور میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے جو کہ گھر میں تھے، آپ ﷺ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

٤٤٩٤: وَعَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی غزوہ پر تشریف لے گئے تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے دروازے پر لٹکا دیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ کپڑا دیکھا تو اسے کھینچ کر پھاڑ دیا، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔''

٤٤٩٥: وَعَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٦١) و مسلم (٩٦/ ٢١٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٧٩) و مسلم (٩٤/ ٢١٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٤) و مسلم (٨٧/ ٢١٠٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٥٤) و مسلم (٩٢/ ٢١٠٧)۔

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ان لوگوں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا جو اللہ کی تخلیق میں اللہ سے مشابہت کرتے ہیں۔''

٤٤٩٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، أَوْ شَعِيْرَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو میری طرح کی تخلیق کرنے لگتا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں!''

٤٤٩٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کے ہاں مصوروں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا۔''

٤٤٩٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِي جَهَنَّمَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر مصور آگ میں (جانے والا) ہے، اس نے جو بھی تصویر بنائی ہوگی اسے صورت عطا کی جائے گی اور وہ اس (مصور) کو جہنم میں عذاب دے گی۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی تصویر بنانی ہے تو پھر درخت اور ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔

٤٤٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، أَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی ایسے خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا، جو شخص کان لگا کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا وہ اس سے دور بھاگتے ہوں تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٣) و مسلم (١٠١/ ٢١١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٠) و مسلم (٩٨/ ٢١٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٢٥) و مسلم (٩٩/ ٢١١٠)۔

[4] رواه البخاري (٧٤٢)۔

٤٥٠٠: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نرد کھیلتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کیا ہو۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٥٠١: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَتَانِي جِبْرِيلُ عليه السلام قَالَ: اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُونَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ، فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعَ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ)). فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُودَاوُدَ ❷

۴۵۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کے دروازے پر مورتیاں تھیں جن کی وجہ سے میں اندر نہیں آیا، اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر مورتیاں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا، گھر کے دروازے پر جو مورتیاں ہیں ان کے سر قطع کرنے کا حکم فرمائیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گی، اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنالیں جو پھینکے اور روندے جائیں جبکہ کتے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

٤٥٠٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ، وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُولُ: اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۴۵۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی، دو کان سننے والے ہوں گے اور ایک زبان بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں، ہر ظالم و متکبر شخص، اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے اور تصویر بنانے والوں، پر مامور کیا گیا ہے (کہ میں انہیں آگ میں داخل کروں)۔''

٤٥٠٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ)) وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) قِيلَ: الْكُوبَةُ: الطَّبْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ ❹

---

❶ رواه مسلم (١٠/ ٢٢٦٠)۔ ❷ **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٢٨٠٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤١٥٨) [و صححه ابن حبان (١٤٨٧)]۔ ❸ **سنده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٥٧٤ وقال: حسن صحيح غريب) ☆سليمان الأعمش عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ٤٠) وغيره۔

❹ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١١٦) [وأبو داود (٣٦٩٦) و أحمد (١/ ٢٧٤ ، ٢٨٩ ، ٣٥٠)]۔

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے۔'' اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

٤٥٠٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوْبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ. وَالْغُبَيْرَاءُ: شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ وَيُقَالُ لَهَا: السُّكُرْكَةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، طبل اور ''غبیراء'' سے منع فرمایا ہے، اور ''غبیراء'' شراب ہے جسے حبشی مکئی سے بنایا کرتے تھے، اور اسے سکرکہ بھی کہا جاتا ہے۔

٤٥٠٥: وَعَنْ اَبِی مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۰۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نردشیر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

٤٥٠٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: ((**شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۴۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک کبوتری کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''شیطان، شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٥٠٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اِنِّیْ رَجُلٌ، اِنَّمَا مَعِيْشَتِیْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِیْ، وَاِنِّیْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا**)). فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ! اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَیْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۴۵۰۷: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے کہا:

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٨٥)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٤) و أبو داود (٤٩٣٨) ☆ سعيد بن أبي هند ثقة أرسل عن أبي موسى رضي الله عنه، و حديث مسلم (٢٢٦٠) يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٤٥) و أبو داود (٤٩٤٠) و ابن ماجه (٣٧٦٥) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٥٢٤) [و صححه ابن حبان (٢٠٠٦)]۔ [4] رواه البخاري (٢٢٢٥)۔

ابن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری معیشت کا انحصار دست کاری پر ہے، اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث ہی سنا دیتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔'' اس آدمی نے بڑا سا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اس پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: افسوس تجھ پر، اگر تم نے ضرور یہی کام کرنا ہے تو پھر درخت اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنا لیا کر جس میں روح نہ ہو۔''

٤٥٠٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا، وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے کنیسہ کا ذکر کیا جسے ماریہ کہا جاتا ہے، ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سرزمین حبشہ گئی تھیں، انہوں نے اس کے حسن اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں صالح آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس (مسجد) میں یہ تصویریں بنا دیتے، یہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔''

٤٥٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُوْنَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ)). [2]

۴۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ایسے شخص کو سب سے سخت عذاب ہو گا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی نبی نے اسے قتل کیا، یا کسی نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا، نیز مصور اور ایسا عالم جس نے اپنے علم سے (عمل کے ذریعے) فائدہ حاصل نہ کیا۔''

٤٥١٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ. [3]

۴۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

٤٥١١: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ. [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٧٣) و مسلم (١٦/ ٥٢٨)۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٨٨، نسخة محققة: ٧٥٠٤) ☆ فيه محمد بن حميد (ضعيف جدًا): نا أبو زهير عن الأعمش (مدلس) عن الشعبي عن ابن عباس به وروى أحمد (١/ ٤٠٧ ح ٣٨٦٨) بسند حسن عن عبد الله (بن مسعود رضي الله عنه) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "أشد الناس عذابًا يوم القيامة رجل قتله نبي أو قتل نبيًا و إمام ضلالة وممثل من الممثلين" إلخ۔

[3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ محمد بن علي الباقر رحمه الله لم يدرك جده علي بن أبي طالب رضي الله عنه فالسند منقطع۔

[4] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ ابن شهاب لم يدرك أبا موسى رضي الله عنه فالسند منقطع۔

۴۵۱۱: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خطا کار شخص ہی شطرنج کھیلتا ہے۔

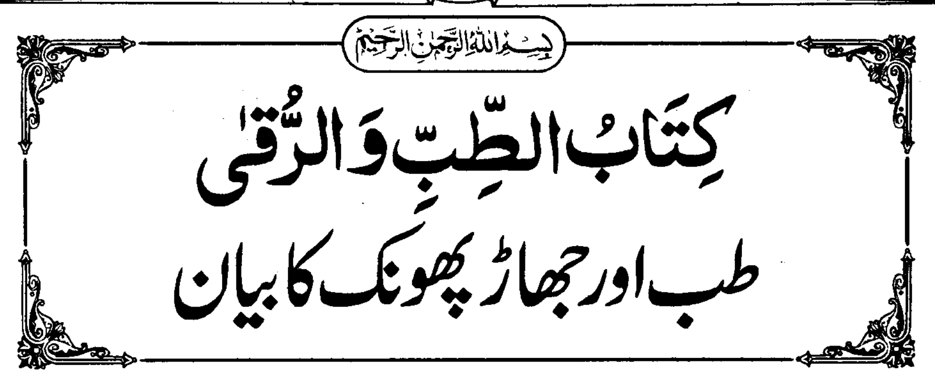
٤٥١٢: وَعَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعْبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۵۱۲: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: وہ باطل کھیلوں میں سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ یہ چاروں احادیث امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٥١٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُوْنَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَأْتِيْ دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِيْ دَارَنَا، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِأَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا)). قَالُوْا: إِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۴۵۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر میں تشریف لایا کرتے تھے، جبکہ ان کے قریب ایک گھر تھا (آپ ان کے ہاں نہیں جایا کرتے تھے) ان پر یہ شاق گزرا تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر تشریف لاتے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اور ان کے گھر میں بلا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلا درندہ ہے۔''

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ فيه إبراهيم بن إسحاق لم أعرفه فالسند ضعيف وروى البيهقي (١٠/ ٢١٢) بسند حسن عن الزهري قال في الشطرنج: "هي من الباطل و لا أحبها"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٦٣ ح ١٧٦) [وصححه الحاكم (١/ ١٨٣) فتعقبه الذهبي] ☆ فيه عيسى بن المسيب، قال الدارقطني: "هو صالح الحديث" قلت: بل هو ضعيف ضعفه الجمهور، انظر ميزان الاعتدال وغيره۔



کِتَابُ الطِّبِّ وَ الرُّقٰی
طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

٤٥١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۵۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے جو بیماری اتاری ہے تو اس کی شفا بھی اتاری ہے۔''

٤٥١٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ، بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بیماری کے لیے دوائی ہے، جب دوائی بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔''

٤٥١٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ: فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَاَنَا اَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْكَيِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنے لگوانے میں یا شہد پینے میں یا آگ سے داغنے سے، اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

٤٥١٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِیَ اُبَیٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ احزاب (خندق) کے موقع پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ دیا۔

٤٥١٨: وَعَنْهُ، قَالَ: رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَكْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] رواه البخاري (٥٦٧٨)۔ [2] رواه مسلم (٦٩/ ٢٢٠٤)۔

[3] رواه البخاري (٥٦٨٠)۔

[4] رواه مسلم (٧٤/ ٢٢٠٧)۔

[5] رواه مسلم (٧٥/ ٢٢٠٨)۔

۴۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پیکان کے ساتھ اسے داغ دیا، پھر اس پر ورم آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ اسے داغ دیا۔

٤٥١٩: وَعَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔

٤٥٢٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّوْنِيْزُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔'' ابن شہاب نے فرمایا: ((السام)) سے مراد موت اور ((الحبة السوداء)) سے کلونجی مراد ہے۔

٤٥٢١: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)). فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ)) فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا، میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا مگر اس سے پیچش اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں، آپ نے تین مرتبہ اسے ایسے ہی فرمایا، پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہی) فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے عرض کیا، میں اسے پلا چکا ہوں لیکن اس کے مرض اسہال میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا فرمان سچا ہے جبکہ تیرے بھائی کے پیٹ کی غلطی ہے۔'' اس نے پھر پلایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

٤٥٢٢: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سینگی لگوانا اور قسط بحری کا استعمال بہترین طریقہ علاج ہے۔''

٤٥٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ)). [5]

---

[1] رواه مسلم (٧٣/ ٢٢٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٨٨) و مسلم (٩٨/ ٢٢١٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٨٤) و مسلم (٩١/ ٢٢١٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٩٦) و مسلم (٦٣/ ١٥٧٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٩٦) و مسلم (٦٣/ ١٥٧٧)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عذرہ (ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرت خون کی وجہ سے ہوجاتا ہے) کی وجہ سے اپنے بچوں کے گلے دبا کر انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، بلکہ تم قسط استعمال کرو۔''

٤٥٢٤: وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلٰى مَاتَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعَلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس علاق (حلق کے ورم) کی وجہ سے اپنی اولاد کا حلق کیوں دباتی ہو؟ بس تم یہ عود ہندی استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیہ ہے، حلق کے ورم کی وجہ سے اسے ناک سے ڈالا جائے اور نمونیہ کی صورت میں منہ کے ایک طرف سے ڈالی جائے۔''

٤٥٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔''

٤٥٢٦: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگ جانے، ڈنک میں اور نملہ بیماری (پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں) کی صورت میں دم کرنے کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔

٤٥٢٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرانے کا حکم فرمایا ہے۔

٤٥٢٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَأٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً، فَقَالَ: ((اسْتَرْقُوْا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زردی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔''

٤٥٢٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرُّقٰى، فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧١٣) و مسلم (٧٦/ ٢٢١٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٦٣) و مسلم (٨١/ ٢٢١٠)۔

[3] رواه مسلم (٥٨/ ٢١٩٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٨) و مسلم (٥٦/ ٢١٩٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٨) ومسلم (٥٩/ ٢١٩٧)۔

اللّٰهِ! اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا اَرٰى بِهَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع فرمادیا تو، آل عمرو بن حزم آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم تھا جو ہم بچھو کے ڈس لینے پر کیا کرتے تھے، اور آپ نے اس سے منع فرمادیا ہے، انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔''

۴۵۳۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے دم مجھے سناؤ، ایسا دم جس میں شرک نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔''

۴۵۳۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۵۳۲: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! تَدَاوَوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، الْهَرَمِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۵۳۲: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ نے بڑھاپے کے سوا ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کے لیے شفا پیدا نہ کی ہو۔''

۴۵۳۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُكْرِهُوْا مَرْضٰكُمْ عَلَى الطَّعَامِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ

---

[1] رواه مسلم (٦٣/ ٢١٩٩)۔ [2] رواه مسلم (٦٤/ ٢٢٠٠)۔

[3] رواه مسلم (٤٢/ ٢١٨٨)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٧٨) و الترمذي (٢٠٣٨ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه (٣٤٣٦)] وأبو داود (٣٨٥٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٣٩٩) ووافقه الذهبي]۔

يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٥٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۴۵۳۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو شوکہ (یہ سرخ بادہ ہے جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے) کی بیماری میں داغ دیا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٥٣٥: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قسط بحری اور زیتون سے نمونیہ کا علاج کریں۔

٤٥٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ کے علاج کے لیے زیتون اور ورس (بوٹی) کی تعریف کیا کرتے تھے۔

٤٥٣٧: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلَهَا: ((بِمَ تَسْتَمْشِيْنَ ؟)) قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: ((حَارٌّ حَارٌّ)). قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ، لَكَانَ فِي السَّنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [5]

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، تم جلاب کے کے لیے کونسی دوا استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شبرم (چنے کی طرح ایک دانہ ہے جو کہ بہت گرم ہے، اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو انتہائی گرم ہے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، پھر میں سنا کے ساتھ جلاب لیتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں موت کی شفا ہوتی تو وہ سنا میں ہوتی۔''

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٣٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [6]

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٠٤٠) وابن ماجه (٣٤٤٤) ☆ بكر بن يونس بن بكير ضعيف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٤/ ٤١٠) وغيره۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٥٠)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٧٩ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه ميمون أبو عبدالله: ضعيف۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٧٨ وقال: حسن صحيح) ☆ ميمون: ضعيف، انظر الحديث السابق (٤٥٣٥)۔

[5] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٠٨١) وابن ماجه (٣٤٦١) ☆ في سماع عتبة من أسماء نظر و للحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٣٤٦١) وسنده ضعيف۔ [6] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٣٨٧٤) ☆ ثعلبة بن مسلم: مستور و معنى الحديث صحيح۔

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے بیماری اتاری ہے تو اس نے دوائی بھی اتاری ہے اور اس نے ہر بیماری کے لیے دوائی بنائی ہے، تم علاج معالجہ کرو اور حرام چیز کے ساتھ علاج معالجہ مت کرو۔''

٤٥٣٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام چیز کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٤٥٤٠: وَعَنْ سَلْمٰی رضی اللہ عنہا خَادِمَةِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ اَحَدٌ یَشْتَكِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا فِیْ رَأْسِهٖ اِلَّا قَالَ: ((اِحْتَجِمْ)) وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْهِ اِلَّا قَالَ: ((اِخْتَضِبْهُمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۴۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جس شخص نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دردسر کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ ''پچھنے لگاؤ۔'' اور جس نے اپنے پاؤں میں تکلیف کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''مہندی لگاؤ۔''

٤٥٤١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ یَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْهَا الْحِنَّاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۴۵۴۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار وغیرہ یا کسی اور طرح کوئی بھی زخم آ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

٤٥٤٢: وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی هَامَتِهٖ وَبَیْنَ كَتِفَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ: ((مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَآءِ، فَلَا یَضُرُّهٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۴۵۴۲: ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر اور اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص اس خون میں سے کچھ خون نکلواتا ہے تو اگر وہ کسی مرض کا کسی دوائی کے ذریعے علاج نہ بھی کرے تو اس کے لیے کچھ مضر نہیں۔''

٤٥٤٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰی وَرِكِهٖ مِنْ وَثْأٍ كَانَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ کے درد کی وجہ سے اپنی ران کے اوپر پچھنے لگوائے۔

٤٥٤٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَأٍ مِنَ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٠٥) و أبو داود (٣٨٧٠) و الترمذي (٢٠٤٥) و ابن ماجه (٣٤٥٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٥٨) ☆ عبيدالله بن علي: لين الحديث و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٦/ ٤٦٢ ح ٢٨١٦٩۔٢٨١٧٠) وغيره۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٥٤ وقال: غريب) ☆ عبيد الله بن علي لين الحديث، انظر الحديث السابق (٤٥٤٠)۔ [4] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٨٥٩) و ابن ماجه (٣٤٨٤) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل و أخطأ من برّأه من التدليس۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٣) [و النسائي (٢٨٥١) وابن ماجه (٣٠٨٢)] ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وحديث أبي داود (١٨٣٦) يغني عنه۔

الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ: ((مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۴۵۴۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ یہی کہتے کہ ''اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٤٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ رضي الله عنه اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَتْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۴۵: عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

٤٥٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ: كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. [3]

۴۵۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابوداؤد۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

٤٥٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۴۵۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگانا پسند فرماتے تھے۔

٤٥٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ؛ كَانَ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۵۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے وہ ہر بیماری سے محفوظ رہے گا۔''

٤٥٤٩: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ، وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَنَّ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [6]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٥٢) و ابن ماجه (٣٤٧٩ بسند آخر عن أنس رضي الله عنه، فيه جبارة و كثير بن سليم مجروحان) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي الواسطي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

[2] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٣٨٧١)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٠) و الترمذي (٢٠٥١ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٣٤٨٣) ☆ قتادة عنعن۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٥٠ ح ٣٢٣٥) [والترمذي (٢٠٥٢ بلفظ آخر) والحاكم (٤/ ٤٠٩)] ☆ فيه عباد بن منصور ضعيف۔

[5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٦١)۔ [6] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٢) ☆ عمة بكار: لا يعرف حالها والحديث ضعفه البيهقي۔

۴۵۴۹: کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اس کے والد منگل کے روز پچھنے لگوانے سے اپنے اہل خانہ کو منع کیا کرتے تھے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''منگل کا دن (غلبہ) خون کا دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ہے کہ اس میں خون تھمتا نہیں۔''

٤٥٥٠: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((**مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ. [1]

۴۵۵۰: زہری رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، ''جو شخص بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے اور وہ برص کا شکار ہو جائے تو وہ اس صورت میں خود کو ہی ملامت کرے۔''

احمد، ابوداؤد، اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ مشہور ہے کہ یہ روایت مسند ہے، لیکن یہ صحیح نہیں۔

٤٥٥١: وَعَنْهُ، مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ؛ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ**)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۵۵۱: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہفتے یا بدھ کے روز پچھنے لگوائے یا کوئی دوائی لیپ کرے تو وہ برص کا شکار ہونے کی صورت میں صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔''

٤٥٥٢: وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَأٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِاللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ**)) فَقُلْتُ: لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّمَا ذَالِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۵۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے دم کیا ہوا دھاگہ ہے، انہوں نے اسے پکڑ کر کاٹ دیا، پھر فرمایا: تم آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دم، تعویذ اور جادو شرک ہے۔'' میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود في المراسيل (٤٥١، نسخة أخرى: ٤٤٥) ☆ السند ضعيف لإرساله والرواية المسندة عند الحاكم (٤/ ٤٠٩-٤١٠) والبيهقي (٩/ ٣٤٠) من طريق سليمان بن أرقم (ضعيف جدًا) عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة إلخ به۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٥١-١٥٢ بعد ح ٣٢٣٥ بدون سند) ☆ السند مرسل، إن صح إلى الزهري رحمه الله۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٨٣) [و ابن ماجه (٣٥٣٠)] ☆ سليمان الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة و أخرج الحاكم (٤/ ٢١٧ ح ٧٥٠٥، اتحاف المهرة ١٠/ ٤٥٣ ح ١٣١٦٣) عن قيس بن السكن الأسدي قال: "دخل عبدالله بن مسعود رضي الله عنه على امرأة فرأى عليها حرزًا من الحمرة فقطعه قطعًا عنيفًا ثم قال: إن آل عبد الله عن الشرك أغنياء و قال: كان مما حفظنا عن النبي ﷺ أن الرقى و التمائم والتولة من الشرك" وصححه ووافقه الذهبي، ابن موسى هو عبيدالله والسند صحيح۔

کہتے ہیں؟ میری آنکھ میں شدید درد تھا میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی، جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا تھا، (یہ سن کر) عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ محض شیطان کا عمل ہے، وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے۔ جب دم کیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ مارنا چھوڑ دیتا ہے، تمہارے لیے اتنا کہنا ہی کافی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کے رب! بیماری لے جا، اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، شفا صرف تیری ہی ہے، ایسی شفا عطا کر کہ وہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔''

٤٥٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ: ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو، منتر (سفلی عمل کو سفلی علم سے دور کرنے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شیطانی عمل ہے۔''

٤٥٥٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں کچھ فرق نہیں سمجھتا کہ میں تریاق پیوں یا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔''

٤٥٥٥: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۵۵۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے داغ لگوایا یا دم کرایا تو وہ توکل سے لاتعلق ہو گیا۔''

٤٥٥٦: وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۵۵۶: عیسیٰ بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہیں سرخ بادہ کا مرض تھا، میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کوئی چیز لٹکاتا ہے تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

٤٥٥٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۵۵۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر لگ جانے یا کسی کے ڈسنے سے دم کرنا جائز ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٦٨)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٩) ☆ عبد الرحمٰن بن رافع التنوخي: ضعيف۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٤٩) و الترمذي (٢٠٥٥) و ابن ماجه (٣٤٨٩)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (لم أجده) [والترمذي (٢٠٧٢) و أحمد (٤/ ٣١٠-٣١١)] ☆ محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف وللحديث شاهد ضعيف عند النسائي (٧/ ١١٢ ح ٤٠٨٤)۔

[5] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٣٦) و الترمذي (٢٠٥٧) و أبو داود (٣٨٨٤)۔

٤٥٥٨: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ. ❶

۴۵۵۸: امام ابن ماجہ نے اسے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٥٥٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نظر لگ جانے یا کسی چیز کے ڈس لینے یا نکسیر جاری ہونے پر دم کرنا درست ہے۔“

٤٥٦٠: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ: ((نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۵۶۰: اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، کیونکہ اگر تقدیر پر کوئی چیز غالب ہوتی تو اس پر نظر غالب آتی۔“

٤٥٦١: وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ: ((اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۵۶۱: شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اس (حفصہ رضی اللہ عنہا) کو نملہ (پھنسیاں جو پسلی پر نکلتی ہیں) کا دم نہیں سکھا دیتی جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے؟“

٤٥٦٢: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ، فَقَالَ: فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَّكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللّٰهِ! مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ: ((هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا)) فَقَالُوْا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ. قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَا بَرَّكْتَ؟ اِغْتَسِلْ لَهٗ)) فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ، وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ، وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ، فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهٗ بَاْسٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: قَالَ: ((اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّاْ لَهٗ)) فَتَوَضَّاَ لَهٗ. ❺

۴۵۶۲: ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں، عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے جس قدر سفید و ملائم جلد آج دیکھی ہے ایسی کبھی نہیں دیکھی، راوی بیان کرتے ہیں، (اسی بات پر) سہل بے ہوش ہو کر گر گئے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف

---

❶ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٥١٣)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٨٩) ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة (٧/ ٣٩٣)۔ ❸ **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٤٣٨) و الترمذي (٢٠٥٩ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٥١٠)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٨٧)۔

❺ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٦٤ ح ٣٢٤٥) و مالك (٢/ ٩٣٩ ح ١٨١١) [وابن ماجه (٣٥٠٩) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٤٢٤)]۔

کے بارے میں کچھ خبر ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس کے متعلق کسی کے بارے میں گمان کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم عامر بن ربیعہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عامر کو بلایا اور اس سے سخت لہجے میں بات کی اور فرمایا: ''تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی، اس کے لیے غسل کرو۔'' عامر نے اس کے لیے ایک برتن میں اپنا چہرہ، اپنے ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور ازار کے ساتھ کے اعضاء دھوئے، پھر وہ پانی اس پر ڈالا گیا تو وہ (اٹھ کر) لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور اسے کوئی تکلیف نہیں تھی۔

اور امام مالک نے اسے روایت کیا، اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ''بے شک نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اس کے لیے وضو کر۔'' اس نے اس کے لیے وضو کیا۔

٤٥٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا، وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۴۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (اذکار کے ذریعے) جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے حتی کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں، جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے لیا اور جوان دونوں کے علاوہ تھا اسے ترک کر دیا۔

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٦٤: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ رُءِیَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ؟)) قُلْتُ: وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم میں 'مغربون' دیکھے گئے؟'' میں نے عرض کیا، ''مغربون'' کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ (جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے) ان میں جن (شیطان) شریک ہو جاتا ہے۔''

٤٥٦٥: وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ)) فِیْ ((بَابِ التَّرَجُّلِ)). [3]

۴۵۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''بہترین علاج جس کے......'' بَابُ التَّرَجُّلِ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٥٦٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَاِذَا

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٥٨) و ابن ماجه (٣٥١١) [و النسائي (٥٤٩٦)] ☆ سعيد الجريري اختلط ولم أجد راويًا عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٠٧) ☆ ابن جريج مدلس: عنعن وأبوه لين و أم حميد: لا يعرف حالها۔ [3] ضعيف تقدم (٤٤٧٣)۔

صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ، وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسُّقَمِ)). ❶

۴۵۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معدہ بدن کا حوض ہے، جبکہ رگیں (ہر طرف سے) اس کی طرف آتی ہیں، جب معدہ درست ہو گا تو رگیں تندرستی لے کر واپس آتی ہیں، اور جب معدہ بیمار ہوتا ہے، تو رگیں بیماری لے کر واپس آتی ہیں۔

٤٥٦٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَعْلِهِ، فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ. اَوْنَبِيًّا وَغَيْرَهُ)). ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِيْ اِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى اِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۴۵۶۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جوتا مار کر اسے مار دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ بچھو پر لعنت فرمائے وہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔'' یا فرمایا: ''کسی نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔'' پھر آپ نے نمک اور پانی منگایا اور انہیں ایک برتن میں جمع کر دیا۔ پھر آپ اس انگلی پر جہاں اس نے ڈسا تھا ڈالنے لگے، اسے ملنے لگے اور معوذتین کے ذریعے اس سے پناہ طلب کرنے لگے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

٤٥٦٨: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْشَيْءٌ بُعِثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَةٌ، فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِيْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعْرَاتٍ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۴۵۶۸: عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں، میرے اہل خانہ نے پانی کا پیالہ دے کر مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، اور یہ دستور تھا کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ پانی کا برتن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا کرتے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، جو کہ انہوں نے چاندی کی گھنٹی میں رکھے ہوئے تھے، نکالتیں اور انہیں اس شخص کے لیے (پانی میں) ہلاتیں اور بیمار آدمی وہ پانی پی لیتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس ڈبیا میں جھانک کر دیکھا تو میں نے سرخ بال دیکھے۔

٤٥٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَآءُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَآءٌ مِّنَ السُّمِّ)). ❹ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَخَذْتُ ثَلٰثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ

---

❶ **موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٩٦، نسخة محققة: ٥٤١٤) [وابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٨٤)] ☆ فيه إبراهيم بن جريج الرهاوي متهم و يحيى بن عبد الله البابلتي: ضعيف۔ ❷ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٥٧٥، نسخة محققة: ٢٣٤٠ وسنده حسن) [وابن أبي شيبة في المصنف (٧/ ٣٩٨، ١٠/ ٤١٨-٤١٩)] و حسنه الهيثمي وغيره۔ ❸ رواه البخاري (٥٨٩٦)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (٢٠٦٨)۔

فِيْ قَارُوْرَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِيْ عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ [1]

۴۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کھنبی زمین کی چیچک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھنبی، من (من وسلوی) کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے، اور عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیں، انہیں نچوڑ کر ان کے پانی کو ایک شیشی میں رکھ لیا، اور میں نے اپنی اس لونڈی کی آنکھوں میں وہ پانی ڈالا جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا، تو وہ اس سے صحت یاب ہوگئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٥٧٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ)). [2]

۴۵۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر ماہ تین روز شہد چاٹتا ہے تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔''

٤٥٧١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْعَسَلَ وَالْقُرْآنَ)). رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: الصَّحِيْحُ أَنَّ الْاٰخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ. [3]

۴۵۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شفا دینے والی دو چیزوں کو لازم پکڑو (یعنی) شہد اور قرآن۔'' امام ابن ماجہ نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں، اور امام بیہقی نے انہیں شعب الایمان میں نقل کیا اور فرمایا: صحیح بات یہ ہے کہ آخری (دوسری) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

٤٥٧٢: وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ اَنَامِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَا فُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ، حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [4]

۴۵۷۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر والی بکری (کھانے) کی وجہ سے اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

معمر بیان کرتے ہیں، میں نے بھی زہر کے اثر کے بغیر ہی اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے تو میرا حافظہ جاتا رہا حتیٰ کہ دوران نماز مجھے سورۂ فاتحہ کا لقمہ دیا جاتا تھا۔

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٦٩) ☆ السند منقطع۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٤٥٠) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٩٣٨) ☆ الزبير بن سعيد: لين الحديث وعبد الحميد: مجهول۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٤٥٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٥٨١) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و أخرج الخطيب بإسناد ضعيف منكر عن زيد بن حباب عن شعبة عن أبي إسحاق به۔

[4] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) [و لم أجده في مصنف عبد الرزاق]۔

٤٥٧٣: وَعَنْ نَافِعٍ رحمه الله قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما! يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ، وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا، وَلَا صَبِيًّا، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ أَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ السَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ أُصِيْبَ بِهِ أَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 1

۴۵۷۳: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرا فشارِ خون بڑھ رہا ہے کسی پچھنے لگانے والے نوجوان کو میرے پاس لاؤ، دیکھنا وہ بوڑھا یا بچہ نہ ہو، راوی بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”خالی پیٹ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے، وہ عقل و فہم اور حافظہ میں اضافہ کرتا ہے، جس شخص نے پچھنے لگوانے ہوں تو وہ جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پچھنے لگوائے، جمعہ ہفتہ اور اتوار کو پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو۔ پیر اور منگل کو پچھنے لگواؤ اور بدھ کے روز پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس روز ایوب علیہ السلام آزمائش کا شکار ہوئے، جذام اور برص بدھ کے روز یا بدھ کی رات ہی ظاہر ہوتے ہیں۔“

٤٥٧٤: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ)). رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى. 2

۴۵۷۴: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قمری مہینے کی سترہ تاریخ کو منگل کے دن پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماریوں کے لیے دوائی ہے۔“ امام احمد کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے اسے روایت کیا، اور اس کی سند قوی نہیں، اور منتقی میں اسی طرح ہے۔

٤٥٧٥: وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. 3

۴۵۷۵: رزین نے اس کی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

1 **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٣٤٨٧) ☆ فيه الحسن بن أبي جعفر و عثمان بن مطر : ضعيفان و للحديث شواهد ضعيفة۔ 2 **إسناده ضعيف** ، هو مذكور في منتقى الأخبار (٤٨١٧) [و نيل الأوطار (٢٠٨/٨)] ☆ فيه زيد بن أبي الحواري وهو ضعيف ، وأخرجه ابن سعد و ابن عدي و البيهقي والطبراني في الصغير ، انظر تنقيح الرواة (٢٦٦/٢) 3 **لم أجده** ، رواه رزين (لم أجده)۔

بَابُ الْفَالِ وَ الطِّيَرَةِ

بدشگونی اور فال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٥٧٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاطِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ)) قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کچھ بھی نہیں، اور اس کی بہتر صورت فال ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی بات جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے۔''

٤٥٧٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۵۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ کوئی بدشگونی ہے۔ اور الّو منحوس ہے اور نہ ماہ صفر، اور مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

٤٥٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ)). فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الّو منحوس ہے اور نہ ہی ماہِ صفر۔'' (یہ سن کر) ایک دیہاتی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ریگستان میں رہتے ہیں اور وہ ہرن معلوم ہوتے ہیں، اس میں ایک خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش لگا دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر پہلے (اونٹ) کو کس نے خارش زدہ کیا؟''

٤٥٧٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الّو منحوس ہے اور نہ کوئی ستارہ منحوس اور ہے نہ صفر منحوس ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٥٤) و مسلم (١١٠/ ٢٢٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٠٧)۔ [3] رواه البخاري (٥٧٧٠)۔ [4] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٢٢٠)۔

٤٥٨٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بیماری متعدی ہے نہ ماہ صفر منحوس ہے نہ کوئی بھوت ہے۔“

٤٥٨١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۵۸۱: عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: وفدِ ثقیف میں ایک مجذوم شخص تھا، نبی ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ”تیری بیعت ہو گئی ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٥٨٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۴۵۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فال لیتے تھے اور آپ بدشگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام پسند کرتے تھے۔

٤٥٨٣: وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ رضي الله عنه عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعِيَافَةُ، وَالطَّرْقُ، وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۵۸۳: قطن بن قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پرندوں کے ذریعے فال لینا، لکیریں کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا جادو کی اقسام ہیں۔“

٤٥٨٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ)) قَالَهُ ثَلَاثًا. ((وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ((وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)): هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه. [5]

---

[1] رواه مسلم (١٠٧/ ٢٢٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٢٦/ ٢٢٣١)۔

[3] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٧٥ ح ٣٢٥٤) [وأحمد (١/ ٢٥٧ ، ٣٠٤ ، ٣١٩)] ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف و في متابعة جرير بن عبد الحميد له نظر بل لم تثبت هذه المتابعة و للحديث شواهد عند ابن ماجه (٣٥٣٦ و سنده حسن) و الترمذي (٢٨٣٩) و أبي الشيخ الأصبهاني (أخلاق النبي ﷺ ص ٢٥٢ و سنده حسن) وغيرهم و بها صار الحديث حسنًا. والحمد لله۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩٠٧) ☆ حيان بن العلاء مجهول و ثقه ابن حبان وحده۔

[5] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٩١٠) و الترمذي (١٦١٤)۔

۴۵۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدشگونی لینا شرک ہے، آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا: ''اور ہم میں سے اگر کسی کے دل میں یہ خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی۔

امام ترمذی نے فرمایا: میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا: سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق کہا کرتے تھے: ''اور ہم میں سے کسی کے دل میں اس کے متعلق خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے باعث اسے ختم کر دیتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ یہ جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

٤٥٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ، فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: ((كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ہی کھانے کے برتن میں رکھا اور فرمایا: ''اللہ پر اعتماد و بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔''

٤٥٨٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ الو منحوس ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ ہی کوئی بدشگونی ہے۔ اور اگر بدشگونی (یعنی نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔''

٤٥٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيْحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ یا راشد (رہنمائی پانے والے)، یا نجیح (کامیابی پانے والے) کے الفاظ سننا پسند فرمایا کرتے تھے۔

٤٥٨٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ، فَإِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرُؤِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُؤِيَ كَرَاهِيَةُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرُؤِيَ بِشْرُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُؤِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۵۸۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے، جب آپ کسی عامل (گورنر و حکمران) کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام پسند آتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور اس خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے، اور اگر آپ اس کا نام ناپسند کرتے تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے پر نظر آتی۔ اور جب آپ کسی بستی

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٥٤٢) [و أبو داود (٣٩٢٥) و الترمذي (١٨١٧)] ☆ فيه مفضل بن فضالة: ضعيف۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٢١)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦١٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩٢٠) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس کے نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔

٤٥٨٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا، وَاَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا، وَاَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے جس سے ہمارے افراد اور اموال میں اضافہ ہوا، پھر ہم نے وہ گھر بدل لیا تو ہمارے افراد و اموال میں کمی آ گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گھر اچھا نہیں۔''

٤٥٩٠: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ، وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا، وَمِيْرَتِنَا، وَاَنَّ وَبَآءَهَا شَدِيْدٌ. فَقَالَ: ((**دَعْهَا عَنْكَ، فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۹۰: یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے بتایا جس نے فروہ بن مسیک کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ابین نامی زمین ہے، ہماری زراعت و معیشت اسی زمین سے وابستہ ہے، لیکن وہاں کی وبا شدید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ بیماری کے قریب رہنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٥٩١: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**اَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا [3]

۴۵۹۱: عروہ بن عامر بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے بہتر چیز نیک فال لینا ہے، اور وہ (بدشگونی) کسی مسلمان کو کام سے مت منع کرے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ کہے: اے اللہ! تمام بھلائیاں تو ہی لاتا ہے اور تمام برائیاں تو ہی دور کرتا ہے، ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری توفیق سے ممکن ہے۔'' ابوداؤد نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٢٤) ☆ عكرمة بن عمار صرح بالسماع عند البزار (البحر الزخار ١٣/ ٧٩ ح ٦٤٢٧)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩٢٣) ☆ فيه يحيى بن عبد الله بن بحير: مستور و شيخه مجهول لم يسم۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩١٩) ☆ سفيان الثوري و حبيب بن أبي ثابت مدلسان و عنعنا۔

بَابُ الْكَهَانَةِ

کہانت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٥٩٢: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ؟ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)). قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ. قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَالِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۹۲: معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کچھ ایسے امور و معاملات ہیں جو ہم دور جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم پرندوں کے ذریعے فال لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے وہ (فال لینا) تمہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو لکیریں کھینچا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے، جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا تو وہ ٹھیک ہے۔“

٤٥٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ان کی کوئی حیثیت نہیں۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ جو کہتے ہیں، ویسے ہی ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی سچی بات کو جن (اوپر سے) اچک لیتا ہے تو پھر وہ مرغی کی آواز کی طرح اسے اپنے ساتھی کے کان تک پہنچا دیتا ہے، کاہن لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔“

---

[1] رواہ مسلم (١٢١/ ٥٣٧)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٦٢١٣) و مسلم (١٢٣/ ٢٢٢٨)۔

٤٥٩٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ۔ وَهُوَ السَّحَابُ۔ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک فرشتے عنان یعنی بادلوں میں اترتے ہیں، اور وہ آسمان میں ہونے والے فیصلہ شدہ امور کا تذکرہ کرتے ہیں تو شیاطین چوری سے اسے سن لیتے ہیں پھر وہ اسے کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں، اور کاہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بولتے ہیں۔“

٤٥٩٥: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی گم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کرے تو اس شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔“

٤٥٩٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر رات بارش ہو جانے کے بعد نمازِ فجر پڑھائی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: ”اس نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جس شخص نے کہا: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور رہا وہ شخص جس نے کہا: فلاں فلاں (ستارے کے سقوط) کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔“

٤٥٩٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ، يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ، فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٢٢١٠)۔

[2] رواه مسلم (١٢٥/ ٢٢٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٦) و مسلم (١٢٥/ ٧١)۔

[4] رواه مسلم (١٢٦/ ٧٢)۔

۴۵۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ آسمان سے کوئی برکت نازل کرتا ہے تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا انکار کر دیتا ہے، اللہ بارش نازل کرتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے (بارش ہوئی) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٥٩٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، وہ (حصولِ سحر میں) جس قدر بڑھتا گیا اسی قدر وہ (حصولِ علمِ نجوم میں) بڑھتا گیا۔''

٤٥٩٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَتٰی كَاهِنًا وَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ، اَوْ اَتٰی امْرَاَتَهٗ حَائِضًا، اَوْ اَتٰی امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا، فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اس نے اپنی اہلیہ سے جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہو، جماع کیا، یا اس نے اپنی اہلیہ کی پشت میں جماع کیا تو وہ اس سے بیزار ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری گئی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٠٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ، كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ، فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ، فَسَمِعَهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا، بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ)) وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ: ((فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ، ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ، حَتّٰی يُلْقِيَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهٗ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ. فَيُقَالُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٣١١) و أبو داود (٣٩٠٥) و ابن ماجه (٣٧٢٦)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٨) و أبو داود (٣٩٠٤)۔

[3] رواه البخاري (٤٨٠٠)۔

۴۶۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ آسمان پر کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان سے ڈرتے ہوئے اپنے پَر ہلاتے ہیں، جیسا کہ چٹان پر زنجیر مارنے کی آواز آتی ہے، جب ان کے دلوں سے خوف جاتا رہتا ہے تو وہ کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ (مقرب فرشتے) کہتے ہیں، اس ذات نے جو فرمایا، وہ حق ہے، وہ بلند اور بڑا ہے، چنانچہ چوری سے سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں، اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔'' اور سفیان (راوی) نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اس کی کیفیت بیان کی، انہوں نے اس (ہتھیلی) کو کھولا اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کیا، ''چنانچہ اوپر والا بات سنتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے نیچے والے کو پہنچا دیتا ہے، پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے حتی کہ (اس طرح ہوتے ہوئے) آخری ساحر یا کاہن کی زبان تک پہنچا دیتا ہے، اور بسا اوقات شیطان کے پہنچانے سے پہلے پہلے شہاب ثاقب اسے لگ جاتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے قبل وہ القا کر دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا، کیا اس نے فلاں وقت اس طرح اس طرح نہیں کہا تھا، اس کلمہ کی وجہ سے، جو آسمان سے سنا گیا تھا، تصدیق ہو جاتی ہے۔''

٤٦٠١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، كُنَّا نَقُوْلُ: وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ، وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ، فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ هِمْ، وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۶۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جب دورِ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تاہم یہ کہا کرتے تھے اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم آدمی فوت ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستارہ نہ کسی کی موت پر ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کی حیات پر، لیکن جب ہمارا رب، بابرکت ہے نام اس کا، کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح بیان کرتے ہیں، بعد ازاں ان سے قریب آسمان والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی یہ آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ حاملینِ عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے، آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتی کہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے چنانچہ شیاطین اس بات کو اچک لیتے ہیں، اور وہ اپنے ساتھیوں کو القا کر دیتے ہیں، اور اسی دوران انہیں انگارے مارے جاتے ہیں، جو خبر وہ اصل شکل میں القا کر دیتے

[1] رواہ مسلم (۱۲۴/ ۲۲۲۹)۔

ہیں وہ تو حق اور درست ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اور ملا لیتے ہیں، اور اضافہ کر لیتے ہیں۔"

٤٦٠٢: وَعَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا، فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْلَمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ: وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْهِ، وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ. [1]

۴۶۰۲: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے تین مقاصد کے لیے پیدا فرمائے، انہیں آسمان کے لیے باعث زینت بنایا، شیاطین کے لیے مار اور علامت ونشانات جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جس نے ان کے علاوہ کچھ اور بیان کیا اس نے غلطی کی، اپنا حصہ (عمر) ضائع کیا اور ایسی چیز کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے معلق روایت کیا ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے، اور اس نے ایسی چیز کا تکلف کیا جو نہ تو اس کے متعلق ہے اور نہ اسے اس کا علم ہے اور جس کے علم سے انبیاء علیہم السلام اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔

٤٦٠٣: وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهُ وَزَادَ: وَاللّٰهِ! مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهُ، وَلَا مَوْتَهُ، وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ. [2]

۴۶۰۳: ربیع سے بھی اسی طرح مروی ہے، نیز انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اللہ کی قسم! اللہ نے کسی ستارے میں نہ تو کسی کی زندگی رکھی ہے اور نہ اس کا رزق رکھا ہے اور نہ اس کی موت رکھی ہے، وہ تو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا فقط بہانا بناتے ہیں۔

٤٦٠٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ، فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ**)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۴۶۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ کے بیان کردہ فوائد کے علاوہ علم نجوم میں سے کوئی حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، نجومی کاہن ہے، اور کاہن جادوگر ہے، اور جادوگر کافر ہے۔"

٤٦٠٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ((**لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

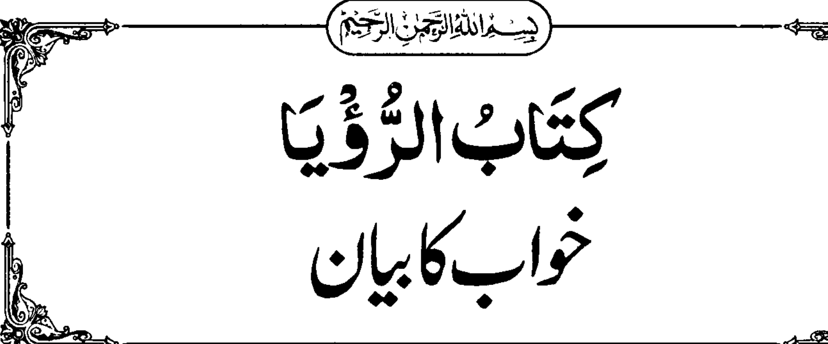
۴۶۰۵: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر اللہ پانچ سال تک بارش روک لے، پھر اسے برسا دے تو لوگوں میں ایک جماعت کافر ہو جائے گی، وہ کہیں گے، ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔"

---

[1] رواه البخاري (كتاب بدء الخلق باب ٣، بعد ح ٣١٩٨) و رزين (لم أجده) [ورواه ابن حجر في تغليق التعليق (٣/ ٤٨٩) وسنده صحيح] ☆ وقوله "ما لا علم له به" صحيح۔ [2] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٣/ ١٦٥ ح ١٥٢٧) ☆ عتاب لم يوثقه غير ابن حبان و قال سفيان بن عيينة ۔ أحد رواته: "لا أدري من عتاب؟"۔





كِتَابُ الرُّؤْيَا
خواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٤٦٠٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۴۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت میں سے صرف ''مبشرات'' باقی رہ گئے ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب۔''

٤٦٠٧: وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: ((يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ)). ❷

۴۶۰۷: امام مالک رحمہ اللہ نے عطاء بن یسار کی روایت کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: ''(وہ خواب) جسے مسلمان شخص دیکھتا ہے، یا اس کی خاطر (کسی دوسرے شخص کو) دکھایا جاتا ہے۔''

٤٦٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔''

٤٦٠٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۶۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔''

٤٦١٠: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۴۶۱۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق (حقیقت میں مجھے) دیکھا۔''

---

❶ رواه البخاري (٦٩٩٠)۔ ❷ **صحيح**، رواه ملك في الموطأ (٢/ ٩٥٧ ح ١٨٤٨) ☆ السند مرسل و له شواهد، انظر الحديث السابق (٤٦٠٦) و طرقه۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٨٧) و مسلم (٧/ ٢٢٦٤ ب)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٠) و مسلم (١٠/ ٢٢٦٦)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٩٦) و مسلم (١١/ ٢٢٦٧)۔

٤٦١١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ، وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٤٦١٢: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ؛ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ، وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ، وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثًا، وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۶۱۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اس کا اظہار اسی سے کرے جسے وہ پسند کرتا ہے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور تین بار (اپنی بائیں جانب) تھتکارے اور اس کے متعلق کسی سے بات نہ کرے، اس طرح وہ اس کے لیے مضر نہیں ہو گا۔''

٤٦١٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا، فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور وہ جس پہلو پر تھا اسے بدل لے۔''

٤٦١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ، جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، فَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ: حَدِیْثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ، وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ، وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ. قَالَ: وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ، وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ: الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۶۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (قیامت کا) زمانہ قریب آ جائے گا تو قریب نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو گا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور جو چیز نبوت سے ہو وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔''

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں: خواب تین قسم کے ہیں: نفسیاتی خیال، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے بشارت۔ لہذا جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے، اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٩٣) و مسلم (١١/ ٢٢٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٩٢) و مسلم (٤/ ٢٢٦٦)۔

[3] رواه مسلم (٥/ ٢٢٦٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠١٧) و مسلم (٦/ ٢٢٦٣)۔

انہوں نے فرمایا: وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے اور پاؤں میں بیڑیاں انہیں پسند تھیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیڑیوں سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

٤٦١٥: قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَيُوْنُسُ، وَهُشَيْمٌ، وَأَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. وَقَالَ يُوْنُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ. ❶

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوُهُ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ: "وَأَكْرَهُ الْغُلَّ......" إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۴۶۱۵: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسے قتادہ، یونس، ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین کی سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یونس نے کہا: میں فی القید کے الفاظ کو نبی ﷺ کی حدیث سے شمار کرتا ہوں۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ وہ الفاظ آپ ﷺ کے ہیں یا ابن سیرین کے ہیں اور اسی مثل ایک روایت میں ہے اور اس نے ''آپ ناپسند کرتے طوق......'' سے آخر حدیث تک کے الفاظ حدیث میں داخل کیے ہیں۔

٤٦١٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۶۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: ''جب شیطان کسی سے اس کی نیند میں کھیلے تو وہ لوگوں کو نہ بتائے۔''

٤٦١٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُوْتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۶۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوریں لائی گئیں، میں نے یہ تاویل کی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت ہے اور آخرت میں نیک عاقبت ہمارے لیے ہے، اور ہمارا دین یقیناً کامل واحسن ہے۔''

٤٦١٨: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِيْ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، انظر الحديث السابق (٤٦١٤)۔ ❷ رواه مسلم (١٦/ ٢٢٦٨)۔

❸ رواه مسلم (١٨/ ٢٢٧٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٢٢) و مسلم (٢٠/ ٢٢٧٢)۔

۴۶۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں کی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، میرا خیال تھا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر ہے، لیکن وہ (سرزمین) مدینہ ہے جس کا نام یثرب تھا، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار ہلائی تو اس کا وسط ٹوٹ گیا، اس سے مراد وہ ہے جو مومنوں کو غزوۂ احد میں تکلیف اٹھانا پڑی، پھر میں نے دوبارہ اسے ہلایا تو وہ اپنی پہلی حالت سے بھی بہتر ہو گئی، اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے (مکہ کی) فتح عطا فرمائی اور مومنوں کو اکٹھا کر دیا۔''

٤٦١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا. فَذَهَبَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يُقَالُ: اَحَدُهُمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)) لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ [1]

۴۶۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی اثنا میں کہ میں سو رہا تھا کہ مجھ پر زمین کے خزانے پیش کیے گئے، میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے تو وہ مجھ پر گراں گزرے، پھر میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے، میں نے ان کی یہ تعبیر کی کہ اس سے مراد وہ دو جھوٹے شخص ہیں، میں ان کے درمیان ہوں، ایک (اسود عنسی) صنعاء سے اور ایک (مسیلمہ کذاب) یمامہ سے۔''
اور ایک روایت میں ہے: ''ان دونوں میں سے ایک مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا اور عنسی صنعاء کا رہنے والا۔'' لیکن میں نے یہ روایت صحیحین میں نہیں پائی اور صاحب الجامع نے اسے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

٤٦٢٠: وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: رَاَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((ذٰلِكَ عَمَلُهُ يُجْرٰى لَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۶۲۰: ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواب میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا چشمہ دیکھا، میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کا عمل ہے جو اس کے لیے جاری کیا گیا ہے۔''

٤٦٢١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: ((مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟)) قَالَ: فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُوْلُ مَاشَاءَ اللّٰهُ. فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ، فَاَخَذَا بِيَدَيَّ، فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ، يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهٖ، فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا، فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٧٥) و مسلم (٢٢/ ٢٢٧٤) و الترمذي (٢٢٩٢)۔
[2] رواه البخاري (٧٠١٨)۔

رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ، ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ، وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا، فَصَعِدَابِيَ الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسْطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا، فَصَعِدَابِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا، فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ، قَالَا: نَعَمْ، اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبَا: وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ، فَاَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا: اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ.

۴۶۲۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنا رخ انور ہماری طرف کر لیتے اور فرماتے: ''آج رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' راوی بیان کرتے ہیں، اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کر دیتا، اور آپ جو اللہ چاہتا، اس کی تعبیر بیان فرما دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم سے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیکن میں نے آج رات دو آدمی دیکھے، وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھوں سے پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا، اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ اس کو اس کے جبڑے میں داخل کرتا تھا، اور اس کو اس کی گدی تک چیر دیتا تھا، پھر وہ اسی طرح دوسرے جبڑے کے

[1] رواه البخاري (٧٠٤٨) ٥ حديث عبدالله بن عمر، تقدم (٢٧٣٥)۔

ساتھ کرتا تھا، اور اتنے میں یہ (پہلا) جبڑا ٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ اس عمل کو دہراتا تھا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلو، ہم چلے حتی کہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی چھوٹا یا بڑا پتھر لیے اس کے سرہانے کھڑا تھا اور وہ اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا تھا، جب وہ اسے مارتا تھا، تو پتھر لڑھک جاتا تھا، وہ اسے لینے جاتا لیکن اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ آدمی اس کے ساتھ پھر ویسے ہی کرتا تھا اور یہ عمل جاری رہتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم تندور جیسے سوراخ کے پاس آئے جس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے جبکہ اس کا نچلا حصہ کھلا ہے، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی، جب وہ اوپر اٹھتی تو اس میں موجود افراد بھی اوپر بلند ہوتے حتی کہ ایسے لگتا کہ وہ اس سے نکل جائیں گے، اور جب وہ بجھ جاتی تو وہ اس میں واپس آ جاتے اور اس میں مرد اور عورتیں برہنہ تھیں، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم خون کی نہر پر پہنچے، وہاں نہر کے سامنے پتھر ہیں، وہ شخص جو نہر میں ہے جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو باہر کنارے پر کھڑا آدمی اس کے منہ پر پتھر پھینکتا اور اسے اپنی پہلی جگہ پر پہنچا دیتا ہے، وہ جب بھی نکلنے کے لیے آتا تھا پھر وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے تو وہ واپس وہیں چلا جاتا تھا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گئے، اس میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کے تنے کے پاس ایک عمر رسیدہ شخص اور کچھ بچے تھے، اور درخت کے قریب ایک آدمی تھا اس کے آگے آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا، وہ مجھے درخت پر لے گئے، انہوں نے مجھے درخت کے وسط میں ایک گھر میں داخل کر دیا، میں نے اس سے خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا، اس میں بوڑھے مرد، نوجوان، خواتین اور بچے تھے، پھر وہ مجھے وہاں سے باہر لے آئے اور درخت پر لے چڑھے، اور مجھے اس سے بھی احسن و افضل گھر میں لے گئے، اس میں بوڑھے اور جوان تھے، میں نے ان دونوں سے کہا: تم رات بھر مجھے لیے پھرتے رہے ہو، لہٰذا میں نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق مجھے بتاؤ؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! رہا وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے کو چیرا جا رہا تھا تو وہ جھوٹا شخص تھا، وہ جھوٹ بیان کرتا تھا، پھر اس سے نقل کیا جاتا تھا حتی کہ وہ آفاق تک پہنچ جاتا، آپ نے جو دیکھا وہ روزِ قیامت تک اس کے ساتھ کیا جائے گا، وہ آدمی جو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم سیکھا لیکن اس نے رات کا قیام نہ کیا اور نہ دن کے وقت اس کے مطابق عمل کیا، آپ نے جو دیکھا اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا، آپ نے جنہیں سوراخ میں دیکھا وہ زنا کار تھے، آپ نے جسے نہر میں دیکھا تھا وہ سود خور تھا، آپ نے درخت کے تنے کے ساتھ جس بزرگ شخص کو دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد تھی، جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا، اور آپ جس پہلے گھر میں داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر تھا، رہا یہ گھر تو یہ شہداء کا گھر ہے، میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں، آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں، جب میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادلوں کی مانند تھا، ان دونوں نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے، میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں اپنی منزل میں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو آپ نے مکمل نہیں کی، جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو آپ اپنی منزل میں داخل ہو جائیں گے۔''

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ''نبی ﷺ کو خواب میں مدینہ دکھائی دینا'' باب حرم المدینۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۶۲۲: عَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) وَأَحْسِبُهُ قَالَ : ((لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِيْبًا اَوْلَبِيْبًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ((اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُعَبَّرْ، فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ)). وَاَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْذِيْ رَأْيٍ)). ❶

۴۶۲۲: ابورزین عقیلی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، جب تک وہ اس کو بیان نہیں کرتا تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہے، لیکن جب وہ اسے بیان کر دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔'' ترمذی۔
اور ابوداود کی روایت میں ہے: فرمایا: ''جب تک خواب کی تعبیر نہ کی جائے تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے، لیکن جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کر۔''

۴۶۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ : اِنَّهٗ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۴۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے آپ ﷺ کی تصدیق کر دی تھی لیکن وہ آپ کے اعلانِ نبوت سے پہلے فوت ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مجھے خواب میں دکھایا گیا اس پر سفید کپڑے تھے، اور اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس پر کوئی اور لباس ہوتا۔''

۴۶۲۴: وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَقَالَ: ((صَدِّقْ رُؤْيَاكَ)) فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ: كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ فِي السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما. ❸

۴۶۲۴: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابوخزیمہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب دیکھا کہ اس نے نبی ﷺ کی پیشانی پر

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٧٨۔٢٢٧٩) و أبو داود (٥٠٢٠)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٦٥) والترمذي (٢٢٨٨ وقال : "غريب" قلت: سنده ضعيف جدًا، قال الذهبي : عثمان هو الوقاصي متروك كما في تلخيص المستدرك ٤/ ٣٩٣) و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٦/ ٦٥) والحاكم (٢/ ٦٠٩) وغيرهما۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٢٥ ح ٣٢٨٥) [و أحمد (٥/ ٢١٥، ٢١٤)] ☆ الزهري عنعن و للحديث طرق ضعيفة ـ ٥ حديث أبي بكرة يأتي (٦٠٥٧)۔

سجدہ کیا ہے، اس نے آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی خاطر لیٹ گئے اور فرمایا: ''اپنا خواب سچا کر دکھاؤ۔'' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

اور ہم ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''گویا وہ میزان ہے جو آسمان سے نازل ہوئی۔'' باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٦٢٥: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ: ((هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟)) فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: ((اِنَّهٗ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاَنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاَنَّهُمَا قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا)) وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهٗ: ((فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَأْسَهٗ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا، مَا هٰؤُلَاءِ؟)) قَالَ: ((قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ)). قَالَ: ((قَالَا لِيْ: اِرْقَ فِيْهَا)) قَالَ: ((فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا، فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ)) قَالَ: ((قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ)) قَالَ: ((وَاِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَسَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ)) وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ: ((وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۶۲۵: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے اکثر یوں فرمایا کرتے تھے: ''کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' وہ آپ سے، جو اللہ چاہتا، بیان کرتا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں فرمایا: ''دو آنے والے میرے پاس آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھے کہا: چلو، اور میں ان کے ساتھ چلا۔'' اور پھر فصل اول میں مذکور حدیث مکمل طور پر بیان کی، اور اس میں اضافہ ہے جو کہ حدیث مذکور میں نہیں، اور وہ یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم ایک انتہائی سر سبز

[1] رواه البخاري (٧٠٤٧)۔

باغ میں آئے، اس میں موسم بہار کے تمام پھول، اور باغ کے وسط میں ایک طویل آدمی تھا اور اس کے درازیٔ قد کی وجہ سے میں اس کا سر نہیں دیکھ سکتا تھا، جبکہ اس آدمی کے اردگرد بہت سے بچے ہیں، جنہیں میں نے (اتنی کثرت میں پہلے) ہرگز نہیں دیکھا، میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا: یہ کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے کہا: (آگے) چلیں! ہم چلے اور ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور اس سے زیادہ بہتر باغ کبھی نہیں دیکھا۔'' آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''انہوں نے مجھے کہا: اس میں اوپر چڑھو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس میں چڑھے اور ایک شہر میں پہنچے جس کی تعمیر اس طرح ہوئی تھی کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی، ہم شہر کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا، اور وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو ہم اس میں داخل ہو گئے، ہم اس میں کچھ آدمیوں سے ملے ان کا آدھا دھڑ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہوگا اور ان کا آدھا دھڑ اس قدر قبیح تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہوگا، ان دونوں نے انہیں کہا: جاؤ اور اس نہر میں گر جاؤ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہاں ایک چوڑی نہر جاری تھی گویا اس کا پانی خالص سفید ہے، وہ گئے اور اس میں گر گئے، پھر ہماری طرف واپس آئے تو ان کی وہ خرابی ختم ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت بن گئے تھے۔'' اور حدیث کے ان زائد الفاظ کی تفسیر میں فرمایا: ''وہاں وہ طویل آدمی جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے، اور وہ بچے جو ان کے اردگرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو دین فطرت پر فوت ہوئے تھے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کے بچے بھی، اور لوگ جن کا آدھا دھڑ اچھا اور آدھا دھڑ قبیح تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل بھی کیے تھے اور برے عمل بھی، اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔''

٤٦٢٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَفْرَی الْفِرَی اَنْ يُرِیَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۴۶۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) جو انہوں نے نہیں دیکھی۔''

٤٦٢٧: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❷

۴۶۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سحری (یعنی پچھلی رات کے) وقت کا خواب سچ ہونے میں قریب تر ہے۔''

❶ رواه البخاري (٧٠٤٣)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٧٤) و الدارمي (٢/ ١٢٥ ح ٢١٥٩)۔


مشكوة المصابيح
مع الإكمال في اسماء الرجال